بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تذکرۃ العابدین

از

نذیر احمد دیوبندی

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے خدا اے خالقِ ہر دو جہان
اے خدا اے مالکِ کون و مکان

ہو سکے تعریف مجھ سے کب تیری
کبریا ہے شان تیری اور غنی

کوئی قدرت میں ترا ہمسر نہیں
قادرِ مطلق تو ہی ہے بالیقیں

ابتدا و انتہا تیری نہیں
تو ہی تھا اور ہے تو رب العالمین

علم ہر ذرہ پہ تیرا ہے محیط
تجھ پہ ظاہر ہیں مرکب اور بسیط

ہے تو ہی سب جزو و کل میں جلوہ گر
گو ان آنکھوں سے نہیں آتا نظر

تجھ سے قائم سب ہیں اور تو سب میں ہے
تو ہی ہر مقصد میں ہر مطلب میں ہے

جزو سے تا کل تیرے ہی کام ہیں
حضرتِ انسان یونہیں بدنام ہیں

آفریں ہے آفریں اے کردگار
ایسا پوشیدہ ہے اور یوں آشکار

الغرض سب کچھ کیا پھر سب ہے غیر
تو ہی تو ہے بس فقط باقی بخیر

حمد سے عاجز ہوں جب اجرام پاک
کر سکے تعریف کیا اک مشتِ خاک

صدقہ احمد صاحبِ لولاک کا
اور تمامی اولیائے پاک کا

معرفت اپنی تو کر مجھ پر عیاں
منکشف کر مجھ پہ اسرارِ نہاں

کر میرے سینہ کو پر اسرار سے
اور وہ ہوں اسرار پر انوار سے

کر میری امداد اے ربّ العُلا
تا کروں تحریر ذکرِ اولیا

پیر بھائی میرے دین کے رہنما
عارفِ مقبول تھے وہ باخدا

نام نامی جن کا انور شاہ ہے
مرتبے سے جن کے تو آگاہ ہے

مجھ سے فرمایا انہیں نے بارہا
کیوں نہیں لکھتا تو ذکرِ اولیا

ہے فقط تعمیل حکمِ پیر جی
کب لیاقت مجھ میں ہے تحریر کی

میں کہاں اور کام یہ مشکل کہاں
میں بھلا اس کام کے قابل کہاں

ہاں مگر امداد سے تیری ضرور
ہے مجھے اُمید اے ربِّ غفور

کرتا ہوں تیرے بھروسہ پر یہ کام
پائے یہ باحسن و خوبی اختتام

یا وسیع تیری رحمت ہے وسیع
سُن لے میری التجائیں یا سمیع

ہے میرا مرشد امام العارفین
ہے میرا مُرشد امام السالکین

ہند میں روشن ہے مثلِ آفتاب
ہو رہا ہے اک زمانہ فیضیاب

کیا کہوں کیسے ہیں میرے دستگیر
شاہ ہیں شاہوں کے اور پیروں کے پیر

التجا میری یہ ہے اے کردگار
فیض کو مُرشد کے رکھ تو برقرار

اور میرے ماں باپ کو بھی اے خدا
جنت الفردوس میں رکھنا سدا

اے خدا اے بادشاہ دادگر
اپنی رحمت سے مجھے بھی شاد کر

تجھ سے ہی حاجت رکھوں اے کردگار
ہوں نہ دنیا میں کسی سے خواستگار

اپنی ہی اُلفت میں رکھنا مجھ کو تو
تا نظر بھٹکے نہ میری کُو بکُو

اور میری اولاد کو بھی اے خدا
فضل سے رکھ اپنے خوش خرم سدا

رحم سے کر علم و حلم اُن کو عطا
باعمل ہوں متقی ہوں اولیا

شرک و بدعت کفر سے اُنکو بچا
ہو نہ قابو نفس اور شیطان کا

اے خدا اے خالقِ دنیا و دیں — اُن کو دینا رتبۂ حق الیقین
اے خدا اے مالک ہر دو جہاں — ہر بلا سے اُن کو دے امن و اماں
اے خدا اے دستگیر بےکساں — رزق کافی اُنکو دے تو بیگماں
رزق دیتا ہے تو سب کو بیحساب — ذات ہے تیری جہاں میں لاجواب
اے خدا خلاق ذاتِ نورِ عین — دیجیو اُن کو صفات نورِ عین
التجا ہے یہ بھی میری اے خدا — آل کو مرشد کی خوش رکھنا سدا
اور میرے بھائی بھی اے پروردگار — شاد اور خرّم رہیں ہیل و نہار
اور میرے احباب جو ہیں اے خدا — خرم و خوش رکھ انہیں بھی تو سدا
دوست جو میرے ہیں اُنکو شاد رکھ — اور اعدا کو میرے آباد رکھ

ختم کر بس اب دعا کو اے نذیر
ہیں تجھے حالات بھی لکھنے کثیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلٰوۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔ بعد حمد و ثنا کے کہ جسکی ذات کا حجاب اُسی کا نور ہے اور جسکی وجہ کا نقاب اور پردہ اُسی کا کمال ظہور ہے نہیں نہیں دیدہ ہائے ناقص کا قصور ہے۔ خاکسار نذیر احمد دیوبندی[1] ابن شیخ امام الدین بن خواجہ بخش بن مخدوم بخش بن محمد بخش بن محمد طاہر بن محمد فاضل بن شیخ عبد الحکیم بن عبد اللہ بن قاضی مبارک بن محمد قاسم بن حسین الدین بن قاضی ادریس بن قاضی محمد حسن ابو الہاشم بن قاضی فضل اللہ بن خواجہ محمد ابو الوفا بن عبد اللہ بن حسین بن عبد الرزاق بن عبد الحکیم بن محمد حسن بن عبد اللہ حرمانی بن عبد الرحمن الثانی گازرونی بن عبد الرحمٰ

[1] دیوبند قصبہ ہے ضلع سہارنپور میں۔

تالث بن خالد بن ولید بن عبدالعزیز الثانی بن عبدالرحمن اکبر بن عبداللہ ثانی بن عبدالعزیز بن عبدالکبیر
بن عمر اکبر بن امیرالمومنین حضرت عثمان غنی رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتا ہے کہ حضرت محمد صاحب گنگوہی
رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کے حالات آج تک کسی نے نہ لکھے تھے فقط اکثر بزرگون کی زبانی سنے جاتے
تھے احقر کا بہت عرصہ سے یہ خیال تھا کہ یہ حالات اگر تحریر ہوجاوین تو بہتر ہے کیونکہ اسوقت تک
تو حالات بزرگون کو یاد ہیں مگر خدانخواستہ بحالت عدم موجودگی ان بزرگوں کے یہ بھی نہ رہینگے
اور گم ہوجاوینگے چونکہ اپنے اندر تحریر کی لیاقت نہ دیکھتا تھا اس لیئے اکثر بزرگون کی خدمت میں
واسطے لکھنے کے عرض کیا گیا اور اپنا عذر ناقابلیت بھی پیش کیا. مگر افسوس ناکام رہا ایکروز احقر نے
انکی نسبت پیرجی محمد انور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا آپنے فرمایا کہ جسطرح تو نے
اپنے تمام سلسلون کے شجرے نظم ونثر کرکے بکوشش تمام چھپوائے ہیں ان حالات کو بھی تو ہی جمع
کر اور خوشی بھی یہ ہے کہ تو ہی لکھے تو بہتر ہے تب تو میں خاموش ہوگیا اور بمقتضائے المامور معذور
حالات جمع کرنا شروع کئے اور حتی الوسع اختصار واعتبار پر نظر رکھی تاکہ موجودہ زمانہ کے مختصر پسند
نکتہ چین طبیعتون کو ناگوار نہ ہو اب بفضلہ تعالیٰ تمام حالات ودیگر حالات اور مضامین جو وقتاً فوقتاً
احباب سے فرمایش ہوتے رہے پورے ہوگئے ہیں اور چونکہ اس تمام مجموعہ کی ترتیب اور
اشاعت کا اہتمام پیرومرشد مظہر انوار آلہی مورد تجلیات نامتناہی حضرت مولانا حاجی محمد عابد صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے عہد فیض مہد مین ہوا تھی اس لیئے اس مجموعہ کا نام تذکرۃ العابدین امداد العارفین
رکھا گیا یہ کتاب مشتمل بر حالات وکرامات بزرگان سلسلہ وار چشتیہ صابریہ ونظامیہ ونقشبندیہ
وسہروردیہ وقادریہ ومداریہ مشتمل بر ذکر تیرہ سو اٹھارہ اولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے۔
اس کتاب کو چہار جلد پر تقسیم کیا ہے. جلد اول میں حالات سلسلہ وار خاندان چشتیہ صابریہ
ونظامیہ اور انکے خلفائے کی مختصر کیفیت وسنہ وفات وپیدایش وجائے مزار بزرگان
بتایا ہے جلد دویم مین حالات نقشبندیہ سلسلہ وار لکھے ہیں اور یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ خلیفہ اول کے
وقت میں اتنے ملک اور خلیفہ دویم کے وقت میں یہ یہ ملک اور خلیفہ سوم کے وقت اسقدر

ملک اور فلاں فلاں بادشاہ اسلام کے وقت میں یہ یہ ملک فتح ہوئے اور اب مسلمان کہاں
کہاں آباد ہیں اور کس کس ذریعہ سے وہاں پر پہنچے تمام تواریخوں کا لب لباب ہے اسی جلد میں تمام
کسب نقشبندیہ و تمام اصطلاحات بزرگان بیان کئے گئے اور وحدۃ الوجود و شہود کا بھی فرق بتایا
ہے جلد سویم میں حالات سلسلہ وار سہروردیہ و کبرایہ کے بیان کئے گئے اور تفاوت کسب
طریقت کا بھی بیان ہے۔ جلد چہارم حالات سلسلہ وار قادریہ و مداریہ کے لکھے گئے اور جو کتب ہائے
احقر کی نظر سے گذریں انکے نام بھی درج کتاب ہیں اور پھر چہار پیر و ہفت گروہ چودہ خانوادہ
کی اصلیت اور ان بزرگوں کا زمانہ کہ کس کس سنہ تک تھے اور اب کس قدر گروہ ہیں اور کس
کس بزرگان کے سلسلہ اور نام سے مشہور ہیں اور انکا زمانہ اور ہر ایک گروہ کا بر تماؤ بیان کیا
گیا ہے اور اسکے بعد اولیاء اللہ کے مراتب کہ کیا کیا اور کتنے کتنے مراتب ہوتے ہیں اور
کیا کیا کام انکی سپرد ہوتا ہے اور ان مراتب اور درجوں کو کیونکر پہنچتے ہیں سلوک کا پورا طریق
لکھا گیا ہے۔ اور مختصر کیفیت دیگر بزرگان کی بھی درج کی ہے جو اکثر صاحب سلسلوں کو تاریخ وصال
بزرگان کی تلاش ہوا کرتی ہے۔ اور وہ بھی سلسلہ وار ہے اب یہ التماس ہے کہ جو صاحب
بوقت معائنہ کچھ سہو یا غلطی ملاحظہ فرمادیں تو الانسان مرکب من الخطاء و النسیان پر توجہ فرماکر
اعتراض سے معاف اور اصلاح سے ممنون اور دعا سے یاد فرمادیں فقط۔

جلد اوّل

دربیان سلسلہ چشتیہ نظامیہ و صابریہ قدوسیہ عابدیہ

آمدم بر سر مطلب

اے کارساز قبلۂ حاجات کبریا — آغاز کردہ ام تو رسانش بانتہا

خاتم المرسلین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم حضور علیہ السلام

سے حالات اور معاملات کو اس رسالہ میں لکھنا ایسا ہے جیسے دریا کو کوزہ مین بند کرنا بجز اسکے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اور کیا عرض کیا جائے۔ نسب حضرت سید عالم و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہے اور اسم شریف والدہ ماجدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ ہے ولادت انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بقول معتبر بعد صبح صادق پیش طلوع آفتاب روز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سال فیل میں ہوئی اور ابتدائے نزول وحی اکثر محدثین کے قول سے روز دوشنبہ ۱۷ یا ۸ ربیع الاول ولادت سے ۴۱ سال بعد ہوئی معراج آنحضرت کو شب ۲۷ ماہ رجب بعثت اور نبوت سے بارہویں سال ہوئی ہجرت آنحضرت کی ۵۳ سال گذرنے کے بعد ۲۷ ماہ صفر روز دوشنبہ کو ہوئی مدت اقامت مدینہ منورہ دس سال وفات شریف آنحضرت کی روز دوشنبہ بارہویں ربیع الاول وقت چاشت ہجرت سے گیارہویں سال میں ہوئی اور بعض اقوال میں دوم ماہ مذکور میں ہوئی۔ دوشنبہ کے روز کو بہت فضیلت ہے کہ اسی دن آپ پیدا ہوئے اوسی دن وحی اتری اسی دن مکہ سے ہجرت کی اسی روز مدینہ میں داخل ہوئے اسی روز وفات پائی عمر شریف ۶۳ سال اور بموجب بعض قول ۶۵ سال دیا ساڑے باسٹھ یا ساٹھ سال تھی مگر قول اول صحیح ہے وقت دفن آنحضرت شب چہارشنبہ یا اگلی فجر روز سہ شنبہ تھا مرقد منورہ مدینہ طیبہ بحجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے۔ سلسلے علم باطن دو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشہور ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

قطعہ

ذات رسول پاک کا کیا وصف ہو سکے — تھے آپ عین مظہر اوصاف ذات ہو
حال حیات میں بھی تھے محو ذات حق — بعد از وفات بھی ہوا سال وفات ہو

ذکر حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و کنیت آپکی ابو الحسن اور خطاب

ابو تراب اور لقب مرتضٰے اور نام مبارک علی بن ابی طالب بن عبد المطلب اور نام والدہ ماجدہ
فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہے ولادت آپ کی خانہ کعبہ کے درمیان روز جمعہ ۱۳ رجب واقعہ
فیل سے تیس برس بعد ہوئی لڑکوں میں سب سے پہلے آپ ایمان لائے سال ۳۵ ویا ۴۰ ہجری
میں خلافت پر جلوس فرمایا پانچ برس تین ماہ اور بعض کے نزدیک چار برس ۹ ماہ ارکان شریعت
محکم کرکے دوشنبہ کی رات تاریخ ۲۱ ماہ رمضان المبارک سنہ ۴۰ھ ہجری اور بعض کے نزدیک
۱۷ ماہ مذکور کو وفات ہوئی عمر شریف ۶۳ ویا ۶۵ برس کی تھی اور نقش نگین آپکا الملک للّٰہ اور
قبر شریف نجف اشرف میں ہے اور زاہد پاک تاریخ وفات ہے. آپکے چہار سلسلے باطنی
مشہور ہیں حضرت حسن بصری بن ابو الحسن وحضرت امام حسن وحضرت امام حسین وحضرت کمیل
ابن زیاد وفات سنہ ۵۰ھ ہجری. اور بعض خواجہ اویس قرنی اور قاضی ابو المقدام سریج بن ہانی بن
زید الحارثی کو بھی کہتے ہیں وفات سنہ ۴۳ھ ہجری رضی اللہ عنہم ۔

ذکر حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ اسم شریف آپ کا حسن اور کنیت ابو سعید ابو محمد آپکے
والد ماجد کا نام ابو الحسن تھا اور آپکی والدہ ماجدہ کا نام خیرہ تھا آپ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے آپ کو
حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لے گئے انہوں نے فرمایا اس کا نام
حسن رکھو نیک رو ہے آپ کی والدہ شریفہ قرابت قریبہ حضرت ام المومنین ام سلمہ حرم محترم رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے رکھتی ہیں ایک روز آپ کی والدہ کسی کام میں مصروف تھیں آپنے
دودھ نہیں پیا تھا اسلئے روتے تھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا پستان مبارک
آپکے منہ میں دیا چند قطرے دودھ کے نکلے چندیں ہزار برکات وکرامات خدا تعالےٰ نے
اُس دودھ کی برکت سے آپکو عطا فرمائیں اور آپنے ایکسو تیئیس صحابہ کرام کو دیکھا علوم ظاہری و باطنی میں
کوئی آپکا نظیر نہ تھا یہ اکثر سلوک کی کتابوں میں مذکور ہے کہ آپنے خلافت کا خرقہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے دست مبارک سے پہنا اہل حق کے نزدیک یہی صحیح ہے اور حضرت
امام حسن اور خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صحبت تھی جب آپکی وفات ہوئی آواز

غیب سے آئی اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ وَ نُوْحًا وَّآلَ اِبْرَاہِیْمَ وَآلَ حسن حضرت کے پانچ خلیفہ اکمل و افضل تھے۔ اوّل شیخ عبد الواحد بن زید رضؓ و ابن زرینؓ و شیخ حبیب عجمیؒ و شیخ عتبہ ابن العلامؓ وفات سنہ ۱۲۷ ہجری و محمد واسع رضؓ وفات سنہ ۱۲۱ھ اور علاوہ انکے اور بھی تھے مثل رابع بصری وغیرہ رضی اللہ عنہم آپکی وفات شریف غرہ ماہ رجب میں اور بعض کے نزدیک ۴ ماہ محرم سنہ ۱۱۱ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپکی نواسی برس کی ہوئی قبر شریف حضور پرنور کی بصرہ میں ہے۔ قطب ۱۱۱ھ آپکی تاریخ وفات ہے۔

ذکر حضرت خواجہ ابو الفضل عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہٗ آپنے خرقہ خلافت حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہٗ سے پہنا اور آپ خلیفہ اعظم ہیں ارادت سے پہلے چالیس برس مجاہدہ کیا اور ہمیشہ صایم رہتے تھے اور تین لقمے سے زیادہ نہ کھاتے تھے آپ ریاضت میں بے نظیر وقت تھے آپنے خواجہ کمیل بن زیاد کے ہاتھ سے بھی خرقہ خلافت پہنا۔ کہتے ہیں کہ کسب دانش حضرت امیر المومنین حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا نقل ہے کہ جب آپکی رحلت کا وقت قریب پہونچا تو وہ وقت نماز کا تھا آپ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ اُٹھ سکتے اور کوئی خادم بھی اُس وقت موجود نہ تھا آپنے دعا کی اُٹھ کھڑے ہوئے وضو کیا نماز پڑھی پھر انتقال فرمایا۔ وفات آپکی ۲۷ ماہ صفر سنہ ۱۷۷ھ میں اور ایک روایت میں سنہ ۱۷۶ھ میں مزار شریف آپکا بصرہ میں ہے۔ تاریخ وفات امام عبد واحد ہے مشہور خلیفہ آپکے یہ ہیں خواجہ فضیل بن عیاض و خواجہ ابو الفضل بن زرین وفات سنہ ۱۸۰ ہجری و خواجہ یعقوب سوسے وفات سنہ ۱۸۲ھ رضی اللہ عنہم۔

ذکر۔ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہم بعضے آپکو ابو علی فضیل اور بعضے ابو الفیض فضیل کہتے ہیں آپ سمرقند میں پیدا ہوئے اور خراسان میں نشو و نما پایا آپنے خرقہ خلافت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید کے ہاتھ سے پہنا علم تفسیر و حدیث میں بیعدیل تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ کامل نہیں ہوتا ایمان بندہ کا یہانتک کہ ادا کرے اُس چیز کو کہ فرض کی اللہ تعالےٰ نے اُس بندہ پر اور پرہیز کرے اُس چیز سے کہ حرام کی اللہ تعالےٰ نے اُس بندہ پر اور راضی ہو

اُس چیز سے کہ قسمت کی ہے حق تعالےٰ نے سنکے واسطے اور سکے پس اُس سے ڈرے باوجود
ادائے فرائض اور اجتناب نواہی اور راضی ہوئے قضا پر اور ڈرے اِس سے کہ کامل نہ کرے
ایمان کو اور قبول نہ کرے خدا تعالےٰ اِن تمام عملوں کو اور فرمایا کرتے کہ توکل یہ ہے کہ بغیر اللہ جل شانہ
کے کسی سے اُمید نہ رکھے ظاہر و باطن میں اور فقیر اور خدا دوست وہ ہے کہ خاموش رہے
چاہے اُسکو دوست حق کہیں یا کافر آپکے پانچ خلیفہ تھے حضرت سلطان ابراہیم ادہم و شیخ
محمد بن یزید الشیرازی وفات ۲۶۲ھ ہجری و خواجہ بشر حافی وفات ۲۲۷ھ ہجری و حضرت شیخ ابی
رجاء العطاری وفات ۲۲۴ھ ہجری و خواجہ عبد اللہ سیاری وفات ۲۱۹ھ ہجری قدس سرہم
وفات شریف آپکی ۲۰ ربیع الاول ۱۸۷ھ ہجری میں ہوئی۔ مرقد منور آپکا مکہ معظمہ قریب روضہ
مقدسہ حضرت خدیجۃ الکبرےٰ رضی اللہ عنہا ہے۔

ذکر۔ حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رضی اللہ عنہ۔ کنیت آپکی ابو اسحٰق اور نسب آپکا
ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن منصور بن ناصر بلخی فاروقی آپ ابنائے ملوک بلخ سے ہیں حوالی
تولد سے ایک روز شکار کے لئے باہر تشریف لے گئے ہاتف نے آواز دی کہ اے ابراہیم
تجھکو اِس کام کے واسطے نہیں پیدا کیا ہے یہ سُنکر آگاہ ہوئے آخر کار سلطنت چھوڑ طریقت
میں قدم رکھا مکہ شریف چلے گئے وہاں سفیان ثوری اور فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
صحبت رکھی اور آپنے خرقہ خلافت حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے پایا بعد کو امام باقر رضی اللہ عنہ
کی خلافت سے مشرف ہوئے آپکے دو خلیفہ تھے حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی و خواجہ شقیق بلخی وفات
۱۹۴ھ ہجری قدس اللہ اسرارہما وفات میں اور قبر میں آپکی اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ وفات
آپکی شام میں ۲۶۰ھ یا ۲۸۱ھ ہجری غرہ ماہ شوال ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ۲۰ جمادی الاول ۲۶۵ھ
یا ۲۶۶ھ ہجری و یا ۲۶۲ھ ہجری ہے ایسے ہی قبر میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں بغداد امام احمد حنبل
رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں اور بعض شام میں قریب قبر حضرت لوط علیہ السلام کے اور بعض مدینہ منورہ
میں اور بعض جنت المعلےٰ متصل روضہ حضرت خدیجۃ الکبرےٰ رضی اللہ عنہا کے ہے اور یہ اختلاف

اسوجہ سے ہوا کہ آپ آخیر میں نظر سے غائب ہو گئے تھے احقر کو یہ معلوم ہوا ہے کہ قبر شریف آپکی شام میں قریب قبر حضرت لوطؑ علیہ السلام کے ہے اور مکہ معظمہ میں جو مشہور ہے وہ آپکے مرشد کا مزار ہے اور مدینہ منورہ میں جو مشہور ہے وہ دوسرے ابراہیم ہیں کہ آپکا اور اُنکا قریب زمانہ تھا اور بغداد میں جو مشہور ہے وہ مزار حضرت ممشاد علو دینوری رضی اللہ عنہ کا مزار ہے چونکہ آپکا آخیر اور حضرت ممشاد علو دینوری رضی اللہ عنہٗ کا آخیر ایک ساگذرا ہے اسواسطے لوگ غلطی سے کہتے ہیں کہ آپکی کرامتیں بہت مشہور ہیں تاریخ وفات آپکی زاہد امام اصفیا ہے۔

ذکر۔ حضرت خواجہ شدید الدین خدیفہ مرعشی[1] رضی اللہ عنہٗ آپ صاحب تصانیف ہیں علم سلوک میں آپ صاحب پرہیز و زہد میں بے نظیر تھے۔ آپکا قول تھا کہ درویش کی غذا ذکر لا الہ الا اللہ ہے آپ ہمیشہ گریہ کرتے رہتے تھے آپسے دریافت کیا کہ آپ کیوں اتنا گریہ کرتے ہیں فرمایا میں نہیں چاہتا کو اپنے فرقہ میں ہوں وفات آپ کی ۱۴۔ شوال ۲۵۲ھ ہجری میں ہوئی قطب الزماں بود تاریخ ہے مزار شریف آپکا بصرہ میں ہے۔

ذکر حضرت خواجہ امین الدین ابی ہبیرہ بصری خلیفہ اعظم حضرت خواجہ شدید الدین خدیفہ مرعشی رضی اللہ عنہٗ آپ مقتدائے علمائے اور اولیاء سے تھے۔ آپ وجہ حلال سے قوت حاصل کرتے اور فتوح اہل دول قبول نہ کرتے تھے آپ فرماتے تھے کہ درویش کو درم و دینار سے کیا نسبت فقر و فاقہ و شکستگی حال چاہئے اگر یہ نہ ہو تو وہ لایق درویشی نہیں۔ وفات آپکی ۷۔ یا ۹ شوال ۲۸۷ھ کو ہوئی عمر شریف آپکی ایکسو بیس سال اور ایک روایت میں ایکسو تیس کی ہوئی۔ مزار شریف بصرہ میں ہے۔ زاہد کریم تاریخ وفات ہے۔

ذکر۔ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری[2] خلیفہ حضرت امین الدین ابی ہبیرہ بصری رضی اللہ عنہ آپ ریاضات اور مکاشفات میں ایک شان عظیم رکھتے تھے اور اپنی زندگی میں کبھی دن کو نہ کھایا اور نہ پیا جب[1] ہوئے رات کو دودھ پیتے دن کو نہ پیتے آپکی اصل دینور ہے بغداد میں نشو و نما پاکر خرقہ خلافت پہنا آپکے تین خلیفہ تھے حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی و شیخ ابو عامر وفات ۲۹۸ھ ہجری و شیخ احمد اسود دینوری

قدس اللہ اسرارہم وفات آپ کی ۱۴ محرم ۲۹۹ھ ہجری کو ہوئی قدوۃ اولیا حق بودہ تاریخ وفات ہے مزار شریف کا کچھ پتہ کسی نے نہیں لکھا نقل ہے کہ آپ نظر سے غائب ہو گئے تھے۔

ذکر۔ حضرت خواجہ ابی اسحاق شامی چشتی[1] رضی اللہ عنہ آپ کشف وکرامات میں ایک شان بلند رکھتے تھے جب خواجہ ممشاد علو دینوری کی خدمت میں پہونچے حضرت خواجہ نے اسم مبارک آپکا پوچھا عرض کیا ابو اسحاق شامی ہے فرمایا آج سے تجکو ابو اسحاق چشتی کہیں گے تعلیم کے بعد خرقہ خلافت پہنایا اور چشت کو روانہ کیا اُسی روز سے خواجگان چشت مشہور ہوئے اگر آپ سفر کرتے تو طرفۃ العین میں پہونچ جاتے اور اگر صورت کسی دنیا دار کی دیکھتے تو فرماتے کہ گناہ ہوا وفات آپکی ۱۴ ربیع الثانی ۳۲۹ھ ہجری کو ہوئی اور مرقد منورہ آپ کا عکہ بلاد شام میں ہے۔ قطب اولاصلین تاریخ وفات ہے

ذکر۔ حضرت خواجہ ابی احمد فرسنافہ چشتی خلیفہ اعظم حضرت خواجہ ابی اسحاق شامی رضی اللہ عنہ والد ماجد آپکے سلطان فرسنافہ شرفائے چشت امیران ولایت سے تھے تیس برس آپنے خواب نہیں کیا اور بیس برس سوائے ضرورت کے وضو نہیں ٹوٹا کبھی سیر ہو کر کھایا نہ پیا جب تین چار فاقے ہو جاتے شکرانہ ادا کرتے کسی پر اظہار نہ کرتے اور سات روز بعد افطار کرتے بعد نماز تہجد کے یہ دعا کرتے کہ الٰہی عاصیان اُمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بخشدے آواز آتی اے احمد دعا تیری ہمنے قبول کی۔ اور ہزار گنہگار امت کے بخشے اُن کو تیری برابر جنت میں لاونگا آپکی عمر شریف ۹۵ برس کی تھی وفات آپکی غرہ یا ۲ ماہ جمادی الثانی ۳۵۵ھ ہجری میں ہوئی مزار شریف چشت میں ہے تاریخ قطب العالمین ہے

ذکر۔ حضرت خواجہ ابی محمد بن ابی احمد چشتی رضی اللہ عنہ آپنے خرقہ خلافت کا اپنے باپ خواجہ ابی احمد چشتی کے ہاتھ سے پہنا اور غزوہ سومنات میں آپ سلطان محمود سبکتگین کے ساتھ تھے آپ کے قدموں کی برکت سے فتح ہوئی آپ ایک روز دجلہ پر بیٹھے ہوئے اپنا خرقہ سی رہے تھے۔ کہ خلیفہ کا بیٹا آپہونچا گھوڑے سے اوتر تعظیم بجا لاکر ادب سے بیٹھ گیا آپنے فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اگر ایک بوڑہی عورت کسی بادشاہ کے ملک میں فاقہ سے سوئے تو روز قیامت اُس بادشاہ کی دامنگیر ہو گی جب خداوند تعالےٰ نے تمکو ملک اور بادشاہت عطا کی اور فقیر اور محتاج

[1] شہر چشت خراسان میں ہے ۔۱۲

اُس میں رہتے ہیں ایسا نہو تو غفلت کے ساتھ کام کرے اور کل کو شرمندہ ہو جب آپ نے نصیحت
تمام کی خلیفہ کے بیٹے نے کچھ نقد اور جنس منگایا اور حضور میں پیش کیا آپنے تبسم کرکے فرمایا کہ اے
شہزادہ ہمارے خواجگان میں سے کسی نے قبول نہیں کیا میں بھی قبول نہیں کرتا ہمکو فقر کی دولت
ملک سلیمان سے بہتر ہے خلیفہ کے بیٹے نے کمال درجہ کی التجا کی آپنے فرمایا خداوند کریم نے غیب
کے خزانے اپنے بندوں پر کھول رکھے ہیں کسی کے مال کی حاجت نہیں رکھتے اُسیوقت دیکھا تو دجلہ
کی مچھلیوں کے منہ میں دینار و زر تھا اور سب نے سر باہر نکال رکھا تھا خلیفہ کا بیٹا حیران ہوگیا اور آپکے
قدموں پر گر پڑا تھوڑی دیر کے بعد رخصت ہو کر چلا گیا آپنے اُسکے مال سے کچھ نہ لیا عمر آپکی ستر برس
کی ہوئی آپکے تین خلیفہ تھے حضرت ناصر الدین خواجہ ابی یوسف و محمد کاکو وفات ۴۲۹ھ ہجری و
حضرت استاد مردان وفات ۴۶۴ھ ہجری قدس اللہ اسرارہم وفات آپکی ۴۔ ربیع الثانی
ویا ۴۱۱ھ ہجری ویا ۴۲۰ھ ہجری میں ہوئی تاریخ امام برحق بود ہے۔

ذکر۔ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی رضی اللہ عنہ آپ سید صحیح النسب حسینی و چشتی ہیں
خرقہ خلافت آپنے اپنے ماموں خواجہ ابی محمد چشتی سے پہنا آپ ریاضت و مجاہدہ میں بے نظیر تھے بعد وفات
خواجہ آپ مسند ارشاد پر زینت بخش ہوئے ایک روز آپنے خیال کیا کہ آج شب کو دو رکعت میں
قرآن ختم کرونگا۔ اُسروز آپ سو گئے اور وجہ کاہلی کی یہ معلوم ہوئی کہ پانی سیر ہو کر پیا تھا پھر آپنے بیس
سال پانی نہ پیا جب وفات آپکی قریب پہونچی تو بڑے بیٹے مودود چشتی کو تحصیل علم کی وصیت
فرماکر قایم مقام اپنا بنایا۔ ۳۔ رجب ۴۵۹ھ ہجری میں رحلت فرمائی قبر شریف آپکی چشت میں
ہے عمر آپ کی ۸۴ برس کی ہوئی مار کامل بود تاریخ وفات ہے۔

ذکر۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود بن ابی یوسف چشتی رضی اللہ عنہ آپنے سات برس کی عمر میں
تمام قرآن قرأت کے ساتھ حفظ کیا پھر تحصیل علم میں مشغول ہوئے تو جب آپ ۲۶ برس اور ایک قول سے ۲۴
برس کے ہوئے تو آپکے والد بزرگوار نے وفات پائی بموجب وصیت والد بزرگوار کے اُنکے قایم مقام ہوئے علم ظاہری
و باطنی میں بے نظیر وقت تھے تمام مشایخ اُس زمانہ کے آپکے حلقہ بگوش تھے خلق اور تواضع آپکی مشہور ہے سلام

میں سبقت کرتے تھے تعظیم کیواسطے کھڑے ہو جاتے تھے اپنے غلام اور کنیزک سے بھی اسی طرح تواضع سے پیش آتے حاجت مند کی حاجت پوری کرتے آپکے بہت خلیفہ تھے مگر مشہور خلیفہ یہ ہیں حضرت شیخ ابی احمد فرزند آن حضرت وفات سنہ ۵۵۰ھ مزار چشت میں اور حضرت حاجی شریف زندنی و شاہ سبحان وفات سنہ ۵۹۰ھ و شیخ ابو نصیر شکیبان وفات سنہ ۵۹۰ھ و شیخ حسین وفات سنہ ۵۶۱ھ و خواجہ سبزپوش وفات سنہ ۵۶۶ھ و شیخ عثمان رومی وفات سنہ ۵۹۰ھ و شیخ احمد مدرون وفات سنہ ۵۷۶ھ و خواجہ محمد محمود ہشام وفات سنہ ۵۶۱ھ و خواجہ ابوالحسن وفات سنہ ۵۶۶ھ قدس اللہ اسرارہم۔ وفات آپکی غرہ ماہ رجب سنہ ۵۵۲ھ یا سنہ ۵۵۳ھ میں ہوئی مزار شریف چشت میں ہے عمر شریف ۹۷ برس آن حجت الاولیا ابود آپ کی تاریخ وفات ہے۔

ذکر۔ حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی[1] رضی اللہ عنہ آپنے چالیس برس لوگوں سے کنارہ کیا اور جنگل میں رہنا اختیار کیا اکثر اوقات درختوں کے پتے کھاتے تھے خلقت کی صحبت سے متنفر رہتے جب فاقہ ہوتا سو رکعت شکرانہ ادا کرتے ایک شخص نے سلطان سنجر کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا ہوا اُس نے جواب دیا کہ پہلے تو عذاب کا حکم ہوا پھر حکم ہوا کہ اس نے ایک روز تھوڑی دیر جامع مسجد دمشق میں حاجی شریف زندنی کی سعادت ملازمت حاصل کی ہے اُس کی برکت سے ہمنے اسکو بخشا۔ ایک روز کسی شخص نے آپکے سامنے کچھ نقد پیش کیا فرمایا کیا تجکو درویشوں سے عداوت ہے کہ تو دشمن خدا کو لایا آپنے ۲۔ رجب سنہ ۶۱۲ھ ہجری اور ایک روایت سے ۱۰۔ رجب کو رحلت فرمائی عمر آپکی ایک سو بیس برس کی ہوئی مزار شریف زندنہ میں ہے حاجی شریف تاریخ وفات ہے۔

ذکر۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی خلیفہ حضرت حاجی شریف زندنی رضی اللہ عنہ آپ علوم ظاہری و باطنی و ریاضات و مجاہدات میں بے نظیر وقت تھے اور بشرف صحبت مودودچشتی سے بھی مشرف تھے حضرت خواجہ معین الحق والدین آپکے خلیفہ ملفوظات میں لکھتے ہیں کہ مسکن آپکا قصبہ ہارون میں تھا آپ کا یہ قول تھا کہ جو کوئی تین خصلت رکھتا ہو تحقیق جانو کہ خدا اُسکو دوست رکھتا ہے۔

[1] زندنہ ایک شہر ہے قریب بخارا کے

سخاوت مانند سخاوت دریا کے شفقت مانند آفتاب کے تواضع مانند زمین کے آپ آخر عمر
میں معتکف مکہ معظمہ ہوئے آپکے چار خلیفہ تھے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری و شیخ نجم الدین
صغری وفات ۶۲۲ھ و شیخ سعدی لنکوچی وفات ۶۳۰ھ و شیخ محمد ترک وفات ۶۳۵ھ ہجری
قدس اللہ اسرارہم وفات آپکی ۶ شوال اور ایک روایت سے ۵ شوال ۶۰۳ھ ہجری میں ہوئی
بعض کہتے ہیں ۶۱۶ھ ہجری میں ہوئی مزار شریف مکہ معظمہ میں ہے۔ تاج الاصفیا ۶۱۷ تاریخ وفات ہے
ذکر۔ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رضی اللہ عنہ آپ کمالات و مجاہدات میں بے عدیل وقت
تھے آپکے قدوم کی برکت سے ہندوستان نور اسلام سے منور ہوا اور کفر و شرک دور ہوا آپ کو
سلطان ہند کہتے ہیں آپنے بعد وفات خواجہ سید غیاث الدین پدر بزرگوار اپنے کے تمام اسباب
والد کا درویشوں کو تقسیم کیا اور بخارا اور سمرقند میں حفظ قرآن اور تحصیل علم ظاہری کرکے قصبہ ہرون
میں خواجہ عثمان ہارونی کی خدمت میں جاکر مرید ہوئے اور خلافت کا خرقہ پہنکر بموجب ارشاد مرشد
ہندوستان تشریف لائے جو کچھ آپکے کرامتیں ہوئیں وہ مشہور اور ہر تذکرہ صوفیہ میں موجود ہیں
اس مختصر تحریر میں کیا گنجائش ہے اصل میں آپ سادات سنجرستان سے ہیں مولد شریف اصفہان
اور نشو و نما خراسان میں پایا اور نسب قرابت میں حضرت غوث الاعظم عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے
ماموں ہیں آپکے چلہ کا حجرہ جیلان میں ابتک موجود ہے اور زیارت گاہ خلائق ہے آپ صحیح النسب
سادات حسینی سے ہیں جب آپنے پیر روشن ضمیر سے نعمت حاصل کرکے مسافرت اختیار کی باون برس
کی عمر تھی جس شہر و دیار میں ٹھہرتے اکثر قبرستان میں رہتے جہاں شہرت ہو جاتی وہاں سے
بے خبر کوچ فرماتے چنانچہ خانہ کعبہ و مدینہ منورہ چند مدت اقامت اختیار کرکے پھر موافق اشارہ
حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہندوستان تشریف لائے اور چالیس برس اجمیر شریف
میں سکونت فرمائی ۶ ماہ رجب ۶۳۳ھ میں وفات پائی اور یہ بھی روایت ہے کہ بعد متاہل ہونے
کے حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ سترہ سال زندہ رہے عمر شریف ۹۷ سال کی تھی مزار شریف
آپکا اجمیر میں ہے آفتاب ملک ہند ۶۳۳ تاریخ وفات ہے اور آپکے یہ خلیفہ ہیں خواجہ قطب الدین بختیار

اوشی و خواجہ فخر الدین ابن خواجہ معین الدین وفات سنہ ۶۹۲ھ و قاضی شیخ حمید الدین ناگوری و
شاہ عبد اللہ کرمانی و پیر کریم سیلانی و شیخ وجیہ الدین وفات سنہ ۶۹۱ھ سلطان التارکین و شیخ
حمید الدین صوفی وفات سنہ ۶۷۳ھ ناگور و شیخ برہان الدین عرف بدو وفات سنہ ۶۶۰ ہجری
و شیخ احمد وفات سنہ ۶۶۰ھ ہجری و شیخ محسن وفات سنہ ۶۶۳ھ و شیخ سلمان نمازی وفات سنہ ۶۶۳ھ
و شیخ شمس الدین وفات سنہ ۶۵۹ھ و خواجہ حسن خیاط وفات سنہ ۶۸۲ھ و جیپال جوگی المعروف عبد اللہ وفات سنہ ۶۹۲ھ
و بی بی حافظ جمال قدس اسرارہم **ذکر** حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ آپ سادات
حسینی سے ہیں قصبہ اوش[1] میں تولد ہوئے بعد حصول علم اخلاق ظاہری و باطنی کے بغداد میں
امام اللیث کی مسجد شریف میں بیعت حضرت معین الدین سے مشرف ہوئے بعدہٗ دہلی تشریف
لائے خواجہ بزرگ از راہ شفقت آپکو بختیار فرماتے تھے۔

حضرت سلطان المشائخ سے منقول ہے کہ ایک روز آپنے حوض شمسی میں سے گرم کاک
یاروں کے لئے نکالے اوس روز سے کاکی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ آسمان سے اُترے تھے
وفات آپ کی ۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۳۵ھ ہجری میں ہوئی قبر شریف آپکی دہلی میں قریب حوض
شمسی کے عمر شریف آپکی ۷۵ برس کی اور ایک قول سے تیس کو بھی نہ پہونچی تھی اور سنہ میں
بھی اختلاف ہے سنہ وفات از خواجہ بود ۶۳۳ و از نور علی نور بود ۶۳۵ ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں شیخ فرید الدین
شکر گنج و شیخ بدر الدین غزنوی وفات سنہ ۶۵۷ھ مزار دہلی و شیخ برہان الدین بلخی وفات سنہ ۶۶۶ھ
و شیخ ضیاء رومی وفات سنہ ۶۴۱ھ و سلطان شمس الدین اولیاء وفات ۲۰ شعبان سنہ ۶۳۳ھ مزار دہلی
و بابا بحری بحر دریا وفات سنہ ۶۵۰ھ و مولانا فخر الدین حلوائی وفات سنہ ۶۵۳ھ مزار قصبہ سردار و شیخ
سعد الدین خلیفہ وفات سنہ ۶۶۰ھ و شیخ محمود بہاری وفات سنہ ۶۵۵ھ ہجری مزار دہلی و مولانا محمد حاجرمی
وفات سنہ ۶۹۲ھ و سلطان ناصر الدین غازی وفات سنہ ۶۶۴ ہجری و قاضی حمید الدین ناگوری و
شیخ محمد وفات سنہ ۶۷۳ھ مزار نارنول و مولانا برہان الدین حلوانی وفات سنہ ۶۵۲ھ و شیخ محمد سیاحی وفات سنہ ۶۹۸ھ و شیخ لقمان غزنی
وفات سنہ ۶۵۲ھ مزار قریب علیگڑھ ضلع بلند شہر و شیخ حسین وفات سنہ ۶۹۹ھ و شیخ تیر وفات سنہ ۶۶۲ھ و شیخ بدر الدین موئے تاب

[1] اوش ایک قصبہ ہے ماوراء النہر سے۔

وفات ۶۶۵ھ وشیخ نظام الدین ابوالموید وفات ۶۷۲ھ مزار کویل وشاہ خضر قلندر وفات ۶۵۸ھ
وشیخ نجم الدین قلندر وفات ۶۷۶ھ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم مگر اہل سیر کو بعض میں کلام ہے۔
ذکر حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر اجودہنی رضی اللہ عنہ آپ کمالات ظاہری وباطنی میں
بے نظیر وقت تھے نسب شریف آپکا حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے والد ماجد آپکے
قاضی جمال الدین سلیمان فرخ بادشاہ کابل کی اولاد سے تھے بعد تباہی سلطنت کے آپکے
جد بزرگوار قاضی شعیب نامی نے معہ تین فرزندون اور بہایل کے صوبہ لاہور قصبہ کہتے وال
میں کہ علاقہ ملتان ہے سکونت اختیار کی آپکے دو بہائی اور تھے شیخ احمد الدین محمود وشیخ
نجیب الدین متوکل آپکی والدہ ماجدہ نہایت عابدہ زاہدہ تھیں بچپن میں آپکو نماز کے واسطے
تاکید فرماتین مُصلے کے نیچے کسی قدر شکر رکھدیتیں آپ نماز سے فراغت پاکر اسکو تناول فرماتے
ایک روز شکر نہ رکھی آپنے بعد نماز تلاش فرمائی غیب سے بہت سی شکر مُصلے کے نیچے پیدا ہو گئی۔
اُسی روز سے آپکو گنج شکر کہتے ہیں خلافت کا خرقہ آپنے حضرت خواجہ قطب الدین رضی اللہ عنہ
سے پہنا آپ ہمیشہ روزہ رکہتے علم ظاہری وباطنی میں آپکو کمال تہا تہوڑی مدت میں اکثر علوم
دینی تحصیل کئے بعض علوم نادر کی تحصیل کے واسطے ملتان کی طرف گئے اور مدرسہ میں
کتاب نافع نام پڑہتے تھے جب قطب صاحب ولایت سے ہندوستان آتے ہوئے
مُلتان میں شہر کے نزدیک ٹھہرے نظر فیض اثر آپ پر پڑی دریافت کیا کہ اے لڑکے یہ کونسی
کتاب ہے عرض کی یہ کتاب نافع ہے علم فقہ میں حضرت نے فرمایا کہ تجکو نافع سے نفع ہوگا
اس بات سے آپکو ربودگی حاصل ہوئی اور حضرت کی خدمت اختیار کی جب حضرت دہلی کی طرف
چلے آپ بھی چند منزل رکاب میں چلے حضرت نے فرمایا بابا فرید جا اور کچھ مدت ملتان میں
تحصیل علم کر پہر دہلی میرے پاس آنا آپ فرمان بجا لائے اور پانچ برس میں علم کامل حاصل
کر کر دہلی پہونچے اور قدمبوسی حضرت سے مشرف ہوئے اور ریاضت اور مجاہدہ میں مشغول
ہوئے ہفتہ کے بعد حضور پُر نور میں آتے چند سال کے بعد طلب ارشاد کے واسطے عرض کیا

فرمایا طی کا روزہ رکھ آپنے طی کا روزہ رکھا افطار کے وقت ایک شخص چند نان لایا اُن سے
روزہ افطار کیا اسیوقت دیکھا کہ ایک کوا مُردار کی آنت مُنہ میں لیئے بیٹھا ہے اُسپر نظر پڑتے
ہی دل بُرا ہو کر قے ہو گئی یہ واقعہ آپنے پیر کی خدمت میں عرض کیا فرمایا کہ تونے تین روزے
پیچھے طعام خماری سے روزہ افطار کیا تجھپر حق سبحانہٗ کی عنایت تھی کہ مکروہ کھانا معدہ میں نہ رہا اب
تین دن اور طی کر اور جو کچھ غیب سے پہونچے اُس سے افطار کر آپ حکم بجالائے اور متواتر طے کیا ضعف
نے نہایت غلبہ کیا کچھ رات گئی تھی کہ کثرت گرسنگی سے بیتاب ہو کر زمین سے چند سنگریزے لیکر
مُنہ میں ڈالے وہ سنگریزے شکر ہو گئے پھر آدہی رات بعد مُنہ میں ڈالے وہ بھی شکر ہو گئے اسیطرح
تین مرتبہ کیا یقین ہوا کہ یہ اللہ جل شانہٗ کی عنایت ہے جب دن ہوا یہ حال مُرشد کی خدمت میں
عرض کیا فرمایا تونے خوب کیا وہ شکر عالم غیب سے آئی تھی جا مانند شکر کے تو ہو جائیگا۔ اسی روز سے
بعض کے نزدیک آپ شکر گنج مشہور ہوئے اور سیر الاقطاب میں لکھا ہے کہ جب آپنے پیر سے
رُخصت چاہی حضور نے چشم پُر آب ہو کر فرمایا کہ اے فرید الدین میں جانتا ہوں کہ میرے آخر
وقت میں تو نہ ہوگا دو تین روز کے بعد پہونچے گا پس فاتحہ پڑہی اور رخصت کیا فرمایا کہ تیری
امانت قاضی حمید الدین کے حوالہ کیجائے گی اُن سے لے لینا پھر آپ شہر ہانسی میں آئے
اور کچھ مدت رہے آپکے پیر نے رحلت کی اُسی رات دیکھا کہ حضرت پیر بلاتے ہیں جلد ہانسی
سے روانہ ہوئے تیسرے روز دہلی پہونچے آپنے پیر کے روضہ کی جا کر زیارت کی اور جبہ
اور خرقہ وغیرہ جو قاضی صاحب کے پاس بطور امانت تھا پایا تین روز دہلی رہے چوتھے روز بعد نماز
فجر ہانسی کیطرف متوجہ ہوئے ہر چند لوگوں نے واسطے رہنے کے عاجزی سے عرض کیا فرمایا
جو کچھ عنایت خواجہ کی ہے جہاں رہونگا ساتھ ہے پھر آپ ہانسی آئے جب وہاں شہرت زیادہ
ہوئی وہاں سے نقل فرماکر موضع اجودہن ویرانہ میں تشریف لائے کہ دلجمعی سے یہاں پر عبادت
کرسکونگا وہاں پر بھی بڑے بڑے امیر آپکے مطیع و معتقد و مُرید ہوئے ہجوم خلق سے تنگ آکر
پھر آپنے کسی اور جگہ جانا چاہا غیب سے آواز آئی کہ اے فرید تنگ نہ ہوجائے خلق پر تحمل کر اور سر دز

سے آپنے کسی کو زیارت سے منع نہ کیا ایک روز آپکی خدمت میں زکوٰۃ کا ذکر چلا آپنے فرمایا کہ زکوٰۃ
تین وجہ پر ہے زکوٰۃ شریعت زکوٰۃ طریقت زکوٰۃ۔ حقیقت زکوٰۃ شریعت کے دوسو روپیہ پر پانچ
روپیہ ہیں جو مستحقوں کو دیوے زکوٰۃ طریقت وہ ہے کہ دوسو روپیہ میں پانچ روپیہ رکھے باقی
سب خدا کی راہ میں دے ڈالے اور زکوٰۃ حقیقت وہ ہے کہ دوسو روپیہ کے دوسو روپے خدا کی
راہ میں نثار کرے سوائے خدا اور رسول کے کچھ اوسکے پاس نہ رہے کیونکہ درویشی خود فروشی
و بیخویشی ہے ایک روز درویشی کا ذکر آپکی مجلس میں آیا فرمایا درویشی پردہ پوشی ہے درویش
کو چار چیز چاہئیں اوّل چشم کو کور کرے تا لوگوں کا عیب نہ دیکھے دوسرے کانوں کو بہرا کر لیوے
تا کہ ممنوعات نہ سنے تیسرے زبان کو گنگ کر لیوے کہ ناگفتنی بات نہ کہے چوتھے پانوں کو لنگڑا
کرے تا خواہش نفس سے خراب راہ پر نہ جاوے جس میں یہ چار خصلتیں ہوں وہ درویش
ہے خواہ اہل دنیا کے لباس میں ہو ورنہ نعوذ باللہ جھوٹا مدعی و راہزن و خود پرست ہے ہرگز
اُس میں درویشی نہیں پھر فرمایا کہ اس راہ میں دل کی حضوری اور حضور دل اوسوقت حاصل ہوتا
ہے کہ لقمہ حرام سے پرہیز کرے اور دنیا سے اجتناب رکھے اور اہل دنیا کے ساتھ صحبت
نہ کرے آپکے خلیفہ بہت ہیں جنکے نام نامی ملفوظات میں درج ہیں یہاں بنظر اختصار قلم انداز کئے
گئے مگر افضل ترین اور مشہور ترین چار خلیفہ ہیں حضرت تاج الاولیا شیخ علاؤ الدین علی احمد صابر
کلیری و سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی و قطب العالم شیخ جمال ہانسوی وفات
۶۵۹ھ ہجری مزار ہانسی و شیخ بدر الدین اسحاق وفات سنہ ۶۹۰ھ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ان چاروں
کے حق میں باباصاحب نے یہ فرمایا ہے نظام جان ماست و صابر صبر ماست و جمال جمال ماست
و بدر دست ماست۔ آخر عمر میں آپکو استغراق زیادہ ہوا۔ یہانتک کہ وقت نماز مکرر پوچھتے کہ آیا
نماز ادا کی ہے یا نہیں اگرچہ نماز ادا کی ہوتی تھی اور خادم بھی عرض کرتے کہ نماز آپنے ادا کر لی ہے
مگر نماز میں پھر مشغول ہوجاتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا جانے پھر نماز ادا کرنے پر میں قادر
ہوں یا نہ ہوں اور یہ بھی فرماتے کہ جس نے خلاف شریعت کیا وہ درویش نہیں چنانچہ آپنے نماز عشا

چند مرتبہ ادا کی اس جگہ احقر لکھتا ہے کہ جو درویش یہ کہتے ہیں کہ جب فقیر کامل و مکمل ہو چکا پھر اُسپر
نماز فرض نہیں خدا جانے وہ کس کتاب اور کس ذریعہ سے یہ لکھکر بری ہو جاتے ہیں یا ترک
کر دیتے ہیں ہاں البتہ ایک بزرگ کا قول یاد آیا کہ اُنھوں نے مجھسے فرمایا کہ آج کل تصوف
کا حال لکھنا اچھا نہیں مخلوق گمراہ ہو جاتی ہے کسب اور مجاہدہ تو رہا نہیں فقط تصوف کی کتابیں
دیکھ دیکھ پیر بن جاتے ہیں اور جو چاہے زبان سے نکال دیتے ہیں اگر اُن سے کوئی ذکر شغل
دریافت کرے تو بالکل کورے ہیں یہ علم سینہ در سینہ چلا آیا ہے اُن کو خبر اسکی کیا کہ کسطرح شیخ
مجاہدہ لیتے ہیں اور کراتے ہیں اور اگر کسی نے ذکر و شغل کی ترکیب لکھدی ہے تو وہ ایسی خراب ہوتی
ہیں کہ اسکو دیکھ کر کرتے ہیں اور تمام عمر خراب رہتے ہیں کچھ نہیں ہوتا بے شیخ اور بے مجاہدہ کبھی
کچھ حاصل نہیں ہوتا اور جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارا شیخ کچھ مجاہدہ نہیں لیتا ہے ویسے ہی حاصل ہو جاتا ہے
وہ جھوٹا ہے کبھی کسی کو بلا مجاہدہ حاصل نہیں ہوا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک دیکھ لو کہ
کسی کو بلا مجاہدہ حاصل ہوا ہے ہاں یہ بات ضرور ہوئی ہے بعض مشائخ نے بعض مرید کو ابتداء
میں بیعت کرنے کی اجازت دیدی ہے کہ انکو معلوم ہو گیا کہ یہ صاحب فیض ہوگا مگر کسب اور
مجاہدہ اُنھوں نے بھی پورا کیا ہے اور جو صاحب کسی بزرگ کی ایک نظر کیمیا اثر سے اولیا ہو گئے
ہیں وہ نظری ہوتے ہیں صاحب ارشاد نہیں ہوتے اور ارشاد تین طرح کا ہوتا ہے اوّل
اعلےٰ مرتبہ وہی ہے کہ کسب و مجاہدات و مقامات پورے ہو کر کامل و مکمل ہو چکا ہے اور
پھر شیخ نے اجازت دی دویم وہ ہے کہ شیخ نے بموجب حکم اوپر کے درمیان میں اجازت
دیدی ہے سویم وہ ہے کہ شیخ نے لائق دیکھکر اجازت دیدی ہے اگرچہ روحانیت پیران
عظام اُسیوقت سے اُسکی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور بزمرہ صاحب ارشاد داخل ہو جاتے
ہیں مگر کامل مکمل نہیں کہلاتے اُسوقت تک کہ کسب پورا نہ کرے چنانچہ وہ بھی کسب پورا کرتے
ہیں اور پہلے بزرگوں نے جو مجاہدات کئے ہیں اب کیا کوئی کریگا بطور تمثیل چند نام اسی سلسلہ
کے لیتا ہوں حضرت شیخ عبدالحق ردولی رحمۃ اللہ علیہ قبر کھود کر چھ ماہ قبر میں تنہا رہے اور حضرت

شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ چھ ماہ دہلی کی کھوکر میں تنہا رہے اور حضرت جلال الدین تھانیسری رحمتہ اللہ علیہ سنے تیس برس مجاہدات کے اور آخر میں چلہ نشار کیا جب حاصل ہوا اور اسی طرح سے حضرت نظام الدین بلخی رحمتہ اللہ علیہ و حضرت ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ کا حال ہے اب جو چاہیں سو کہدیں تصوف کی کتابیں واسطے منتہی کے ہیں کہ انکو کچھ شبہہ ہو تو دیکھ لیں آمدم برسر مطلب وفات شریف آپ کی روز شنبہ ۵ محرم ۶۶۹ھ میں ہوئی عمر شریف آپکی ۹۵ برس کی تھی مزار شریف پاک پٹن میں ہے مخدوم آپکی تاریخ وفات ہے مگر صاحب سیرالاولیا رلکھتا ہے کہ تولد آپکا ۵۶۹ھ ہجری میں اور ۵۸۴ھ ہجری میں شرف بیعت سے مشرف ہوئے بعد ارادت و بیعت ۸۰ برس زندہ رہے وفات آپکی ۶۶۴ھ ہجری میں ہوئی آن خواجہ تاریخ ہے - اور خلیفہ آپکے یہ ہیں - شیخ نجیب الدین متوکل وفات ۶۶۱ھ و محمد صابر وفات ۶۶۹ھ و شیخ داؤد چالبی وفات ۶۶۸ھ و شیخ سید امام علی لاحق سیالکوٹی وفات ۶۸۶ھ مزار سیالکوٹ و شیخ منتخب الدین وفات ۲۰ ربیع الاول ۶۹۵ھ مزار دیوگیر و سید محمد بن سید محمود کرمانی وفات شب جمعہ ۷۱۱ھ مزار دہلی و شیخ ضیاء الدین چشتی وفات ۶۵۰ھ وغیرہ قدس اللہ اسرارہم -

ذکر - حضرت خواجہ علاؤالحق والدین علی احمد صابر چشتی المعروف بمخدوم علاؤالدین علی احمد صابر ابن شاہ عبدالرحیم عبدالسلام ابن حضرت سیف الدین عبدالوہاب ابن حضرت غوث الثقلین قدس اللہ تعالی سرہ العزیز آپکی شان عظیم اور رتبہ بلند کی نسبت کیا لکھا جاسکتا ہے عیان راچہ بیان آپ قطب الکاملین حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج قدس سرہ کے خواہر زادہ ہیں اور بعض داماد بھی کہتے ہیں آپنے خرقہ خلافت بھی باباصاحب سے حاصل کیا اور باباصاحب نے آپکی نسبت یہ بھی فرمایا کہ میرے دل کا علم علی احمد صابر میں ہے آپکا لقب علاؤالدین اور خطاب مخدوم از جانب الہی عطا ہوا اور صابر خود باباصاحب نے عطا فرمایا کیونکہ نقل ہے کہ باباصاحب نے خدمت انجام لنگرخانہ آپ کے سپرد کی آپ نے بہت کوشش سے تمام خدمت کو انجام دیا اور کبھی ایک دانہ تک بھی نہ کہایا - ایک روز حسب اتفاق باباصاحب نے دریافت کیا

کہ علاؤالدین تم یہ صرف تقسیم ہی کرتے ہو یا کھاتے بھی ہو۔ آپ نے عرض کیا کہ کھلاتا ہوں۔ حضور کا ارشاد یہہ ہی تھا میرے کھانے کی نسبت کچھ نہ تھا بابا صاحب یہ سنکر متعجب ہوئے اور فرمایا کہ علاءالدین علی احمد صابر ہے آپ کا تقوے اور صاحب عزلت و تجرید ہونا مشہور ہے اور کتب ہائے سیر میں موجود ہے کہ آپ پر وحدانیت اس درجہ غالب تھی کہ آپ نے اسی جوش میں یہ شعر کہا ہے۔ از سر الاقطاب۔

شعر

ڈوب اس طرح اس میں اے صابر — کہ جز ہو کے غیر ہو نہ رہے

آپ ہمیشہ صایم رہتے تھے اور صرف گولریاں پکا کر بے نمک نوش فرماتے تھے اور چونکہ آپ کو استغراق تھا نماز کے واسطے حضرت شمس الدین کو یہ حکم تھا کہ جب نماز کا وقت آوے اذان کہو کہ ہوش آوے اور نماز پڑھوں چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا کہ جسوقت اذان سنی فوراً وضو کے واسطے پانی طلب کیا اور نماز پڑھی آپ نے کسی کو بیعت نہیں کیا۔ سوائے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی کے اور انکو ہی خلیفہ کیا اور جیسے آپ نے بابا صاحب سے ولایت کلیر کی پائی تھی ہمیشہ کلیر ہی میں رہے۔ ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ ہجری میں انتقال فرمایا مزار شریف کلیر میں ہے

قطعہ

علاؤالدین علی جان شکر گنج	کہ شد در ذات مطلق محو و معدوم
ز بس بودست مخدوم خلایق	بشد سال وفاتش نیز مخدوم

۶۹۰

ذکر حضرت قطب ابدال شیخ شمس الدین ابن سید احمد بزرگ ابن سید عبدالمحمود قدس اللہ سرہ آپ ریاضات و مجاہدات میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے آپ نے خرقہ خلافت حضرت مخدوم علی احمد صابر قدس سرہ سے پہنا اور آپ اولاد حضرت خواجہ احمد یسوی قدس سرہ سے ہیں مسکن آپ کا دیار ترکستان میں ہے جب تحصیل علوم عقلی و نقلی سے فراغت پائی اس وقت آپ کو علم باطنی کا شوق پیدا ہوا اکثر بزرگوں کی خدمت میں گئے مگر مطلب حاصل نہ ہوا آخیر

میں حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ کی خدمت میں کلیر شریف حاضر ہوئے اور چند مدت حضور مخدوم صاحب کی خدمت میں رہے پھر مخدوم صاحب نے پانی پت کی ولایت آپ کو عطا فرمائی آپ پانی پت تشریف لے گئے وہاں جاکر آپ سے خوارق عادات وکرامات بہت ظاہر ہوئے جو کتب ہائے سیر میں موجود ہیں آپ کو آخیر میں استغراق ہوگیا تھا مگر اذان سنتے ہی نماز کے واسطے ہوش آجاتا تھا آپ نے خلیفہ حضرت جلال الدین کبیر الاولیا کو کیا۔ ۹ رشعبان سنہ ۷۱٦ھ ہجری میں اس جہان فانی سے رحلت فرمائی۔ مرقد مطہر آپ کا پانی پت میں ہے

قطعہ

حسرتا آں خواجہ شمس الدین ترک	از کمال خاکسارے شد بخاک
سال وصلش از سر جوش الم	ہاتف گفتہ بہن مخدوم پاک

۷۱٦ھ

ذکر حضرت قطب اقالیم حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز آپ اولاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہیں آپ کی ولادت پانی پت میں ہوئی اور خورد سالی میں آپ نہایت حسین تھے اور منظور نظر حضرت شرف مشرف بو علی قلندر قدس سرہ تھے۔ آپ کے والد ماجد بہت بڑے دولت مند تھے آپ کو سیر و شکار کا بہت شوق تھا چنانچہ ایک روز آپ لباس فاخرہ پہن گھوڑے پر سوار ہو کر خانقاہ حضرت شیخ شمس الدین کے سامنے سے نکلے کہ حضرت شیخ کی نظر کیمیا اثر آپ پر پڑی آپ فوراً گھوڑے سے اوتر کر حضرت شیخ کی خدمت میں گئے اور بیعت کی اور متوجہ الی اللہ ہوگئے اور وہ ریاضت و مجاہدہ کیا کہ اپنا نظیر دنیا میں نہ چھوڑا اور بمرتبہ تکمیل وارشاد کو پہنچے آخیر میں آپ کو استغراق ہوگیا تھا مگر نماز کا یہ اہتمام تھا کہ جس وقت نماز کا وقت ہو میرے مونڈھے پکڑ کر ہلا دو کہ نماز ادا کروں چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا آپ سے کرامات وخوارق عادات بہت ظہور میں آئے جس سے تمام تذکرہ بھرے ہوئے ہیں اس مختصر تحریر میں کیا گنجائش ہے آپ کی نظر کیمیا اثر سے بہت اولیا ہوئے بعض نظری وبعض صاحب کسب ومجاہدات اور بہ اشارہ حضرت مخدوم علی احمد صابر کا کہ شمس۔ اجلال کا فیت آپ ہی کی نسبت تھا اون اولیا

اکابر میں سے چند نام صاحب سیر الاقطاب نے لکھے ہیں۔ خواجہ عبد القادر وفات سنہ ۸۵۰ ہجری۔
وخواجہ ابراہیم وفات سنہ ۸۵۲ ہجری وخواجہ شبلی وفات سنہ ۸۵۳ ہجری مزار پانی پت وخواجہ کریم الدین
وفات سنہ ۸۶۰ وخواجہ عبد الواحد وفات سنہ ۸۰۰ ہجری ومخدوم شیخ زینا وفات سنہ ۸۸۸ ہجری وحضرت شیخ
احمد قلندر وفات سنہ ۸۰۰ ہجری وحضرت شیخ احمد عبد الحق ردولوی و شیخ بہرام وفات سنہ ۸۴۴ ہجری مزار
بڈولی و شیخ شہاب الدین وفات سنہ ۸۴۲ ہجری مزار کیرانہ و سید موسے بہاری وفات سنہ ۸۵۰ ہجری
و قاضی محمد اولیا سیلان پوری وفات سنہ ۸۰۰ ہجری و شیخ شعیب وفات سنہ ۹۰۰ ہجری مزار سونی پت
و شیخ حسن وفات سنہ ۸۲۳ ہجری مزار موضع بہرہ و شیخ نظام سنامی وفات سنہ ۸۱۹ ہجری و شیخ برنپوری
وفات سنہ ۸۲۰ ہجری و سید محمود وفات سنہ ۸۱۵ ہجری و شیخ سراج الدین وفات سنہ ۸۰۰ و پیر کہنیا
وفات سنہ ۸۲۰ ہجری قدس اللہ اسرارہم وفات آپ کی ۱۳ ربیع الاول سنہ ۷۶۵ ہجری میں ہوئی تاریخ
وصال شاہ ولایت بود۔ مزار شریف آپ کا پانی پت میں ہے۔ **قطعہ**

نقل کرد زجہان بے بنیاد
آن شہ مقبلان جلال الدین
سال وصلش اگر زمن پرسی
بود شاہ ولایت است سنین۔

ذکر حضرت قطب ابدال مخدوم شیخ احمد عبد الحق توشہ ردولوی فاروقی قدس اللہ سرہ آپ بچپن کی
ہی نیک بخت تھے سات برس کی عمر میں اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ نماز تہجد ادا کیا کرتے تھے
ایک روز آپ کی والدہ ماجدہ صاحبہ نے کہا کہ بچہ تم پر تو نماز فرض ہی نہیں تم یہ نماز کیوں پڑھتے
ہو آپ نے خفا ہو کر کہا کہ آپ پڑھتی ہو اور دوسروں کو منع کرتی ہو۔ پھر آپ اپنے بھائی شیخ
تقی الدین کے پاس دہلی چلے گئے۔ انہوں نے آپ کو علم عربی شروع کرایا مگر چونکہ آپ کو دوسری
تلاش تھی اکثر فقرا دہلی کی خدمت میں پھرتے رہتے تھے۔ جب آپ کا مطلب دہلی پورا نہ ہوا پانی پت
حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیا کی خدمت میں حاضر ہوئے شیخ صاحب موصوف نے کمال عنایت
فرمائی اور بیعت کیا۔ بیعت ہوتے ہی وہ ریاضت وہ مجاہدات کئے کہ اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔ چند
عرصہ کے بعد حضرت شیخ نے آپکو خرقہ خلافت پہنایا اور پانی پت سے چلکر کچھ زمانہ تک شہر ادوھ میں

رہے وہاں سے اپنے مکان پر ردولی ضلع بارہ بنکی تشریف لے گئے آپ سے خوارق وعادات وکرامتیں بہت ہوئی ہیں آپ کو استغراق رہتا تھا مگر نماز کیواسطے خادموں کو حکم تھا کہ نماز کیوقت تین مرتبہ حق حق حق کہو کہ نماز پڑھوں۔ آپ کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی۔ ۱۵- جمادی الثانی ۸۳۷ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔

قطعہ

حضرت مخدوم قطب ابدال حق	چوں حجاب ہستی خود کردہ شق
بہر تاریخش ندا آمد زغیب	عارف حق احمد عبد الحق بحق

مرقد پاک آپ کا قصبہ ردولی ضلع بارہ بنکی میں ہے خلیفہ آپ کے یہ ہیں حضرت شیخ عارف در شیخ بختیار وفات سنہ ۹۱ ہجری یکصد سال قدس اللہ اسرارہما۔

ذکر حضرت مخدوم شیخ احمد عارف قدس اللہ سرہ آپ مادرزاد ولی تھے۔ ریاضت ومجاہدات وعجز انکساری وخلق محمدی وکشف وکرامات واسرار حقایق میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔ آپ نے خرقہ خلافت اپنے والد ماجد حضرت مخدوم احمد عبد الحق سے پہنا اور پنجاہ سال کی عمر میں انتقال فرمایا وفات آپ کی ۱۷- صفر سنہ ۸۶۲ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا ردولی میں ہے قطعہ

آن اسے احمد عالی صفات	حضرت مخدوم عارف باکمال
وقت نقلش ہاتفی غیبی بمن	گفت آن مخدوم عالم گشت سال ۸۶۲

ذکر حضرت شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ وجانشین اپنے والد بزرگوار شیخ احمد عارف کے ہیں آپ قدم بقدم اپنے والد بزرگوار کے تھے آپ کے کمالات بہت ہیں آپ سے نفع مخلوق خدا کو بہت ہوا چنانچہ مثال اوس کی یہ ہے کہ قطب العالم حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی قدس سرہ آپکے ہی خلیفہ ہیں۔ ۲۱- شعبان سنہ ۸۹۸ ہجری میں انتقال فرمایا مزار شریف ردولی میں ہے۔ قطعہ

آن محمد عارف صاحب کمال	کرد از دنیا سوی عقبے بسیج	ہاتف غیب از غم بے انتہا	ہای آن مخدوم عالم گفت سال ۸۹۸

ذکر قطب العالم حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی بن شیخ محمد اسمٰعیل حنفی قدس اللہ سرہٗ آپ بہت بڑے عارف و کامل و بے نظیر کیمیا اثر مشہور و معروف ہیں آپ کے حالات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں ۔ مگر مختصر حال آپ کا یہ ہے کہ قدیم مسکن آپ کا ردولی تھا اور آپ حضرت شیخ احمد عارف قدس سرہ کے داماد ہیں اور حضرت شیخ محمد قدس سرہ کے خلیفہ ہیں آپ کو فیض روحانی حضرت مخدوم شیخ احمد عبد الحق قدس سرہ سے ہوا اور دیگر مشائخ کبار سے بھی نفع ہوا اور خلافتیں عطا ہوئیں جیسے حضرت شیخ محمد درویش بن محمد قاسم اودہی یا میان شیخ بن حکیم اودہی پھر آپ ردولی سے شاہ آباد تشریف لائے اور ۵۰ سال وہاں رہے اوس کے بعد گنگوہ تشریف لائے آپ سے خوارق عادات و کرامتیں بہت ظاہر ہوئیں آپ ہمیشہ صایم رہتے تھے آخیر میں آپکو استغراق ہوگیا تھا مگر نماز کے واسطے یہ حکم تھا کہ نماز کے وقت تین مرتبہ حق حق کہو کہ نماز پڑھوں ۔ آپ کے بہت خلیفہ تھے مگر مشہور یہ خلیفہ ہیں شیخ جلال الدین تھانیسری ۔ شیخ عبد الغفور اعظم پوری وفات سنہ ۹۵۱ ہجری و شیخ خان جونپوری وفات سنہ ۹۴۳ ہجری و شیخ عبد العزیز کیرانوی وفات سنہ ۹۷۵ ہجری و شیخ عبد الستار سہارنپوری وفات سنہ ۹۸۲ھ و شیخ عبد الاحد پدر شیخ احمد سرہندی و میر سید رفیع الدین اکبر آبادی وفات سنہ ۹۶۵ ہجری ۔ و شیخ عبد الرحمن وفات سنہ ۹۸۳ ہجری و شیخ عبد الکبیر بالا پیر بن شیخ عبد القدوس گنگوہی وفات سنہ ۹۹۴ھ و شیخ بھور وفات سنہ ۹۸۳ ہجری و شیخ رکن الدین وفات ۴ شوال سنہ ۹۸۳ ہجری مزار گنگوہ قدس اللہ اسرارہم وفات آپ کی ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۹۴۴ ہجری میں ہوئی مزار شریف آپ کا گنگوہ میں ہے ۔ سال وفات شیخ اجل سے **قطعہ**

چون ز دنیا بسوئے عقبے رفت
عبد قدوس گنج علم و عمل

پے تعظیم او سروش بمن
سال وصلش بگفت شیخ اجل ۹۴۴

ذکر حضرت شیخ جلال الملتہ والدین ابن شیخ محمود فاروقی قدس اللہ سرہٗ ۔ آپ کے خوارق عادات و کشف و کرامات اس قدر کتابوں میں تحریر ہیں کہ جو اس مختصر تحریر میں سما نہیں سکتے

آپ نے خرقہ خلافت حضرت شیخ عبدالقدوس قدس سرہ سے پہنا مسکن آپ کا تھانیسر میں ہے آپ سات برس کی عمر میں قران حافظ ہوئے اور سترہ برس کی عمر میں علوم دینی و دنیاوی سے فراغت پاکر صاحب فتولے ہوئے جب حضرت شیخ عبدالقدوس قدس سرہ شاہ آباد در رونق افروز ہوئے آپ کو معلوم ہوا کہ جلال الدین تھانیسری کو بیعت کرو اسوقت حضرت تھانیسر گئے اور جاکر دیکھا کہ آپ مدرسہ میں طالبعلموں کو پڑھارہے ہیں اور صدہا طالب علم آپ کے پاس بیٹھے ہیں اور آپ بہایت متبع سنت ہیں۔ حضرت یہ حال دیکھکر ایک گوشہ مدرسہ میں بیٹھ گئے اور نظر کیمیا اثر آپ پر ڈالی آپ فوراً حضرت کے قریب آئے اور دریافت کیا جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت ہیں تعظیم بجالائے اور کچھ گفتگو مسایل میں ہوئی بعد گفتگو بیعت کی اور وہ ریاضت و مجاہدہ کیا کہ آج تک آپ کی تمثیل دیتے ہیں خلیفہ آپ کے بہت ہیں۔ مگر مشہور خلیفہ یہ ہیں۔ حضرت نظام الدین بلخی و شیخ عبدالشکور وفات سنہ ۱۰۲۰ ہجری و قاضی سالم کیرانوی وفات سنہ ۱۰۱۲ ہجری و شیخ موسی وفات سنہ ۹۹۸ھ و عیسے وفات سنہ ۱۰۰۵ھ و سید فاضل توہانہ وفات سنہ ۱۰۱۳ ہجری قدس اللہ تعالی اسرارہم وفات آپ کی ۲۵۔ یا ۱۴۔ ذی الحجہ سنہ ۹۸۹ھ میں ہوئی **قطعہ**

سر دفتر اولیاء کامل	آن شیخ جلال الدین با جلال
رفت از سر جان چوں بر جانان	سر دفتر اولیاء بہال

۹۸۹

ذکر حضرت نظام الدین بلخی قطب الاقطاب فاروقی قدس اللہ سرہ آپ تمامی اولیا اقطاب کو حجت قاطع و برہان ساطع ہیں اور ریاضات و مجاہدات و کشف و کرامات میں اعجوبہ روزگار تھے اور تکمیل و ارشاد میں یگانہ زمانہ تھے کہ ایک نظر میں طالب صادق کا کام پورا ہوتا تھا۔ اقتباس الانوار میں لکھا ہے کہ آپ کا اصل وطن تھانیسر تھا آپ مکہ معظمہ گئے اور بلخ میں آکر سکونت اختیار کر لی آپ بہت بڑے صاحب تصانیف ہیں بلکہ ثانی ابن عربی تھے۔ آپ کے بہت خلیفہ تھے مگر مشہور خلیفہ یہ ہیں۔ حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی و شیخ حسین لاہوری

وفات سنہ ۱۰۲۳ ہجری و شیخ پایندہ بنوری وفات سنہ ۱۰۳۰ ہجری و شیخ الہ بخش لاہوری وفات سنہ ۱۰۶۳ ہجری و شیخ عبد الکریم لاہوری وفات ۲۷- رجب سنہ ۱۰۵۵ ہجری و شیخ عبد الرحمن کشمیری وفات سنہ ۱۰۵۰ ہجری و سید قاسم برہان پوری وفات سنہ ۱۰۳۳ ہجری و شیخ اللہ داد لاہوری وفات سنہ ۱۰۲۵ ہجری و شیخ دوست محمد صوفی لاہوری وفات سنہ ۱۰۵۲ ہجری و شیخ مصطفٰے وفات سنہ ۱۰۳۰ ہجری۔

و شیخ عبد الفتاح ساکن اندری وفات سنہ ۱۰۶۳ ہجری و قاضی عبد الحی کیرانوی وفات سنہ ۱۰۴۹ ہجری و شیخ محمد صادق برہان پوری وفات سنہ ۱۰۳۳ ہجری و شیخ فیضی اکبرآبادی وفات سنہ ۱۰۴۵ ہجری و شیخ جان اللہ لاہوری وفات ۹- جمادی الثانی سنہ ۱۰۳۹ ہجری مزار لاہور و سید علی غواص۔ وفات سنہ ۱۰۳۰ ہجری مزار ملک یوسف زیان قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم وفات آپ کی ۸- رجب سنہ ۱۰۳۵ ہجری میں ہوئی مزار شریف بلخ میں ہے۔ تاریخ وفات شاہ باز طریقت قطعہ

شاہ فقر و فنا نظام الدین	رفتہ چوں زین جہان پر ملال
بہر نقل از ورائے پردہ غیب	شاہ باز طریقت آمد سال ۱۰۳۵

ذکر حضرت شیخ المشائخ والاولیاء شیخ بندگی ابو سعید نبیرہ شیخ عبد القدوس گنگوہی قدس اللہ سرہ آپ بہت بڑے صاحب مجاہدات و ریاضات شاہ باز بلند پرواز تھے آپ نے خرقہ خلافت حضرت نظام الدین بلخی سے پہنا اقتباس الانوار میں لکھا ہے کہ جب حضرت نظام الدین تھانیسر میں تھے آپ اسوقت بیعت ہوئے تھے مگر تکمیل پوری نہ ہوئی تھی کہ حضرت نظام الدین نے سکونت بلخ کی اختیار کر لی بعد تشریف لیجانے حضرت کے آپ کو بہت پریشانی ہوئی آپ بہت جگہ درویشوں میں پھرے مگر کسی جگہ مطلب حاصل ہوا اسی پریشانی میں رہتے تھے کہ حضرت شیخ عبد القدوس قدس اللہ سرہ سے بشارت ہوئی کہ نظام الدین کے پاس بلخ جاؤ۔ آپ بلخ گئے اور بہت مدت تک شیخ کی خدمت میں رہے۔ اور وہاں سے خلافت لیکر واپس گنگوہ تشریف لائے۔ اسیواسطے آپ کو نو گئے ہوئے ہی کہتے ہیں۔ گنگوہ آکر آپ مسند ارشاد پر بیٹھے اور آپ سے بہت کرامتیں اور

فیض ہوا آپ کے تین خلیفہ ہیں شیخ محمد صادق گنگوہی و شیخ ابراہیم رامپوری وفات ۱۰۴۸؁ھ و شیخ محب اللہ صدیقی صدرپوری کہ جنکا مزار شہر الہ آباد میں ہے۔ وفات آپ کی یکم یا ۲ ربیع الثانی ۱۰۴۹؁ ہجری میں ہوئی آپ کا مزار شریف گنگوہ میں ہے تاریخ وفات شاہ باز بہشت بودہ ہی

قطعہ

رخت چون بست ازین شیخ سرو	حضرت بوسعید پاک نفس
سال تودیع آن مسافر قدس	شاہ باز بہشت بودہ ولس ۱۰۴۹

ذکر خاص فضایل اختصاص حضرت شیخ محمد صادق صاحب محب واثق خالق مطلق محبوب الٰہی مجمع فضایل نامتناہی گنگوہی بن شیخ فتح اللہ بن شیخ عبد الصمد بن شیخ عبد الحمید بن شیخ عبد القدوس قطب العالم گنگوہی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہما و نور اللہ مرقدہما خلیفہ حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ گنگوہی کہ آپ کی ولادت ۱۷۔ شہر ربیع الثانی ۹۸۹؁ ہجری نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں بمقام گنگوہ باشوکت و شکوہ ہوئی بطور ایجاز و اختصار۔ مشتے نمونہ خروارے لکھا جاتا ہے کہ حضرت کو ذوق سماع اور درد عشق میں ید طولیٰ حاصل تھا و حید عصر کتائی زمانہ علم فضل سے سینہ عشق گنجینہ معمور نور علی نور ذکر الٰہی میں کمال درجہ انہماک و استغراق تھا کتاب اقتباس الانوار میں سبب مرید ہونے شیخ محمد صادق صاحب کا حضرت شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ سے یہ لکھا ہے کہ جب حضرت ابوسعید خدمت حضرت نظام الدین سے رخصت ہو کر قصبہ گنگوہ رونق افروز ہوئے اور مسند ارشاد فیض بنیاد پر متمکن ہوئے اگرچہ طریقہ اسوقت گمنامی کا رکھتے تھے ان دنوں میں حضرت شیخ محمد صادق نوجوان تھے اتفاقاً لباس فاخرہ سے ملبوس ہو کر بروز عید برائے سلام حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کے آئے حضرت نے دیکھتے ہی یاران طریقت سے فرمایا کہ میری ولایت کا نور محمد صادق کی پیشانی سے چمکتا ہے اور ستارہ فیض کا اوسکی جبین انور سے تاباں ہے اسیوقت حضرت نے ایک نظر میں دل فیض منزل حضرت محمد صادق کو اپنی محبت میں کھینچا اور بے شائبہ دریب حضرت

محمد صادق نے بیعت حضرت ابوسعید کی اختیار کی حضرت نے ان کو شغل نفی اثبات و اسم ذات تعلیم فرمایا۔ شیخ محمد صادق شب و روز اشغال میں مشغول رہتے تھے جب آپکے والدین کو خبر ہوئی تو کہنے لگے کہ ابوسعید نے ہمارے فرزند ارجمند کو کاروبار دنیاوی سے بیکار کر دیا جب حضرت ابوسعید نے اونکے والدین کا یہ مقولہ سُنا تو محمد صادق عنا سے فرمایا کہ تمہارے والدین ایسا ایسا کہتے ہیں تمہارا کیا ارادہ ہے۔ شیخ محمد صادق نے یہ سنکر دست بستہ التماس کیا کہ غلام کا وہی ارادہ ہے جو حضرت پیر دستگیر کا غلام بجز ذات جناب کے کوئی چیز دنیا و دین کی نہیں چاہتا ہے الغرض جب شیخ ابوسعید نے شیخ محمد صادق کو اعتقاد اور محبت اور طلب مولے میں نہایت مضبوط و محکم دیکھا تو فرمایا کہ بیٹا شیخ محمد صادق اپنے والدین سے آزادی طلب کرو کہ تمہیں اپنا حق بخش دین اور راہ خدا میں آزاد کر دیں آپ نے بموجب ارشاد حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر خدمت والدین میں جاکر آزادی طلب کی انہوں نے حسب منشا آزاد کیا پھر تو شیخ محمد صادق بالکل رات دن ذکر و شغل و یاد خدا میں مصروف رہتے تھے جب انکشاف ملکوت اور انوار کا ہوا اور روز بروز شوق بڑھا اور حلاوت حاصل ہوئی پھر تو حضرت نے انکو شغل ہنگم یعنی شغل محمدیہ و سرپایہ تلقین فرمایا شیخ محمد صادق رات دن کچھ عرصہ تک دونوں شغلوں میں بجد وجہد مشغول رہے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ ان دونوں ہی شغلوں میں سلطان الاذکار جاری ہوگیا یعنی تمام بدن کے بال مثل زبان کے ذکر کرنے لگے۔ اور نسبت محبوبی حاصل ہوئی تب حضرت شیخ ابوسعید نے فرمایا کہ طے کا روزہ رکھو اور درود شریف اور کلمہ تہلیل اور استغفار ہر روز بلاناغہ ہزار مرتبہ پڑھو اور باقی اوقات شغل سرپایہ اور مراقبہ میں گذارو اور بعد تین روز کے براہ محبت ارشاد فرمایا کہ نصف شب کے بعد غسل کرکے میرے پاس آؤ بموجب ارشاد کے شیخ محمد صادق بعد نصف شب کے غسل کرکے حاضر ہوئے تب حضرت نے نسبت صوری و معنوی منتقل فرمائی اور بعدہ زبان معجز بیان سے فرمایا کہ جو کچھ مجھکو پیران عظام رحم

کرام سے عطا ہوا ہے وہ میں نے تمکو بخوشی دل و برغبت تمام بخشا بعد ازاں مسند نشین کیا۔ جب شہرت آپ کی ارشاد کی تمام عالم میں مشتہر ہوئی اور بعض پیر بھائیوں نے جناب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور مشرف بیعت سے ہوئے اور آپ کے روبرو ذکر کیا تب آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجھکو جناب رسالت مآب نے چادر نور کی اوڑہائی اور فرمایا کہ یہ چادر محبوبیت اور لوازم نبوت کی ہے حق اسکا نگاہ رکھیو اور جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مجھکو تیغ نور کی بخشی اور فرمایا کہ یہ تیغ نصرت ولایت مطلقہ کی ہے۔ ہم نے تجھکو دی علاوہ اسکے روح حضرت شیخ ابوسعید نے ایک آئینہ سرخ و سفید نہایت چمکتا ہوا مجھکو دیا فرمایا کہ یہ آئینہ صورت عالم کلی کا ہے تجھکو بخشا اور واقعات کیفیات اور واردات مکاشفات حضرت محمد صادق کے مفصل اقتباس الانوار میں لکھے ہیں عمر شریف حضرت کی اکتہر برس کی ہوئی اور وفات بندگی حضرت شیخ محمد صادق سترہوین محرم سنہ ۱۰۶۰ ہجری میں ہوئی۔ رباعی۔

شیخ ہادی محمد صادق	یافت از ماسوا چو آزادی
سال وصلش زبان ہاتف غیب	گفت شیخ کمل ھادی

مزار مقدس قصبہ گنگوہ میں ہے حضرت کے آٹھ خلیفہ ہیں اول شیخ محمد خلف الصدق شیخ محمد صادق دوم شیخ داود خلف کبیر وفات سنہ ۱۰۵۵ ہجری سوم شیخ ابراہیم مراد آبادی وفات سنہ ۱۰۹۷ ہجری چہارم شیخ عبد السبحان سہارنپوری وفات سنہ ۱۱۰۳ ھ پنجم شیخ عبد الجلیل الہ آبادی وفات سنہ ۱۱ ہجری ششم شیخ محمد جمال ساکن کاچھوہ وفات سنہ ۱۱۰۵ ہجری ہفتم شیخ مبارک مرید شیخ ابوسعید وفات سنہ ۱۰۶۳ ہجری۔ ہشتم شیخ یوسف مرید بندگی حضرت ابوسعید وفات سنہ ۱۰۴۲ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ محمد گنگوہی بن حضرت شیخ محمد صادق محبوب آلہی قدس اللہ سرہ العزیز آپ سنہ ۱۰۲۲ ہجری میں پیدا ہوے جب عمر آپ کی چار برس کی ہوئی واسطے تحصیل علم

ظاہری کے شیخ سالار رام پوری انصاری کے سپرد ہوئے ۔ سات برس کی عمر میں قرآن شریف ختم کیا اور فارسی شروع کی کچھ فارسی پڑھکر علم عربی شروع کیا جب آپ نے کافیہ تک پڑھ لیا تو شوق شکار کا ہوا استاد سے کہا کہ ہمکو ایک باز لے دو۔ اوستاد نے کہا کہ تمہارے والد کے پاس شہباز ہے بے تکلف اسکو لے لو اور یہ حرکات تمہارے فعل کے خلاف ہیں ان کو ترک کر دینا چاہیے۔ آپ بعد نماز عشا اپنے والد ماجد کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ وہ جو آپ کے پاس شہباز ہے مجکو دید یجئے۔ فرمایا کہ تمکو کس نے بتلایا۔ عرض کیا کہ جناب میرے اوستاد نے اسوقت مصلحتاً فرمایا کہ اب جاؤ پھر آنا اسی طرح کئی روز ٹلتے رہے جسقدر ٹلاتے تھے اسی قدر آپ کو شوق زیادہ بڑھتا جاتا تھا۔ بموجب مثل ہندی ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات۔ آخر الامر ایک روز حجرے میں جا کر بکمال محبت و پیار گلے سے لپٹ گئے اور عرض کیا کہ آج تو دے ہی دیجئے۔ بغیر لئے ہرگز نہ جاؤنگا فرمایا کہ حجرے میں بیٹھ جاؤ بعد تین روز کے وہ شہباز تمکو دونگا۔ آپ فوراً بیٹھ گئے۔ حضرت نے آپ کو شغل سہ پایہ تعلیم فرمایا اور تاکیداً فرمایا کہ کلمہ تہلیل اور استغفار اور درود شریف ہزار ہزار مرتبہ ہر روز بلا ناغہ پڑھا کرو چوتھی شب میں غسل کرا کر تعلیم اسرار حق برحق فرمائی چند روز بعد تلقین کے شغل سہ پایہ میں مشغول رکھا اور پھر نسبت صوری و معنوی منتقل کی اور متوجہ الی العرا اور خدا رسیدہ کر دیا اور بتاکید یہ فرمایا کہ اس راز نہفتہ کو کسی اور پیر بھائی سے ذکر نہ کرنا پھر بعد ایک عرصہ کے خرقہ خلافت کا پہنایا اور اسم اعظم تلقین فرمایا اور خدمت سجادہ نشینی پیران کلیر شریف کی جو آپ کے یہاں آبائی واجدائی چلی آتی تھی وہ بھی عطا فرمائی چنانچہ سجادہ نشینی اب تک آپ کی ہی اولاد میں چلی آتی ہے وفات شریف آپ کی بائیسویں ربیع الاول سنہ ۹۹۱ ہجری میں ہوئی۔ عمر شریف آپ کی ستر برس کی ہوئی۔

رباعی

در گنگوہ بنا مد بجہان مرشد کامل پیرے   کز فیض دم قدمش گنجیدہ نکس در خود علم و عمل

چوں مہدی مکمل بود بوقت خویش زفیض شیخ عہد — مہدی شیخ مکمل شد دریائے خدائے عز و جل

ذکر حضرت شیخ غریب اللہ شاہ غریب نواز خلیفہ اعظم حضرت شیخ محمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز پیدائش آپ کی موضع اختیار میں ۵۱ (؟) ہجری میں ہوئی جب عمر شریف آپ کی سترہ برس کی ہوئی جذبہ محبت الٰہی نے کشش کی تو آپ تلاش پیر و مرشد میں نکلے پیران کلیر شریف کے عرس میں حاضر ہوئے وہاں پر مجمع کثیر اولیاء اللہ کا دیکھا۔ جیسے اوصاف پیر و مرشد کے تلاش تھے ویسا ہی شیخ محمد جی کو پایا ایک عرصہ تک آپ کی خدمت میں رہے بعد ایک سال کے شیخ محمدی نے آپکو بیعت کیا اور چند اشغال آپ کو تعلیم فرمائے آپ ایک مدت تک رات و دن اشغال و اذکار میں مشغول رہے اور واقعات اور مکاشفات اور واردات بے تعداد آپ پر گذرے مگر اظہار اپنے حال کا کسی پر نہ کیا یہانتک کہ پیر و مرشد سے بھی بیان نہ کیا اس خیال سے کہ پیر و مرشد کی بدولت تو یہ سب کچھ نصیب ہوا ہی ہے ظاہر کرنا ترک ادب ہے ایک مرتبہ شیخ محمد جی صاحب پیران کلیر شریف کے عرس کو آئے بہت درویش اور مرید خادم ہمراہ تھے منجملہ اونکے آپ بھی تھے آپ نہایت مسکین اور غریب تھے راستہ میں سب نے اپنے اپنے کپڑے آپ کی کمر پر لاد دیئے آپ نے کیسکو انکار نہ کیا۔ حالانکہ آپکو از حد تکلیف ہوئی جب موضع رامپور میں قریب رڑکی کے گئے ہر تکیہ میں ٹھیرے سب درویشان عالیمقام صوفیا کرام نے سولانی ندی میں وضو کیا اور ارادہ کیا کہ ذکر کرتے ہوئے پیران کلیر شریف پہونچیں تو اسوقت شیخ محمد جی مراقبہ میں تھے کیا دیکھتے ہیں کہ مخدوم صاحب روضہ شریف کے گنبد پر تشریف فرماتے ہیں اور جملہ درویشان عظام کو رومال سے اشارہ فرماتے ہیں کہ چلے آؤ اور شیخ محمد جی سے فرماتے ہیں کہ تم میرے ہاں مت آیئو جب تک کہ میرے غریب کا حق ادا نہ کرو۔ عرض کیا کہ آپ کا غریب کونسا ہے ارشاد فرمایا کہ غریب اوسکا نام ہے اور غریب اسکی عادت ہے اور غریب اوس کی قوم غریب اوسکی صورت ہے

اختیار پور کا رہنے والا ہے شیخ محمد جی نے التماس کیا کہ میں آپ کے دربار میں حاضر ہوکر اوسکا حق ادا کرونگا فرمایا اوسی جگہ یعنی رام پور کے تکیہ میں ادا کرکے آئیو اسوقت آپ نے مراقبہ سے سر مبارک اٹھا کر غریب کہکر پکارا اور فرمایا کہ وہ غریب جو اختیار پور کا رہنے والا ہے میرے پاس لاؤ مریدوں نے فوراً آپکو پیش کیا دیکھکر پھر آپ کو فرمایا کہ تو غسل کر آپ نے سولانی ندی میں غسل کیا اور حاضر خدمت ہوئے تب شیخ محمد جی نے اپنے روبرو بٹھلایا اور اسرار حق تلقین فرمائے اور اسم اعظم سکھلایا اور نسبت صوری و معنوی منتقل کی اور فرمایا کہ اسکو خلافت جناب مخدوم صاحب نے عطا فرمائی۔ جو شخص کہ خوشنودی مخدوم صاحب کی چاہتا ہو تو ان کو پالکی میں بٹھلا کر اپنا کندھا لگادے یہ سنتے ہی سب پیر بھائیوں نے آپ کو پالکی میں سوار کرایا اور کسی نے کندھا اور کسی نے ہاتھ لگایا اور سولانی کے پار آتارا جب اس عزت کے ساتھ پیران کلیر شریف پہونچے اور عرس کرکے واپس آئے اور یہ مقبولیت آپ کی شیخ محمد جی کی بیوی صاحبہ نے سنی تو آپ کو دروازہ پر بلا کر خادمہ یعنی لونڈی سے کہدیا کہ تم اپنے مرشد کا چراغ جلنا چاہتی ہو یا نہیں جواب دیا کہ ایسا کون بدبخت ہے جو اپنے پیر کا چراغ جلنا نہ چاہتا ہو پھر بیوی صاحبہ نے فرمایا کہ اولاد تو اون کی ہے نہیں چراغ کون جلادیگا۔ آپ نے خادمہ سے کہا کہ مائی صاحبہ سے دریافت کرو کہ کچھ اولاد کی خواہش ہے معلوم ہوا کہ ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا اب تو غریب اولاد ہی لیکر حاضر ہوگا۔ آپ اوسیوقت صدر پور کی جھیل میں ناف تک پانی میں گر کر دعا کرنے لگے۔ اگرچہ بباعث موسم سرما پانی میں ازحد تکلیف ہوئی مگر آپ نے یہ عرض کیا کہ میں اسی جگہ ہلاک ہو جاؤنگا لیکن نامراد نہ جاؤنگا اور یہ مناجات جناب باری تعالے میں کرنے لگے کہ جسکا مضمون احقر نے نظم میں کردیا اور وہی لفظ لکھے جو آپ کی زبان مبارک سے نکلے تھے۔

مناجات

اے میرے اللہ علام الغیوب — اے میرے اللہ ستار العیوب
اے میرے اللہ تو ہی ہے رحیم — اے میرے اللہ تو ہی ہے کریم
اے میرے اللہ ہے تو ہی غفور — اے میرے اللہ تو ہی ہے شکور
التجا یہ لے کے آیا ہے غریب — دے پسر مرشد کو جلدی اے مجیب
نامرادی سے نہ پھر کر جاؤنگا — اس جگہ رو رو کے میں مر جاؤنگا
گرچہ میں اس عرض کے قابل نہیں — ہے مگر تو رحمۃ للعالمین
کافروں کی بھی تو سنتا ہے قدیر — سگ تیرے در کا ہے یہ عاصی فقیر
تیرے فضل و رحم سے کیا ہے بعید — دے خوشی مجھ کو تو مثل روز عید
کر تو عاصی کی دعا جلدی قبول — صدقہ احمد کا پئے آل بتول

چنانچہ پچھلی شب میں آپکو الہام ہوا کہ تیرے پیر کے ایک اولاد ہوگی۔ آپ نے عرض کیا کہ تو وہاب ہے اور زیادہ دے حکم ہوا کہ دو بیٹے ہونگے پھر عرض کیا کہ اور زیادہ دے حکم ہوا کہ تین ہونگے پھر عرض کیا کہ اور زیادہ دے حکم ہوا کہ چار ہونگے پھر عرض کیا کہ چاروں حافظ عالم و صوفی ہوں پیر کو عالم مکاشفہ میں معلوم ہوا کہ غریب اللہ شاہ کچھ خدا سے ضد کر رہا ہے اوسیوقت صورت روحانی پیر وہاں پہونچے اور کہا اس ضد سے باز آؤ جو کچھ ملا اوس پر شکر خداوندی ادا کرو چلے آؤ اوسیوقت آپ شکر خداوندی ادا کر کے چلے آئے بعد نماز اشراق دروازہ پر جا کر بیوی صاحبہ کو خوشخبری سنائی وہاں سے واپس آکر پیر و مرشد کے سلام کو حاضر ہوئے پیر و مرشد آپ سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اب مجکو پیرزادیاں بار بار تنگ کرینگی تم اختیار پور کو چلے جاؤ آپ فورًا اختیار پور چلے گئے اور مسند ارشاد پر بیٹھے اور لنگر مساکین و محتاج کو جاری کیا اور بہت سے طالبان خدا کو خدا رسیدہ کیا اور تین خلیفہ کئے ایک سید شاہ

علی شاہ وفات ۱۲۵۳ھ ہجری دوسرے شیخ محمد اعظم شاہ۔ تیسرے فرزند کبیر قدس اللہ اسرارہم مشہور ہے کہ جب اختیار پور میں شاہ غریب اللہ غریب نواز مسند ارشاد پر متمکن ہوئے اور شہرت عام ہوئی تو ایک مرتبہ آپ نے باشندگان اختیار پور سے فرمایا کہ شب کو حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ یہاں کو دریا جاری ہوگا تم یہاں سے اٹھ جاؤ اور جو جگہ پسند کرو وہاں آباد ہو جاؤ۔ اکثر لوگوں نے بباعث جہالت آپ کے فرمانے کا یقین نکیا مگر آپ اگلے روز مقام اندری گوڑہ کو تشریف لے گئے۔ اختیار پور میں بعد تین روز کے اس قدر پانی برسا کہ شاہ نہر کی طغیانی سے تمام اختیار پور بہہ گیا اور بہت کچھ بستیاں بہہ گئیں جو کچھ آدمی ڈوبتے تیرتے باقی رہے وہ خدمت بابرکت میں مقام گوڑہ میں حاضر ہوئے آپ نے وہ موضع آباد کئے چنانچہ وہ آج تک آباد ہیں اور اختیار پور ویران ہے۔

اور آپ تا حین حیات گوڑہ میں رہے اور وہیں وفات پائی مگر آپ کے صاحبزادوں نے اختیار پور کے باغ میں دفن کیا۔ وہیں آپ کا روضہ شریف ہے۔ دوسری نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ مریدوں میں تشریف لے گئے بعد کھانا کھانے کے ایک مرید دودھ بھینس کا لایا آپ نے نوش فرمایا باقیماندہ اپنے چھوٹے بیٹے کو عطا فرمایا۔ صاحبزادہ نے کہا کہ اسکا دودھ بہت خوش ذائقہ ہے۔ اس بھینس کا گوشت ہی بہت عمدہ ہوگا۔ وہ مرید بااعتقاد اگلے روز ہی بھینس ذبح کر کے اور کئی طرح کا گوشت یعنی کباب وکوفتہ وسادہ پکا کر آپ کے دسترخوان پر لایا آپ نے بعد کھانا کھانے کے پوچھا کہ آج دودھ نہیں آیا مرید نے دستہ بستہ عرض کیا کہ وہ بھینس ذبح ہوگئی یہ گوشت اسی بھینس کا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ بھینس کیوں ذبح کردی مرید نے عرض کیا کہ صاحبزادہ نے گوشت پسند کیا تھا اس واسطے میں نے اوس کو ذبح کر کے گوشت پکوایا۔ صاحبزادہ پر بھینس تو کیا جان مال بھی نثار ہے۔ آپ بطریق غصہ بیٹے کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کل کو کسی کی بہو بیٹی پسند کریگا اور کہے گا کہ میرے ساتھ نکاح کرو ایسا بے صبر ہمارے گھر میں نہونا چاہئے

یہاں سے دور ہو قابل ہمارے ساتھ کے نہیں - آپ کا یہہ فرمانا تھا کہ فوراً صاحبزادہ کو جنون ہوا اور وہاں سے نکل گیا اور لاہور میں جاکر مرگیا - علاوہ ازیں آپ سے بہت کچھہ کراماتیں ظہور میں آئیں کہ اس مختصر تحریر میں گنجایش نہیں ورنہ دفتر عظیم ہوجائے گا - وفات آپ کی ۱۳- رمضان شریف ۱۱۳۲ہجری میں ہوئی - **قطعہ**

آن غریب اللہ شاہ بندہ نواز	گشت از و اختیار پور ممتاز
بود شاہے بکسوت درویش	شیخ اکبر وحید دورہ خویش
زین جہاں چوں بآسمان رشد	سال تاریخ شیخ اکبر شد ۱۱۳۲

ذکر حضرت - شیخ محمد اعظم شاہ صاحب رہنوی قدس اللہ سرہ العزیز ولادت آپکی ۱۱۰۸ہجری مقام موضع رہنہ میں ہوئی - جبکہ عمر آپ کی پندرہ برس کی ہوئی تو آمدرفت آپ کی شاہ غریب اللہ غریب نواز کیخدمت بابرکت موضع اختیارپور میں شروع ہوئی جب حضرت کی برکات بہت سی دیکھیں تو سترہ برس کی عمر میں بیعت کی اور تعلیم طریقہ پیران چشت حاصل کیا - تھوڑی مدت کے بعد یہہ عادت اختیار کی کہ دنکو کھیت کا کام کرتے تھے اور شب کو پیر مرشد کی خدمت میں حاضر رہتے تھے - جب تکمیل تعلیم ہوچکی تو پیر و مرشد نے خرقہ خلافت پہنایا اور رہنہ کو رخصت کیا آپ نے طریقہ گمنامی کا اختیار کیا یہانتک کہ شاہ غریب اللہ جی انتقال فرما گئے اور آپ نے جب تک کوئی مرید نہ کیا اور ایک روز آپ کے بڑے پیر بھائی سید شاہ علی صاحب فرمانے لگے کہ بھائی اسی گمنامی کے ساتھ قبر میں جاؤگے یا کسی کو تعلیم بھی کروگے آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں بہت نادر و کمیاب طالبان خدا ہیں - کیونکر دفتر ارشاد پھیلاؤں - ایک جوان جو حضرت پیر و مرشد کا بھیجا ہوا ہے اوسیکو تعلیم کرونگا باقی خیریت ہے اونھوں نے فرمایا کہ جو لوگ آپ سے عقیدت مند ہیں - وہ فیض سے محروم رہجاوینگے اور ایسا نہونا چاہیے اوسوقت کہنے سے چند آدمی آپ نے مرید کیے اور خلیفہ شاہ محمد جمال محبوب الٰہی کو کیا - نقل ہے کہ رہنہ والے

راجپوت جو کہ اب تک شیر خانی مشہور ہیں ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کیا کہ ہمکو قرضداروں کا قرضہ بہت دینا ہے اور پیداوار کم ہے. کس طرح
قرضداروں سے سبکدوش ہوں گے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو غلہ پیدا ہوا ہے وہ
کہاں ہے اور وہ کسقدر ہے راجپوت غلہ پر لے گئے آپ نے غلہ پر اپنی چادر
ڈھانپ دی اور فرمایا کہ جن لوگوں کو دینا ہے وزن کر کر انکو دیتے جاؤ چنانچہ سب
قرضداروں کو دیدیا قریب آٹھ سو من کے صرف ہوا مگر پھر بھی بہت کچھ بچ رہا. اسیوقت
ارشاد فرمایا کہ فقیر اور مساکین کو تقسیم کردو. اب تک یہ بات مشہور ہے. نقل ہے کہ
گنگوہ شریف میں ایک مرتبہ عرس تھا بہت کچھ صوفیا کرام جمع تھے. حضرت سید بھیک شاہ
صاحب نے فرمایا کہ شاہ محمد اعظم نہیں آئے. اور یہ آپ نے قریب مغرب کے کہا تھا.
کہ کسی صوفی نے کہا کہ وہ اکھڑ فقیر ہے اون کی فقیری ایسی ہے کہ کی تو کی اور چھوڑ دی
تو چھوڑ دی. شاہ محمد اعظم قریب موضع ربنہ کے جاتے تھے آپ نے ہمراہیوں سے فرمایا
کہ لوگ میری غیبت کر رہے ہیں اب میں گنگوہ کو جاتا ہوں تم میں سے کوئی میرے ساتھ
چلتا ہے اون میں سے دو آدمی ساتھ ہوئے. اور آپ دو منٹ میں دریا جمن
پر پہونچے اوس وقت دریا جمن نہایت طغیانی پر تھا آپ نے جمنا پر اپنی چادر مبارک
بچھا دی اور اوس پر معہ ہمراہیان بیٹھ کر پار ہو گئے اور طرفتہ العین میں گنگوہ پہونچے کہ
اوسوقت سید شاہ بھیک صاحب نماز مغرب پڑھ چکے تھے مسجد کے اندر باآواز بلند
پکارا کہ کون ہے تو اون کے چچا پیر شاہ سوندھا جی نے فرمایا کہ وہی اکھڑ فقیر ہے کہ جسکو
تم کہتے تھے اکھڑ کی فقیری ہے. کی تو کی چھوڑ دی تو چھوڑ دی. اس کرامت کو دیکھکر جملہ
صوفیائے کرام متعجب ہوئے اور دلمیں شوکت و عظمت آپ کی سما گئی مگر تھوڑی مدت
کے بعد آپ نے انتقال فرمایا.
نقل ہے کہ جب آپ کا مزار شریف پختہ بنایا تو شب کو پھٹ کر دور جا پڑا پھر تھوڑے

عرصہ کے بعد حافظ فرید بخش خلیفہ مولانا سید غلام علی شاہ صاحب نے تیار کیا پھر پھٹ گیا
اُسوقت حافظ جی نے مزار کے قریب مودب کھڑے ہو کر عرض کیا کہ آپ نے تو گمنامی
پسند کی ہے آپ کو روضہ و قبر کی کچھہ حاجت نہیں مگر ہم روسیاہوں کو کیوں ثواب
سے محروم رکھتے ہو۔ کوئی آپ کے سلسلہ کا قبر پر اگر فاتحہ تو پڑھ لیا کریگا۔ قبر کے بنجانے
سے آپ کا کچھہ ہرج نہیں اور ہم لوگوں کو ثواب دارین ملیگا۔ پھر اجازت دی اور کہا کھلی
قبر رکھنا گنبد نہ بنانا۔ چنانچہ پھر بنایا گیا تو شق نہ ہوا اور آجتک موجود ہے۔ علاوہ اس کے اور
بہت کچھہ ایسی کراماتیں آپ کی ظہور میں آئیں جو اس مختصر تحریر میں گنجایش نہیں وفات آپ کی
۴۔ رجب المرجب ۱۱۴۴ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار شریف موضع ربنہ ضلع انبالہ میں ہے۔

قطعہ

آن محمد اعظم شیخ الزمان	شد مشرف ربنہ از وے بیگمان
بود نعم العبد چون آن مرد دین	مقتدائے خلق با صدق و یقین
سال نقلش از پے وصف مزید	گشت نعم العبد فی خلق مجید

ذکر حضرت۔ شاہ محمد جمال صاحب ربنوی قدس اللہ سرہ العزیز آپ ۱۱۴۴ھ ہجری مقام
سل پہائی میں تولد ہوئے ایک روز حضرت سید شاہ بھیک تھانیسری دایرہ شریف
کو جاتے تھے۔ سل پہائی میں نماز کا وقت ہو گیا۔ شاہ صاحب نماز کے واسطے ٹھیرے
آپ دو لوٹے پانی کے وضو کے واسطے لائے اور عرض کیا کہ آپ کو میں وضو کراؤنگا۔
شاہ صاحب وضو کرتے جاتے تھے اور آپ کو بار بار دیکھتے جاتے تھے اور فرماتے
تھے کہ جوان کی صورت پر محبوبیت برستی ہے شاہ صاحب نماز پڑھکر دایرہ شریف
تشریف لے گئے اور آپ اوسیوقت تلاش مرشد میں نکلے اور موضع اختیار پور میں شاہ
غریب اللہ غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ ربنہ میں پاس شیخ
محمد اعظم کے جاؤ۔ آپ وہاں سے چلے جب ربنہ کی حد میں پہونچے شیخ محمد اعظم کا پتہ

پوچھا ایک چرواہے نے بتلایا کہ وہ ہل جوت رہے ہیں آپ اپنے دل میں رنجیدہ ہوئے
کہ یہ ہل کا جوتنے والا مجھکو کیا خدا رسیدہ کریگا اس خیال کے آتے ہی آپ راستہ
بھول گئے اور پیچھے کو لوٹے حیران تھے کہ میری نظر سے شیخ محمد اعظم صاحب کہاں
غائب ہو گئے چلتے چلتے اختیار پور پہونچے شاہ غریب اللہ جی نے فرمایا کیوں لوٹ آیا
آپ نے عرض کیا کہ میں شیخ محمد اعظم صاحب کے کہیت سے راستہ بھول آیا ہوں۔
حضرت نے فرمایا کہ تیرے دل میں کچھ خیال فاسد آیا ہوگا آپ نے اپنے خیالات عرض
کئے شاہ غریب اللہ جی نے فرمایا کہ ان خیالات سے توبہ کرکے دل کو پاک کرکے پہر وہیں
جاؤ۔ دوبارہ پہر حاضر ہوئے تو آپ کو پہلی جگہ پر دیکہا۔ شیخ محمد اعظم نے جنگل میں آپ کو
ٹہیرایا اور طے کے روزہ کا حکم فرمایا اور بموجب طریقہ پیران چشت کے چوتھی شب میں
غسل کراکر اپنے سامنے بٹھلایا اور نسبت صابری منتقل فرمائی آپ عرض کرنے لگے
کہ میں مرجاؤنگا۔ میرا پیٹ پھٹا جاتا ہے۔ میں اس اسرار کا متحمل نہو لگا فرمایا کہ تو تو پہلے
ہی مراجاتا تھا کہ میرا اطمینان کیا کرینگے۔ اچھا چند روز با ترکیب تعلیمی مجاہدہ کرو کہ تم میں
اور طلب پیدا ہو اور پہر آپ کو ذکر جہر و ذکر ارہ تعلیم فرمایا اور چند ہی روز کے بعد ذکر حدادیہ
وچار ضرب وجو ضربی بتائی کہ اس میں آپکا حال دگرگوں ہوگیا اور زیادہ طلب پیدا ہوئی اوس وقت
حضرت نے شغل اسم ذات ونفی اثبات بتایا مگر پھر بھی آپ کی طلب پوری نہ ہوئی۔ حضرت
نے انکا حال دوسرا دیکہا تو فوراً شغل محمدیہ وسہ پایہ وسلطاناً نصیرا وسلطاناً محمودا ومراقبہ
اول تعلیم فرمایا چند ہی روز مشغول رہنے میں آپ کا یہ حال ہوا کہ بجائے شغل محمدیہ
وسہ پایہ کے مقام سلطان الاذکار وسرمدی وانبساط حاصل ہوا کہ جس کی نسبت کسی
کا یہ قول ہے۔ چوں جرس ہانگ می آید۔ آواز حق بگوباید۔ اور ایسا ہی حافظ صاحب
فرماتے ہیں۔ شعر

کس ندانست کہ منزل گہہ یار کجا است ۔۔۔ این قدر ہست کہ بانگ جرس می آید۔

بعض کے نزدیک یہی مقصود ہے مگر نہیں آگے بھی ہے اور شغل سلطاناً نصیراً مجموداً میں یہ حال ہوا کہ شغل شمسی وقمری کی ضرورت نہ رہی کہ ہفت آسمان و زمین وعرش کرسی کی سیر و انکشاف ہونے لگا۔ اور مراقبہ اول میں نوبت بقا کو پہنچی۔ جب حضرت نے یہ حالت آپکی دیکھی فرمایا کہ تمکو ضرورت نہیں کہ برائے تعلیم دوسروں کے کسب پورا ہونا بہتر ہے اور پھر حضرت نے شغل سلطان الاذکار و سرمدی لبساطا و شمسی وقمری و مراقبہ ہائے تلقین کئے اور خرقہ خلافت کا پہنا کر مسند ارشاد پر بٹھلایا جب آپکے ارشاد کا شہرہ دور تک ہوا تو بہت سے طالبان خدا خدا رسیدہ ہوئے منجملہ اون کے شاہ محمد حیات صاحب و خلیفہ نور محمد صاحب و میران مظفر صاحب و جان محمد صاحب وغیرہ قدس اللہ اسرارہم ہیں نقل ہے کہ حضرت شاہ محمد جمال صاحب ایک روز مقام کرنال قلندر صاحب کے عرس میں شریک ہوئے اور راگ سننے لگے آپ کو اسقدر وجد ہوا کہ آپ نے تمام کپڑے قوالونکو دیدیئے تو اسوقت غلاف روضہ قلندر صاحب کا از خود آپکے اوپر آپہونچا آپ نے اُسوقت قوالی موقوف کی اور فرمایا کہ اب مجکو کفن ملگیا اگلا عرس مجکو نصیب نہ ہوگا۔ اگلے روز وہاں سے رہتہ کو آئے تو شاہ چاند صاحب ایک اولیاء اللہ سہروردی مبارک بادی کو آئے اور فرمایا کہ کل تمکو چادر محبوبیت کی ملی ہے اور تم محبوب ہوئے تمہارا بہت بڑا روضہ بنے گا اور قیامت تک تمہارا فیض جاری رہے گا۔

نقل ہے کہ ایک حکیم کرنال میں آپ کی ملاقات کو آئے اور کہنے لگے کہ آپ نے نفس کو بہت موٹا کر رکھا ہے آپ نے فرمایا کہ جب کتا مرجاتا ہے تو پھول جاتا ہے حکیم صاحب نے جواب دیا کہ مرے ہوئے میں خون نہیں ہوتا ہے پانی ہوجاتا ہے آپ کے بدن میں نشتر لگا کر دیکھوں کہ خون ہے کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ دیکھو حکیم صاحب نے نشتر جو لگایا تو آپ کے بدن سے پانی نکلا اُسوقت حکیم صاحب متعجب ہوکر

معتقد ہوئے عرض کیا کہ مجھے مرید کرلو آپ نے فرمایا کہ معجزہ دکھلانا کام پیغمبروں کا ہے
اور طلب کرنا کام کافروں کا ہے اب تو مرتد طریقت ہوگیا لایق مرید کرنے کے نہیں۔

واسمہ السمہ کیا باکرامت اولیاء اللہ ہیں

نقل ہے کہ بعد وفات آپ کے جب خان محمد خاں نے آپ کا روضہ مبارک بنوایا
اور نواب صاحب گنج پورہ کے خزانہ سے روپیہ اس خیال سے لیا کہ میں اپنی تنخواہ سے
ادا کرو ونگا۔ مخبروں نے نواب صاحب کو خبر دی کہ خان محمد خاں نے ہزار روپیہ آپ کا
اپنے پیر کے روضہ پر لگایا ہے نواب صاحب نے اونکو کنجپورہ طلب کرکے قلعہ میں
تہ خانہ کے اندر بند کرادیا اور کہا کہ تازندگی تجھکو نہ چھوڑونگا اگر تیرے پیر میں کچھ کرامت
ہے تو اسی تہ خانہ سے تجھکو نکال لے جاوینگے چنانچہ اسی روز رات کو بارہ بجے آپ
تشریف لائے اور خان محمد خاں سے کہا کہ چل۔ خان محمد خاں مذکور نے عرض کیا کہ میں
تہ خانہ میں بند ہوں کسی طرح نکل نہیں سکتا آپ نے فرمایا کہ تو باہر ہے ہاتھ پکڑ کر باہر
نکال لیا۔ خان مذکور نے پھر عرض کیا کہ سپاہی پہرہ والے موقوف ہوجاوینگے اور نواب
اُن کو الزام لگاویگا کہ سازش سے نکالدیا فرمایا کہ نواب کو اطلاع کردو۔ چوری سے ہرگز
نہ چلو۔ خان محمد خاں قریب مکان نواب صاحب کے گئے اور بآواز بلند کہا کہ نواب
صاحب مجکو میرے پیرو مرشد شاہ محمد جمال لئے جاتے ہیں اگر آپ سے رکا جاوے
تو روک لیجے اتنا کہہ کر اپنے پیر کے ساتھ چلے آئے اور طرفتہ العین میں ارینہ پہونچے۔
نواب صاحب نے یہ آواز سنکر حکم دیا کہ قفل جیلخانہ اور تہ خانہ کے دیکھو بلکہ نواب خود
آئے اور مشعلیں روشن کراکر سب قفل دیکھے۔ مکان سب مقفل بدستور پائے قفل
کھلواکر دیکھا تو خان محمد تہ خانہ میں نہ تھے اوسی وقت منشی جی کو بلواکر فرمان معافی
بنام خان محمد لکھوایا کہ سب مال تمکو معاف کیا اور تنخواہ تمہاری پانسو روپے تھے آج کی
تاریخ سے ہزار روپیہ ماہوار مقرر کئے اور سواری رتھ خاص بھیجا اور سپاہی اردلی روانہ کئے

اور نہایت تعظیم و تکریم سے بلایا اور تمام خزانے جیند دن و کنجپورہ و اندری کے سپرد کئے
چنانچہ روضہ خان محمد خان کا جیند دن میں موجود ہے بہت سی کرامتیں آپ سے ظہور میں
آئیں اور آپ نے دو خلیفہ کئے ایک تو خلیفہ نور محمد صاحب وفات ۱۱۹۲ھ دوسرے
شاہ محمد حیات صاحب قدس اللہ اسرارہما اور شاہ غلام علی صاحب کو سپرد شاہ محمد حیات
صاحب کیا عمر آپ کی پچھتر برس کی ہوئی وفات آپ کی ۲۹ شعبان ۱۱۷۵ھ ہجری میں ہوئی
روضہ مبارک آپ کا موضع ربنہ میں ہے۔ قطعہ

پیشوائے رہنوئی شاہ محمد با جمال		گرد زیں دار فنا چوں سوئے عقبیٰ ارتحال	
بود نعم العبد چوں در خلق آں مرد سعید		سال وصل گشت نعم العبد فی خلق المجید ۱۱۷۵	-

ذکر حضرت شاہ محمد حیات صاحب قدس اللہ سرہ العزیز آپ موضع سل پھانی ۱۱۲۱ھ ہجری
میں پیدا ہوئے وجہ درویشی آپ کے بزرگوں سے یوں مشہور ہے کہ موضع باری ہگانہ کو ایک
روز کسی برات میں آپ تشریف لے گئے تھے جنگل میں جو براتیوں نے گھوڑے دوڑائے
تو آپ کی تلوار نکل پڑی آپ نے گھوڑے کو لوٹا کر تلوار اٹھائی اور پھر سوار ہو کر گھوڑے
دوڑائے تو ہاتف غیب سے ایک آواز سنی کہ بہت گھوڑے دوڑائے اب باز رہو۔
آپ نے گھوڑے کو ٹھیرایا اور دیکھا کہ یہ کس کی آواز ہے کوئی نظر نہ پڑا اور متعجب ہو کر
ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ پھر وہی آواز سنی اسوقت سمجھے کہ یہ آواز ہاتف غیب کی ہے۔
تب کہا کہ میں اور کیا کروں جواب آیا کہ اللہ کا محبوب شاہ محمد جمال ربنہ میں موجود ہے
اوس سے طریقہ راہ خدا کا حاصل کر آپ گھوڑے سے اترے۔ ہتیار اور جامہ گھوڑے
پر رکھدیا اور گھوڑے کو راستہ میں چھوڑ کر ربنہ کو روانہ ہوئے وہاں پہونچکر شاہ محمد جمال سے
بیعت کی اور طریقہ پیران چشت حاصل کیا آپ رات و دن شغل سرپایہ رکھتے تھے۔
جب آپ کو کثرت مجاہدہ سے ضعف زیادہ ہو گیا تو ڈولی میں چلتے تھے اور پانچ کوس پر
سانس لیتے تھے۔

نقل ہے کہ ایک روز آپ باغ میں تھے اور آپ کے اوپر حالت شوق غالب ہوئی ایک درخت شہتوت کی ڈالی پکڑ کر ذکر کرنے لگے اوسوقت آپ کی یہ حالت تھی کہ کبھی آپ پچاس گز اوپر کو اور کبھی آپ پچاس گز نیچے کو آتے تھے اور درخت شہتوت بھی آپ کے ہمراہ چلتا تھا۔ بہت سے طالبان خدا کو خدا رسیدہ کیا اور خلافت تین پیر بھائیوں کو دی اول مولانا غلام علیشاہ صاحب۔ دوم میران مظفر صاحب۔ سوم خان محمد خان صاحب قدس اللہ سرہما وفات آپ کی ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۱۹۲ ہجری کو ہوئی۔ مزار شریف موضع سل پہانی میں ہے۔ قطعہ

آن پیر باصفائے محمد حیات شاہ شیخ کریم بود چو ذات مبارکش علا	در سل پہانی مبدء فیض عظیم بود سال وفات ہم شدہ شیخ کریم بود ۱۱۹۲

ذکر حضرت سید غلام علی شاہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز۔ پیدائش آپ کی بمقام مرشد آباد سنہ ۱۱۵۶ ہجری میں ہوئی والد ماجد آپ کے بہت بڑے رئیس تھے آپکو سب طرح کا علم پڑھایا اور عالم کیا جب آپ نے تمام علوم سے فراغت پائی تو شوق کیمیا وعملیات کا ہوا ہر قسم کی مخلوق سے ملے اور عملیات اور دست غیب وغیرہ حاصل کئے پھر آپ حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے بعد ازان زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے۔ وہان پر شوق ولی کامل کے ملنے کا ہوا تلاش ولی میں بہت سے پھرے۔ پھر کسی شخص نے کہا کہ آفتاب کے روبرو چراغ روشن نہیں رہتا مکہ مدینہ میں کوئی ولی کامل نہ ملیگا۔ جو ولی یہاں آتے ہیں اپنی کرامت ظاہر نہیں کرتے بمثل عام لوگوں کے رہتے ہیں تب آپ ہندوستان کو واپس آئے اور اجمیر شریف پہونچے وہانپر بھی جیسے اونکا ولی آپ تلاش کرتے تھے نہ ملا۔ پھر آپ دہلی و پانی پت آئے۔ کسی شخص نے کہا کہ قلندر صاحب نے کوئی ہاتھ پکڑ کر مرید نہیں کیا مگر آپ کی قبر سے سینکڑوں ولی ہوتے ہیں پوچھا کونسی قبر سے کہا کرنال کی قبر سے آپ کرنال آئے اور قبر کے پاس جاکر مودب بیٹھے قلندر صاحب

نے ارشاد فرمایا کہ تو شہر میں چلا جا میں تیرے پیر کو بتا دونگا آپ اُٹھکر قصابوں کے محلہ میں چلے آئے۔ شب کو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک گھوڑے پر قلندر صاحب سوار ہیں اور دوسرے گھوڑے پر شاہ محمد جمال صاحب فرمایا کہ تیرا پیر یہ ہے رہتہ میں اسکا مکان ہے شاہ محمد جمال اس کا نام ہے آپ فجر کو اُٹھے اور رہتہ کو روانہ ہوئے جو خواب میں شکل دیکھی تھی وہ ظاہر میں نہ پائی اور گفتگو بھی دیہاتی دیکھی کسی شخص سے دریافت کیا کہ شاہ صاحب کی قوم کیا ہے کہا کہ راجپوت پھر پوچھا کہ کچھ پڑھے بھی ہیں کہا کہ کچھ نہیں اوسوقت آپ کو یہ خیال ہوا کہ نہ تو یہ قوم کے سید اور نہ کچھ پڑھے لکھے بلکہ بدن کے موٹے ہیں میرا خواب غلط تھا واپس آئے آپ اوسی حالت تفکر میں روتے روتے اور یہ مناجات کرتے ہوئے تھوڑی دیر کو جنگل میں سو گئے۔

مناجات

اے شہنشاہ زمین و آسمان
اے کریم اے کارساز بیکساں

میں نے تنہا ہوں بس کوئی نہیں
جز ترے فریادرس کوئی نہیں

تو ہے رحمن ذات ہے تیری رحیم
تیرے صدقے اے میرے رب کریم،

تیری رحمت سے مجھے اُمید ہے
تیرا عاشق زندہ جاوید ہے

میں ہوں عاصی اور تو آمرزگار
بخشدے میرے گناہ پروردگار

میرے دل سے حب دنیا دور کر
نفس کو میرے سدا مجبور کر

اے خدا بہر جناب مصطفےٰ
اے خدا بہر علی مرتضےٰ

راز دل بے شبہ ہے تجھ پر عیاں
سر وحدت ہے مگر مجھ پر نہاں

کر میری امداد اے رب جلیل
بہر آدم بہر موسےٰ و خلیل

دشت میں توحید کے میں ہوں رواں
گلشن دل میں رہوں میں گل فشاں

مثل قمری دم ترا بھرتا رہوں
دم ترا بھرتا رہوں جھجار ہوں

فقر کی کملی عطا کر اے خدا	دونوں عالم میں بھلا ہوتا میرا
خاندان چشت میں ہو خاتمہ	مرتے دم ہو حب آل فاطمہ
ہند میں سلطان جو ہیں غربا نواز	رات دن ادن سے رہیں راز و نیاز
یا الٰہی بہر ختم المرسلین	مومنوں کو کر عطا خلد بریں

پھر دوسری شب میں قلندر صاحب نے فرمایا رہنہ کو شاہ محمد جمال کے پاس جا وہی ہے شاہ محمد جمال جو تو نے دیکھا ہے آپ پہر صبح کو گئے اور دیکھ کر لوٹ آئے اور جنگل میں یہ ارادہ کر کے بیٹھے کہ تمام عمر یاد خدا میں اپنی جگہ رہونگا اور کسی کو پیر نہ کرونگا رات کو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک بہت بڑا اژدہا ہے اور اوس نے مجھکو پیر پکڑ کر کہانا شروع کیا آپ اپنے عملیات پڑھتے تھے کچھ اثر نہ ہوتا تہا جب ناف تک بدن آپ کا اوس کے منہ میں پہونچا اوسوقت کہا کہ یا محمد جمال اسوقت میری دستگیری کرو اوسیوقت کیا دیکھتے ہیں کہ گھوڑے پر سوار ہیں اور نزدیک آپہونچے اور اژدہے کے برچھا مارا اوس نے اگلنا شروع کیا یہانتک کہ تمام بدن اوگلدیا اور وہ صورت وہاں سے غایب ہوگئی جب آپ کو حضرت شاہ محمد جمال کی ولایت کا یقین ہوا مجکو رہنہ پہونچے اور شاہ صاحب کی خدمت میں پہونچکر اپنے سیر و سفر کی باتیں کرتے رہے جب ظہر کا وقت ہوا شاہ محمد جمال نے اذان پڑھی اور سنتیں پڑھکر تکبیر پڑھی اور فرمایا مولوی صاحب نماز پڑھاؤ مولوی صاحب نے دل میں خیال کیا کہ عالم کی نماز امی کے پیچھے نہیں ہوتی اس خیال کے آتے ہی علم آپ کا سلب ہوگیا۔ مولوی صاحب محض امی کہڑے رہگئے پھر مولویصاحب نے عرض کیا کہ حضرت آپ ہی نماز پڑہاویں میرا علم بالکل سلب ہوگیا ہے شاہ صاحب نے فرمایا کہ تو نے صفاتیوں سے نسبت حاصل ہے اور فقیروں کے ساتھ نہیں رہا ذات کا خاصہ ہے کہ صفاتیوں پر غالب رہتی ہے۔ تب آپ اپنے علم کے خیال سے خالی ہوئے اور آپ نے اپنا خواب بیان کیا فرمایا تم نے

جو کچھ خواب دیکھے تھے وہ تو سچے تھے۔ مگر وہ شخص جسکو تم نے دیکھا وہ میرا جسم عنصری
جو تمکو نظر آرہا ہے خاک کا بنایا ہوا ہے رات کو یہاں پڑا تھا اور ان واقعات کی جو تم
بیان کرتے ہو مجکو خبر تک نہیں کہ میں ناقص الحال پابند خور و نوش ہوں بیٹھ پیچھے کا علم
نہیں عالم الغیب ذات باری ہی ہے اور ایک وقت میں میرا جسم عنصری
دس جگہ ظاہر نہیں ہو سکتا۔ مگر ہاں اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک
عالم بنایا ہے جسکو مثال کہتے ہیں وہ عالم ارواح سے نیچی اور عالم اجسام سے اوپر
ہے اوس میں ہر شخص کے روحی ہزارہا صورتیں ہیں اون صورتونکو اللہ تعالے نے یہ
قوت بخشی ہے کہ وہ آن واحد میں سو جگہ یا ہزار جگہ ایک ہی صورت سے ظاہر ہو سکتی ہیں
جس پر اللہ تعالے اپنی رحمت کرتا ہے اوس پر اوس کے مرشد کی صورت مثالی
روحی کو ظاہر فرماتا ہے اور باطن میں اوسکی رحمت کاملہ اوسکی دستگیری کرتی ہے حالانکہ
مرشد کو خبر ہی نہیں ہوتی اور اگر ہوتی بھی ہے تو عالم ارواح میں ہوتی ہے عالم اجسام
میں نہیں یہ سب اوسکی قدرت کے کھیل ہیں جو باطن میں ہو رہے ہیں مرشد کا خواب میں
دیکھنا یا تو اپنی ارواح کا دیکھنا ہے کہ جو مرشد کے شکل میں تماشہ کرتی ہے یا صورت
مثالی جو اوس کے قبضہ قدرت وارادت میں ہے کبھی خیال نہ کرنا کہ میرا جسم عنصری۔
کہیں آتا جاتا ہے ہاں کاملین ایسے ہی ہیں جو اپنے جسم عنصری کو آناً فاناً میں بہت
دور لے جاتے ہیں یعنی اپنی جگہ سے دوسری جگہ مگر جسم عنصری اوس حالت میں بھی ایک
ہی جگہ ہوگا دوسری جگہ نہ ہوگا اور اگر دوسری جگہ دیکھی تو صورت مثالی اوس کی ہوگی
نہ عنصری اور ایسی کاملین بھی ہیں کہ اپنی صورت مثالی سے جہاں چاہیں اور جتنی جگہ
چاہیں ارادتاً ظاہر ہوں۔ اور سب کے ایک شکل آن واحد میں ہو مگر اون سب میں بھی
جسم عنصری ایک ہی جگہ ہوگا۔ جیسے حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک روز
تیرہ جگہ دعوت ہوئی آپ آن واحد میں سب جگہ موجود تھے ایک جگہ آپ کا جسم عنصری تہا

باقی جگہ صورت مثالی روحی تھی تربیت مریدان ہیں مرشدوں کی روحونکا مختلف حال ہی
کسیکو تو اپنی روح کی باطنی قوت کی کہ وہ کیا کر رہی ہے خبر ہوجاتی ہے اور کسیکو نہیں ہوتی
ہے کوئی ارادتاً اپنی قوت روحانی سے تربیت اور دستگیری طالبوں کی کرتا ہے اور
کسی کی روح بلا ارادہ اوس کے منجانب اللہ کسی مرید اوسکی کے باطن میں مربی ہوجاتی ہے
اور اوس کی تربیت و دستگیری کرتی رہتی ہے۔ اور جس نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب میں دیکھا اوس نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی خواب میں دیکھا کہ شیطان
یا نفس کی یہ مجال نہیں جو اوس نور پاک کی شکل بن سکیں یا اُن جناب کی جھوٹی شکل دیکھا
سکیں اور یہ خواب سچا رویائے صالحہ سے ہوگا۔ مگر وہ صورت مقدس جو دیکھی وہ صورت
مثالی روحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگی نہ صورت عنصری۔ اور ایسا ہی امام محمد غزالی
رحمتہ اللہ نے لکھا ہے اور یہ دو حالت میں بات ہوتی ہے یا تو رحمت الٰہی دستگیری کرے
یا مرید ہستی حقیقی حق سبحانہ میں اوس قاعدے سے جو مرشد بتاوے کہ پہلے فنافی الافعال
ہو اور پھر فنافی الصفات پھر فنافی الذات جب ذات میں پہونچگیا اللہ تعالے اوسکا ہوگیا
اللہ کی بصارت سے وہ دیکھتا ہے اوس کی سماعت سے وہ سنتا ہے اوس کی طاقت
و قدرت سے وہ سب کام کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا وہ مظہر کامل ہوجاتا ہی
اور رویائے صالحہ میں نیک بندوں اور اولیاؤں اور انبیاؤں کی ارواحیں نظر آنے لگتی
ہیں اور ان کی قدمبوسی حاصل ہوتی ہے یہ سنکر بیعت ہوئے اور طریقہ پیران چشت
کا حاصل کیا اور کمال کو پہونچے اور شاہ محمد حیات صاحب کے سپرد کئے اور وہاں سے
خلافت عطا ہوئی معمول آپ کا یہ تھا کہ ایک بجے رات کے اوٹھتے اور دو بجے تک
نماز تہجد سے فارغ ہوکر ذکر اذکار میں مشغول رہتے۔ اور بعد نماز فجر اشراق تک مراقبہ
میں رہتے اور بعد اشراق کے کچھ دیر تک دنیا داروں کا کام کرتے پھر کھانا کھاکر دوپہر کو
لیٹ جاتے بعد نماز ظہر وعظ و نصیحت کی تعلیم کرتے بعد نماز عصر ذکر اذکار میں بر لئے

تعلیم یاروں کے مشغول رہتے اور بعد نماز مغرب وظیفہ وظایف وختم خواجگان وغیرہ پڑھتے تھے اور بعد کھانا کھانے کے نماز عشا پڑھتے تھے اور پہر درود شریف پڑھتے رہتے اسی طریق سے بہت سے طالبان خدا کو خدا رسیدہ کیا خصوصًا ان میں بارہ خلیفہ کیئے۔ اول شاہ امیر الدین شاہ آبادی دوم غلام احمد گنگوہی وفات ۱۲۵۰ھ ہجری مزار موضع سلیبری سرساوہ سے تین کوس جانب شمال ومیان رحمتہ اللہ شاہ گنگوہی۔ وحافظ فرید بخش رہنوئی وحافظ خیراتی صاحب وفات ۱۲۳۶ھ ہجری وامام بخش سل پہالوی وشاہ عبد الحی وفات ۱۲۳۵ھ ہجری مزار اندری کھجوری میں بندچاہ کے قریب وشیخ دوندی صاحب رامپوری وفات ۱۲۳۸ھ ہجری ومیان رحمت اللہ شاہ رہنوئی ومولوی مظہر علی صاحب وغیرہ قدس اللہ اسرارہم۔ دو صاحب کا پتہ مجکو نہیں معلوم ہوا۔ وفات آپ کی ۵ اجمادی الاول ۱۲۱۰ھ ہجری میں ہوئی مزار شریف سل پہائی میں ہے

قطعہ

سید ومولوی پیر ہدی	آن غلام علی شاہ زمان
سل پہائی کرد شدہ در ہند	کعبہ احتیاج انس وجان
بدرجو شیخ مکرم آن حضرت	گشت تاریخ وصلتش ہم آن
	۱۲۱۰

ذکر حضرت سید امیر الدین شاہ آبادی۔ قدس سرہ العزیز۔

جد اعلے آپ کے سید خراسانی اولاد حضرت امام جعفر صادق سید حسینی ہیں سنہ تولد آپ کا ۱۱۸۸ھ ہجری ۴ جمادی الاول روز جمعہ ہوا آٹھہ برس کی عمر میں قرآن شریف ختم کر کے فارسی پڑھی۔ سترہ برس کی عمر میں شوق پڑھنے کا ترک کر دیا اس بات کا والدین کو بہت رنج تہا اور خیال ہوا کہ آپکو دنیا کے کاروبار پر لگا دیا جائے اور شادی کر دی جائے چنانچہ بیس برس کی عمر میں آپ کی شادی کر دی بعد شادی کے بھی حال آپکا بدستور رہا۔ اتفاق سے مولانا غلام علی شاہ صاحب وہاں تشریف لے گئے آپ کے والد ماجد نے مولانا صاحب سے عرض کیا

کہ ہمارا لڑکا بہت نالایق ہے نہ دین کے کام کا نہ دنیا کے آپ نے فرمایا کہ دین
کے کام کا تو ہوجاویگا۔ اگر تم اوس کو آزاد کردو۔ والدین نے عرض کیا کہ ہم اس میں
بہت خوش ہیں آپ نے فرمایا کہ کہاں ہے تمہارا لڑکا۔ آپ کے والد ساتھ ہوئے اور
جہاں آپ بیٹھے تھے بتایا شاہ صاحب نے توجہ کی فوراً طبیعت شاہ امیر الدین
کی متوجہ الی اللہ ہوگئی۔ اگلے روز مولانا صاحب سل پہانی تشریف لے گئے اور شاہ
امیر الدین تمام دن بیقرار رہے اور ہر شخص سے دریافت کرتے تھے کہ مولانا صاحب
کہاں تشریف لے گئے جسوقت آپ کو پتہ ملا کہ سل پہانی کو تشریف لیگئے فوراً وہاں کو چلدئے روز
سل پہانی پہونچے۔ تین روز مولانا صاحب کے پاس رہے چوتھے روز مولانا صاحب دائرہ شریف کو جانے لگے
یہہ ہمراہ ہوئے جب قریب دریاے مارکنڈہ پہونچے مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہیں ٹھیرو۔ شاہ
امیر الدین صاحب راستہ میں بیٹھ گئے جب مولانا صاحب دائرہ شریف پہونچ گئے
تو شاہ امیر الدین صاحب کے دل میں یہ خیال آیا کہ آدمی مجکو دریافت کرینگے کہ تو یہاں
کیوں بیٹھا ہے۔ اسواسطے چاہ خام میں جو راستہ میں تہا اوس میں بیٹھ گئے اوپر اوس کے
کانٹوں کی چھانپ ڈال لی اور اللہ اللہ کرنے لگے اسی طرح تین روز گذرے جب پھر
مولانا صاحب واپس آئے تو آواز اللہ اللہ کرنے کی سنی فرمایا درویشوں کو دیکھو کون
ہے کانٹے اوٹھا کر دیکھا تو شاہ امیر الدین تھے آدمیوں نے عرض کیا کہ حضرت امیر الدین
ہے فرمایا کہ اوس کو بلالو وہ آدمی آپ کو حضرت کی خدمت میں اوٹھا کر لائے شاہ صاحب
نے دیکھکر فرمایا کہ امیر الدین ہم نے تو یہ کہا تھا کہ سل پہانی رہو تم یہاں پر ہی بیٹھ رہے آپ
نے عرض کیا کہ حضرت میں یہ سمجھا کہ حضور نے یہہ ہی حکم فرمایا ہے کہ تو یہاں پر رہ۔ مولانا صاحب
اپنے ہمراہ لیکر سل پہانی کو گئے سل پہانی جاکر آپ کو کھیت کی چڑیاں اوڑانے پر متعین کیا
آپ نے تھوڑی دیر یہ کام کیا تھا کہ آپ کو بخار آگیا مولانا صاحب نے آپ کو شاہ آباد
بھیجدیا جب آپ کو کچھہ آرام ہوا پھر حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے

اوسی شب حضرت مولانا صاحب نے یہ خواب دیکھا کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ میری اولاد کی حق تلفی مت کر مولانا صاحب نے یہ خواب دیکھکر پھر حسکم دوبارہ دیا کہ تم شاہ آباد جاؤ آپ پھر بموجب حکم کے گئے مولانا صاحب نے یہ تعبیر سمجھی کہ شاید امیر الدین اپنی زوجہ سے کچھہ تعلق نہیں رکھتا اس واسطے یہ خواب مجکو معلوم ہوا مگر آپ کو کب قرار تھا تین چار روز کے بعد پھر حاضر ہوئے۔ اوسی شب مولانا صاحب نے یہ خواب دیکھا کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ امیر الدین کو تعلیم کر دجا بجا مت پھراؤ۔ یہ خواب دیکھکر مولانا صاحب نے جلسہ درویشان میں فرمایا کہ مجکو بڑا تعجب ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میری اولاد کی حق تلفی مت کر اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ امیر الدین کو تعلیم کر۔ کس کے حکم کی تعمیل کروں اس وقت ایک درویش نے عرض کی کہ حضرت باپ بیٹی کا معاملہ ہے وہ آپس میں سمجھہ لینگے۔ آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانیکی بموجب کیجئے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالے ایسا ہی کیا جاوے گا۔ پھر تو مولانا صاحب نے بہت اچھی طرح تعلیم و تلقین فرمایا اور آپ نے بھی اپنے آپ کو ایسے مجاہدہ میں ڈالا کہ سوائے ذکر و شغل کے اور کوئی کام نہ تہا ضعف کا یہہ حال ہوگیا کہ چلنا پھرنا دشوار تہا بعد کچھہ عرصہ کے مولانا صاحب نے آپ کو خرقہ معنوی پہنایا اور مسند خلافت پر بٹھایا اور اپنا جانشین قرار دیا۔ بعد چند روز کے مولانا صاحب نے اس عالم فانی سے رحلت فرمائی اور آپ کی سجادہ نشینی قرار پائی پھر تو آپ کا کچھہ اور ہی حال ہوگیا جو کچھہ زبان سے نکلا فوراً ہوا جس طرف کو ذرا تیز نظر سے دیکھا جل کر خاک سیاہ ہوگیا۔ اوسوقت آپ نے اپنے منہ پر نقاب ڈال لیا کہ میری نظر کسیطرف نہ پڑے۔ چنانچہ آپ کے چہرہ پر تمام عمر نقاب ہی پڑا رہا اور بہت مخلوق خدا کو آپ سے فیض ہوا اور آپ جب کبھی کسی جلسہ یا عرس میں تشریف لے جاتے تمام فقرا باادب بیٹھ جاتے تھے اور کوئی شخص بلا کیفیت اُف

نہیں کر سکتا تھا اور اگر کسی نے اُف کیا تو فوراً کان پکڑ کر اوٹھوا دیتے تھے اور چہرہ پر سے نقاب اوٹھا کر دیکھتے تھے۔ فوراً اوس شخص کا منہ سیاہ ہو جاتا تھا اور جسکو کیفیت ہوتی تھی اوس کی نسبت مرحبا فرماتے تھے آپ کے اوپر کشف والہام کا بہت زور تھا۔ اور اللہ جل شانہ نے جانوروں کی زبان سمجھنے کا بھی علم عطا فرمایا تھا۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ تشریف لئے جاتے تھے ایک بھینس آپ کے پاس آواز کرتی ہوئی دوڑ کر ہوئی آئی آپ نے فرمایا کہ اس کے مالک کو بلاؤ۔ جب وہ شخص آیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کے چھ بچے شیر خوار کٹوا دیئے ہیں یہ فریاد کرتی ہے آیندہ سے پہر مت کٹوانا ورنہ یہ زندہ نہیں رہے گی۔ اس کے کلیجہ میں چھ زخم ہو گئے ہیں۔ اُس نے عرض کیا کہ حضرت یہ ہمیشہ کٹرہ دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دیئے دو۔ اوس نے آپ کے فرمانے پر کچھ خیال نہیں کیا اور ایک سال بعد پہر اوس کے بچے کو کٹوا دیا چنانچہ وہ بھینس فوراً مر گئی اوسکو چیر وا کر دیکھا تو سات زخم اوس کے کلیجہ میں تھے اسی طرح کی حکایتیں بہت ہیں کہ آپ سے جانور کہہ دیتے تھے اور آپ جو فرما دیتے تھے ویسا ہی ہوتا تھا اور آپ سے بہت کچھ کرامتیں ظہور میں آئیں اس مختصر تحریر میں گنجایش نہیں۔ آپ کی عمر ۶۹ سال کی ہوئی۔ وفات آپ کی ۳ جمادی الاول سنہ ۱۲۴۳ ہجری میں ہوئی روضہ مبارک آپ کا سل پہاڑی میں ہے۔

قطعہ

رہنمائے طالبان سید امیر الدین شاہ	آنکہ گوش وہر کامل ہیچو او کمتر شنید
بادل شاد از جہاں چون کردہ عزم انتقال	شال نقش منظہر نور الہی شد پدید

۱۲۴۳

ذکر حضرت شیخ امام علی صاحب رامپوری انصاری خلیفہ اعظم شاہ امیر الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز پیدایش آپ کی سنہ ۱۲۰۳ ہجری میں ہوئی۔ بیس برس تک آپ نے علم تحصیل کیا بعد میں شوق آپ کو اللہ اللہ کرنے کا ہوا چونکہ آپ نے دوندی شاہ صاحب کو شاہ امیر الدین کے پاس آتے جاتے دیکہا تہا تو آپ بہی شاہ امیر الدین صاحب کی

خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی چند مدت تک شاہ صاحب موصوف کیخدمت میں رہے۔ شوق و ذوق آپ کا بہت بڑھا ہوا تھا۔ سنا ہے کہ جب آپ نفی اثبات کی تسبیح کرتے تھے تو آپ کبھی جوش میں آکر باہر نکل آتے اور درخست کو پکڑ کر ذکر کرنے لگتے جب نفی کرتے درخست اوپر کو چڑھ جاتا اور جب اثبات کی ضرب لگاتے تو درخست مانند سجدہ کے زمین پے لگ جاتا مدت تک ایسے ہی ذوق و شوق سے بڑے بڑے مجاہدے کئے۔ حضرت شاہ امیرالدین صاحب نے آپکو مسند خلافت پر بٹھلایا اور خلعت معنوی پہنایا اور رامپور کو روانہ کیا اوسوقت آپ نے آپنے آپ کو بلباس سپاہیانہ گم کیا تاکہ کسی کو حال معلوم نہو۔ یہانتک کہ سپاہیوں میں نوکری کر لی اور صاحب کلکٹر کی اردلی میں رہنے لگے ایک روز آپ کوٹھی میں کسی جگہ نماز پڑھ رہے تھے کہ صاحب کلکٹر سہارنپور اوسی جگہ آگیا جب آپ سجدہ میں گئے تو اس نے آپ کے ٹھوکر ماری اور کچھ کہتا ہوا چلا آپ نے سلام پھیر کر ایک ہاتھ تلوار کا مارا اور دوسری دفعہ ہاتھ اُٹھایا تھا کہ وہ بھاگ کر کمرہ میں گھسگیا دیگر اشخاص نے سمجھا کر تلوار میان میں کرادی پولس نے فوراً گرفتار کر لیا اور بہت بڑا مقدمہ دائر عدالت ہوا۔ اوسوقت مولوی محمد حسن صاحب آپ کے خلیفہ بہت رنجیدہ ہوئے اور پریشان اور بیقرار ہو کر حضرت مخدوم صاحب میں جاکر قصہ مذکورہ بالا کی فریاد کی فرمایا کہ اے محمد حسن ہمارے سپاہی کو کوئی نہیں ستا سکتا مولوی صاحب باطمینان واپس تشریف لائے اور ادہر حاکم مجوزہ نے چھ ماہ کی قید کردی اوسوقت مولوی صاحب موصوف کو کمال رنج و ملال ہوا۔ اور پھر مخدوم صاحب میں گئے اور اپنی حالت تباہی کا حال عرض کیا۔ فرمایا کہ اے محمد حسن ہمارا سپاہی کام کے واسطے جیلخانہ گیا ہے نہ کہ قید کے واسطے۔ تو دیکھ لیگا کہ وہ کیا کام کرکے آتا ہے۔ ایک درویش نسبت شیطاریہ جیلخانہ میں ہے اوس کے پاس بھیجا گیا ہے۔ اوسوقت مولوی صاحب کی کچھ تشفی ہوئی۔ چنانچہ

بعد چھہ ماہ کے مولوی صاحب موصوف شاہ صاحب کو جب لینے کے واسطے گئے اور شاہ صاحب جب جیلخانہ سے باہر آئے تو ایک تودہ نور معلوم ہوتا تھا۔ اس خوشی میں سب کلفت بھول گئے اور بیساختہ عرض کیا کہ حضرت کیا حال ہے فرمایا کہ ایک بزرگ نسبت شیطاریہ میں اون کے پاس گیا تھا اور یہ نسبت وہاں سے حاصل ہوئی اور پھر شاہ صاحب کو رتھ میں سوار کرایا اور رتھبان نے رتھ کو چلایا۔ ور بیل کے ایک لکڑی ماری تو شاہ صاحب رتھ سے کود پڑے اور کہا کہ مار ڈالا اس پر سب مرید حیران تھے کہ یہ کیا قصہ ہے اور آپ نے کمر کو پکڑ لیا دیکھا تو تمام لکڑی کا نشان آپ کی کمر پر موجود تھا پھر مولوی صاحب نے رتھبان سے کہا کہ لکڑی مت مار غرض سب طرح سے آپ نے اپنے آپ کو پوشیدہ کیا مگر آفتاب پوشیدہ کرنے سے کب پوشیدہ ہوتا ہے۔ آخر الامر مخلوق خدا آپ کی طرف متوجہ ہوئی۔ آپ نے اپنے آپ کو جہاں تک ہو سکا بچایا جب لوگوں نے پیچھا نہ چھوڑا اسوقت بیعت کرنا شروع کیا اور ایک مخلوق خدا آپ سے فیضیاب ہوئی۔ آپ سے بہت کچھ کرامتیں ظہور میں آئیں۔ عمر آپ کی ۵۴ سال کی ہوئی۔ وفات آپ کی یکم جمادی الاول سنہ ۱۲۴۸ ہجری میں ہوئی روضہ مبارک آپکا رامپور ضلع سہارنپور میں ہے **قطعہ**

آن امام دین سمی بوتراب	دار دنیا را برغبت چون ہشت
سال رحلت با من از روئے یقین	گفت ہاتف پیشوائے راہ چشت

۱۲۴۸ھ

ذکر حضرت مولوی محمد حسن صاحب رامپوری انصاری خلیفہ اعظم حضرت شاہ امام علی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز زمانہ تولد آپ کا سنہ ۱۲۰۹ھ ہے سترہ برس کی عمر تک آپ نے قرآن شریف و فارسی پڑہی بعد میں پڑھنا ترک کر دیا اٹھارہ برس کی عمر میں حضرت شیخ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت حاصل کی بعد بیعت کے شیخ کے ساتھ وہ محبت ہوگئی کہ کسی وقت شیخ صاحب کو چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا تھا اور مجاہدہ کرنا شروع

کیا کہ جو لشبر سے یک لخت کرنا غیر ممکن ہو جب شیخ صاحب تہجد کی نماز کے واسطے مسجد
کو جاتے تو مولوی محمد حسن صاحب کو دروازہ کے باہر کھڑا ہوا پاتے تھے ایک روز
شیخ صاحب نے فرمایا کہ محمد حسن میرے اللہ نے مجکو معلوم کرا دیا ہے کہ جو کچھ میرے
پاس ہے وہ تیرا ہے اب تو دہلی کو جا اور علم عربی تحصیل کر آپ یہ سنتے ہی حکم بجا لائے
اور دہلی روانہ ہوئے مولوی مملوک علی صاحب نانوتوی سے عربی پڑھنا شروع کیا
اور ایک عرصہ تک دہلی میں پڑھتے رہے مگر پڑھنے میں بھی یہ کیفیت رہی کہ جب کبھی
دل میں جوش آجاتا تو کتاب کسی طاق میں ڈالکر جنگل کو چلے جاتے اور کئی کئی روز تک
جنگل میں رہتے جب کچھ ہوش آتا تو پھر آکر پڑھتے یہہ حالت دیکھکر مولانا مملوک علی صاحب
کمال معتقد مولوی محمد حسن کے ہو گئے اور بہت ادب کرنے لگے اور آپ کے رہنے
کے لئے ایک مکان اپنے مکان سے علیحدہ آپ کو دیدیا اور سب آدمیوں کو یہ فرمایا
کہ کوئی وقت بے وقت بلکہ بلا اجازت آپ کے پاس نہ جاوے چنانچہ مولوی صاحب
اُس مکان میں پردہ ڈالے ہوئے بیٹھے رہا کرتے تھے اکثر درویش دہلی کے آپکے
پاس آیا جایا کرتے اور دہلی میں جو واقعہ ہونے والا ہوتا اوسکو ایک روز پہلے مولوی
مملوک علی صاحب سے فرما دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ دہلی کالج میں ڈائرکٹر سررشتہ
تعلیم اور چند یورپین افسر برائے امتحان آئے ریاضی وغیرہ کا امتحان لیا پھر عربی کے
طلبہ بھی بلوائے گئے سب طالب علم حاضر ہو گئے۔ مگر حضرت مولانا مولوی محمد حسن صاحب
اپنے حجرے میں ہی بیٹھے رہے مولانا مملوک علیصاحب آپ کے اوستاد نے آپکے
پاس آدمی بھیجا کہ اون کو بھی بلالاؤ۔ وہ طالب علم آپ کے پاس گئے اور کہا کہ چلئے۔
امتحان دینے کے لئے بلایا ہے خیر آپ اون کے ساتھ آئے انگریز نے اول ان
سے یہی دریافت کیا کہ تم نے کون کون کتابیں پڑھی ہیں آپ نے فرمایا کہ فلان فلان
کتابیں ہیں نے پڑھی ہیں انگریز نے کہا کہ اچھا فلان کتاب پڑھو آپ نے فرمایا کہ وہ تو

میں پڑھ چکا اب کیا پھر اسے ہی پڑھکر سناؤں انگریز نے کہا کہ ہم تمہارا امتحان لیتے ہیں پڑھو آپ نے فرمایا کہ پڑھی ہوئی کتاب کا کیا امتحان بغیر پڑھی کا لو تو مضایقہ نہیں۔ انگریز حیران ہو کر آپ کی طرف دیکھنے لگا اور آپ کا امتحان لینے کو مقامات حریری منگوائی اور کہا اچھا مولانا آپ اسکو پڑھیں اور آخر میں سے ایک مشکل مقام کھولکر آگے رکھدیا حالانکہ مولانا صاحب نے اس کتاب کی کبھی صورت تک بھی نہ دیکھی تھی مگر فر فر پڑھ کر سنادی اور مطالب و معانی اس طرح بالتشریح بیان کیے کہ تمام اوستاد اور انگریز حیران رہ گئے اس پر انگریز نے کہا کہ ہم تم کو اس کالج میں مدرسی کی اسامی دیتے ہیں اور آیندہ ہم تمکو بہت جلد ترقی دینگے۔ آپ نے فرمایا کہ صاحب مجھ سے طالب علمی تو ہوتی ۔ نہیں مدرسی کیونکر کرونگا۔ انگریز نے مکرر کہا مگر جب مولانا مملوک علی صاحب نے انگریز سے آپ کا کل حال بیان کیا کہ یہ ہرگز قبول نکرے گا تب انگریز خاموش ہوا۔ سنا ہے کہ ایک درویش بلباس ہنود دہلی میں پھرا کرتے تھے اور نماز مولوی محمد حسن صاحب کے پاس آکر پڑھا کرتے تھے اور جسوقت وہ درویش آپ کے پاس آتے تو مولوی صاحب کسی کو اپنے پاس نہیں آنے دیتے تھے جسوقت وہ چلے جاتے تو آپ مولوی مملوک علی صاحب سے کہتے کہ یہ شخص قطب ہے اپنے آپ کو پوشیدہ کر رکھا ہے۔ نقل ہے کہ ایک لڑکا دہلی میں آپ سے پڑھا کرتا تھا آپ کو اوس سے محبت بہی زیادہ ہو گئی تھی پہر وہ کچھ صحبت ناقص میں مبتلا ہو گیا آپ کے پاس آنا جانا ترک کر دیا آپ نے اوسکو بلایا تو وہ نہ آیا پھر آپ خود مکان پر گئے تو بھی اوس نے آپ کی نہ سُنی آپ نے فرمایا کہ ہم اور طرح سے بھی بلا سکتے ہیں اور یہہ کہکر مکانپر تشریف لائے اُس لڑکے کا یہ حال ہوا کہ مثل مجنونوں کے گھر سے نکل بھاگتا تھا کہ مولوی صاحب کے پاس جاؤں اور پھر راستہ میں کہتا تھا کہ انکار کر چکا ہوں کیونکر جاؤں گھر واپس ہو جاتا اسی طرح کئی مرتبہ کیا پھر دم نکل گیا۔ اے اللہ تو پناہ دے ایسی ضد سے جب مولوی صاحب کو اوسکے انتقال کی خبر ہوئی بہت رنج ہوا

اور اوس کی قبر پر گئے اور بہت دیر تک روتے رہے اور جناب باری میں عرض کیا کہ خداوندا جب تک مجکو یہ معلوم نہ ہوجاویگا کہ اسکی نجات ہوگئی قبر پر سے نہ اوٹھونگا جب یہ معلوم ہوگیا کہ محمد حسن ہم نے اس کی نجات کی اوسوقت قبر پر سے اوٹھے اسی طرح سے آپ محمد جان کو فرمایا کرتے تھے۔ کہ اپنی حالت کو درست کرو ورنہ تو دنیا کا رہیگا نہ دین کا تو آگے ہوگا اور لڑکے تیرے پیچھے ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دیکھنے والوں نے دیکھا ہی نقل ہے کہ ایک روز مولانا مملوک علی صاحب سے کہا کہ شاہ غریب اللہ صاحب نے اپنے پیرو مرشد کے واسطے اولاد ورلڑکا مانگا خداوند تعالے نے اونکی دعا قبول کی میں نے بھی اپنے اوستاد کے واسطے دعا کی کہ خداوندا میرے اوستاد کے اب کی مرتبہ لڑکا دے۔ کہ جو حافظ قرآن وعالم اور ولی ہو سو قبول ہوگئی مولانا مملوک علی صاحب یہ سنکر ہنس پڑے اور یہ مولوی محمد حسن نے اس واسطے دعا کی تھی کہ اون کے اوستاد کے لڑکیاں تھیں۔ چنانچہ اسی مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب پیدا ہوئے اور الم نشرح ہے کہ وہ ان جملہ صفات کے ساتھ موصوف بھی ستے اور اسیوجہ سے مولوی محمد یعقوب صاحب کبھی کبھی جوش میں آکر فرماہی دیا کرتے تھے کہ میں ازلی ولی ہوں۔ بعد تحصیل عربی علم مولوی محمد حسن صاحب رامپور تشریف لائے اور شیخ صاحب کی خدمت میں رہے پھر تھوڑے عرصہ کے بعد شیخ صاحب نے مولوی محمد حسن صاحب کو اپنا خلیفہ کیا اور آپ انتقال فرما گئے اوسوقت مولوی صاحب نے اتباع سنت کیا اور اتباع اور اتقا پر کمر ہمت باندھی اور فرمایا کرتے تھے کہ پہلے اولیاء نے جو ملامتیہ طریق اختیار کیا یا کوئی کام خلاف شرع کر بیٹھتے تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلی مخلوق پابند شرع کو بہت مانتے تھے اور ان کی اوقات میں فرق ڈالتے تھے اور اب اوس کے بالکل برعکس ہوگیا اب اگر فقیر کو چھپنا ہے تو پابندی شرع میں ہے۔ سنا ہے کہ جب ایک سال شیخ صاحب کے انتقال کو ہوگیا تو اور مریدوں نے شیخ صاحب کا عرس کیا اور مولانا صاحب کی خدمت

میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت آپ ہی تشریف لے چلیں مولانا صاحب
نے فرمایا کہ میں اس قابل نہیں ہوں اور مریدوں نے اس بات پر جھگڑا کیا کہ حضرت
آپ خلیفہ ہوکر ایسا فرماتے ہیں اگر آپ لایق نہ تھے تو شیخ صاحب نے آپکو کیوں خلیفہ
کیا اوسوقت مولانا صاحب نے غصہ ہوکر فرمایا کہ میں تو لایق ہوں مگر تم لوگ تو لایق
نہیں کہ جو میرے ساتھ جاؤ آؤ گے۔ ایک جان کے واسطے صدہا آدمیوں کو گنہگار کروں
اور سب کا عذاب اپنی گردن پر لوں پھر سب خاموش ہو رہے تھوڑے ہی عرصہ تک
آپ سے لوگ فیضیاب ہوئے کیونکہ عمر آپ کی بہت کم ہوئی آپ نے اپنا خلیفہ میاںجی
کریم بخش صاحب کو کیا اور چالیس برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ۱۷۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۹ھ
آپ کی وفات ہوئی روضہ مبارک آپ کا رامپور ضلع سہارنپور میں ہے **قطعہ**

شیخ مولانا محمد بخش زین دار رفتا		چون ز انفاس قدسیہ تنظیم اصل صفت
ہاتف غیبی مرا از فکر سال رحلتش		بود علامہ فقیہ و زاہد با فیض گفت ۱۲۶۹

ذکر **حضرت** میاں جی کریم بخش صاحب رامپوری انصاری قدس اللہ سرہ العزیز آپ
سنہ ۱۲۳۲ ہجری میں پیدا ہوئے بیس برس کی عمر تک آپ نے تحصیل علم کیا اور بعد اوس کے
مولوی محمد حسن صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت ہوئے اور ذکر و اذکار میں
مشغول رہے یہانتک محنت کی کہ بسبب کثرت کرنے ذکر و اذکار کے آپ کی آواز
میں گنگناہٹ ہوگئی بعد میں مولوی محمد حسن صاحب نے آپکو اپنا خلیفہ کیا اور اس جہان
فانی سے رحلت فرمائی میاں جی صاحب نے بھی بموجب مولانا صاحب اتباع
سنت کیا اور صحبت علما پسند کی اور راہ راست مخلوق خدا کو بتایا اور بہت سے آدمی
آپ سے بیعت ہوئے اور بہت آدمیوں کو نام خدا بتایا اور خدا رسیدہ کیا کشف
والہام کا آپ پر بہت زور تھا زبان آپ کی سیف تھی جو کچھ کہا فوراً ہوگیا کرامتیں آپ
سے بہت ظہور میں آئیں۔ مگر عمر آپ کی بہت کم ہوئی آپ نے اپنا خلیفہ جناب حاجی

حافظ سید محمد عابد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو کیا۔ نقل ہے کہ کسی شخص نے آپ کے
لڑکے کے کچھہ مارا اور وہ روتا ہوا گھر میں آیا او سوقت آپکو کچھہ جوش آیا آپ نے آسمان کی
طرف دیکھکر فرمایا کہ خداوندا کیا ہمارے لڑکے مار کہانے کے ہی واسطے ہوئے ہیں۔
یہ فرما ہی رہے تھے کہ مارنے والا شخص اپنے کوٹھے پر چڑھتا تہا فوراً گر کر مر گیا۔ نقل ہے
کہ آپ کہیں جارہے تھے راستہ میں بارش ہونے لگی قریب ایک موضع تھا آپ اوس
میں چلے گئے اس موضع میں ایک چوپال تھی۔ آپ وہاں ٹھیر گئے۔ موضع والوں نے
وہاں ٹھیرنے کو منع کیا آپ نے ہر چند سمجھایا مگر اونہوں نے نہ مانا منع کرنے سے پہلے آپ
نے ایک کھونٹی پر تلوار رکھدی تھی اور آپ ایک طرف کھڑے ہوگئے تھے کہ تہوڑی دیر بعد
تلوار خود بخود ہلنا شروع ہوئی موضع والوں نے متعجب ہوکر دیکھا تب آپ نے فرمایا
کہ کیوں نکلی پڑتی ہے میں نے تو ابہی تک حکم کیا ہی نہیں موضع والوں نے جو یہ حال دیکھا
تو سب چوپال چھوڑ کر بھاگ گئے اور پھر ہر طرف سے دودھ مٹھائی آنا شروع ہوا اور
تمام شب موضع والوں نے آپ کی خدمت کی اور وہی راوی بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ
میانجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے چھتہ کی مسجد میں یہ ذکر ہو رہا تھا کہ جو حقہ پیتے ہیں
اونکو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں ہوتی آپ خاموش سنتے
رہے پھر ایک شخص نے کہا کیوں حضرت یہ بات صحیح ہے فرمایا کہ بھائی ہم نے تو ہمیشہ
حقہ پیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہفت آسمان وہفت زمین کی
سیر بھی کی جو کہتے ہیں اونہی پر گذرا ہوگا۔ نقل ہے کہ ایک کوڑا نامی حجام دیوبند میں حضرت
میانجی صاحب کا خط بنایا کرتا تھا ایک مرتبہ وہ کئی جمعرات خط بنانے نہیں آیا آپ نے
اوسکو دریافت کیا کسی نے کہا کہ وہ ایک لڑکے پر عاشق ہوگیا ہے بازار میں کھڑا رہتا
رہتا ہے۔ فرمایا اوس کو میرے پاس لاؤ جب وہ آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا کہ
کیوں بھائی ہمارا خط بنانے کیوں نہیں آتا اوس نے کہا کہ میں عرض کرتا ہوا شرماتا ہوں

آپ نے فرمایا کہو حکیم سے کوئی نہیں شرماتا۔ اوس نے اپنا قصہ عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تو اوس سے کیا چاہتا ہے۔ عرض کیا فقط یہ کہ وہ مجھ سے باتیں کرے فرمایا کہ جا ایک آوے پر سے ٹھیکرا اوٹھالاوے فوراً جا کر لایا آپ نے اوس پر ایک نقش لکھا اور سمجھایا کہ نقش درمیان پنڈلی دران رکھکر کنوئیں پر بیٹھ جا وہ آویگا اُس سے بات کر لینا جب بات کرے اس نقش کو کنوئیں میں ڈالدینا وہ جا کر بیٹھا ہی تھا کہ وہ لڑکا فوراً آیا۔ اور باتیں کرنے لگا پھر اوس نے حسب الارشاد وہ نقش کوئیں میں ڈالدیا وہ لڑکا پشت دیگر اوسیوقت چلا گیا۔ اوسنے ہرچند پھر اوسکو آواز دی وہ نہ بولا پھر اوس نے اگر میاں جی صاحب سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تیری خواہش پوری ہوگئی۔ نقل ہے کہ میاں جی صاحب ایک روز اپنے باغ میں تشریف لے گئے چھوٹے صاحبزادہ میاں محمد عمر صاحب ہمراہ تھے آموں کی فصل تھی وہاں جا کر آم کھائے اور کچھ ساتھ لیکر واپس آنے کا ارادہ کیا تھا کہ میاں جی صاحب کے بہنوئی صاحب وہاں پہونچ گئے انہوں نے کہا کہ آج تو جامنے کھانے کو دل چاہتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میرے باغ میں جامنیں تو نہیں ہیں البتہ آم موجود ہیں یہ کھالو اونہوں نے کہا کہ نہیں ہم تو جامنے ہی کھاینگے اور اشارہ کیا کہ یہ قریب ہی موجود ہیں ان سے کہدیجے تو کھالوں آپنے فرمایا کہ میاں جی میرا جی تو ان سے کہنے کو نہیں چاہتا تم ہی دریافت کر لو۔

دراصل جنکا یہ باغ تہا وہ جامنیں بھی فروخت کر دیا کرتے تھے اس لئے میاں جی صاحب نے اون سے کہنے میں تامل کیا۔ اونہوں نے پھر تقاضا کیا کہ نہیں آپ ضرور کہدیجئے میاں جی صاحب نے مجبوراً مالک سے کہا کہ ان لڑکوں کا جی جامنے کھانیکو چاہتا ہے اگر تم اجازت دو تو کھالیں وہ ایک ہی بخیل تھا کہا اچھا جو ٹوٹی نیچے پڑی ہو تو کھالیں اوسپر آپ نے کہا کہ نیچے تو نہیں پڑی اگر تم کہو تو ایک لکڑی ماردیں ان کے کھانے بھر کو نیچے گر پڑینگی۔ مالک نے کہا کہ لکڑی مارنے کی اجازت نہیں۔ صرف نیچے پڑی ہوئی

کی اجازت ہے یہ سن کر آپ نے درخت جامن کی طرف اوپر کو نگاہ اٹھا کر دیکھا فوراً ایک موٹی سی شاخ ٹوٹ کر نیچے گر پڑی آپ نے کسی قدر مسکرا کر کہا کہ لو بھائی کھاؤ آخر پڑے ہوئے کی اجازت تو ہے۔ انہوں نے خوب کھائیں اور مالک باغ دیکھتا رہ گیا نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت میانجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنا بیٹھے ہوئے کھا رہے تھے کہ اون کے قدیمی دوست مولوی عبدالحق صاحب انبہٹوی آئے چونکہ ان دونوں صاحبوں میں لڑکپن سے دوستی واتحاد تھا اس لئے بے تکلفی بڑی ہوئی تھی حسب عادت قدیم مولانا نے حضرت میانجی صاحب کو کہا کہ یار کیا بیٹھا گنے کھا رہا ہے مخلوق تباہ ہو گئی دعا کر کہ بارش ہو۔ اور تیری پیری کس دن کام آوے گی امساک باران سے مخلوق پریشان ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا بارش ہو جاوے گی تو میرے چوسے ہوئے گنوں کے چھلکے کھا اور پھر دوبارہ بھی مسکرا کر یہی فرمایا کہ یہ کھالے بارش ہو جاویگی مولانا نے کہا کہ میں یہ بھی کھالوں گا مگر بارش کے لئے دعا کر اتفاقاً اُسوقت میانجی صاحب کے ہاتھ سے ایک گنڈیری نکل پڑی آپ نے فرمایا کہ لے اسکو تو کھالے مولانا نے کہا کہ یہ خاک آلود ہو گئی ہے پانی ہو تو دہولوں آپ نے یہ سنکر گنا وغیرہ سب چھوڑ دیا اور سجدے میں گر کر دعا مانگنی شروع کی تھوڑے دیر گذری تھی کہ بارش ہونی شروع ہو گئی اور خوب بارش ہوئی تب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا۔

نقل ہے کہ جب حضرت مولانا مولوی محمد حسن صاحب کا وقت آخیر ہوا اور کسی کو زیست کی امید نہ رہی مریدوں نے عرض کیا کہ آپ کے جنازہ کی نماز کون پڑھاوے فرمایا کہ کریم بخش سب سنکر متعجب ہوئے کہ وہ جے پور ملازم ہیں اور حضرت ایسا فرماتے ہیں۔ چنانچہ اگلے روز آپ تشریف لائے اور جنازہ کی نماز آپ نے ہی پڑھائی باقی اور میاں جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کرامتیں وکشف مشہور ہیں چنانچہ جب سید حاجی محمد عابد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اول مرتبہ حج بیت اللہ شریف سے واپس آئے تو بمبئی سے چلکر مقام مناسک ایک مجذوب سے کچھ اندرونی تکرار ہو گئی اوس میں مجذوب نے تمام قافلہ

ایسی نسبت ڈالی کہ سب بیہوش ہو گئے اور حاجی صاحب موصوف پر بھی کیفیت جذب طاری ہو گئی آپ اس حالت جذب میں اُس مجذوب سے لڑنے لگے میان جی صاحب کو کشف سے معلوم ہوا اور آپ بے پریشان ہو کر ٹہلنا شروع کیا اور کبھی یہ بھی زبان پر آجاتا تھا کہ میرا بچہ انشاء اللہ بامداد پیران عظام بہگا دیگا چاہے تو کتنا ہی سخت نسبت والا ہو یہ حالت دیکھکر حافظ لطافت علی صاحب جو آپ کے مریدان میں تھے آدمیوں سے کہا کہ آج کوئی معاملہ حاجی محمد عابد صاحب پر گذرا ہے کہ میان جی صاحب ایسے پریشان ہیں حافظ صاحب نے پہر میان جی صاحب سے عرض کیا کہ آپ شاہ ولایت صاحب میں تشریف لے چلیں میاں جی صاحب مع چند مریدوں کے شاہ ولایت میں گئے تہوڑی دیر بیٹھ کر پہر اوٹھے اور باہر آکر خون کی قے کی اور پہر وضو کر کے شاہ ولایت صاحب کی قبر کے پاس جاکر بیٹھ گئے اور بہت دیر بیٹھے رہے پہر اُوٹھکر فرمایا کہ چلو مسجد کو اوسوقت حافظ صاحب نے وہ دن و تاریخ و مہینہ لکھہ لیا جب قافلہ دیوبند واپس آیا اُس روز کا حال دریافت کیا۔ قافلہ والوں نے کہا کہ واقع میں اوس روز ہمپر سخت صدمہ ہوا تمام قافلہ بیہوش ہو گیا تہا اور حاجی صاحب پر جذب طاری ہو گیا تھا مگر پہر وہ مجذوب بہاگ گیا اور تمام قافلہ کو ہوش آگیا اور حالات جو مشتمل حضرت حاجی محمد عابد صاحب سلمہ اللہ تعالی تھے وہ اس مجموعہ میں نہیں لکھے گئے عمر آپ کی ۵۴ برس کی ہوئی وفات آپ کی ۱۷، شوال ۱۲۷۹ھ ہجری میں ہوئی روضہ مبارک آپ کا رامپور ضلع سہارنپور میں ہے ❊

قطعہ

شاہبازے لامکان نور خدا	شہ کریم بخش کان اسم عظیم
چون ز دنیا سوئے فردوس بریں	رخت رحلت بست آن شاہ فہیم
از سر حاجت بگفت ہاتف سنش	بود ہادے جہاں شیخ کریم ۱۲۷۹

ذکر خاص فضائل اختصاص قطب العالم حضرت حاجی سید عابد حسین صاحب محب واثق خالق مطلق محبوب الٰہی مجمع فضائل نامتناہی بانی مدرسہ عربی وجامع مسجد دیوبندی قدس اللہ تعالی اسرارہما ونور اللہ مرقدہما خلیفہ حضرت میاں جی کریم بخش صاحب رامپوری رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ جد اعلے آپ کے شاہ بندگی محمد ابراہیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہیں مزار مقدس آپ کا دیوبند محلہ سرائے پیرزادگان میں ہے بڑے اولیائے کبار سے گذرے ہیں کرامتیں اون کی دیوبند میں مشہور ومعروف ہیں آپ کا سلسلہ قادریہ تہا ۱۲۵۰ھ میں حاجی محمد عابد حسین صاحب پیدا ہوئے سات برس کی عمر میں قرآن شریف پڑہا اور پہر فارسی پڑہنی شروع کی بارہ برس کی عمر تھی کہ اس عرصہ میں مولوی ولایت علیصاحب دیوبند آگئے حاجی صاحب نے اون سے بیعت کی نماز پنجگانہ اور تہجد کا اسی روز سے شوق ہوا کہ کبھی قضا نہ ہونے پائی۔ جب مولوی ولایت علی صاحب سہارنپور کو گئے آپ بھی اون کے ہمراہ گئے مگر بڑے بھائی آپکے اگلے روز جاکر اور مولویصاحب سے کہکر لوٹا لائے حاجی صاحب کو ازحد رنج ہوا چندروز بعد دہلی پڑہنے چلے گئے وہاں مسجد میں رہنے لگے اور پڑہنا شروع کیا اس مسجد میں ایک بزرگ کا مزار تہا حاجی صاحب کو اونسے بہت کچھ فائدہ ہوا چونکہ آپ کے والد ماجد بیمار ہوگئے آپ اونکی خبر علالت سنکر دیوبند واپس آئے بہت دنوں اُنکے علاج معالجہ میں رہے جب اُنکا انتقال ہوگیا آپ نے عطاریکی دوکان کرلی اس حالت میں بھی آپ اکثر اپنا وقت تلاوت قرآن شریف میں صرف کرتے تھے اور جو کوئی مجذوب یا بزرگ ملتا تو کہتا کہ تو قدم بقدم اپنے دادی کے ہوگا۔ پہر تہوڑے عرصہ کے بعد آپکو شوق بیعت ہونے کا ہوا ان دنوں میں حضرت میانجی کریم بخش صاحب رامپور سے دیوبند آئے ہوئے تھے حاجی صاحب اونکی خدمت میں گئے۔ ادہر میانجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو یہ خواب معلوم ہوا کہ آسمان پر ایک بہت بڑا ستارہ ہے اور اس کے گرد بہت سے ستارہ ہیں اور بڑا ستارہ مری گود میں آگیا حضرت میانجی صاحب نے صبح کو فرمایا کہ مجھسے کوئی سید بیعت ہوگا

اور لوگوں کو اس سے بہت فیض ہوگا اور متبع سنت ہوگا اور دین کے کام اس سے بہت ہونگے و نیوی جھگڑوں سے بچیگا خاندان کا روشن کرنے والا ہوگا حاجی صاحب کئی روز تک سوچتے رہے اور کئی روز تک خیال کرتے رہے کہ کس سے بیعت ہوں آخرالامر میانجیو صاحب کی طرف اپنے دلکو خوب پختہ کرکے خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھکو بیعت کر لیجئے میاں جی صاحب نے فرمایا کہ تم استخارہ کرلو اور جو کچھہ اس میں معلوم ہو مجھسے کہو۔ اُسوقت بیعت کرونگا حاجی صاحب نے بموجب فرمانے کے شبکو استخارہ کیا اور حاجی صاحب کو یہ خواب معلوم ہوا کہ میاں جی صاحب کے پہلے مرید روٹی لئے ہوئے ہیں اور مثل چڑیا کے چن چن کہاتے ہیں حاجی صاحب نے خواب میں اون سے کہا کہ میاں یہ کیا کھانا ہے اور ساری روٹی لیکر حاجی صاحب نے دو لقمہ کرلیے اور کہا یوں کہایا کرتے ہیں یہ خواب صبحکو میاں جی صاحب سے بیان کیا انہوں نے یہ خواب سنکر بیعت کیا اور فرمایا کہ مرے پاس جو کچھہ ہے وہ تمہاری ہی قسمت کا ہے پہر حاجی صاحب میاں جی صاحب کی خدمت میں رہنے لگے اور ذکر اشغال کرنے شروع کئے اور میاں جی صاحب نے بھی آپ کے اوپر خاص محنت و توجہ کرنی شروع کی اسی عرصہ میں حاجی صاحب کی شادی ہوگئی آپ نے اپنے گہر میں سے بھی میاں جی صاحب سے بیعت کرا دیا اُن کا تہوڑے ہی روز کے عرصہ میں یہ حال ہوگیا کہ جب درود شریف پڑہتے فوراً رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری ہوتی اور حالت ان کی عجیب و غریب ہوگئی یہانتک کہ بعض مرتبہ میاں جی صاحب خود انکے پاس جایا کرتے اور فرمایا کرتے کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کردینا۔ یہ رابعہ عصر مخدومہ محترمہ بہی سید شاہ بندگی محمد ابراہیم کے سلسلہ متبرکہ آل سے ہیں اور اسی طرح سے ایک درویش سلسلہ سدا سہاگ کے۔ عمر رسیدہ نگینہ کے رہنے والے میرے روبرو چہتہ کی مسجد میں تشریف لائے اور مابین عصر و ظہر حضرت حاجی محمد عابد حسین صاحب سے کہنے لگے کہ میں اذان پڑہ دوں حاجی صاحب نے

فرمایا کہ ابتو کوئی وقت اذان کا نہیں ظہر کی نماز ابہی پڑھی ہے جب وقت ہوگا پڑہنا
درویش صاحب نے کہا کہ میں پہر یہاں کب آؤنگا۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا پڑھو وہ چنانچہ
درویش صاحب نے بے وقت اذان پڑھی اور حاجی صاحب کے مجرہ میں جاکر خوب
لوٹ لگائی اس لئے کہ یہاں کی خاک بہی خالی از برکات وحسنات سے نہیں لہذا جو کچھہ
ملجائے وہ غنیمت ہے شاید اس کے باعث میری نجات ہوجاوے پہر حاجی صاحب
کو ہمراہ لیکر مکان پر گئے اور انہیں بزرگ مخدومہ مقبول درگاہ خداوندی مذکورہ بالا سے اپنے
واسطے دعا کرائی چنانچہ حاجی صاحب کا دو مرتبہ حج کو جانا اونہیں بزرگ مخدومہ کیوجہ سے
ہوا کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ ہماری ہاں آؤ آپ نے حاجی
صاحب سے کہکر ارادہ حج کا کیا مگر حج دوئیم میں ان بزرگ مخدومہ کا انتقال ہوگیا غرض حاجی
صاحب نے بھی بعد شادی کے دکان عطاری کی چھوڑ دی اور مصروف مجاہدہ ہوئے اور
پانی فی سبیل اللہ پلانا شروع کیا اور تمام دن پلاتے ہوئے پھرتے اور رات کو شب بیداری
کرتے اسپر حاجی صاحب کے تمام عزیز واقارب میں بہت شور مچا کہ حاجی صاحب ہماری
بدنامی کرتے ہیں سب نے سمجھایا کہ یہ کام مت کرو مگر کسیکو کچھہ جواب نہ دیا چنانچہ حاجی صاحب
کے خالو نے غصہ ہوکر کہا کہ کب تک کہنے لگو گے کہ مرجاوری چڑیوں اور اڑجاوری چڑیون
آپ خاموش بیٹھے رہے آپ کی خالہ صاحبہ نے مجھسے کہا کہ اس قصہ کے اندر میں بھی موجود
تھی جب حاجی صاحب خاموش ہوگئے تو ہم نے کہا کہ ہم جاتے ہیں حاجی صاحب نے
فرمایا کہ بیٹھی رہو بارش ہونے لگی ہے ہم سب نے تعجب کیا کہ ابھی تو ستارہ نکل رہے تھے بارش
کیسی ہونے لگی باہر نکل کر جو دیکھا تو بارش ہو رہی ہے ہم سب گھبرایاں کہ اپنے اپنے گھر کیسے
جاوینگے حاجی صاحب نے فرمایا کہ گھبراؤ مت بارش بند ہوجاوے گی یہہ کہنا تھا کہ فوراً بارش
بند ہوگئی جب ہمنے یہ کرامت دیکھی پہر ہمنے کبھی نہیں کہا بعد عرصہ دراز کے حسب الحکم میاں
جی صاحب آپ نے یہہ کام چھوڑ دیا اور دیگر مجاہدے کرنے شروع کئے اُسی زمانہ میں

آپ نے اپنا یہہ معمول کرلیا کہ ہر جمعرات کو بعد نماز صبح وظیفہ دعائے سیفی و دلائل الخیرات پڑھتے ہوئے پیران کلیر شریف جاتا اور عشا کی نماز دیوبند میں آکر پڑھتا کئی برس تک آپ کا یہی ورد رہا پھر حضرت میانجی صاحب نے آپ کو اپنا خلیفہ کیا اور لوگوں کو اپنے روبرو بیعت کرایا جب اول ایک شخص کے بیعت کرانیکے واسطے حاجی صاحب کو بلایا تو حاجی صاحب چھپ گئے جب پھر میانجی صاحب نے فرمایا کہ ڈہونڈھکر لاؤ مریدوں نے ڈھونڈنا شروع کیا تو مسجد کی صف میں دبکے ہوئے پائے مرید میانجی صاحب کی خدمت میں روتے ہوؤں کو پکڑکر لائے جب میاں جی صاحب کی خدمت میں پہونچے آپ بہت روئے اور عرض کیا کہ میں اس قابل نہیں یہ بار بہت بڑا ہے اسکے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں میاں جی صاحب نے بہت سمجھاکر فرمایا کہ بیعت کرو خداوند تعالے تمہارا مددگار ہے میں کچھ اپنی طرف سے ہی نہیں کہتا ہوں بلکہ مجھکو ایسا ہی حکم ہوا ہے اُسوقت آپ نے بموجب حکم روتے ہوئے بیعت کیا میاں جی صاحب کا یہ حال ہوگیا کہ جو کوئی آپ سے بیعت کا خواہاں ہوتا تو فرماتے کہ محمد عابد سے بیعت کرو اور آپ سے ہی بیعت کراتے اور تعویذات بھی آپ سے ہی لکھوا لیتے حاجی صاحب اگر بسبب ادب کچھ بھی تساہل کرتے تو فرماتے کہ عزیز گھبراتے ہو جب کیا کروگے کہ ایک زمانہ میں مخلوق خدا تمہاری طرف متوجہ ہوگی اور تمکو فرصت بھی نہ لینے دیگی اکثر یہہ بھی فرمایا کرتے کہ درویشی جدا ہے اور عمل کرنا جدا ہے بے عمل درویش ایسا ہے جیسا سپاہی بے ہتیار درویش کو اس میں پناہ یہی ہے کہ اپنے کو پوشیدہ کرکے عامل ظاہر کرے اسی طرح آپ نے رامپور لیجاکر بھی وہاں کے لوگوں کو حاجی صاحب سے ہی بیعت کرایا چنانچہ آپ کے صاحبزادہ میاں علی حسن صاحب اور آپ کے پیر کے بیٹے میاں محمد صدیق صاحب حاجی صاحب سے بیعت ہوئے اگر کوئی ذکر اذکار بھی دریافت کرتا تو فرما دیتے کہ محمد عابد سے دریافت کرو چنانچہ جب حافظ لطافت علی صاحب نے رامپور جاکر

میان جی صاحب سے بیعت کی اور بعد بیعت کے خواستگار ذکر اذکار کے ہوئے تو میانجی
صاحب نے حاجی صاحب کو خط لکھدیا کہ حافظ صاحب نے رامپور اگر بیعت کی ان کو
نفی و اثبات کی تسبیح بتادو حاجی صاحب نے خط دیکھکر فوراً تعمیل حکم کی غرض جملہ امور آپنی
اپنی زندگی میں حاجی صاحب کے متعلق کر دئے بعد خلیفہ ہونیکے حاجی صاحب مع
متعلقین ہمراہ مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب و مولوی مظفر حسین
صاحب و مولوی نور الحسن صاحب مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے جب بمبئی پہونچے تو شاہ محمد
امام صاحب قادری مدراسی آپ کو ملے جو بہت بڑے اولیاء اللہ تھے حاجی صاحب کو
اُن سے بہت کچھہ ملا اور فائدہ ہوا اور حاجی صاحب کو انہوں نے بہت متوجہ ہو کر دیا
اور اپنا خلیفہ کیا بمبئی سے حاجی صاحب جہاز میں سوار ہو کر مکہ معظمہ گئے اور حج بیت اللہ
کیا بعدہ مدینہ منورہ گئے اور وہاں سے فارغ ہو کر ہندوستان واپس آئے جب دیوبند
رونق افروز ہوئے تو جملہ ساکنان دیوبند خصوصاً میان جی صاحب کو ازحد خوشی ہوئی کیونکہ
آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ محمد عابد کب آوینگے مری زندگی میں آجاویں تو اچھا ہے اُن کی
دیر میں تو میری عمر بڑہ گئی حاجی صاحب نے بعد حصول دیدار فرحت آثار و شرف قدمبوسی
میانجی صاحب سے تمام قصہ سید محمد صاحب امام قادری کا ذکر کیا اور جو کچھہ انہوں نے دیا تھا پیش
کیا میان جی صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میری محنت وصول ہوگئی اس
ابدال اللہ نے بھی میری خلافت دینے پر صاد کر دیا یہہ بھی فرمایا کہ بھائی اگر کوئی کچھہ دے ضرور
اُسے لے لو اور اپنے گھر کو روز بروز رونق دو جو کوئی دیتا ہے یا امانت رکھتا ہے سو وہ لایق ہی
کے پاس رکھتا ہے نالایق کے پاس کوئی نہیں رکھتا کسیکی اولاد ایسی لایق ہو کہ اپنا گھر لاکہ
بھرے میں بہت ہی خوش ہوا پھر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد میان جی صاحب سخت
بیمار ہو گئے تو حاجی صاحب دیوبند سے رامپور تشریف لے گئے وہاں جا کر میانجی صاحب
کا انتقال ہو گیا حاجی صاحب کو ازحد رنج ہوا تھوڑے ہی عرصہ کے بعد حاجی صاحب نے

سب سے ملنا جلنا ترک کر دیا تمام گھر کا سامان کپڑے وغیرہ فقراء کو تقسیم کر دیے آپنے
ایک کمبل اوڑھ لیا اور تہ بند باندہ لیا چنانچہ آخیر عمر تک وہی آپ کا لباس رہا سوائے مسجد
چھتہ کے اور کہیں نہیں جاتے تھے آپ پر ابتدائی زمانہ میں سختیاں بہی بہت سی گذری
ہیں مگر آپ ہمیشہ شکر خداوندی ادا کرتے رہے اور کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا اور وہ
ثابت قدم رہے کہ دوسرے کا آج حوصلہ نہیں ہو سکتا آپنے اپنے آپکو ایسا متبع سنت کیا
تھا کہ ذرا ذرا سی بات پر خیال رہتا تھا جب پیرجی محمد انور صاحب رحمتہ اللہ علیہ پر مقام
نور آیا تو انہوں نے کہانا اور پینا ترک کر دیا بقول مولانا روم علیہ الرحمتہ ۔ اے برادر گر خوری
نان ہنوز ۔ خاکداری بر سر نان تنور ۔ جسوقت حضرت حاجی صاحبکو معلوم ہوا تو آپنے
یہہ تحریر فرمایا کہ بشریت کے خلاف مت کرو خدا کا معاملہ بشر کے ساتھ جب ہی تک
رہتا ہے کہ جب تک بشریت ہے ورنہ ملائکہ عبادت کے لیے بہت ہیں ہرچہ دہ چہ
بطریق مسنون کہا لیا کرو ۔ پہر اسی زمانہ انتقال میان جی صاحب رحمتہ اللہ میں آپ کرنال و
پانی پت و دہلی گئے اور وہاں سے حضرت راج خانصاحب کی خدمت میں گئے حضرت راج خان
صاحب سے بہی آپ کو بہت فائدہ ہوا انہوں نے بہی اپنے یہاں کی خلافت عطا فرمائی
پہر واپس دیوبند آئے اور چلہ نشار کیا پہر تو آپ کی یہ کیفیت ہوئی کہ تمام مخلوق خدا
آپ کی طرف متوجہ ہوئی اور آپ سے کرامتیں پے درپے ظہور میں آنے لگیں جس کی
نسبت جو کچھ کہا ہو گیا سنا ہے کہ ایک درویش بعد نماز عشا حاجی صاحب کے پاس آئے
بعد سلام علیک کے کہا کہ ہم مرغ پلاو کہائیں گے آپ نے فرمایا کہ اسوقت مرغ پلاو کہاں
کہا نہیں فقیر تو یہی کہا ویگا آپ ہنسکر خاموش ہو گئے اور باتیں کرنے لگے ایک عورت آئی اور
کہا کہ حاجی جی یہہ پلاؤ لیلو آج بیوی جی نے مرغ پلاؤ پکوایا تہا آپ کے واسطے بہیجا ہے حاجی
صاحب نے مسجد کے خادم سے کہا کہ یہ پلاؤ لے لو اور میانصاحب کو دیدو پہر آپ
مکان تشریف لے گئے بعد ایک سال کے آپ نے پہر چلہ نشار کیا چونکہ اس مرتبہ چلہ

آپ نے چودھری صابر بخش کی مسجد میں کیا تہا جس روز آپ چلہ سے برآمد ہوئے تمام
ساکنان شہر آپ کے استقبال اور لینے کو گئے چونکہ آپ بہت کمزور ہو گئے تھے لہذا آپکو
ڈولی میں لیکر آئے پہر جو کچھہ کیفیت آپ کی ہوئی وہ احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے بعدہ
حاجی صاحب نے چھتہ کی مسجد میں ایک توجہ خانہ بنوایا اور اس میں حلقہ کرنا شروع کیا
اور مخلوق خدا کو فیضیاب کیا اسی زمانہ میں میرے والد مرحوم ایک مقدمہ متعلق فوجداری
میں مبتلا ہو گئے تھے اون کے ہمراہ چند اور آدمی مثل تہانہ دار وغیرہ کے ماخوذ تھے اور
کسیکو بہی بابت امید رہائی نہ رہی تھی۔ کسی کا قول تہا کہ دس برس کو قید میں جاوینگے
اور کسیکو چودہ برس کا گمان تہا کیونکہ حاکم بالاخود بگڑا اور دشمن ہو گیا تہا والد مرحوم دیو بند
آئے اور تمام قصہ حاجی صاحب سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی کچھہ نہیں
ہو گا جو کچھہ تم کہو گے وہی وہ بہی کہنے لگیگا اور ایک ایک تعویذ سبکو مرحمت فرمایا کہ اسکو باندہ
لیں اور فرمایا کہ جب مظفر نگر جاؤ تو لکڑ شاہ کے پاس ضرور جانا اور میرا سلام کہنا اگلے روز
والد مرحوم مظفر نگر روانہ ہوئے راستہ میں ایک درویش ملا وہ روٹی کہا رہا تھا کہا بابا دا
آؤ روٹی کہاؤ والد صاحب نے کہا کہ میاں صاحب اب تو وہ ہمسے روٹی لیتا ہے
درویش صاحب نے فرمایا کہ میاں تمکو اب بھی گھبراہٹ ہے شبیر کا پنجہ تیرے سر پر ہی
جو کچھہ اسنے کہاہے وہی ہو گا اسوقت اُن کو تسکین ہوئی اور مظفر نگر پہونچکر لکڑ شاہ صاحب
کے پاس گئے انہوں نے بھی دیکھکر اور سلام لیکر کہا کہ جو کچھہ حاجی بابا نے کہا ہے وہی
ہو گا اُسی روز مقدمہ کی تاریخ تھی جب عدالت میں گئے حاکم نے واسطے اظہارات کے
طلب کیا۔ اور اظہار لکھوانے شروع کئے جو کچھہ والد صاحب کہتے اوسکو قبول کرتا
تھا بعد تحریر اظہار سب کو بیک قلم رہا کر دیا جب حضرت حاجی صاحب نے دوبارہ چلہ کر لیا
تو ایک روز آپ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا صبحکو مولوی فضل الرحمن
صاحب وغیرہ کو بلایا اور فرمایا کہ علم دین اُٹھا جاتا ہے کوئی تدبیر کرو کہ علم دین قایم رہے۔

جب پرانے عالم نہ رہیں گے تو کوئی مسئلہ بتانے والا بھی نہ رہیگا جب سے دہلی کا مدرسہ
گم ہوا ہے کوئی علم دین نہیں پڑہتا اُسوقت سب صاحبوں نے عرض کیا کہ جو آپ تدبیر
فرمائیں وہ ہم کو منظور ہے آپ نے فرمایا کہ چندہ کرکے مدرسہ قایم کرو اور کاغذ لیکر
اپنا چندہ لکھدیا اور روپے بھی آگے دہر دیئے اور فرمایا کہ انشاء اللہ ہر سال یہ چندہ دیتا
رہونگا چنانچہ اُسی وقت سب صاحبان موجودہ نے بھی چندہ لکھ دیا پھر حاجی صاحب
مسجد سے باہر کو نکلے چونکہ حاجی صاحب کبھی کہیں نہیں جاتے تھے جسکے گھر پر گئے
اوسی نے اپنا فخر سمجھا اور چندہ لکھدیا اسیطرح شام تک قریب چار سو روپیہ کے
چندہ ہوگیا اگلے روز حاجی صاحب نے مولوی محمد قاسم صاحب کو میرٹھ خط لکھا کہ آپ
پڑہانے کے واسطے دیوبند آئیے فقیر نے یہہ صورت اختیار کی ہے مولوی محمد قاسم صاحب
نے جواب لکھا کہ میں بہت خوش ہوا خدا بہتر کرے مولوی ملا محمود صاحب کو پندرہ
روپے ماہوار تنخواہ مقرر کرکے بھیجتا ہوں وہ پڑہا دینگے اور میں مدرسہ مذکور میں ساعی
رہونگا۔ چنانچہ ملا محمود صاحب دیوبند آئے اور مسجد چھتہ میں عربی پڑہانا شروع کیا۔
جب یہ خبر عام ہوئی کہ علم عربی پڑہانیکو مدرسہ قایم ہوگیا ہے اور تعلیم شروع ہوگئی
تو طالب علم جوق جوق آنے لگے یہاں تک کہ تھوڑے ہی عرصہ میں بباعث کثرت
طلبا مسجد میں گنجائش نہ رہی تب ایک مکان کرایہ پر لیا گیا مگر اسقدر کثرت طلبا ہوئی
کہ تنہا ملا محمود صاحب تعلیم نہ دے سکے چنانچہ اس عرصہ میں چندہ بھی زیادہ آنے لگا
اُسوقت حاجی صاحب نے مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی فضل الرحمن صاحب
و مولوی ذوالفقار علی صاحب و مولوی مہتاب علی صاحب و منشی فضل حق صاحب
وغیرہم کو اہل شوری قرار دیا کہ کاروبار مدرسہ حسب رائے اہل شورے ہوا کرے اور
خود بھی اہل شوری و سرپرست و مہتمم مدرسہ بلا تنخواہ رہے جب چندہ کی زیادہ آمد
ہونے لگی اہل شوری سے مشورہ کیا گیا کہ دو مدرس چھوٹی کتابیں پڑھانیوالے اور

مقرر کیے جاویں اور مولوی محمد یعقوب صاحب کو بریلی سے بلاکر مدرس اول کیا جائے
اور ایک مدرس فارسی اور ایک قران شریف کا مقرر کیا چونکہ یہ کام متعلق دین محمدی
کے تھا اس لئے یہ سب مدرس اہل فقر رکھے گئے تاکہ کاروبار مدرسہ ہذا میں یہ لوگ دل
سے توجہ کریں چنانچہ مولوی ذوالفقار علی صاحب سابق ممبر و امین مدرسہ عربیہ دیوبند
نے اپنے رسالہ اَلھَدِیَّۃُ السَّنِیَّۃِ فِی ذِکْرِ الْمَدْرَسَۃِ الْاِسْلَامِیَّۃِ الدِّیُوبَنْدِیَّۃ۔
میں لکھا ہے جو ہمارے پاس مطبوعہ ۱۳۰۰ھ مطبع مجتبائی دہلی موجود ہے وَھُوَ ھٰذَا۔
جس کا ترجمہ یہ ہے جبکہ ارادہ کیا اللہ تعالےٰ نے ایسا کہ اللہ برتر ہے شان اُسکی اور غالب
ہے سلطنت اسی کی اس ملک کے بہتری اور بندوں کی رہنمائی کا علوم دینیہ اور فنون
یقینیہ کے زندہ کرنے سے از روے اعتقاد و تصدیق و یقین کے از روے ثابت
ہونیکے الہام کیا اللہ تعالےٰ نے سید کو ایسا سید کہ نسب والا ہے بزرگ ہے
اور شریف ہے اور حسب والا ہے برگزیدہ ہے صاحب قدرت قدوسیہ اور صاحب
بزرگی الوہیت کا ایسا سید کہ پسندیدہ تدبیر مہربانی کرنے والا چھوٹوں پر اور تعظیم و توقیر
کرنے والا بڑوں کا وسامت جمال فخامت جلالمیں بے نظیر صورت و سیرت و سریرت
میں بے عدیل کثیر الحیا ذکی الطبع وفور التقوی جو اِن صفات پر ایمان نہیں لایا امتحان
اسکو سچا کر دکھا ئیگا۔ وہ فخر امثال اماجد سید محمد عابد علی ہیں خدائے تعالیٰ اُن کو سحاب
کے برسنے اور کتاب کے پڑہے جانے تک باقی رکہے اور امیدوں کی غایات بلندی پر
ترقی دے اس مدرسہ مقدسہ کی بنیاد قایم کرنے کا الہام کیا واہ کیا مدرسہ ہی جسکی
بنیاد طریقہ مستقیم پہ رکھی گئی گو یہ چھوٹا شہر اور زمانہ اسکا مددگار نہ تھا مگر خداوند جلیل عزیز
حلیم حکیم علیم کی قدرت ہے کہ جب وہ کسی شئے کا ارادہ کرتا ہے اوسکے اسباب
آسان ہوجاتے ہیں اُسکا حکم جب ہوتا ہے فوراً وہ چیز موجود ہوجاتی ہے پس کیا ہی
بلند ہے وہ ذات جس کے قبضہ میں تمام سلطنت ہے اور وہی سب کا ٹھکانا ہی

پس حضرت ممدوح نے اس کارِ ثواب اور تایید راے صواب کے لیے سنہ ۱۲۸۳ھ میں پکارا
خلقت نے اُسے نہایت غور سے سنا اور قبول کیا اور جناب والا کی التماس کا اتباع کیا
پس یہ مدرسہ آنجناب کی سعی مشکور سے علم اور علما کا ٹھکانا اور مرجع فضل و فضل دو پناہ
دین و دینداران بن گیا اور کیا عجب ہے کہ بیٹا باپ کا نمونہ ہوتا ہے یہ خدا کا فضل ہے۔
جسے چاہے عنایت کرے اُسی زمانہ میں یہ مشورہ قرار پایا کہ دیوبند میں جامع مسجد نہیں
ہے جامع مسجد بنائی جاوے چنانچہ آپنے متفق الراے ہو کر بازار کے نزدیک ایک
اونچی جگہ پسند کی اور اُسجگہ کھڑے ہو کر دعا بھی مانگی کہ خداوند یہاں جامع مسجد بنجاوے
مگر اس جگہ لوگوں کے مکان تھے ہر چند تدبیرین کین کہ یہ جگہ ملجاوے مگر کوئی تدبیر پیش
نہ آئی کیونکہ جب اون مکان والون سے کہتے تھے کہ یہ جگہ دیدو تو وہ یہ کہتے کہ
اپنے مکان ہمکو دیدو اور یہ جگہ لے لو یہ سنکر خاموش ہو جاتے تھے آخر الامر ایک روز
حاجی صاحب نے بھی اُن سے کہا انہون نے وہی جواب دیا اسوقت حاجی صاحب
نے فرمایا کہ میں نے اپنا مکان اور نشست گاہ تمکو دیا تم جگہ مسجد کو دیدو انہون نے فوراً
دیدی حاجی صاحب نے اپنا مکان و بیٹھک انکو دیکر ارادہ حج بیت اللہ شریف سنہ ۱۲۸۴ھ
کیا اور جو کچھہ جائداد جدی تھی اُسکو عزیزوں قریبوں میں تقسیم کردی اور مولوی رفیع الدین
صاحبکو مہتمم مدرسہ مقرر کر دیا اور آپ براے حج بیت اللہ روانہ ہوے اسوقت
شہر والون کو اس قدر رنج تہا کہ تحریر نہیں ہو سکتا شہر کے آدمی بہت دور دور تک ہمراہ
رکاب گئے اور بعض کئی کئی منزل تک گئے اس مرتبہ آپ کا ایسا چلنا ہوا کہ وقت روانگی
سے پہلے کسی کو خبر بھی نہ ہوئی جب آپ دیوبند سے چلے تو آپ کے پاس کچھہ نہ تہا
فقط توکلاً علی اللہ روانہ ہوے اور کئی آدمی آپ کے ہمراہ گئے تھے مگر خدا نے وہ سفر
اس طرح پورا کیا کہ کسیکو معلوم نہ ہوا کہ کہان سے آتا ہے سبحان اللہ رفتہ رفتہ آپ
مکہ معظمہ پہونچے اور حج کیا بعدہ آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے وہاں قریب ایک

سال مکے رہے ایک روز آپ کو خواب میں بشارت ہوئی کہ حاجی امداد اللہ صاحب سے سلسلہ
ملاؤ اور ہندوستان جاؤ جب آپ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو چلے راستہ میں آپ کی
اہلیہ شریفہ کا انتقال ہو گیا ان کو وہیں دفن کر کے مکہ معظمہ پہونچے حاجی امداد اللہ صاحب
سے ملے اور اُن سے استفادہ اٹھایا چند روز مکہ شریف میں رہے حاجی امداد اللہ صاحب
نے بھی اپنے یہاں کی خلافت عطا فرمائی اور فرمایا کہ تمہارا ہندوستان کو جانا مناسب
ہے کیونکہ تم سے وہاں کے لوگونکو بہت نفع ہوگا۔

ہندوستان خالی مت کرو اور جامع مسجد بھی بغیر مدد تمہاری نہیں بن سکتی اور یہ
بھی فرمادیا کہ شادی ضرور کر لینا چنانچہ حاجی صاحب بموجب ارشاد ہندوستان
واپس آئے جب ساکنان دیوبند کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ حاجی صاحب بمبئی تک آگئے
تو دیوبند کے لوگ بہت خوش ہوئے کوئی بمبئی اور کوئی الہ آباد اور کوئی دہلی برائے
استقبال گیا اور جس روز دیوبند آنے کی خبر ملی تو اُس روز تمام دیوبند اسٹیشن پر چلا گیا
اور جسوقت ریل سے اترے اُسوقت کی کیفیت قابل دید تھی جب ریل کے انگریز
نے بہت بڑا ہجوم دیکھا تو خود حاجی صاحب کے ہمراہ آیا اور باہر تک پہنچا گیا پھر کئی
روز تک باہر کے آدمیوں کی آمد رفت رہی جب آپ کو فرصت ہوئی تو آپنے
مدرسہ کی کیفیت دیکھی اور پڑتال کی تو روپیہ کم پایا فرمایا کہ روپیہ جمع کرو ورنہ اچھا نہ
ہوگا اس پر بعض صاحبوں کو ملال بھی ہوا پھر جامع مسجد کی کیفیت دیکھی اور حال
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اسوقت تک کوئی آمدنی مسجد کے نام کی نہیں اور نہ
وہ جگہ بھی پورے طور سے صاف ہوئی ہے کچھ روز تو آپ کسی مصلحت سے
خاموش رہے مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد پھر ہر دو حکم حاجی امداد اللہ صاحب کے
بجالائے یعنی شادی بھی کر لی اور بنیاد مسجد بھی کھدوانی شروع کر دی چونکہ اُسوقت
روپیہ نہیں تھا تو اکثر بڑے بڑے ہوشیار کہنے لگے کہ حاجی صاحب گڈھے کھدوا کر

ڈلوادینگے۔ مگر بعد و خداوند کریم چند روز میں وہ نیاین بھی بھر گئی اُسوقت سب کو خیال
ہوا کہ جامع مسجد بن جاویگی مولوی عبدالخالق صاحب نے بھی حاجی صاحب سے کہا
کہ اگر میرا کچھ مقرر کر دو تو میں مسجد ہذا کا ساعی ہون اور باہر جا کر چندہ جمع کرون حاجی صاحب
نے کچھ مقرر کر دیا چنانچہ مولوی صاحب باہر گئے اور کئی سال تک مسجد کی تعمیر ان کی سعی
سے جاری رہی اور مسجد تیار ہو گئی جواب بفضلہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی تعمیر ہو گی بعض کام
مسجد کے جواب تک باقی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وقت بنائے جانے مسجد کے
یہ بات قرار پائی تھی کہ مسجد کی سہ دریوں میں مدرسہ رہیگا علیحدہ نہیں بنوایا جاوے گا
مگر کئی سال کے بعد اہل شوری کا یہہ مشورہ ہوا کہ مدرسہ علیحدہ بنوایا جاوے اُسوقت
حاجی صاحب نے کہا کہ تم نے مسجد کا کام کیون بڑہوا دیا مسجد میں سہ دریوں کی کچھہ
ضرورت نہیں تھی اسوقت اہل شوری نے یہ سمجھا کہ حاجی صاحب کو رنج ہوا سب خاموش
ہو رہے اور مولوی محمد قاسم صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے جامع مسجد سے آکر بہت کچھہ
عذر کیا کہ مجھکو معلوم نہیں تہا کہ اہل شوری نے آپ سے پہلے ذکر نہیں کیا اور خفیہ طور
سے مشورہ کیا ہے میں معافی چاہتا ہوں پہر کسی نے کچھہ ذکر نہ کیا ایک روز حضرت حاجی
صاحب کو خود خیال آیا اور اہل شوری سے کہا کہ مدرسہ علیحدہ بنانا چاہیے اور مدرسہ کے
واسطے جگہ خریدنی چاہیے اہل شوری نے کہا کہ اگر آپ کی راے ہے تو بہت بہتر ہے
مگر آپ ہی جگہ تجویز کر کے خرید فرمایئے چند روز کے بعد حاجی صاحب نے جگہ تجویز کر کے
خرید کی کہ جسکا بیعنامہ بھی حاجی صاحب کے نام ہے مولوی رفیع الدین صاحبکو جو کہ مہتمم مدرسہ
تھے اہتمام تعمیر سپرد کیا جو کہ بفضلہ آج ایک لاکھ روپیہ کی تعمیر کا مدرسہ تیار ہے اور
دُور دُور ممالک میں جسکا نام آج روشن ہے پہر بعد ایک عرصہ کے چند صاحبان نے یہ
مشورہ کیا کہ دیوبند میں ایک تجارت کی کوٹھی کی جائے۔ حاجی صاحب نے اس مشورہ
سے اور شریک ہونے سے قطعی انکار کر دیا جس سے بعض لوگون کو بہت رنج ہوا اور

اور ہمیشہ حاجی صاحب کو کوٹھی کا مخالف تصور کرتے رہے بالآخر اسکا نتیجہ خراب ہوا کہ
وہ کوٹھی بہت نقصان کی وجہ سے توڑی گئی اور اسکی وجہ سے مدرسہ کو بھی بدنامی ہوئی
تھی اور چندہ مدرسہ میں بھی فرق آگیا تھا بایں وجہ مولوی رفیع الدین صاحب ہجرت کرکے
مکہ معظمہ کو روانہ ہوگئے تھے آپ نے وہاں جاکر انتقال فرمایا حالانکہ مدرسہ سے کوٹھی
کو کچھ تعلق نہ تھا آخر الامر اہل شوریٰ نے حاجی صاحب کو اہتمام مدرسہ ہذا کا سپرد
کیا اور اس مضمون کا اشتہار دیا جسکو ہم بجنسہٖ یہاں نقل کرنا مناسب جانکر کاربند
ہوتے ہیں۔ وھو ہذا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمد اللہ الذی باسمہٖ تتم الصالحات و تنزل البرکات و نصلی و نسلم علیٰ سید الکائنات
علیہ و علیٰ الہ و اصحابہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات۔

اما بعد گذارش یہ ہے کہ جناب مولوی رفیع الدین صاحب مہتمم مدرسہ عربی اسلامی
دیوبند بعزم حج راہی مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً ہوگئے چونکہ اہتمام مدرسہ کا ایک کار
عظیم الشان ہے اور بسبب انتظام ایک مجمع کثیر کے مختلف جزئیات پر مشتمل ہے مثل انتظام
اسباق و نگرانی ترقی خواندگی و خبرگیری خوراک و پوشاک طلبہ مسافر و درستی حساب آمد و صرف
مدرسہ وغیرہ امور متعلقہ چند صد طلبہ و مدرسین جنکی تفصیل متعذر ہے لہٰذا جملہ خیرخواہان
مدرسہ کو بسبب روانگی مولوی صاحب موصوف نہایت تشویش پیش آئی ناچار بجز اس تجویز
کے کوئی چارہ بن نہ پڑا کہ مجتمع ہوکر بخدمت بابرکت حضرت سید محمد عابد صاحب دام
برکاتہ جو بانی و مجوز اول مدرسہ ہذا و حامی و سرپرست و سرآمد ارباب مشورہ ہیں اور اول
ایک عرصہ دراز تک مہتمم مدرسہ رہے ہیں اور جب جناب موصوف الصدر حج کو تشریف
لے گئے تھے اسوقت مولوی رفیع الدین صاحب بجائے اُنکے کار اہتمام منسوب
ہوئے تھے اور تمام زمانہ اہتمام میں مولوی صاحب جملہ امور مثل جانچ و پڑتال حساب

وکتاب ماہواری مدرسہ بلکہ کارہائے روزمرہ حسب ہدایت ومشورہ وشرکت جناب حاجی صاحب انجام دیتے تھے الغرض ابتدائے اجرائے مدرسہ سے اسوقت تک جسقدر امور مدرسہ سے واقفیت حضرت جناب حاجی صاحب کو ہے اسقدر اور کسیکو نہیں یہانتک کہ مولوی صاحب کو بھی نہ تھی ۔ حاضر ہوکر ملتجی ہوئے کہ جناب والا پھر اس کام کو انجام دیں کیونکہ یہ مدرسہ تو آپ ہی کا ہے ۔ ع اے بادصبا این ہمہ آوردۂ تست الحمد للہ کہ سید صاحب ممدوح نے بنظر حمایت دین متین وخوشنودی رب العالمین وخرسندی روح پرفتوح حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم والہ واصحابہ اجمعین ۔ اس عرض کو قبول فرمایا جزاہ اللہ تعالے خیر الجزا وشکر مساعیہ لہذا بخدمت جملہ ارباب چندہ واہل ہمت جو باعطائے زر وغیرہ مدرسہ کی اعانت فرماتے ہیں نیز ان بزرگوں کی جناب میں جو مدرسہ سے مراسلت فرمادیں عرض ہے کہ آیندہ جملہ مکاتبت بنام نامی حضرت سید صاحب موصوف فرماتے رہیں اور دوسرا امر واجب العرض یہ ہے کہ بملاحظہ رجسٹر چندہ واضح ہوا کہ بہت سے ارباب چندہ کی طرف بقایا سال گذشتہ وسنین ماضیہ برابر چلی آتی ہے لہذا ان کی خدمت عالیات میں گذارش ہے کہ بنظر تائید دین متین وبقاء وترقی مدرسہ براہ کرم جلد بقایا ادا فرمادیں تاکہ انتظام مدرسہ میں خلل نہ پڑے کیونکہ اس کارخانہ خیر کا مدار صرف اعانت وامداد اہل خیر پر ہے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین المرقوم ۲۳ جمادی الاول ۱۲۹۶ھ مطبوعہ مجتبائی دہلی۔

العبد	العبد	العبد
رشید احمد گنگوہی	محمد ضیاء الدین رامپوری	مشتاق احمد دیوبندی
العبد	العبد	العبد
ذوالفقار علی دیوبندی	محمد فضل الرحمن دیوبندی	محمد فضل حق دیوبندی

بعد اشتہار کے حضرت حاجی صاحب اہتمام مدرسہ مذکور کا کرتے رہے مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد باہم ایسے قصے اور جھگڑے پیش آئے آپکے ہر دو کے اہتمام سے

استعفا دیدیا اور خود پیران کلیر شریف بحضور مخدوم صاحب چلے گئے مگر اہل شوری نے
آپ کا پیچھا نہ چھوڑا اور پہونچے اور عرض کیا کہ آپ اہتمام جسکو چاہیں سپرد کردین مگر مدرسہ
کے سرپرست رہیں اُسوقت آپ نے بمشورہ اہل شوری منشی فضل حق صاحب کو کہ
جو مرید خاص مولوی محمد قاسم صاحب و رفیق خاص اہل شوری تھے مہتمم کیا اور خود بھی
اہل شوری میں برائے مزید احتیاط شامل رہے بعد چند روز کے آپ نے حج بیت اللہ
کا ارادہ کیا اور ماہ رجب میں بہت بڑے قافلہ کے ساتھ معہ صاحبزادگان و پیرجی محمد انوار
صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے احقر کو چھتہ کی مسجد میں رہنے کا حکم دیا آپ کے
تشریف لیجانیکے بعد مسلمانان دیوبند جامع مسجد میں جمع ہوئے کہ حاجی صاحب حج
کو تشریف لے گئے کچھ جامع مسجد کا انتظام کیا جاوے چنانچہ متفق الرائے یہ بات
قرار پائی کہ چند شوری کئے جاوین اور منشی فضل حق صاحب مہتمم کئے جاوین تا آنے
حضرت حاجی صاحب۔ جب وہ آجاوین جیسا مناسب سمجھیں کرین چنانچہ اسی مضمون
کی ایک تحریر لکھی گئی اور سب مسلمانون کے اس پر دستخط ہوئے بعد چند روز کے پھر
مدرسہ میں جھگڑا ہوا اور وہ فساد حاجی صاحب کے تشریف لانے تک رفع نہوا آخر
کار آپ قطعی مدرسہ کے کاروبار سے علیحدہ ہوگئے اور فرمایا کہ اب للہیت نہ رہی۔
بلکہ نفسانیت آگئی فقیر کو ان باتوں سے کیا غرض گرچہ حضرت حاجی صاحب کو مدرسہ و مسجد کا
کاروبار رہا مگر اوقات کے ہمیشہ اس طرح پابند رہے کہ ایک بجے شب کے اُٹھنا اور
ورد معمول میں مشغول رہنا اور پھر مکان سے آکر اول وقت صبح کی نماز جماعت سے
پڑھکر حجرے میں آٹھ بجے تک رہنا بعدہ باہر آکر مخلوق خدا کو فیض پہنچانا اس میں جو کوئی
خواستگار بیعت کا ہوا بیعت کیا تعویز کے خواہان کو تعویذ دیا اور ذکر اشغال دریافت
کرنے والے کو ذکر اشغال بتائے اس وقت میں آپ کے پاس مدام مجمع کثیر رہتا تھا۔
ہر آنے والے کا اُسیوقت میں کام کرکے فارغ ہوجاتے تھے اگر کسی کا زیادہ کام ہوا

تو فرماویا کہ ٹھہرو چنانچہ آپ کے ہاں مہمان داری کی بہت کثرت رہتی تھی اور ہر مہمان کی اچھی
طرح خاطر تواضع ہوتی تھی آپ کا فقط توکل پر گذر رہتا اسی طرح آپ کو ساٹھ برس چھتہ کی مسجد
میں بیٹھے ہوئے ہو گئے کبھی نماز آپ کی قضا نہیں ہوئی بلکہ سوائے چھتہ کی مسجد کے
اور کہیں نہیں ادا کرتے تھے سوائے بیماری کے جیسے اب کئی سال سے بیمار تھے جو
وقت جس کام کا آپ نے مقرر کیا تھا وہ کام اُسی وقت پر ہوتا تھا پیشتر جو وقت اہتمام
مدرسہ و جامع مسجد کا تہا اوسیوقت پر کرتے تھے بعد نماز ظہر باب فیض وا ہوتا تھا اور ہر
ادنے واعلے اپنے اپنے مطالب و مقاصد میں کامیاب ہوتے تھے بعد نماز مغرب
نوافل و ختم خواجگان وغیرہ سے فراغ حاصل کر کے جو کوئی مرید یا مہمان ہو اُس سے باتیں
کرتے تھے سابق میں تو آپ ہمیشہ جمعرات و پیر کو حلقہ کرتے تھے مگر اب بوجہ ضعف
کے نہیں ہوتا تھا اور کچھہ یہی سبب ہو گیا تھا کہ پیر جی محمد انور صاحب آپ کے بڑے خلیفہ
پیر و جمعرات کو حلقہ کرتے تھے لوگ وہاں جمع ہوتے تھے۔ عشا سے پہلے کچھہ کہانا کہاتے
تھے اور بعد نماز عشا مکان کو تشریف لے جاتے تھے اور جو مستورات آپکے مکان پر جمع
ہوتی تھیں اونکا کام کرتے تھے اور قریب گیارہ بجے کے سوتے تھے اور اگر کوئی سبب
زائد آگیا تو قریب بارہ بجے کے سوتے تھے پیشتر ایسے عمل قبل عشا کرتے تھے چونکہ ایک
مرتبہ آپ ایک جن سے کچھہ گفتگو کرنے لگے نماز عشا میں کچھہ دیر ہوئی جماعت کے واسطے
آدمی منتظر رہے اُسی روز سے ایسے عمل بعد عشا کرتے تھے حضرت حاجی صاحب کو
اپنے اوقات کی بہت پابندی تھی چنانچہ ہر جمعہ کے روز بعد مغرب مولود شریف ہوتا تھا اُس
میں بہت زر کثیر خرچ کرتے تھے اور تا زیست ہمیشہ کراتے رہے ایسے ہی ہر رمضان
شریف میں آپ کا عام لنگر خانہ ہوتا تہا کہ جسمیں دو سو آدمیوں کے قریب کہانا کہایا کرتے تھے
یا ہر تاریخ وصال بزرگان پر نیاز ہوتی تھی اور سبکو کہانا کہلایا جاتا تہا یا ہر سال پیران کلیر شریف
جانا معہ مریدین کے آٹھہ روز یا دس روز ٹہرنا اور لنگر خانہ جاری کرنا جو ایک چھوٹا سا میلہ

ہوجاتا تھا اور ایسا تصرف ہوتا تھا بلا عرس ہر طرف سے مخلوق آکر جمع ہوجاتی تھی چنانچہ
ایک مرتبہ مجھکو آپ کے تشریف لیجانا نگی خبر ہوئی شب کو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت حاجی
صاحب رحمۃ اللہ علیہ معہ پیرجی محمد انور صاحب کے حضرت مخدوم صاحب کے
مزار پر کھڑے ہیں اور مخدوم صاحب ہی تشریف رکھتے ہیں اور ایک چشمہ وہاں بہہ رہا ہے
میں نے وہاں پر وضو کیا اور پانی پیا پھر حضرت حاجی صاحب کے قریب جاکر کھڑا ہوگیا
حضرت حاجی صاحب کو مخدوم صاحب نے ایک پگڑی دی اور میری طرف کو
اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ پگڑی اس کے سر پر باندھ دو۔ حضرت نے میرے سر پر باندھ
دی اور ایک قلم جو حضرت حاجی صاحب کے ہاتھ میں پہلے سے تہا وہ مجھکو دیا یہہ
دیکھکر بیتاب ہوا اور چھتاری سے پیران کلیر شریف کو روانہ ہوا اوسی روز پیران کلیر
شریف میں منشی محمد شفیع نے یہ خواب دیکھا کہ حضرت مخدوم صاحب کے حوض میں پانی
کے اوپر ایک ہاتھہ کا پنجہ نکلا ہوا ہے بہت آدمی اسکو دیکھہ رہے ہیں اور جو اس کے
قریب جاتا ہے وہ پنجہ دور ہوتا ہے نذیر احمد جو اُس کے قریب گیا تو وہ پنجہ اُس کے
سر پر رکھا گیا یہ خواب اگلے روز انہوں نے حضرت حاجی صاحب سے عرض کیا آپنے فرمایا کہ اب
وہ آیا چاہتا ہے چنانچہ میں تھوڑی دیر میں پہونچگیا آپنے ہنسکر محمد شفیع سے فرمایا کہ آگیا ایسے قصے آپکے کشف و تصرف
کے بہت ہیں کہ جو لکھے جاویں تو ایک دفتر ہو اور یہ کتاب نہایت اختصار کے ساتھہ میں لکھی گئی ہے اور
جب آپ اجمیر شریف تشریف لیگئے ہیں غلام بھی خدمت میں تھا۔ اور وہ زمانہ عرس کا تھا
ہزارہا آدمی درویش و دنیادار جمع تھے جس وقت آپ کے پہونچنے کی خبر ہوئی کہ حاجی صاحب
آئے ہیں تو جوق جوق کرکے مخلوق خدا سرائے میں آگئی اور بہت آدمیوں نے عرض کیا
کہ حضور ہمارے مکان پر تشریف لے چلیں آپ نے سب سے انکار کردیا کہ فقیر سرائے
ہی میں رہیگا اور جب آپ حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر گئے ہیں عجب کیفیت تھی
ہر درویش آپ سے ملتا تھا اور مجذوب سلام کرتے تھے اور سر پر ہاتھ رکھوا لیتے تھے

اور مزار کے اندر جاتے ہیں اور آپ کے مراقب ہونے پر جو لطف و فیض تھا اس کو
نہ زبان بیان کر سکتی ہے نہ قلم لکھ سکتا ہے وہاں سے جو آپ اُٹھے تو صوفی جان
صاحب اپنے حجرہ میں لے گئے حضرت حاجی صاحب جا کر بیٹھے ہی تھے کہ گدڑی
شاہ آگئے صوفی جان نے اُنکو حضرت حاجی صاحب سے ملایا اور بیان کیا کہ آپ کا
نام گدڑی شاہ ہے آپ زاید پچاس سال سے یہاں پہاڑ پر رہتے ہیں اور آپ کی عمر
سو سال سے زاید ہے اور ملک سندھ کے رہنے والے ہیں اور آپ سالک مجذوب
ہیں تھوڑی دیر میں حضرت حاجی صاحب کو ایک جذبی کیفیت پیدا ہوئی اور آپ
سندھی زبان میں شاہ صاحب سے گفتگو کرنے لگے حالانکہ آپ سندھی زبان بالکل
نہیں جانتے تھے مگر یہ جو مشہور ہے کہ اولیاء اللہ سب زبان جانتے ہیں وہ قصہ تھا
اسوقت کی بھی کیفیت عجیب و غریب تھی آخیر میں شاہ صاحب نے صوفی جان کی
طرف مخاطب ہو کر کہا کہ چالیس سال کے بعد میں نے اس شیر کو دیکھا ہے اور جب تک
حضرت اجمیر شریف رہے گدڑی شاہ ملتے رہے اور ہر بار ملنے میں دوسری طرح کی
عجیب کیفیت پیدا ہوتی تھی جو دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی اجمیر شریف میں ہی حکیم محمد حسن
و مولوی امیرالدین صاحب نواب جونہ گڈھ حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ نواب صاحب آپ کی
تشریف لانے جونہ گڈھ کے متمنی ہیں حضور وہاں تشریف لے چلیں آپ نے انکار کر دیا مگر بہت عرض معروض پر آپ نے
فرمایا کہ اسطرح چل سکتا ہوں کہ جہاں میری طبیعت چاہے وہاں ٹھیروں اور جب چاہوں چلا آؤں اور تعظیم و تکریم کچھ نہ ہو
ہر دو صاحب نے وعدہ کیا اور نواب صاحب کو تار دیدیا کہ اس وعدہ پر آنا چاہتے
ہیں چنانچہ نواب رسول بخش صاحب نے بھی جواب تار میں وعدہ کیا اسوقت آپ
جونہ گڈھ تشریف لے گئے اور ایک مسجد میں جا کر ٹھہر گئے جب نواب صاحب کو خبر
ہوئی انہوں نے عرض کر کے بھیجا کہ آپ کے واسطے ایک ایسا مکان تجویز پہلے سے
کر دیا ہے کہ جسمیں سب طرح کا آرام ہے اور سامنے اُسکے مسجد بھی ہے آپنے فرمایا

کہ فقیر تو مسجد ہی میں ٹہرا کرتا ہے مگر جب سب نے عرض کیا تو آپ مکان میں چلے گئے
نواب صاحب ملنے کے واسطے آئے علاوہ اور عرض معروض کے یہ بھی کہا کہ تین ہزار
روپیہ میں روز خدمت عالی میں بھیجا کرونگا حضور فقرا کو تقسیم کردیا کریں آپ نے فرمایا
کہ اس کی کیا ضرورت ہے نواب صاحب نے عرض کیا کہ حضور اس میں میری بدنامی
ہے کہ نواب کا پیر آیا اور کچھ تقسیم نہ کیا چنانچہ وہ تین سو روپیہ یومیہ بھیجتے تھے اور فقرا کو
تقسیم کر دیئے جاتے تھے اور ہر وقت ایک ہجوم بہت بڑا آدمیوں کا رہتا تھا اور
نواب صاحب ہمیشہ سلام کے واسطے حاضر ہوتے تھے بعد آٹھ روز کے آپنے فرمایا
کہ فقیر اب جاوے گا نواب صاحب نے قریب بیس ہزار روپیہ کے سامان پیش کرنے
کے واسطے کیا حضرت حاجی صاحب کو یہ بات معلوم ہوگئی آپ نے مولوی امیر الدین
سے فرمایا کہ فقیر اس واسطے نہیں آیا تھا تم صاحبان کی خوشی کردی ایسا ہرگز نہ کیا جاوے
انہوں نے جاکر نواب صاحب سے کہا نواب صاحب خاموش ہوگئے کیونکہ بذریعہ
تار نواب صاحب پہلے وعدہ کر چکے تھے آٹھویں روز آپ دیوبند کی طرف روانہ ہوئے
نوابصاحب نے مولوی امیر الدین کو آپ کے ہمراہ کیا کہ دیوبند پہونچا آویں۔ اور
قصہ آسیب زدہ کا اس طرح ہوا تھا کہ ایک رسالدار مع اپنی اہلیہ کے خدمت میں حاضر ہوا
عرض کی کہ میری زوجہ بارہ برس سے بیمار ہے صدہا طرح کے علاج کئے مگر کوئی فائدہ
نہ ہوا کوئی آسیب بتاتا ہے اور کوئی کچھ بیماری بارہ برس سے صورت حمل بھی اس طرح
سے نمایاں ہے کہ گویا چار ماہ کی امید ہے دائی بھی کہتی ہے کہ ضرور حمل ہے آپ اس کا
علاج کردیجئے آپ نے فرمایا کہ ٹہرو انشاء اللہ شب کو بعد مغرب اس کا بندوبست
کیا جاویگا بعد مغرب آپ نے ایک نقش حاضر ہونے جنات کا روشن کیا اور اس
عورت کے روبرو رکھوا دیا نقش کا روشن کرنا تھا کہ آندھی اس زور سے آئی کہ سب
گھبرا گئے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام مکان گر جاینگے اور چھپر ٹوٹے جاتے ہیں مگر نقش روشن

رہا تھوڑی دیر بعد اس عورت نے ایک بہت بڑے قہر آمیز آواز سے کہا کہ مجھکو کیوں
طلب کیا ہے کیا تم مجھکو نہیں جانتے کہ میں جنون کا امیر ہوں اور میرے ساتھ بہت
بڑا لشکر ہے میں ابھی جرجا ہوں کر ڈالوں حاجی صاحب نے بمتانت فرمایا کہ یہ سب درست
ہے آپ کو اس واسطے بلایا ہے کہ آپ اس عورت کو کیوں ستاتے ہیں جو کچھ اس سے
قصور ہوا ہو معاف کر دو۔ جواب دیا کہ ہرگز نہیں آپ انصاف نہیں کرنے کو اس عورت
نے میرے اوپر کسقدر ظلم کیا ہے کہ میرے بارہ برس کے لڑکے کو اس نے مار ڈالا ہے
حاجی صاحب نے فرمایا کیونکر۔

کہا کہ میرا لڑکا اکثر بلی کی صورت میں سیر کرتا ہوا پھرا کرتا تھا ایک روز اسکے گھر چلا
گیا اس کا طوطا اوسکو دیکھکر بھڑکا اس عورت نے اوسکو مار ڈالا۔ اوس روز سے مجھکو اسپر
غصہ ہے۔ مگر مسلمان جان کر زیادہ تکلیف نہیں دی حاجی صاحب نے کہا کہ
آپ اسکا قصور معاف کر دیں کہا ہرگز نہیں اور پھر غصہ ہو کر کہا کہ حاجی صاحب آپ
مجھکو خدمت سے کیجئے میں جماعت سے محروم رہجاؤنگا۔ حاجی صاحب نے فرمایا کہ میں
بھی نماز کو جاؤنگا۔

آپ مسلمان ہیں اور یہ بھی مسلمان ہے آپ اس کا قصور معاف ہی کر دیں۔
بشر سے غلطی بھی ہو جاتی ہے کہا اچھا آپ کے فرمانے سے معاف کیا بنقش گل
کر دیا اور آپ نماز کو چلے گئے بعد نماز یہ قصہ اس عورت سے دریافت کیا تو اس نے
کہا واقعی یہی بات ہے۔ علی الصباح وہ عورت تندرست ہو کر اپنے مکان پر واپس
گئی در بعد چھ ماہ کے اسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ شیرنی لے کر دیو بند آئی۔ اور حاجی صاحب
سے ہر دو مرد و زن بیعت ہوئے ایسے قصہ بہت سے ہیں۔ علاوہ درویشی کے
اعمال کے اندر بھی کمال درجہ کی واقفیت تھی جو اعمال عابدیہ و اراد العابدین سے
معلوم ہو سکتے ہیں۔

ایک مرتبہ میاں رحمت اللہ شاہ صاحب دیوبند آئے اور پٹھان پورہ کی مسجد
میں ٹھیر گئے دوسرے روز حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیٹھ کر چلے گئے کئی
روز تک ایسا ہی رہا ایک روز حضرت نے فرمایا کہ یہاں کیسے آنا ہوا عرض کیا کہ مجھکو
کچھ علیحدہ عرض کرنا ہے۔ فرمایا کہ حجرے میں آجاؤ انہوں نے حجرے میں آکر اپنی تمام
سرگذشت سنائی کہ میں بہاولپور کے قریب کا رہنے والا ہوں اور آزاد ہوں اور حاجی
گنا رحمصاحب سے مرید ہوں مدت تک اُن کی خدمت میں رہا اور اللہ اللہ کرتا رہا
اور اکتا لیس چلے بھی کرائے مگر مجھے کوئی نفع نہ ہوا اب کئی سال ہوئے کہ حاجی صاحب
کا انتقال ہو گیا جب سے میں مارا مارا پھرتا ہوں کوئی جگہ اور کوئی درویش نہیں چھوڑا
جہاں میں نہ گیا مگر کوئی کامیابی نہوئی اب مجکو خواب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہونیکی
بشارت ہوئی ہے اس واسطے حاضر ہوا ہوں آپ نے فرمایا کہ ٹھیرو تمہاری نسبت مجکو
بھی اشارہ ہوا ہے چنانچہ وہ قریب چھہ ماہ کے پٹھان پورہ کی مسجد میں رہے اور کامیاب
ہو کر اور خلافت نامہ لکھوا کر جسپر پیرجی محمد انور صاحب خلیفہ اول کے بھی دستخط اور
مہر ہوئی اور ملک بہاولپور کو چلے گئے۔

ایک مرتبہ داروغہ نورالدین پر خون کا مقدمہ قایم ہو گیا انہوں نے تھانہ دیوبند میں
ایک آدمی کو کسی معاملہ میں مارا وہ فوراً مر گیا داروغہ صاحب پر مقدمہ قایم ہو گیا بہت
تدبیرات کی مگر کوئی کارگر نہوئی اخیر کو حضرت حاجی صاحب کے قدموں پر آپڑے اور
بہت روئے آپ نے فرمایا کہ کچھہ نہیں ہوگا۔ جاؤ چنانچہ وہ سہارنپور گئے کجاتے ہی
مقدمہ خارج ہو گیا۔ بلکہ ترقی ہو گئی ؎

اور مثل اسی مقدمہ کے مقدمہ رئیس منصورپور کا تھا کہ جس میں سکندر شاہ مجذوب مظفرنگر
رئیس منصورپور کا دشمن تہا اور کسی شخص کو بھی رئیس مذکور کے بچنے کی امید نہیں تھی حضرت
حاجی صاحب کی دعا سے اُن پر فضل ہوا۔ ایسے ہی محمد نعیم خانصاحب رئیس کلاس پور

کا مقدمہ کہ باہم بہائی بہائیوں میں تکرار ہو کر عدالتوں تک نوبت پہونچی اور محمد نعیم خانصاحب
بہت پریشان ہو کر حضرت کے قدموں پر پڑے آپ نے فرمایا کہ گھبراؤ مت انشاءاللہ
ہر جگہ سے تمکو کامیابی ہوگی چنانچہ ایساہی ہوا بعد مقدمہ محمد نعیم خانصاحب نے ایکسو پنج
آپ کو دینا چاہا آپ نے فرمایا کہ فقیر نے اپنی ہی جائداد دیدی میں کیا کرونگا ایسا ہی قصہ
رئیس فرخ نگر کے مقدمہ کا ہوا اور یہ تو قصہ میرے سامنے کا ہے کنور محمد عبدالحفیظ
صاحب رئیس چھتاری سے جب اسٹو کر صاحب مہتمم بندوبست بگڑ گئے تو انہوں نے تمام رعایا
مذکور کو بگاڑ دیا بلکہ دشمن کر دیا کنور صاحب نے حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں
حاضر ہو کر عرض کیا آپ نے فرمایا کہ انشاءاللہ کچھ نہیں ہوگا اطمینان رکھو چنانچہ ویسے ہی ہوا
اور جب حضرت حاجی صاحب مقام نندی سے واپس ہوتے ہوئے بخواہش کنور صاحب
چھتاری تشریف لائے اور دو روز چھتاری قیام کیا اسوقت کنور صاحب نے ایک
سینی میں روپیہ اور دوسری سینی میں کچھ کپڑا اور جوڑے رکھکر پیش کئے آپ نے فرمایا
فقیر اسواسطے نہیں آیا تمہاری خواہش کے موافق آگیا ہے اگر فقیر اسیطرح پھر کر لیتا تو
بہت کچھ جمع کر لیتا ہاں مسجد چھتہ میں جو محبت سے ایک پیسہ بھی دیتا ہے تو لے لیتا ہوں
چنانچہ سب سامان واپس کر دیا غرض ایسے قصہ بہت ہیں جو بسبب طول ہونے کے
نہیں لکھے بلکہ ان میں بہی اختصار کیا گیا اور آپ کی دعا سے اولاد کا ہونا بچوں کا زندہ رہنا
روزگار کا ملنا اس کی کوئی انتہا نہیں ہی آپ کے پاس بکثرت مہمان باہر کے آتے تھے۔
آپ بہت خلق سے پیش آتے تھے بعض آدمی تو اسقدر آپ کو تنگ کرتے پچاس
پچاس تعویذ لیکر بھی یہ کہتے رہتے کہ حضرت فلاں لانکا ایک تعویذ اور باقی رہگیا مگر آپ کبھی خفا
نہ ہوتے بلکہ ہمنے اس وقت میں دیکھا ہے کہ بعض حضرات نے آپ کو ضعیفی کے وقت
طرح طرح کی تکلیفیں پہونچائی اور کیوں پہونچائی گئیں حق بات کہنے سے سچی بات
کہنے سے نیک کام کرنے سے۔ فقط۔

اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی۔
مگر آپ نے ان کے واسطے بھی کبھی زبان نہیں ہلائی بلکہ آپ اکثر یہ فرماتے کہ جو مجھکو
صبح سے شام تک بُرا کہتا ہے میں اوسکو رات کو معاف کردیتا ہوں اور یہ بھی فرمایا
کرتے تھے کہ فقیر وہ ہے جو بُرا کہنے والے کو بھی بُرا نہ کہے اور کوئی بدنی یا قلبی یا عملی
تکلیف نہ پہونچائے اوس کی رضا پر راضی رہے البتہ اُسوقت آپ کو بہت
غصہ ہوتا تہا جب آپ سے کوئی کہدیتا تہا کہ فلاں نے جائز کو ناجائز اور حرام کو حلال
اور حق کو ناحق کیا ہے اُسوقت تو جو سامنے آجاتا تھا بگڑ جاتے تھے مگر پھر کچھہ دیر
بعد غصہ رفع ہوجاتا تھا اب کی مرتبہ ۱۳ ہجری میں جو آپ ساتویں حج کو گئے تھے
منشی علی احمد بھی آپ کے ہمراہ تھے انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم جب حج
کرچکے تو ہم کو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب مدینہ منورہ کچھہ دیر سے جاوینگے
تو ہم چند اشخاص کا یہ خیال ہوا کہ کہاری یمبو کو جو قافلہ جاتا ہے اسمیں ہم بھی چلیں
اور پختہ ارادہ کرلیا ہم سب حضرت کی خدمت میں اجازت کے واسطے گئے حضرت
نے ارادہ مذکورہ بالا سنکر سرنگوں کیا اور کچھہ دیر کے بعد حضرت نے فرمایا کہ تمہارا جانا
مناسب نہیں بلکہ جو رفیق تمہارا اس قافلہ میں جانے کا ارادہ کرے اسکو بھی روک
دو یہ سنکر ہم سب نے اپنا ارادہ ملتوی کردیا کہ کوئی مصلحت ہے پھر کئی روز کے
بعد حضرت صاحب معہ قافلہ کے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے میری طبیعت راستہ
میں خراب ہوگئی پیچش و خون آنے لگا رابق میں پہونچکر حضرت نے مچھلی پکوائی۔
جب کھانا آیا فرمایا کھاؤ میں نے عرض کیا کہ میری طبیعت اچھی نہیں فرمایا کھاؤ انشاء اللہ
نفع ہوگا چنانچہ میں نے کھایا اور میری سب تکلیف رفع ہوگئی اور اسی روز یہ بھی
فرمایا کہ جس قافلہ میں تم جاتے تھے وہ رَو میں بہ گیا یہ سنکر خاموش ہوگیا دوسرے
روز راستہ میں مدینہ منورہ کے واپس شدہ قافلہ سے معلوم ہوا کہ وہ قافلہ

کمہاری پمبو میں بوجہ رَو آنے کے غرق ہوگیا۔

ایک دفعہ محمد قاسم صاحب کمشنر بند وبست گوالیار پر مقدمہ قایم ہوگیا اور ایک لاکھ پچھتر ہزار روپیہ ان کی طرف نکالا گیا۔ اُسوقت انہوں نے حضرت حاجی صاحب کو اپنی پریشانی کا حال لکھا آپ نے تحریر فرمایا کہ گھبراؤ مت فقیر دعا کر رہا ہے انشاء اللہ بہتر ہوگا اور انہیں دنوں مولوی معین الدین صاحب برادر کلان کمشنر صاحب واسطے دعا کرانے کے اجمیر شریف گئے تھے وہاں جاکر جو بزرگون کی تلاش کی تو معلوم ہوا کہ ایک بزرگ تارہ گڈھ میں ہیں اور بہت بڑے بزرگ ہیں مگر پانچ روپیہ پہلے لے لیتے ہیں جب بات کرتے ہیں۔ اور کام ہوجاتا ہے وہ فوڑا دس روپیہ لیکر ان کے پاس پہونچے اور دس روپے ان کے سامنے رکھدئے اور اپنا مطلب ظاہر کیا بزرگ صاحب نے سنکر جواب دیا کہ کل جواب دیا جاویگا آج تم ٹہرو اور دو تعویذ دیے کہ ایک تم اپنے بازو پر باندھ لو اور ایک اپنے بھائی کے یہ جواب سنکر شہر کو چلے گئے اور آتے ہی ایک تعویذ بذریعہ خط اپنے بھائی کے پاس روانہ کر دیا اور دوسرا تعویذ اپنے واسطے طاق میں رکھدیا کہ صبح کو سلوا کر باندھ لونگا اگلے روز صبح کو جو دیکھا تو تعویذ طاق میں نہ ملا ہر چند تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہ لگا کہتے تھے کہ مجکو بہت افسوس ہوا پھر میں اُن کی خدمت میں گیا انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا کہ تم بڑے بے ادب ہو خدا کے کلام کو گوبر پر رکھدیا دیکھو تمہارا تعویذ اوس درخت میں ٹنگ رہا ہے لیلو میں نے اوٹھکر تعویذ کھول لیا اور پھر اپنے جواب کے واسطے عرض کیا اُنہوں نے فرمایا کہ تم گھبراو مت تمہارے بھائی کا کوئی کچھ نہیں کرسکتا تمہارے بھائی کی امداد پر حاجی محمد عابد حسین صاحب ہیں اور ان کی وجہ سے حضرت مخدوم صاحب معہ پیران چشت وہاں موجود ہیں بلکہ خواجہ صاحب بھی۔

اسوقت مجھکو حضرت حاجی صاحب کی حقیقت معلوم ہوئی ورنہ میں معمولی بات

جانتا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ محمد قاسم صاحب کشنر بری ہو گئے اور کوئی انکا کچھ نہ کرسکا۔
ایک مرتبہ ایک تھانہ دار صاحب حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں بغرض زیارت حاضر ہوئے آپ نے انکی طرف کچھ توجہ نہ کی وہ بہت دیر بیٹھے رہے جب آپ اٹھنے لگے تھانہ دار مذکور نے عرض کیا کہ مجھکو کچھ عرض کرنا ہے۔ فرمایا کہو انہوں نے کہا کہ میں ایک مقدمہ میں مبتلا ہو گیا تھا۔ خداوند تعالے نے مجکو اس سے بری کر دیا مگر اُس میں جو میرے اوپر حال گذرا ہے اسکو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے ایک نوکر اپنی گھوڑے چھ پیسہ روز کا گھانس کھودنے پر رکھ لیا تھا اور شرط اُس نے یہ کی تھی کہ شام کے وقت روزانہ پیسے لیا کرونگا اور وہ تا مقدمہ میرے پاس رہا مقدمہ کے دوران میں اوس نے ایک روز شام کے وقت مجھ سے پیسے مانگے اسوقت میرے پاس نہیں تھے میں نے کہا کہ کل لے لینا اوس نے کہا کہ ابھی دیدیجیے اس پر مجھکو بہت غصہ آیا فوراً ایک شخص سے قرض لیکر اسکو پیسہ دیدیے۔ اور وہ پیسہ لے کر چلدیا اُسوقت مجھکو یہ خیال ہوا کہ شاید اس کی کسی عورت سے ملاقات ہے جو یہ روزانہ پیسہ لیکر جاتا ہے اسکو اُسی جگہ پکڑ کر ٹھوکنا چاہیے۔ میں تھوڑے ہی فاصلہ سے اسکے پیچھے ہو لیا وہ آبادی سے باہر چلا میں بھی اوسکے پیچھے چلا پھر ایک میدان آگیا اور وہ ملازم میری نظروں سے غایب ہو گیا۔ میں ایک درخت کے قریب چھپ کر کے کھڑا ہو گیا اور دیکھا کہ اس میدان کو چند آدمی صاف کر رہے ہیں جب وہ صاف کر چکے تو سقے نے آکر چھڑکاؤ کیا۔ پھر اور آدمیوں نے آکر فرش بچھایا جب فرش ہو گیا تو اسوقت ہر طرف سے سواریاں آنی شروع ہوئیں بڑی بڑی شان وشوکت کی۔ پھر سب سواریوں سے اتر کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ اوسی میں وہ نوکر بھی لباس عمدہ پہنے ہوئے بیٹھا ہوا دیکھا۔ پھر حاکم کے سامنے مقدمات پیش ہوئے۔ اول مثل میری پیش ہوئی۔ اوسپر یہ حکم ہوا کہ چودہ برس کی قید کیا جائے یہ سُنکر وہ نوکر اُٹھا اور ہاتھ جوڑ

کرعرض کیا کہ یہ اول ہی قصور ہے معاف کیا جاوئے اس بات کو سنکر حاکم نے معاف
کر دیا پہر اور مقدمات پیش ہوئے کسی پر کچھہ حکم ہوا کسی پر کچھہ۔ اخیر میں مثل مدرسہ عربی
کی پیش ہوئی۔ اوسپر یہ حکم ہوا کہ حاجی محمد عابد کے سپرد کی جاوے اور آپ کو وہ مثل فوراً
دیدی گئی اور محفل برخاست ہوگئی پہر اسی طرح سے اپنی اپنی سواری میں سوار ہوکر
چلے گئے اور میں بھی وہاں سے واپس آکر سرائے میں آگیا صبح کو وہ نوکر اپنے وقت مقررۂ
پر آیا میں نے اوس سے کہا کہ آج گہانس کو مت جانا آج مقدمہ پیش ہوگا۔ گھوڑی کو
کھینچکر میرے ساتھ چلنا اس نے گھوڑی کو کھینچکر کہا کہ سوار ہو لو میں کہا تم سوار ہو لو میں پیدل چلونگا اوس
نے کہا کہ ایسا نہیں ہوسکتا میں خاموش ہوگیا۔ اور ہم دونوں کچہری تک پیدل گئے۔
اور راستہ میں اون سے کہا کہ تم پیشی مقدمہ کے وقت میرے سامنے رہنا اوس نے
کہا بہت اچھا جاتے ہی مقدمہ پیش ہوگیا۔ حاکم نے مثل دیکھکر دو برس قید تجویز
کی فوراً میرا وکیل اوٹھکر گفتگو کرنے لگا کہ یہ پہلا قصور ہے قابل معافی ہے۔
تھوڑی دیر حاکم نے خاموشی کی پہر مجبوری کر دیا جب یہ بات ہولی تو مجھکو نوکر کی قدر
ہوئی میں نے سرائے میں جاکر اس قصہ کو خادم سے دریافت کیا اور اپنی چشم دید
سب بیان کیا۔ اوس نوکر نے ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ تم پر یہ بات کھل گئی۔ خیر یہ مجلس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ یہ کہکر باہر چلا گیا پھر نہیں آیا بہت تلاش کیا مگر
اب تک اون کا کچھہ پتہ نہیں ہے۔ اوسی روز سے میں آپ کی زیارت کا مشتاق تھا حاجی
صاحب نے سنکر جواب دیا کہ ان باتوں میں کیا رکھا ہے اور نہ میں ایسی بات سنا کرتا ہوں لیا
ہو تمہارا مطلب ہو وہ کہو یہہ کہکر فوراً مکان میں چلے گئے میاں محمد ہاشم و میاں سید حسن
جو اس حال کو سن رہے تھے جب حضرت مکان میں چلے گئے پھر تھانہ دار صاحب سے
دریافت کیا پہلے تو انہوں نے انکار کیا پہر بمشکل تمام حال بیان کیا اسوقت ہر دو کو
خیال ہوا کہ جو کچھہ ہوا ہے بمصلحت پوشیدگی ہوا ہے۔

ڈاکٹر عظیم الدین بیان کرتے ہیں ۱۳ہجری میں جب حضرت حاجی صاحب معہ پیرجی انور صاحب حج کو گئے تھے میں بھی آپ کے ہمراہ تھا بعد حج کے جب ہم مدینہ منورہ پہونچے تو میں زیارتیں کرتا ہوا بہت دور جنگل میں چلا گیا وہاں ایک بزرگ کو چھپر میں پڑا ہوا دیکھا میں ان کے قریب گیا۔ دیکھا تو وہ بیمار تھے ان سے چلا پھرا نہیں جاتا تھا۔ میں سلام کرکے تھوڑی دیر ان کی خدمت میں بیٹھ گیا۔ اور اپنے واسطے دعا کو کہا۔ اونھوں نے فوراً یہ جواب دیا کہ تم ایسے قافلہ میں ہو جسمیں دو شیر ہیں۔ حاجی محمد عابد و پیرجی محمد انور۔ اونسے کیوں نہیں دعا کراتے اور اعتقاد رکھتے۔ میں خاموش ہوگیا۔ اوس روز سے مجھکو حضرت حاجی صاحب کی قدر و منزلت معلوم ہوئی پھر جب دعا کے واسطے عرض کیا گیا کامیاب ہوا۔ آپ کے وصال سے پہلے میاں جی کریم بخش نے یہ خواب دیکھا تھا۔ کہ ایک فرشتہ ایک سبز چادر ریشمیں کا کونہ جو نہایت خولصورت ہے پکڑے ہوئے اڑتا ہوا آسمان سے میرے قریب اترا میں نے اوس سے کہا کہ یہ کس کی چادر ہے اوس نے کہا کہ یہہ حاجی محمد عابد صاحب کی ہے یہہ کہکر فوراً چلا گیا میں نے چاہا کہ اس سے دریافت کروں مگر وہ میری نظر سے غایب ہوگیا۔ اور جس روز وصال ہوا اُس روز ایک بخاری طالب علم نے جو نہایت نیک تھا یہ خواب دیکھا کہ ایک آسمان پر سے نقری گھوڑا بہت خولصورت اوترا اور دو فرشتے بھی اوسکے ہمراہ تھے میں نے اُس گھوڑے نقری پر سوار ہونا چاہا مگر ان فرشتوں نے مجھے منع کر دیا۔ اور کہا کہ یہ ایک بہت بڑے شیخ کی سواری کے لئے ہے اور چلدیا بعد تھوڑی دیر کے دیکھتا ہوں کہ اُسی نقری گھوڑے پر ایک بزرگ خوبصورت نیک سیرت سوار ہیں میں نے آگے بڑھکر مصافحہ کرنا چاہا مگر ان فرشتوں نے مجھے ہٹا دیا اور کہا کہ تم مصافحہ کے قابل نہیں اور فوراً چلدیے میں اوس کے پیچھے بہت دوڑا مگر وہ ایسا تیز رفتار تھا کہ مجھسے نہ پکڑا گیا اور پھر آسمان کی طرف کو چلا گیا۔ جب میری

آنکھ کہلی تو میں نے یہ تعبیر لی کہ کسی بہت بڑے بزرگ کا انتقال ہوگا اور مجھکو اُنکے جنازہ کی نماز نہیں ملے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جسوقت جنازہ کی نماز کے واسطے کہڑے ہوئے ہیں تو میں بہت بھاگا مگر مجکو جنازہ کی نماز نہ ملی۔

حضرت حاجی صاحب کو ۱۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری کو بخار ہوا اور کچھہ سینہ میں درد ہوا اور غفلت زیادہ ہوئی مگر یہہ سبکو معمولی سی بات معلوم ہوتی تہی۔ کیونکہ اکثر ایسا ہوتا تہا۔ اور نماز کے وقت ہوش ہوتا تھا چنانچہ اب کی مرتبہ بہی یہ ہی خیال تہا مگر جمعرات کے روز ۲۷ ذوالحجہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری کو زیادہ طبیعت خراب ہوئی اور قریب ساڑہی چار بجے کے آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بجا ہے۔ عرض کیا گیا کہ چار بج چکے ہیں آپنے عصر کی نماز کے واسطے کانوں پر ہاتھ رکہے فوراً وصال ہوگیا۔ جمعہ کے روز ۲۸ ذوالحجہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری کو گیارہ بجے کے بعد قریب مزار شاہ شیدا صاحب دفن ہوئے۔

آپ کے ان چار خلفا کا آپ کے سامنے وصال ہوگیا۔ پیرجی محمد انور صاحب وہدایت شاہ صاحب۔ ونعیم شاہ صاحب ورحمت اللہ شاہ صاحب۔ پیرجی محمد انور صاحب رضوی۔ جنکا وصال ۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ ہجری کو بمقام دیوبند ہوا ان کے خلیفہ مولوی امانت علی صاحب نکودر ضلع جالندہر میں موجود ہیں

تمام شد

قطعہ تاریخ وفات اندوہناک جناب حاجی محمد عابد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تصنیف مولوی احمد حسن صاحب دیوبندی

گذشت عارفِ کامل سیدے
خدا را اندر بدی روئے او

کہ دیدارِ حق بود دیدار او
بہ اول عصر یوم الخمیس

بگفتند ہش حاجی محمد عابد حسین
کہ عابد بدرگاہِ حق کردہ رو

ہم آن بست و ہفتم ز ذی الحجہ بود شدہ دفن در شاہ شیدلے بود	بوصل خدا گشت بشاش رو دریغا چنین چشمہ فیض رفت	بآوینہ قبل از نماز جمعہ کہ مقطوع از خلق شد فیض او

بکش احمد آہ از جلش　　لَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِیْماً بگو

قطعہ تاریخ تصنیف محمد خانصاحب غریب سہارنپوری

بحرِ ہستی کی بھری ہے کیا تیرے سر میں ہوا　　ہے حباب آسا ترا اے بیخبر نقش حیات

آٹھ آٹھ آنسو رلائیگا شکر خندہ تجھے　　ایکدن چکھنا ہے غافل تجھے زہر ممات

جب مزے ہے بیٹھے بیٹھے یاد لائے نخل عمر　　خشک لب کیوں ہیں بیان چشمۂ آب حیات

گر نظارہ حادثوں کا چشم عبرت کھولکر　　جاتے ہیں وہ کہ تھی فخر زمانہ جنکی ذات

موت نے ایکدم اٹھا دئے فیض کے دریا سے گرد　　ہوگئے دنیا سے رخصت عابد عالی صفات

خلد میں ہو عابد والا کا گھر غریب　　یہ دعا دم ہی کہ ہو جس سے عیاں سال وفات

قطعہ تاریخ تصنیف محمد خانصاحب غریب سہارنپوری

ہست این رسم کہن در روزگار　　چون اجل آید بہے گوید کہ خیز

روز آن واری کہ بر شیرے زنی　　با قضا کے میتوان کردن ستیز

چون عروس مرگ مے خواہی شدن　　رو بدست آور ہمہ ساز جہیز

خون چہ میریزی بمرگ دیگران　　بر حال خویشتن خونے بریز

گر خصالت چون محمد عابد است　　کن برون از سر خیال رستخیز

زانکہ رضوان گفت بر مرگش غریب　　عابدا آمد و بہشت عطر بیز

۱۳　　ھ　　۳۱ ۱

قطعہ تاریخ تصنیف محمد خانصاحب غریب سہارنپوری

حاجی عابد کہ دیوبند میں تھا ۔۔۔ نیک رو نیک خو خجستہ صفات

محو رہتا تھا زاہدوں کی طرح ۔۔۔ ذکر و شغل و نماز میں دن رات

تھی زمانے کی خوبیاں اس میں ۔۔۔ ذات عالی تھی مجمع الحسنات

تھا فرشتہ بشکل انسانی ۔۔۔ جیسے ظلمات میں ہے آب حیات

اس لئے اے غریب غور سے دیکھ ۔۔۔ افضل الفاضلین ہے سال وفات

۱۳ - ۱۹ ھ

قطعہ تاریخ تصنیف حکیم سید مولوی محمد ممتاز علی صاحب ممتاز مراد آبادی

محب خدا حاجی عابد حسین ۔۔۔ کہ بودند شیخ زمان و زمین

سروش از وصالش بہ ممتاز گفت ۔۔۔ مدار المہام بہشت برین ہا

۱۳۳۱ ھ

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ دیگر

چشتیہ صابریہ جو حضرت شاہ محب اللہ صاحب الہ آبادی سے جاری ہے

ذکر حضرت۔ شیخ محب اللہ صاحب الہ آبادی صدیقی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ نامدار حضرت ابو سعید گنگوہی کے تھے۔

صاحب اقتباس الانوار و صاحب مصنف حدایقہ داودی نے وجہ درویشی آپکی اس طرح لکھی ہے کہ آپ کو وحدت الوجود کے مسایل میں بہت تحقیق تھی۔ آپ بہت علماؤں و درویشوں کی خدمت میں گئے اور مسایل وحدت الوجود میں گفتگو کی مگر کچھ تشفی نہ ہوئی۔ پھر آپ نے سنا کہ شیخ ابو سعید گنگوہ میں ایک بزرگ ہیں۔ آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وحدت الوجود کا مسئلہ پیش کیا۔ شیخ نے فرمایا کہ بھائی تم مولوی ہو بادی النظر میں میرے سمجھانے سے تمہاری تشفی نہ ہوگی۔ اگر تمہیں یہ مسئلہ تحقیق کرنا ہے تو تم کچھ روز مسجد کے حجرہ میں دل یکسو کر کے بیٹھ جاؤ۔ تم پر یہ مسئلہ خود کھل جائے گا۔ آپ نے یہ منظور کیا اور علیحدہ حجرہ میں بیٹھ گئے اور بعد چند روز کے آپ انا انا کہنے لگے اور مسئلہ وحدت الوجود کا آپ کے اوپر کھل گیا۔ اسوقت آپ شیخ سے بیعت ہوئے اور شیخ کی خدمت میں رہنے لگے اور حالت آپ کی بہت جلدی ترقی کر گئی۔ یہانتک کہ شیخ نے آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ جب شیخ نے خلافت عطا فرمائی تو آپ نے متعجب ہو کر کہا

کہ مجکو خلافت کیسی میں نے کیا کسب کیا ہے اور جو میں نے بزرگوں سے سنا ہے یا
کتابوں میں دیکھا ہے وہ بات میرے اندر کوئی نہیں پائی جاتی۔ شیخ نے فرمایا کہ گھبراؤ
مت آج شبکو میرے پاس آکر بیٹھو سب بات پیدا ہو جاوے گی آپ خاموش ہو گئے۔
اور شب کو شیخ کی خدمت میں تنہا حاضر ہوئے۔ برکت صحبت شیخ سے رازہائے
بستہ کا انکشاف ہو گیا یعنی تمام مقامات کھل گئے بعد چندروز کے شیخ نے آپ کو
صدرپور وطن جانے کی اجازت دیدی آپ وہاں گئے اور کچھ عرصہ تک ٹھیرے
پھر آپ ردولی تشریف لے گئے اور وہاں سے واپس ہو کر آپ نے الہ آباد کی سکونت
اختیار کی ابتدا میں آپ کے اوپر بہت تنگی گذری اور پھر بہت بڑا قبول عظیم پایا۔
اور اس زمانہ میں بہت بڑے اکابر وقت و بزرگ و باخدا بیمثل تصور کئے جاتے تھے
کہ آپ کی توجہ بیماروں پر بغایت موثر تھی۔ اور علوم ظاہری میں علمائے وقت سے
سبقت لے گئے تھے۔ چنانچہ تصنیفات آپ کی بہت ہیں جیسے کتاب شرح فصوص وغیرہ
وفات آپکی بروز پنجشنبہ ۹۔ رجب ۵۸ سنہ ہجری میں ہوئی۔ مزار پرانوار الہ آباد میں ہے۔

مختصر کیفیت	سنہ وفات
ذکر سید شاہ محمدی خلیفہ شاہ محب اللہ الہ آبادی قدس اللہ سرہ مولد قصبہ امروہہ مرقد اکبرآباد وفات ۲۳۔ رجب	۱۱۰۷ ہجری
ذکر سید شاہ محمد حامد مکی خلیفہ شاہ محمدی قدس اللہ سرہ۔ مولد مکہ معظمہ مرقد امروہہ۔ وفات ۱۱ رجب	۱۱۴۰ ہجری
ذکر سید۔ شاہ عضد الدین بن شیخ حامد برادر زادہ حضرت شاہ محمدی قدس اللہ سرہ مولد و مرقد قصبہ امروہہ وفات ۲۷۔ رجب	۱۱۷۲ ہجری
ذکر سید۔ عبدالہادی یالقوبے صدیقی خلیفہ شاہ عضد الدین قدس اللہ سرہ مولد و مرقد قصبہ امروہہ۔ وفات روز جمعہ ۴۔ رمضان۔	۱۱۹۹ ہجری
ذکر سید عبدالباری نبیرہ حضرت عبدالہادی قدس اللہ سرہ۔ مولد و مرقد	

ذکر حضرت شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت سید عبدالباری امروہی کے ہیں آپ کا حال بزرگوں سے ایسا سنا گیا ہی کہ آپ ولایت کے رہنے والے سید فاطمی تھے اور ابتدا میں آپ سید رحم علی صاحب قادری سے بیعت تھے کہ جسکا نسب طریقت یہ ہے کہ شاہ عبدالرحیم مرید سید رحم علی کے وہ مرید سید عبدالرزاق کے وہ مرید سید عبدالحی کے وہ مرید سید محمد غوث کے وہ مرید سید ابو محمد کے وہ مرید سید شاہ محمد کے وہ مرید قمیص الاعظم کے وہ مرید سید الیاس کے وہ مرید سید عبدالحق کے وہ مرید سید مولانا مغربی کے وہ مرید سید احمد قدسی کے وہ مرید سید عبدالقادر کے وہ مرید سید عبدالوہاب کے وہ مرید سید موسی کے وہ مرید سید یحیی زاہد کے وہ مرید سید زین الدین کے وہ مرید سید عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے۔ آپ سیر ہندوستان کی کرتے ہوئے پھرتے تھے کہ سیر کرتے کرتے امروہہ جا نکلے اور بخدمت سید عبدالباری حاضر ہوئے۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ سید عبدالباری کے چہرہ پر ایک حلقہ زرد رنگ کا نمودار ہوا اور تمام چہرہ پر پھیل گیا۔ یہ دیکھکر آپ کو کیفیت ہنسی کی طاری ہوئی۔ اور بہت دیر تک آپ پر رہی پھر آپ سید صاحب موصوف سے بیعت ہوئے اور کچھ عرصہ تک خدمت میں رہکر بعد حصول خلافت آپ سہارنپور آکر مقیم ہوئے آپ کی صحبت بابرکت سے مخلوق کو فیض تھا۔ اتفاقاً اوسی عرصہ میں شاہ سید احمد صاحب مجاہد سکھوں پر جہاد کرنے کی غرض سے سہارنپور تشریف لائے آپ بھی بہمراہی سید صاحب جہاد کے واسطے گئے۔ ۲۷۔ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ ہجری میں بمقام پنجتار آپ شہید ہوئے۔

ذکر حضرت میاں جی شاہ نور محمد جھنجانوی علوی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی کے تھے آپ بہت بڑے شیخ زمان صاحب

طریقت وصاحب فیض ہوئے ہیں آپ رہنے والے جھجانہ کے تھے۔ مگر آپ معلم گیری بمقام لوہاری جو قریب تھانہ بھون کے ہے کیا کرتے تھے اور اکثر اسی جگہ رہتے تھے آپ سے بہت مخلوق خدا کو فیض ہوا اور بہت کچھ کرامتیں آپ سے ظاہر ہوئیں۔ آخیر وقت میں آپ بیمار ہو کر لوہاری سے جھجانہ چلے گئے تھے وہاں جاکر ۶۔ شوال ۱۲۵۹ھ ہجریہ میں وفات پائی۔ مزار پر انوار جھجانہ میں ہے۔ آپ کے خلیفہ یہ ہیں۔ حافظ ضامن صاحب شہید۔ وحضرت حاجی امداد اللہ صاحب۔ ومولوی شیخ محمد صاحب قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر فی سبیل اللہ فاروقی تھانوی مکی قدس اللہ سرہ العزیز آپ بہت بڑے شیخ المشایخ امام الطریقت کاشف الحقیقت قطب الزمان محبوب خلایق شہرہ آفاق عالم میں ہوئے ہیں اور بہت مخلوق خدا آپ سے فیضیاب ہوئی اور بڑے بڑے مشایخ نے آپ سے استفادہ کیا اور تمام روے زمین پر آپکا فیض پہونچا۔ کوئی ملک ایسا نہیں معلوم ہوتا کہ جہاں آپ کا خلیفہ نہوا اور کوئی بشر ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ جو آپ کے حالات سے واقف نہ ہو آپ عجیب منبع الفیوض وبرکات تھے۔ میں نے خود مکہ معظمہ میں دیکھا کہ علاوہ صلحاے ہند کے ہمیشہ آپکے گرد شام ومصر وروم ودیگر ممالک کے برگزیدہ علما ومشایخ جمع رہتے تھے آپ اصل رہنے والے تھانہ بھون کے تھے۔ بعد غدر آپ مکہ معظمہ کو ہجرت کر گئے اور اسی جگہ بروز چہارشنبہ ۱۲۔ جمادی الآخر ۱۳۱۷ھ ہجری میں وفات پائی۔ مزار پر انوار جنت المعلی میں ہے۔ قریب مزار مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب جنہوں نے ۱۳۰۸ھ ہجریہ میں وفات پائی۔ خلفائے آپ کے بہت ہیں مگر مشہور خلیفہ آپکے مولوی رشید احمد گنگوہی سلمہ وحاجی محمد عابد صاحب دیوبندی سلمہ ومولوی محمد قاسم صاحب رحمتہ اللہ علیہ ومولوی محمد یعقوب صاحب رحمتہ اللہ علیہ وحکیم ضیاء الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ ہیں

مفصل حالات آپکے شمایل امدادیہ سے معلوم ہوسکتے ہیں۔

ذکر سلسلہ نظامیہ

ذکر حضرت شیخ نظام الدین سلطان الاولیا بدایونی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلفائے نامدار و محرمان اسرار و محبان باوقار شیخ فرید الملت والدین گنج شکر اجودھنی کے کے ہیں آپ کا نام نامی محمد ابن احمد بن علی بخاری ہے اور آپ کا لقب مبارک سلطان المشایخ اور نظام اولیا۔ آپ محبوبان و مقربان درگاہ الہی سے ہیں دیار ہندوستان آپکے آثار برکات انوار سے مملو و مشحون ہے آپ بدایون میں تولد ہوئے جب آپ پانچ برس کے ہوئے آپ کے والد بزرگوار کا انتقال ہوگیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ بی بی زلیخا نے آپ کی پرورش و تربیت میں بہت جانفشانی کی۔ آپنے دہلی میں علوم حدیث و تفسیر و صرف و نحو و منطق و معانی وادب تحصیل کیا اور پھر اجودھن تشریف لے گئے۔ اور بشرف صحبت شیخ نجیب الدین متوکل بخدمت شیخ فرید الدین حاضر ہوکر بیعت سے مشرف ہوئے اور مجاہدہ و ریاضت میں پڑے اور چھہ پارہ قران مجید کے حضرت گنج شکر قدس اللہ سرہ سے بتجوید سیکھی اور چھہ باب عوارف کی بہی سند حاصل کی پوچھا کہ کیا حکم ہے تعلیم کو ترک کروں اور نوافل میں مشغول ہوں فرمایا ہم کسی کو تعلیم سے منع نہیں کرتے ہیں وہ بہی کرو یہی کر یہانتک کہ کون غالب آتا ہے درویش کو قدرے علم چاہیئے۔ بعد اس کے آپ نعمت خلافت سے مشرف ہوئے اور دہلی میں بموضع غیاث پور کے کہ اب خانقاہ اسی جگہ ہے ساکن ہوئے ابتدا میں آپ پر بہت تنگی ہوئی اور پھر قبول عظیم پایا۔ اور ابواب فتوح آپ پر مفتوح ہوئے کہ جسپر سلاطین زمانہ حسد کرتے تھے اور نقصان اوٹھاتے تھے آپ تنہا شب کو حجرہ میں رہتے تھے اور دروازہ بند فرما لیتے تھے ساری رات راز و نیاز میں رہتے تھے جب دن ہوتا تو جس کسی کی نظر آپ کے

جمال باکمال پر پڑتی تو تصور کرتا کہ ایک مست ہیں اور از بس بیداری شب سے آپ کی مبارک آنکھیں سرخ رہتی تھیں۔ چنانچہ امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے وصف میں یہ شعر کہا ہے شعر

تو شبینہ مے نمائی بہ بر کہ بودی امشب۔ کہ ہنوز چشم مستت اثر خمار داد۔

نکتہ۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ میں اور حضرت محبوب سبحانی میں کیا فرق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ بیاہے تھے اور میں آنکھ لگے ہوں۔

اس جگہ تبرکاً بعض ملفوظات آپکے لکھے جاتے ہیں۔

فرمایا بعض اولیاء اللہ کو اپنی ولایت کا علم ہوتا ہے اور بعض کو نہیں ہوتا۔

فرمایا کہ ولایت ایمانی اور عرفانی کو زوال جائز ہے۔ ولایت احسانی کو زوال نہیں۔

فرمایا عشق اولیا کا اون کی عقل پر غالب ہوتا ہے۔

فرمایا کہ مجھکو واقع میں ایک کتاب دی اوس میں لکھا ہوا تھا کہ جبتک تجھ سے ہو سکے دل کو راحت پہونچا اسلئے کہ دل مومن کا ربوبیت کا محل ہے

فرمایا کہ بازار قیامت میں کسی سامان کو ایسا رواج نہ ہوگا جیسا کہ دریافت دلوں کا ہوگا

فرمایا کہ قفل سعادت کی بہت کنجیاں ہیں سب کنجیوں کے ساتھ تمسک کرنا چاہیے۔ اگر ایک سے نہ کھلے شاید دوسری سے کھلجائے

فرمایا کہ جسوقت خواجہ نے مجکو خلافت دی تو فرمایا کہ حق تعالی نے تجھے علم دیا۔ عقل دی عشق دیا جسمیں یہ تین صفتیں ہوں وہ شایان خلافت مشائخ کا ہوتا ہے اوس سے یہ کام خوب بنتا ہے۔

فرمایا شیخ احمد بدایونی رحمتہ اللہ تعالی اُمّی تھے تمام مسایل شرعیہ کی تحقیق میں رہتے تھے جب انہوں نے دنیا سے رحلت کی تو ایک رات میں نے انکو خواب میں دیکھا وہ اسی طرح پر حکم متفہو یعنی حسب عادت مجھسے مسائل احکام شرعیہ پوچھتے تھے۔ میں نے کہا کہ یہ جو تم پوچھتے ہو حالت

حیات میں کام آتا ہے کیا تم مرے نہیں ہو. کہا. تو اولیاء خدا کو مردہ کہتا ہے. رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مولانا احمد رحمتہ اللہ علیہ حافظ مرد خدا و دانشمند تھے ایک وقت میرا ارادہ شیخ شکر گنج رضی اللہ عنہ کی زیارت کا تہا کہ عدو قصبہ سرسے میں میری ملاقات ان سے ہوئی. کہا کہ جسوقت تم روضہ متبرکہ شیخ پر پہونچو تو میرا اسلام پہونچانا - اور کہنا کہ میں دنیا نہیں طلب کرتا ہوں اس کے طالب تو بہت ہیں اور عقبی بھی یہی حکم رکھتی ہے - میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ.

حکایت کسی متعلم نے اور ونکی ہڈیوں کے ساتھ تہوڑی سی مٹی راہ سے اٹھا کر ایک کاغذ میں لپیٹ لی جسوقت آپ کی خدمت شریف میں ہر ایک آدمی نے اپنا اپنا ہدیہ پیش کیا متعلم نے بھی اس کاغذ کی پوڑیا کو سربستہ رکھدیا خادم نے حسب معمول بعد پیشکش اون ہدایا کا اٹھانا شروع کیا. جب نوبت اس کاغذ کی پوڑیہ کی آئی فرمایا کہ اسکو اسجگہ رہنے دے یہ سرمہ شریف خاص ہماری آنکھ کے واسطے ہے وہ متعلم تائب ہوا. آخر وقت میں کہ جب آپ اس عالم سے رحلت فرماتے تھے پوچھتے تھے کہ نماز کا وقت ہوا اور میں نے نماز پڑھلی یا نہیں. حاضرین عرض کرتے کہ آپنے نماز پڑھ لی ہے تو فرماتے کہ دوبارہ پڑھ لیں. آپ ہر نماز کو مکرر ادا فرماتے تھے. وفات آپ کی بروز چہارشنبہ ۱۶ - ربیع الآخر سنہ ۲۵ ہجری میں ہوئی. عمر شریف آپکی اکیانوے یا چورانوے برس کی ہوئی. مزار پر انوار آپ کا دہلی کہنہ میں ہے. مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں شیخ نظام الدین شیرازی وفات سنہ ۱۸ ہجری مزار دہلی و قاضی محی الدین کاشانی وفات سنہ ۱۹ مزار دہلی. و خواجہ علاؤالدین بن شیخ بدرالدین سلیمان وفات سنہ ۳۰ ہجری مزار اجودہن - و خواجہ شمس الدین خواہرزادہ امیر خسرو شاعر وفات سنہ ۲۲ ہجری و خواجہ امیر خسرو بن امیر سیف الدین تولد بمقام مومن آباد عرف پٹیالہ وفات بروز چہارشنبہ ۱۶ - شوال سنہ ۲۵ ہجری مزار دہلی - و مولانا مویدالدین وفات سنہ ۲۶ ہجری. و شیخ وجیہ الدین یوسف وفات سنہ ۲۵ ہجری مزار چندیری و خواجہ محمد امام بن بدرالدین اسحاق وفات سنہ ۳۱ ہجری و شیخ حسام الدین ملتانی وفات سنہ ۳۵ ہجری

مزار شہر پٹن گجرات و خواجہ فخر الدین روزنی وفات سنہ ۷۳۶ ہجری و حسن علائی سنجری وفات سنہ ۷۳۶ھ مزار دیوگیر و مولانا ضیاء الدین برنی وفات سنہ ۷۳۸ ہجری مزار دہلی بعض کہتے ہیں برن یعنی بلند شہر و شیخ برہان الدین غریب وفات سنہ ۷۴۱ ہجری مزار دیوگیر و شیخ حسام الدین سوختہ نبیرہ خواجہ معین الدین وفات سنہ ۷۴۱ ہجری مزار سانبر و شیخ عزیز الدین صوفی وفات سنہ ۷۴۱ ہجری۔ و شیخ شمس الدین یحییٰ وفات سنہ ۷۴۷ ہجری و مولانا فخر الدین رازی وفات سنہ ۷۴۸ ہجری۔ و شیخ اخی سراج الدین بدایونی وفات سنہ ۷۵۸ ہجری مزار ملک بنگالہ۔ و شیخ قطب الدین منور وفات سنہ ۷۶۰ھ و شیخ علاؤ الدین نیلی وفات سنہ ۷۶۲ ہجری و شیخ حمید قلندر وفات سنہ ۷۶۴ ہجری و سید مبارک کرمانی وفات سنہ ۷۸۰ ہجری قدس اللہ تعالے اسرارہم۔

ذکر حضرت سید شیخ نصیر الدین محمود اودہی چراغ دہلوی بن سید عبد اللطیف یزدی بن سید یحییٰ قدس اللہ سرہ العزیز آپ کا نام و کام دونوں محمود ہیں آپ خلیفہ ہیں حضرت نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ کے کہ اون کے صاحب سر و وارث احوال بغایت اتباع شیخ کا رکھتے تھے اور آپ صاحب اسرار و زبدۃ الابرار و عابد عظیم و زاہد کریم تھے اور طریقہ آپ کا فقر و فاقہ و صبر و رضا و تسلیم تھا۔ بعد انتقال حضرت سلطان المشائخ ولایت دہلی کی آپ کو ملی آپ نہایت متبع سنت تھے جس مجلس میں کہ مرید شیخ کے سرود سنتے تھے آپ اس سے اٹھ جاتے تھے ایک مرتبہ دوستوں نے بیٹھنے کی تکلیف دی فرمایا کہ خلاف سنت ہے انہوں نے کہا کہ تم اپنے پیر کے مشرب سے پھر گئے۔

فرمایا حجت نہیں ہوتی ہے دلیل کتاب و سنت سے چاہیے لوگوں نے یہ بات شیخ کی خدمت میں پہونچائی۔

فرمایا وہ سچ کہتا ہے حق وہی ہے جو وہ کہتا ہے۔ سیر الاولیا میں لکھا ہے کہ حضرت نظام الدین اولیا کی مجلس میں مزامیر نہ تھے اور تصفیق نہ کرتے یعنی ہاتھ پر ہاتھ نہیں مارتے تھے۔ بلکہ یاروں کو اس سے منع فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ خوب نہیں کرتے ہیں اور آپ فرماتے ہیں

کہ غم ایمان کا کھانا چاہیے۔ ورپے کرامت کے نہ ہونا چاہیے یہ بھی حضرت چراغ فرماتے ہیں کہ میں حیران ہوں کہ خلق بدون مشاہدہ کیونکر جیتی ہے۔ خیر المجالس میں لکھا ہے کہ ایک عزیز نے آپ سے پوچھا وہ حال کہ درویشوں کو ہوتا ہے کہاں سے ہے اور کیوں کر ہے فرمایا حال نتیجہ ہے صحبت اعمال کا اور عمل دو طرح ہے۔ ایک تو جوارح یعنی اعضا سے اور وہ معلوم ہے اور دوسرا عمل دل کا ہے اوسکو مراقبہ کہتے ہیں۔ وَالْمُرَاقِبَةُ اِنْ تَلَازِمَ قَلْبُكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَاظِرٌ اِلَيْكَ یعنی تو اپنے دل میں اس بات کا علم لازم کرے کہ اللہ تعالےٰ تیری طرف دیکھ رہا ہے۔ فرمایا اگر درویش رات کو بہو کا سوجائے اور آخر رات کو جاگے اور مشغول ہو اور باطن کا کسی چیز سے تعلق نہ ہو تو نزول الانوار کا ارواح پر مشاہدہ کرے اور فرمایا کہ نظر دل پر رکھے اور دل کو طرف حق کی متوجہ شمار کرے اور ساتھ اس کے مشغول کرے اور غیر حق کو دل سے نفی کر کے بیٹھنا چاہیے۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط قدر مطلوب کو نہیں جانتے ہیں اس لئے مجاہدہ اختیار نہیں کرتے" فرمایا قبول اعمال کا جذبہ پر موقوف ہے یعنی ہر عمل کہ کرتے ہیں جب تک جذبہ نہیں آتا ہے قبول نہیں ہے جسوقت جذبہ اوس کے حال کا نامزد ہوگا تو جو عمل وہ کریگا قبول ہوگا اور اُس جذبہ کا وقت معین نہیں ہے لیکن جذبہ کے مراتب ہیں۔ جذبہ عوام کا توفیق پاتا ہے اعمال میں جذبہ خواص کا توجہ قلب کی ہے طرف حق کے ساتھ انقطاع کے اوسکے ماسوا آپ ملک اودھ میں پیدا ہوئے اور نو سالہ تھے کہ آپ کے والد ماجد نے انتقال کیا آپ کی والدہ نہایت نیک ورابعہ عصر تھیں آپ کی تربیت و تعلیم علوم میں بہت کوشش کی اول آپ کو بخدمت مولانا عبد الکریم شیروانی کے سپرد کیا اور بعد رحلت ان کے بخدمت مولانا افتخار الدین گیلانی کے سپرد کیا وہاں آپ نے علوم ظاہری سے فراغ حاصل کیا مگر حالت تعلیم میں ہی آپ کا یہ حال تہا کہ آثار ترک و تجرید و محاسن اخلاص و مجاہدہ نفس رکھتے تھے کہ نماز باجماعت ادا کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ آخر چالیس برس کی عمر میں آپ دہلی

تشریف لائے اور بخدمت حضرت سلطان المشائخ کے بیعت سے مشرف ہوئے۔
اور ایک مدت تک خدمت میں حاضر رہے اور مجاہدہ کرتے رہے بعد از ان خرقہ خلافت
کا حضرت نظام اولیاء کے ہاتھ سے پہنا اور بخطاب محمود گنج و بلقب چراغ دہلی مشہور ہوئے
وفات آپ کی بشب جمعہ ۱۸ ماہ رمضان و یا ۱۶ سنہ ۷۵۷ھ ہجری یا سنہ ۷۵۲ھ میں ہوئی مزار آپ کا
دہلی میں ہے اور خلیفہ آپ کے یہ ہیں میر سید محمد گیسو دراز و میر سید محمد بن جعفر المکی الحسنی
وفات سنہ ۸۹۱ھ ہجری و ملک زادہ احمد وفات سنہ ۷۷۴ھ ہجری و مولا معین الدین عمرانی وفات سنہ ۷۶۱ھ
و میر سید علاء الدین برادر زادہ مخدوم جہاں گشت و شیخ یوسف تحفۃ الصلح وفات سنہ ۷۷۸ھ ہجری
و محمد وجیہ ادیب و سید علاء الدین کنتوری و قاضی محمد شادی فاضل وفات سنہ ۸۰۱ھ ہجری و شیخ سلیمان
رودلی و شیخ محمد متوکل کنتوری وفات سنہ ۷۶۲ھ ہجری و شیخ دانیال وفات سنہ ۸۰۴ھ ہجری و شیخ قوام الدین
وفات سنہ ۸۰۲ھ ہجری مزار لکھنو و قاضی عبد المقتدر وفات ۲۸ محرم سنہ ۷۹۰ھ ہجری مزار دہلی و مولانا
خواجگی وفات سنہ ۸۱۹ھ ہجری مزار کالپی و مولانا احمد تھانیسری وفات سنہ ۸۲۰ھ ہجری مزار کالپی۔
و شیخ کمال الدین خواہر زادہ آنجناب وفات سنہ ۷۵۶ھ ہجری مزار دہلی و شیخ صدر الدین حکیم و شیخ
سعید اللہ کیسہ دراز وغیرہ وفات سنہ ۸۰۶ھ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ صدر الدین طبیب دہلوی قدس اللہ سرہٗ

آپ خلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی و منظور نظر حضرت سلطان المشائخ کے ہیں آپ کے والد حضرت
سلطان المشائخ کے مرید تھے اور سوداگری کیا کرتے تھے مگر کچھ اولاد نہیں تھی۔ حضرت
محبوب الٰہی سے عرض کیا۔ آپ نے ان کی پشت سے اپنی پشت ملائی اور فرزند ہونے کی
خوش خبری دی چنانچہ اوسی شب آپ کی والدہ پیر سالہ کو حمل رہا اور بعد نو ماہ کے آپ پیدا ہوئے
آپ کے والد خدمت میں شیخ کے لیکر حاضر ہوئے۔ شیخ نے گود میں لیا اور اپنے ہاتھ سے خرقہ
پہنایا اور پھر حضرت نصیر الدین کو دیا اور تاکیداً فرمایا کہ تربیت ظاہری و باطنی اس لڑکے
میں حتی الامکان اپنے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑو چنانچہ آپ نے سایہ عاطفت شیخ نصیر الدین

میں پرورش پائی اور کاملین وقت ہوئے آپ کی تصانیف حقایق و معارف میں بہت ہیں

نقل ہے کہ ایک مرتبہ جنات میں کوئی بیمار ہوا جنات آپکو علاج کے واسطے لے گئے۔ جب اوسکو آرام ہوگیا آپ کو خط لکھکر دیا کہ فلان رنگ کا کتا فلان کوچہ شہر میں پھرتا ہے اوسکو دکھا دینا اور رخصت کیا آپ نے ویسا ہی کیا کتا دیکھ کر آپ کو ایک زمین پر لے گیا اور اس زمین کو کھودا اس میں خزانہ بے شمار نکلا آپ اسکو لے آئے اور راہ خدا میں صرف کردیا۔ وفات آپ کی [illegible] ہجری میں مزار آپ کا قلعہ علائی بیرون شہر دہلی۔

ذکر حضرت شیخ فتح اللہ اودھی قدس سرہٗ۔ آپ خلفائے مستقیم و یاران صمیم و محبان قدیم شیخ صدر الدین طبیب دولھا کے ہیں آپ بہت بڑے عالم دہلی کے تھے اور جامع مسجد دہلی میں وعظ و پند کیا کرتے تھے جب جذبہ حقیقی نے آپ کو کھینچا تو آپ شیخ صدر الدین حکیم سے مرید ہوئے اور ریاضت و مجاہدات کرنے شروع کئے۔ لیکن باوجود ریاضت شاقہ اور فقر و فاقہ کے فتوح کار نہوئے اور پیر روشنضمیر سے اس امر کی شکایت کی۔ فرمایا ترک تدریس کر اور جو کتاب تیرے پاس ہیں انکو باہر لا چنانچہ ایسا ہی کیا مگر چند کتابین اپنے پاس رکھ لیں پھر بھی مقصود حاصل نہوا۔ آخر بقیہ کو بھی آپ نے برلب دریا لیجاکر دھوڈالا اور روتے جاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ ماسوائے اوس کے کچھ باقی نرہے۔ فوراً مقصود کو پہونچے اور کاملین وقت ہوئے اور ہزارہا طالبان حق کو خدارسیدہ کیا۔ چنانچہ شیخ قاسم دہلوی و شیخ علے تاج جونپوری وفات [illegible] ہجری۔ و شاہ عاشقان موسی و حاجی چراغ ہند ظفرآبادی و شیخ جمال گوجرو شیخ مظفر بلخی وغیرہ آپکے خلیفہ ہیں وفات آپ کی [illegible] ہجری میں ہوئی مزار آپ کا بدایون میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ سعد اللہ قدس اللہ سرہٗ۔ آپ خلیفہ حضرت شیخ فتح اللہ اودھی کے ہیں آپ بہت بڑے مشایخ طریقت تھے مگر حال اپنا ہمیشہ پوشیدہ رکھا کسی پر یہ اظہار نہوا کہ آپ کا کیا حال اور طریق ہے وفات آپ کی ۱۷۔ ذیقعد [illegible] ہجری میں

ہوئی اور مزار ادوھ میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ درویش محمد بن محمد قاسم اودھی قدس اللہ سرہ آپ خلیفہ حضرت سعد اللہ اودھی کے اور پیر حضرت عبد القدوس گنگوہی کے ہیں آپ بہت بڑے عالم بعلوم ظاہری و باطنی و مقبول و عاشق خدا تھے آپنے اپنی تمام عمر ریاضت و مجاہدہ میں صرف کی اور جابجا مشائخ کی خدمت میں گئے اور کئی طریق سے سلسلہ طریقت حاصل کیا۔ اور مخلوق خدا کو فیضیاب کیا۔ وفات آپ کی ۱۴ صفر ۹۰۸ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار اودھ میں ہے۔

سلسلہ دیگر نظامیہ

ذکر حضرت مخدوم جلال الدین جہانیان جہان گشت قدس اللہ سرہ آپ کا ذکر سلسلہ سہروردیہ میں آویگا آپ اس سلسلہ میں خلیفہ حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے ہیں

ذکر حضرت مستجاب قاضی سید عبد الملک بعرف سید اجمل بہرائچی قدس اللہ سرہ العزیز آپ مستجاب حاجات مصدر برکات و زبدہ عارفان و خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت و شاہ بدیع الدین مدار کے ہیں آپ نہایت صاحب ریاضت و مجاہدہ تھے آپ نے کئی سلسلوں سے خلافت پائی۔ اور ہمیشہ اسی تلاش میں رہتے رہے جہاں کسی بزرگ صاحب سلسلہ کا حال سنا فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر آخیر میں آپ ساکن بہرائچ ہوئے اور قبول عظیم پایا کہ تمام مخلوق غریب و امیر و بادشاہ آپ کے حلقہ بگوش و مطیع تھے۔ وفات آپ کی ۵ ۲۰ رمضان ۷۶۲ھ ہجری میں ہوئی مزار بہرائچ میں ہے۔

ذکر حضرت سید بڈھن بہرائچی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ حضرت سید اجمل بہرائچی و پیر حضرت شیخ درویش محمد بن محمد قاسم اودھی کے ہیں آپ واقف رموز صوری و معنوی باوصاف جذب و استغراق و شوق و ذوق کے موصوف تھے اور آپ قطب الوقت سمجھے جاتے تھے۔ وفات آپ کی ۲۰ شوال ۸۸۰ھ ہجری میں ہوئی مزار بہرائچ میں ہے۔

سلسلہ تیسرا نظامیہ

ذکر حضرت میر سید محمد گیسو دراز بن سید یوسف حسینی چشتی دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ عظمائے اولیائے حق میں وکبرائے مشائخ متقدمین وخلیفہ راستین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے ہیں آپ ایک رفیع ومراتب منیع وکلام عالی رکھتے تھے۔ آپ درمیان مشائخ چشت اہل بہشت کے مشربی تھے اور آپ اسرار حقیقت وطریقت ومعرفت میں مخصوص تھے آپ اوایل حال میں سکونت دہلی رکھتے تھے بعد انتقال پیر روشنضمیر کے آپ ملک دکن تشریف لے گئے اور وہاں کے تمام آدمی مطیع ومنقاد ہوئے اور آپ نے قبول عظیم پایا اور ہزاروں آدمی خدارسیدہ ہوئے اور ہزاروں سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے اسیواسطے آپ غریب نواز سید محمد گیسو دراز مشہور ہوئے ولادت آپکی سنہ ۷۲۰ ہجری میں ہوئی اور وفات آپکی سنہ ۸۲۵ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپکی ایک سو پانچ برس کی ہوئی۔ مزار آپ کا ملک دکن شہر گلبرگہ میں ہے آپکے مشہور خلیفہ یہ ہیں۔ میر سید ید اللہ نبیرہ آنحضرت وفات سنہ ۸۵۹ ہجری و شیخ علاؤالدین قریشی وفات سنہ ۸۵۲ ہجری و شیخ ابوالفتح علائی قریشی کالپوی وفات سنہ ۸۶۳ ہجری مزار کالپی و شیخ حمزہ و سید صدرالدین قدس اللہ سرہم

ذکر حضرت سید صدرالدین اودہی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ میر سید محمد گیسو دراز کے ہیں آپ کمالات ظاہری وباطنی میں آراستہ وجذبہ عشق ومحبت میں پیراستہ وزہد تقوی میں معرف تھے آپ سے کشف وکرامتیں بہت ظہور میں آئیں اور مخلوق خدا کو بہت فیض ہوا۔ وفات آپ کی ۱۵۔ ربیع الاول سنہ ۸۶۰ھ میں ہوئی۔ مزار اودھ میں ہے

ذکر حضرت شیخ مبیان بن حکیم اودہی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت سید صدرالدین اودہی کے اور پیر حضرت درویش محمد بن محمد قاسم اودہی و شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے ہیں آپ قطب الاقطاب ومظہر خوارق وکرامات تھے آپ سے بہت بڑا فیض ہوا اور تمام مخلوق آپکے مطیع ومنقاد تھی اور عمر شریف آپکی ڈیڑھ سو سال کی ہوئی۔ وفات آپکی ۱۶ جمادی الآخر سنہ ۹۰۹ یا سنہ ۹۱۰ ہجری میں ہوئی۔ مزار اودھ میں ہے

جلد دوم

دربیان حالات سلسلہ نقشبندیہ عابدیہ

ذکر حضرت غواص بحر تجرید گوہر صدف تفرید شیخ الاسلام خلیفہ پیر انام قاتل الکفرۃ والزندیق الامام علی التحقیق المسمے بالعتیق امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ آپ کی کرامات و معاملات آیات و دلائل سے بے حد ظاہر ہیں اور مشائخ طریقت آپ کو ارباب مشاہدہ اول جانتے ہیں۔ آپ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے اور کفار قریش سے طرح طرح کی تکلیفیں اوٹھائیں اور غار ثور اور ہجرت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ خلیفہ ہوئے اُسوقت آپ سے زیادہ کوئی مقدم صحابیوں میں نہ تھا۔ اور آپ نے بہت کارنمایاں کئے اور دین اسلام کی جڑ کو ایسا استحکام دیا کہ جسکے سبب سے آج دین اسلام تمام دنیا میں نمایان ہے اور تمام اصحابہ اور خلفائے آپ کی پیروی کر کے تمام دنیا میں اسلام پھیلا دیا۔

آپ بروز پنجشنبہ ۱۵۔ ربیع الاول بعد دو سال چہار ماہ واقعہ فیل سے مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور کچھ کم دو برس آپ خلافت پر جلوس فرمارہے۔ شب سہ شنبہ ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳ھ میں وفات پائی۔ عمر شریف آپ کی ترسیٹھ برس کی ہوئی۔ مدفن آپ کا مدینہ منورہ پہلو

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہے واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تمام ملک عرب فتح ہو چکا تھا آپ کے وقت. بصرہ سواد اہواز انبار عین التمر ودومتہ الجندل

خلیفہ دوم کے وقت میں دمشق طبریہ بعلبک ملک روم مرج الروم حمص حمی شیراز قنسرین حلب اجنادین بیت المقدس مداین بابل ساباط حلوان موصل مصر

خلیفہ سوم کے وقت میں اذربائجان آرمینا بلاد روم شہر کارزوم قلعہ بحیرہ طرابلس افریقہ جزیرہ سایپرس جزیرہ قبرس جزیرہ روس قلعہ اصطخر اور جور طبرستان جرجان نیشاپور بلخ۔

خلیفہ سویم کے وقت میں یہ حد ملک کی ہو گئی تھی۔ جنوب میں یمن تک مغرب میں ساحل افریقہ تک شمال میں قریب قسطنطیہ تک مشرق میں سرحد ہندوستان تک۔ ولید بن عبد الملک کے وقت میں ترکستان اندلس اسپین۔ اس ملک میں اب مسلمان نہیں جو ہیں غریب مزدوری پیشہ ہیں۔ ماوراء النہر سے فرغانہ تک کابل سے ملتان تک ہندوستان میں سندھ تک۔ اور علاء الدین خلجی کے وقت میں تمام ہندوستان فتح ہوا اور چین کہ جس میں اب سات کروڑ مسلمان ہیں یا مجمع الجزائر جاوہ وغیرہ بذریعہ تجارت و وعظ مسلمان ہوئے

مامون رشید کے وقت میں چودہ قلعہ روم کے فتح ہوئے سلجوقیوں کے وقت میں تمام داغستان بلکہ سرحد اندروس تک اور مغلوں کے وقت میں نصف سلطنت روس تک اور سلطنت ترکی میں یورپ سرحد فرانس واسٹریا تک اور پھر دوبارہ جنرل عقبہ نے بعہد اموی خلفائے دمشق یہ ملک فتح کئے۔ مقناسہ۔ سجل ماسی۔ طہرات۔ طلمسان۔ فیضان۔ ٹیونس۔ ٹریپولی۔ الجبریہ۔ قیروان۔ مراکو۔ صحرائے اعظم تک۔ لیبیا سوڈان۔ دریائے غزال تک۔ مگر اب تو تمام افریقہ میں مسلمان پھیل گئے ہیں وہ وعظ نصیحت

سے جیسے انگلستان وامریکہ میں ؀

ذکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالے عنہ۔ کنیت آپ کی ابو عبداللہ ہے اور آپ اصحاب کبار حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیں وطن آپ کا اصفہان ہے، عمر آپ کی طویل ہوئی پہلے آپ مذہب مجوسی رکھتے تھے۔ پھر آپ نے مذہب موسوی اختیار کر لیا۔ پھر اس دین سے بیزار ہوئے اور دین نصارا اختیار کر لیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ اسلام لائے اور احباب واصحاب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں ممتاز ہوئے۔ اور آپ آخیر وقت میں مداین کے حاکم تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہٗ کے زمانہ میں ۱۰ رجب ۔ ۳۳ھ ہجری میں آپ نے مداین میں وفات پائی۔ عمر شریف آپ کی بعض قول سے ایک ہزار اور بعض سے پانسو سال اور بعض سے تین سو پچاس اور بعض سے دو سو پچاس سال کی ہوئی۔

ذکر حضرت۔ امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہٗ۔ آپ بہت بڑے کبار تابعین واعاظم فقہائے مدینہ منورہ کے تھے۔ اور آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے تربیت پائی تھی۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں۔ کہ زمانہ امام قاسم میں آپ سے کوئی زیادہ افضل علم وعمل وفضل وفقہ وحدیث وتفسیر وعلوم طریقت وحقیقت میں نہیں تھا۔ وفات آپ کی ۲۴ جمادی الاول ۱۰۱ھ یا ۱۰۷ھ یا ۱۰۸ھ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپ کی ۷۰ برس کی ہوئی۔ مزار آپ کا مکہ معظمہ ومدینہ منورہ کے درمیان میں ہے۔

ذکر حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپ کو طریقت دو طرح پر حاصل ہوئی۔ ایک سلسلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ جو آبائی چلا آتا تھا اور دوسرا سلسلہ حضرت امام قاسم بن محمد بن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوا۔ آپ کا ذکر سلسلہ

قادریہ میں آوے گا۔

ذکر حضرت بایزید بسطامی قدس اللہ باسرارہ السامی۔ لقب آپکا سلطان العارفین نام آپ کا طیفور بن عیسیٰ بن آدم بن سروشان ہے۔ آپ بڑے اولیا کبراے وخلیفہ اعظم حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے تھے۔ آپ کو فیض روحی ہوا اسواسطے آپ کو اویسی کہتے ہیں۔ آپ کے جد دین آتش پرستی سے مشرف باسلام ہوئے تھے اور آپ بسطام کے ہیں آپ کی نسبت حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بایزید ہمارے میں ایسا ہے جیسے جبرئیل فرشتوں میں۔ اور آپ مادر زاد ولی تھے اور آپ نے تیس برس مجاہدہ کیا۔ اور ملک شام میں گشت کرتے رہے۔ اور ایکسو سولہ پیر روشنضمیر کی خدمت کی۔ اور کامل ترین اولیاء اللہ ہوئے اور آپ پھر بسطام تشریف لائے اور مخلوق خدا کو فیضیاب کیا ایک بار آپ نے حالت مستی میں یہہ کلمہ فرمایا سبحانی اعظم شانی۔ جب آپ کو ہوش آیا تو مریدوں نے یہ کلمہ عرض کیا فرمایا کہ اگر اب کی مرتبہ میری زبان سے یہ کلمہ سنو تو مجھکو قتل کیجیو اور ایک ایک چھری سب مریدوں کو عطا کری اور ایک روز پھر حالت جوش میں آپ کی زبان سے یہ کلمہ نکلا مریدوں نے حسب ارشاد چھریاں مارنی شروع کین مگر کسی کا کچھہ اثر نہیں ہوا۔ جب وہ حالت جاتی رہی تو پھر مریدوں نے یہہ سب قصہ عرض کیا آپ نے فرمایا کہ بایزید اب ہے جو تم سے کلام کر رہا ہے اور اُسوقت بایزید نہ تھا۔ ولادت آپ کی سنہ ۱۳۶ ہجری میں ہوئی اور وفات آپ کی روز جمعہ ۱۵۔ شعبان سنہ ۲۶۱ ہجری میں ہوئی۔ عمر شریف آپ کی ایک سو نیس سال کی ہوئی۔ مزار شریف آپ کا بسطام میں ہے خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ شیخ مسعود خرقہ شکر بار و شیخ ابراہیم خرقہ خشت بار و شیخ محمود خرقہ ہزار میخی۔ و شاہ احمد خرقہ زند صوف و شیخ عبداللہ واستانی اور بعض شاہ بدیع الدین مدار کو بھی کہتے ہیں۔ قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس اللہ باسرارہ السامی۔ نام آپ کا علی
ابن جعفر ہے اور رہنے والے آپ خرقان کے ہیں آپ غوث وقطب زمانہ تھے اور
آپ کو فیض روحانی بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ سے ہوا آپ نے ابتدائی حال میں بارہ
برس تک نماز تہجد کی خانقاہ بایزید بسطامی میں پڑھی بعد نماز ہمیشہ قریب مزار حضرت
بایزید بسطامی کے جاتے اور فاتحہ پڑھتے اور کہتے کہ بار خدایا جو خلعت تونے بایزید بسطامی
کو عطا کیا ہے وہ مجھکو بھی عطا کر اور خرقان کو واپس آتے۔ اور مزار کو کبھی پشت نہ کرتے
اور نماز فجر باوضوئی عشائے خرقان میں پڑھتے بعد بارہ برس کے تربت حضرت بایزید
سے آواز آئی کہ اے ابوالحسن ایک جگہ بیٹھ اور خلق خدا کی رہنمائی کر آپ نے یہ سنکر
جواب دیا کہ میں اُمی ہوں نہ قران جانتا ہوں نہ اور کوئی علم رکھتا ہوں۔ پھر آواز آئی کہ
اے ابوالحسن تو جو کچھ خدا سے چاہے گا وہ پاویگا۔ اور سورہ فاتحہ شروع کر آپ نے
سورہ فاتحہ شروع کی اور خرقان کو چلے اور چلتے ہی چلتے خرقان تک تمام قران مجید
پورا کر دیا اور تمام علوم ظاہری و باطنی آپ پر کھل گئے ایک مرتبہ آپ کے ایک
مرید نے کوہ لنبیان روم پر واسطے زیارت قطب کے جانے کی اجازت چاہی آپنے
اجازت دیدی اور وہ براہ مشقت تمام وہاں پر پہونچا اور اس جگہ ایک جماعت
کو رو بقبلہ بیٹھا ہوا دیکھا۔ کہ ایک جنازہ آگے اُن کے رکھا ہوا ہے اِس مرید نے اُس
جماعت سے دریافت کیا کہ نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھتے ہو۔ کہا انتظار آنے
قطب عالم کا ہے کہ اس جگہ پانچوں وقت کی نماز ادا کرتے ہیں اور امام ہوتے
ہیں مرید یہ سنکر خوش ہوا۔ بعد ایک ساعت کے تمام جماعت اٹھی کہ قطب عالم
آگئے۔ مرید نے جو دیکھا تو شیخ ابوالحسن تھے غایت رعب و دہشت سے بیہوش
ہوگیا جب اس کو ہوش آیا تو دیکھا کہ وہ لوگ مردہ کو دفن کر چکے ہیں اور شیخ چلا گیا مرید نے
دریافت کیا کہ یہ کون شخص تھے۔ کہا کہ یہ شیخ ابوالحسن خرقانی قطب عالم تھے اب پھر

وقت عصر آوینگے۔ اسوقت مرید نہایت شرمندہ ہوا کہ میں ناحق سفر دور دراز کا کیا۔
جب وقت نماز کا آیا شیخ آئے اور نماز جماعت سے ادا کی بعد سلام کے مرید نے دامن
شیخ کا پکڑا اور بہت کچھ عذر اپنی کم فہمی کا کیا۔ اور قصور معاف کرایا اور عرض کیا کہ مجھکو
خرقان حضور لے چلیں۔ فرمایا کہ بشرطیکہ کسی سے اس حال کا ذکر نہ کرے مرید نے قبول
کیا اور پیچھے شیخ کے چلا تہوڑی دیر کے بعد خرقان میں پہونچ گئے وفات آپ کی روز شنبہ
۱۰ محرم ویا ۱۵ رمضان سنہ ۴۲۵ھ ویا سنہ ۴۱۹ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار خرقان میں ہے ؞

ذکر حضرت شیخ بوعلی فارمدی قدس اللہ سرہ العزیز آپ کا نام فضل بن محمد ہے
اور فارمد ایک قریہ ہے مضافات طوس میں جہاں آپ سکونت رکھتے تھے اور آپ بہت
بڑے مشایخ خراسان سے گذرے ہیں۔ اور آپ شاگرد امام قیشری کے تھے طریقت
آپ کو دو طرح سے حاصل ہوئی ایک اپنے والد بزرگوار حضرت ابوالقاسم گورگانی سے
اور دوم ابوالحسن خرقانی قدس اللہ اسرارہم سے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں ابتدائی جوانی میں نیشاپور
تحصیل علم میں مشغول تہا کہ شیخ ابوسعید ابوالخیر اس جگہ تشریف لائے اور میں ان کی مجلس
میں حاضر ہوا اور میں ان کا جمال دیکھکر عاشق ہوگیا اور محبت اس طائفہ کی میرے دلمیں
اثر کر گئی۔ اور ایک روز بخانہ شیخ ابوسعید گیا اور پوشیدہ بیٹھ گیا کہ شیخ مجھکو نہ دیکھے۔ شیخ
اپنے وجد میں خوشحال اور مشغول تھے۔ جب فارغ ہوئے تو مجھکو آوازدی میں نہ بولا
پھر مکرر کر آواز دی اُسوقت میں خدمت میں گیا شیخ نے آستین و تبریہ مجھکو دی اُسیوقت
قلب میرے سے روشنی ظاہر ہوئی۔ اور روز بروز بڑھتی رہی اور یہہ حال میں نے حضرت
ابوالقاسم قیشری سے کہا۔ انہوں نے مجھکو مبارکبادی دی بعد ازاں تین سال اور تحصیل
علم میں مشغول رہا ایک روز دوات میں جو قلم ڈالا تو سفیدی آئی یہ بھی حال میں نے
اپنے اوستاد سے کہا آپ نے فرمایا کہ قلم دوات وغیرہ کو ترک کر۔ اور دیگر کام میں مشغول
ہو۔ چنانچہ ایک مدت تک مجاہدات ابوالقاسم قیشری کے پاس بیٹھکر کئے اور اپنے

کار میں کشایش پائی بعد ازاں باجازت استاد بخدمت حضرت ابوالقاسم گرگانی کے گیا اور فیض یاب ہوا چونکہ خواہش ولی روز بروز ترقی پہ تھی پھر بخدمت حضرت ابوالحسن خرقانی کے گیا۔ اور فیض یاب ہوا وفات آپ کی ۴۔ ربیع الاول سنہ ۴۷۷ ہجری میں ہوئی۔ مدفن آپ کا شہر طوس میں ہے جسکو اب مشہد کہتے ہیں ولادت آپ کی سنہ ۴۳۴ ہجری میں ہوئی ہے ؞

ذکر **حضرت** خواجہ یوسف ہمدانی قدس اللہ ہا سرارہ السامی۔ آپ رہنے والے ہمدان کے ہیں اور آپ نسبت ارادت حضرت شیخ بوعلی فارمدی سے رکھتے ہیں اور امپنے ابواسحاق شیرازی و شیخ عبداللہ جوئی و شیخ احسن سمتہانی سے بھی خرقہ خلافت حاصل کیا اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی بھی مجلس میں حاضر ہو کر مستفید و مستفیض ہوئے۔ علاوہ ان کے آپ نے اور بہت اولیاء اللہ سے بھی استفادہ کیا آپ بہت بڑے عالم تھے آپ نے اصفہان و عراق و خراسان و سمرقند و بخارا کی سیر کی اور ایک مدت تک مرو میں سکونت رکھی اور پھر ہرات پہونچے اور ہر جگہ مخلوق خدا کو فیضیاب کیا۔ اور ہرات سے پھر مرو کو واپس جاتے تھے کہ راستہ میں انتقال ہوگیا وفات آپ کی ۲۷۔ رجیب سنہ ۵۳۱ھ و یا سنہ ۵۳۵ھ و یا سنہ ۵۳۶ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا مرو میں ہے۔ ولادت آپ کی سنہ ۴۴۰ ہجری میں ہوئی۔ مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں خواجہ حسن اندانی وفات ۲۶ رمضان سنہ ۵۵۲ھ ہجری۔ مزار بخارا۔ و شیخ عبداللہ برقی وفات سنہ ۵۵۵ھ ہجری مزار بخارا و خواجہ احمد یسوی وفات سنہ ۵۶۲ھ ہجری مزار قصبہ یسی قدس اللہ اسرارہم ؞

ذکر **حضرت** خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ یوسف ہمدانی و سردفتر حلقہ خواجگان نقشبندیہ کے ہیں۔ مولد آپ کا شہر غجدوان بفاصلہ ۶ فرسنگ بخارا کے ہے اور آپ کے والد بزرگوار کا نام خواجہ عبدالجلیل ہے اور آپ اولاد حضرت مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے ہیں ذکر خفی آپ سے

ہی شروع ہوا ہے آپ نے اپنے بڑے بیٹے کو یہہ وصیت نامہ لکھد یا تہا کہ اے فرزند تمکو وصیت کرتا ہوں کہ بعلم وادب وتقوی واتباع سنت وجماعت کے رہیو۔ اور نماز ساتہہ جماعت کے گذاریو اور تعلیم فقہ وحدیث وتفسیر کی رکھیو۔ اور صوفیان جاہل سے پرہیز کیجیو اور مشہور احوال اپنا اور امام وموذن وحاکم وقاضی شہر نہ ہوجیو۔ اور قبالہ پر نام اپنا نہ لکھیو اور ملوک سے صحبت نہ رکھیو۔ اور خانقاہ بنا نہ کیجیو اور آپ کو شیخ نہ کہلائیو۔ اور سماع بہت نہ سنیو۔ اور سماع سے انکار بھی نہ کیجیو۔ کم بولنا اور کم کہانا اور کم سونا اور عام خلق مردوں او عورتوں سے صحبت نہ رکھیو۔ اور طلب دنیا میں مصروف نہ ہوجیو اور بہت رونا اور کم ہنسنا اور خندہ قہقہہ سے بالکل بچنا۔ اور مخلوق خدا کو کمتر نہ جاننا اور آپ کو بہتر نہ سمجھنا۔ اور جہانتک ہوسکے خدمت خلق میں سعی کرنا کہ جان مال سے بھی دریغ نہ کرنا اور مشایخ کو جان سے عزیز رکھنا اور انکے افعال سے انکار نہ کرنا۔ اور دل کو مدام اندوہگین وبدن لاغر وچشم گریان وعمل خالص ودعائے بتضرع وجامہ کہنہ ورفیق درویش وپایہ عبادت وخانہ مسجد وقلب ذاکر وزبان شاکر ومونس ذکر ویار فکر رکہنا اور اوپر طریق خواجگان کے قایم رہیو۔ کہ ہوش دردم۔ ونظر بر قدم۔ وسفر در وطن۔ وخلوت در انجمن۔ ویاد کرد وگار پر نگاہ رکھیو۔ خاطر در خلق باخلق و وقوف زمانی۔ و وقوف عددی، و وقوف قلبی۔ عبارت اسی سے ہے۔ وفات آپ کی ۱۲۔ ربیع الاول ۵۷۵ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا غجدوان میں ہے۔ مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ خواجہ اولیار کبیر۔ وفات ۶۲۷ھ ہجری مزار بخارا وخواجہ احمد صدیق وفات ۶۵۷ھ ہجری مزار قصبہ معنان قریب بخارا۔ وخواجہ سلیمان کرمینی وفات ۶۵۰ھ ہجری مزار قصبہ کرمین قدس اللہ اسرارہم

واضح ہو کہ جا بجا جو کلمات بیان کئے گئے ہیں اس کو کلمات مصطلحہ کہتے ہیں ہوش دردم مراد اس سے یہ ہے کہ طالب آگاہ ہو اور مطلع رہے اوپر نفس اپنے کے کہ بیدار ہے یا غافل۔ یاد حق سبحانہ سے از دخول تا خروج سالک مبتدی کے واسطے مفید ہے اور متوسط کو چاہئے کہ ہر وقت متوجہ اپنے نفس کی جانب رہے یہی معنی وقوف زمانی کے

کے ہیں کہ جسکو محاسبہ بھی کہتے ہیں۔ نظر بر قدم۔ مدعا اس سے یہ کہ سالک کو لازم ہے
کہ راہ چلتے میں نظر اپنی قدم سے تجاوز نہ کرے بجانب راست وچپ نہ دیکھے کہ فساد
عظیم و مانع حصول مقصود ہے سفر در وطن انتقال کرنا سالک کا صفات بشریہ سے
جانب صفات ملکیہ کے کہ محبت غیر حق سبحانہ ہے خلوت در انجمن اس سے مراد یہ
کہ قلب سالک ہمیشہ مشغول بحق سبحانہ رہے۔ جمیع اوقات میں یعنی خلق میں ہے بحسب ظاہر
اور دور ہے خلق سے بحسب باطن اور بعض نے اس کے آگے یاد کرد نگار۔ بازگشت
ونگاہ داشت یادداشت کہا ہے مراد یاد کرد سے ذکر لسانی وقلبی ہے دور کرنا غفلت
کو ساتھ ذکر حق تعالے کے بازگشت اسکو کہتے ہیں کہ بعد چند بار ذکر کرنے کے جناب
الہی میں بکمال تضرع دعا کرے کہ الہی مقصود میرا تو ہے ورضا تیری اور ترک کیا دنیا و آخرت
کو واسطے تیری محبت کے معرفت ونعمت تمام اپنی مجکو عطا و عنایت کر وصول تمام اپنی جناب
میں عنایت فرما نگہداشت سے مراد دفع کرنا خطرات کا قلب سے یادداشت یعنی
توجہ ہونا ساتھ حق تعالی کے ہردم وہر خیال بذوق وشوق مگر یہ مقام بدون فنا، تمام
دبقاء کامل کے حاصل نہیں ہوتا وقوف عددی یعنی نفس کو ذکر نفی اثبات میں عدد طاق
پر چھوڑدے۔ وقوف قلبی مراد یہ ہے کہ طالب کی توجہ بجانب دل ہو یعنی ہر وقت
دھیان ذکر میں رہے علاوہ ان کے اور بہت سے مصطلح ہیں جیسے۔ حیرت۔ جذب۔
سلوک۔ سیر وطیر۔ صحو ومحو۔ تلوین۔ وتمکین۔ سیر مستدیر و مستطیل۔ سیر قدمی ونظری۔ معیت
واقربیت۔ علیت و اتحاد۔ وشیون ذاتیہ۔ لطائف عشرہ۔ ہیئت وحدانی۔ کمالات
اثنینیت و امتیاز۔ ظلال ومقتضیات وآثار۔ صفات ثمانیہ۔ صفات ثبوتیہ وسلبیہ۔ ولایت
ونبوت۔ حقائق انبیاء والہیہ۔ حضور وشہود۔ جذبات وواردات۔ سکینہ وجمعیت۔
قوت قلبی و عددی وزمانی۔ پاس انفاس۔ وجود عدم۔ فنا وبقا۔ عروج ونزول۔
یافت ونایافت تجلیات۔ حقائق ومعارف۔ صباحت وملاحت۔ تجلی برقی و دائمی۔

حسن وصورت - تجلی نوری وصوری - ایمان حقیقی - نسبت احسان - دائرہ امکان عالم مثال - تجدد امثال - مراقبہ - مشاہدہ - مکاشفات - الہام - القائے رحمانی وملکی خواطر شیطانی وحدیث نفسانی - محاضرہ - مجاہدہ - حال ومقام - ذوق شوق - کشف وکرامات - نسبت مرادی ومریدی - فتوح - غیب وشہادت - صلاح قلب اطمینان نفس - اعتبارات - مبادی تعینات - لاتعین - اصل - ظل - عکوس - ولایت عامہ وخاصہ - ولایت صغری وکبری وعلیا - ولایت ایمانی وعرفانی واحسانی - عالم امر - عالم خلق - محکم ومتشابہ - رموز مقطعات - کفر طریقت - اسلام حقیقی - حجب ظلمانی ونورانی اسم ذات نفی اثبات - عرض وطول نسبت - دوام آگاہی - ملک - وملکوت - اجسام وارواح - پرداخت نسبت - کسب وہب - محبت ذاتی وصفاتی -

شریعت طریقت حقیقت معرفت - تجلی واشتہا - بطون وظہور - سلطان الاذکار - سیر مرادی - ریاضت وعبادت - نسبت ادراکی - کشفی وجبلی - وصول الی اللہ وسیت ضمنیت - فاتحہ مشائخ - علم لدنی - سیر الی اللہ وفی اللہ ومن اللہ باللہ - انتفائے انا - نفی خواطر - جمع وفرق - جمع الجمع - عینیت واستغراق وبیخودی - اضمحلال واستہلاک - رنگ وبیرنگی - قرب نوافل وفرائض وجود وشہود - قطبیت - غوثیت - فردیت - خلت - محبوبیت صرفہ - محبت ومحبوبیت ممتزجہ - عاشقی ومعشوقی - ابن الوقت - ابوالوقت ملامتیہ - آزاد ومست - قلندر - فقیر - سالک - مجذوب - شیخ - کشف وقائع - وجدان وعیان - قرب امامت وخلافت - اجازت مقیدہ ومطلقہ شرح صدر - جہل ونکارت فیض وبرکت - آزادگی وشیخیت - اولیائے عزلت وعشرت - ارادت حقیقی - طلب صادق ذکر جنانی ولسانی - نسیان ماسوا - فطرت وخلقت - سماع اصالت وتبعیت نفس - ناطقہ مشارب واقدام استعداد - فیض زمانی ومکانی - علم وحکمت - جمع وقبول ہمت - تصرف - حلقہ توجہ - اوراد وظائف - ذکر فکر - کیف وبے کیف - حدوث وقدم کلام

ا؎ طرف معاصی وشہوات کے ۲؎ طرف عزت دنیا کے -

وردیت ۔تصفیہ۔ وتزکیہ وتخلیہ۔ جلوت وخلوت ۔فقر ودرویشی ۔ روبحق ردخلق ۔ رابطہ انوار اسرار۔ اشارات۔ حواس خمسہ ۔ تقید۔ واطلاق۔ قبض وبسط ۔ سیر افاقی وانفسی کمالات رسالت واولالعزمی محمدیت خالصہ۔ طفرہ۔ لمعان[1] وصفا۔ سوزوگداز۔ رازونیاز عبودیت ۔عبدیت۔ الوہیت۔ تجلی افعال۔ آداب۔ تخلق باخلاق اللہ ذکا واشغال تخفیف بار وغیرہ بہت سی اصطلاحات ہیں۔

ذکر حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری قدس اللہ سرہ العزیز آپ عظمائے اولیائے وکبری شایخ سے ہیں اور آپ علم وحلم وزہد وتقوے وریاضت وعبادت ومتابعت سنت میں شان عالی رکھتے تھے اور آپ نے خرقہ خلافت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی سے پہنا اور تاحیات خواجہ مذکور آپ خدمت میں حاضر رہے اور بعد وفات پیر روشن ضمیر کے سجادہ نشین ہوئے اور ہزارہا مخلوق خدا کو فیض پہونچایا۔ وفات آپکی یکم شوال ۷۱۵؁ یا ۷۱۵؁ ہجری میں ہوئی اور مزار آپ کا قصبہ ریوگری میں ہے۔ اٹھارہ کوس قریب بخارا کے ہے۔

ذکر حضرت خواجہ محمود الجز فغنوی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ اجمل اصحاب وافضل احباب وخلیفہ اعظم حضرت خواجہ محمد عارف ریوگیری کے ہیں اور مولد آپ کا قصبہ الجز ہے قریب بخارا کے تین کوس پر اور آپ قصبہ واکمنی میں سکونت رکھتے تھے اور آپ ہمیشہ گلکاری کرکے وجہ معاش کرتے تھے اور آپ زیادہ رغبت ذکر جہر سے رکھتے تھے ایک مرتبہ ملا حافظ الدین بخاری نے دریافت کیا کہ آپ کے یہاں ذکر خفی ہے اور آپ ذکر جہر سے رغبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا تاکہ خفتگان بیدار وغافلان آگاہ ہوں اور توجہ بغیر حق کے پاک ہو۔ وفات آپ کی ۱۷ ربیع الاول ۷۱۷؁ ہجری ویا ۷۱۵؁ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا موضع فغنی میں ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ خواجہ میر حسین مشہور بہ میر خورد وفات ۷۱۹؁ ہجری۔ مزار موضع اکمنی۔ وخواجہ عزیزان علی قدس اللہ سرہ

[1] چمکنا روشنی کا۔

ذکر حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتینی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ محمود الجزنے کے ہیں۔ حضرت خواجہ آپ سے بہت محبت رکھتے تھے اور خواجہ نے اپنے اخیر وقت میں آپ کو خلافت عطا کر کے اپنے تمام مریدین کو آپ کے حوالہ کر دیا تھا۔ آپ مرتبہ میں سب سے زیادہ بلند تھے ایک مرتبہ آپ کے ایک شخص مہمان آیا کہ اس روز آپکے ہاں پہ کچھہ کہانے کے واسطے نہیں تھا۔ ایک غلام کہ جو آپکے مریدوں میں سے تھا۔ کہانا سر پر لیکر آیا۔ شیخ بہت خوش ہوے اور مہمان کو کہانا کھلایا اور غلام سے فرمایا کہ جو کچھہ تیری مراد ہو بیان کر وانشاء اللہ وہ تجھکو حاصل ہوگی غلام نہایت زیرک تھا۔ عرض کیا کہ یہ چاہتا ہوں کہ جیسے آپ ہیں ویسا میں بھی ہوجاؤں آپنے فرمایا کہ یہ امر بہت دشوار ہے تجھہ سے یہ بار نہیں اُٹھایا جاویگا۔ غلام نے نیازمندی سے عرض کیا کہ میری اور کوئی مراد نہیں ہے۔ آپ غلام کا ہاتہہ پکڑ کر خلوتخانہ میں لے گئے اور متوجہ حال اسکے ہوئے بعد تہوڑی دیر کے شیخ اور غلام باہر آئے تو شیخ اور غلام میں کچھہ فرق نہ تہا۔ ظاہر و باطن صورت و سیرت بعینہ مثل شیخ کے ہوگئی کہ شناخت کرنا مشکل تہا۔ بعد چالیس روز کے غلام نے انتقال کیا اور اسی طرح کی بہت سی کرامتیں آپ سے ظہور میں آئیں کہ اس مختصر تحریر میں کیا گنجایش۔ وفات آپ کی روز دوشنبہ ۲۷۔ رمضان المبارک ۷۲۱ ہجری میں ہوئی مزار شہر خوارزم میں ہے۔

ذکر حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ نامدار حضرت خواجہ عزیزان علی کے ہیں آپ ایک مدت مدید تک پیر روشن ضمیر کی خدمت میں حاضر رہے اور فائدہ عظیم حاصل کیا اور جب حضرت خواجہ مذکور باشارہ غیبی خوارزم تشریف لیگئے آپ بھی ہمراہ تھے اور آپ کا مولد و مسکن قریہ سماسی قریب بخارا کے ہے اور آپ نے خواجہ بہاء الدین نقشبند کو فرزندی میں لیا تھا اور فرمایا تھا کہ امام طریقت ہوگا۔ وفات آپکی ۱۰۔ جمادی الاخر ۷۵۵ ہجری میں ہوئی مزار آپ کا سماس میں ہے۔

ذکر حضرت خواجہ میر سید کلال قدس اللہ سرہ المتعال آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ محمد سماسی کے ہیں اور آپ علم شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت میں یگانہ زمان تھے۔ اور مولد آپ کا قریہ سوخار ہے اور آپ پیشہ کلالی کا کرتے تھے اور کشتی کا شوق تھا۔ ایک مرتبہ آپ کشتی کر رہے تھے کہ اس طرف کو بابا سماسی کا گذر ہوا۔ اور آپ کھڑے ہو کر دیکھنے لگے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کیا دیکھتے ہیں فرمایا کہ اس میں ایک مرد ہے کہ جس کی صحبت و برکت سے بہت نفع مخلوق خدا کو پہونچے گا۔ یہہ کہکر خواجہ مذکور وہاں سے روانہ ہوئے اور کشش نظر کام کر گئی۔ خواجہ کلال خانقاہ بابا سماسی میں حاضر ہوئے اور بیعت کی اور کمالات ظاہری و باطنی کو پہونچے اور ہزارہا مخلوق خدا کو فیض پہونچایا۔ آپکے چار سو چودہ خلیفہ تھے۔ وفات آپ کی بروز پنجشنبہ ۸۔ جمادی الاول سنہ ہجری و بقولے ۱۵۔ جمادی الآخر سنہ ہجری میں ہوئی۔ نسب میں آپ سید حسینی تھے۔ مزار آپکا قصبہ سونا میں ہے خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ یادگار کن سرودی وفات سنہ ہجری۔ و خواجہ عارف دیکرانی وفات سنہ ہجری مزار دیکران و خواجہ شیخ محمد وفات سنہ ہجری۔ و مولانا بہاء الدین قشلاقی وفات سنہ ہجری و خواجہ میر حمزہ بن میر کلال وفات سنہ ہجری مزار قصبہ سونار و شیخ جمال الدین ہستانی وفات سنہ ۸۱۳ ہجری و خواجہ میر کلان وفات سنہ ۸۱۶ھ مزار قریہ داش قدس اللہ اسرارہم ؁

ذکر حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز آپ عظمائے اولیائے وکبرائے خلفائے میر سید کلال کے ہیں اور آپ امام طریقت و پیر حقیقت و مقتدائے شریعت و پیشوائے اہل سنت و جماعت کے تھے اور آپ کی کرامت و ولایت و خوارق زمانہ طفولیت سے ہی ظاہر ہوتے تھے۔ آپ کی والدہ فرماتی تھیں کہ جب آپ چہار سالہ تھے ایک بادہ گاو حاملہ تھی ایک روز آپ نے فرمایا کہ اس کا بچہ سفید پیشانی کا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور آپ کے تولد ہونے سے پہلے خواجہ بابا

سماسی نے اپنے اصحاب کو بشارت دی تھی کہ ایک شخص مقام قصر عارفان سے امام طریقت پیدا ہوگا۔ اور آپ تین روز کے تھے کہ خواجہ بابا سماسی نے فرزندی میں قبول کیا اور برائے تربیت ظاہری و باطنی میر سید کلال کے حوالہ کیا۔ اگرچہ بظاہر توسل سلسلہ میر سید کلال کا آپ رکھتے تھے مگر فیض روحانی اکثر مزارات سے ہوا۔ مثل خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے اور پیران صحبت آپ کی خواجہ قثم و خلیل اتا ترکی تھی اور وجہ تسمیہ و خطاب نقشبندیہ کا یہ ہے کہ آپ اور آپ کے والدین کمخاب بافی و نقش و نگار کیا کرتے تھے وفات آپکی ۳ ربیع الاول سنہ ۷۹۱ ہجری میں ہوئی اور مدت العمر آپ کی ۷۳ سال کی ہوئی۔ مولد و مدفن آپ کا قصر عارفان میں ہے قریب بخارا کے۔ خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ خواجہ علاؤالدین بخاری وفات سنہ ۸۰۲ ہجری و خواجہ میر عمر بن میر کلال وفات سنہ ۸۰۳ ہجری و خواجہ شاہ امیر ابن میر کلال وفات سنہ ۸۰۴ ہجری و میر برہان بن میر کلال وفات سنہ ۸۰۵ ہجری و خواجہ محمد پارسا وفات ۲۳۔ ذی الحجہ بروز پنجشنبہ سنہ ۸۲۳ ہجری مزار مدینہ منورہ و شیخ سیف الدین وفات سنہ ۸۲۹ ہجری مزار قصبہ ہٹیا۔ قریب تاش قند۔ و خواجہ علاء الدین غجدوانی وفات سنہ ۸۵۲ ہجری و خواجہ مسافر وفات سنہ ۸۳۴ ہجری مزار خوارزم و مولانا محمد مغاندی وفات سنہ ۸۳۶ ہجری مزار قصبہ مغاند قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت خواجہ علاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز۔ نام نامی آپ کا محمد بن محمد البخاری ہے کہ اصل آپ بخارا کے تھے۔ آپ خلیفہ اعظم و سجادہ نشین حضرت شاہ نقشبند کے ہیں اور سوائے خلافت کے آپ داماد بھی حضرت نقشبند کے ہیں اور ایام خوردی میں ہی آپ کی طبیعت فقیری کی طرف مائل تھی۔ جب آپکے والد ماجد کا انتقال ہوگیا تو آپ مال کی طرف بالکل مائل نہ ہوئے بلکہ علم ظاہری میں مشغول رہے۔ آپکے لڑکپن میں ہی حضرت خواجہ نقشبند نے آپکی والدہ ماجدہ سے کہدیا تھا کہ جب علاء الدین بالغ ہو اطلاع کرنا جب وقت بلوغت کا پہونچا حضرت خواجہ مدرسہ میں تشریف لے گئے اور آپکو

اس حالت میں دیکھا کہ حجرہ میں ایک بوریا کہنہ بچھا ہوا ہے اسپر آپ بیٹھے ہوے مطالعہ
کر رہے ہیں۔ اور خشت پختہ بجائے تکیہ کے بالیں پر رکھا ہوا ہے آپ کی نظر جب حضرت
خواجہ پر پڑی تعظیم کے واسطے اوٹھے اور اپنی جگہ خواجہ صاحب کو بٹھایا حضرت خواجہ نے
آپ سے فرمایا کہ میری ایک دختر ہے اگر تو قبول کرے تو تجھسے نکاح کر دوں آپ نے
فرمایا کہ زہے سعادت ایں کمترین۔ لیکن اسباب دنیا کا میں نہیں رکھتا۔ کہ جسکو خرچ
میں لاؤں۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اگر میری دختر کے مقدر میں رزق مقرر ہے تو
خزانہ غیب سے پہونچے گا۔ اس کا فکر مت کرو۔ اور پھر خواجہ علاؤالدین عطار سے
نکاح کر دیا بعد نکاح کے آپ کسب طریقت میں مشغول ہوے حضرت خواجہ نے
بوجہ عونیت مولویت حکم دیا کہ بازار میں جاکر قوت حلال حاصل کیا کرو۔ آپ نے
بہزار خوش دلی سے قبول فرمایا اور بار اپنے سر پر رکھا اور ایک مدت تک آپ بازار میں
گشت کر کے سیب فروخت کرتے رہے اور بلند مرتبہ کو پہونچے اور خرقہ خلافت
کا حاصل کیا بلکہ تمام طالبان راہ حق کو حضرت خواجہ آپ کے سپرد فرماتے تھے وفات
آپ کی شب چہارشنبہ ۲۰ ماہ رجب سنہ ۸۰۲ ہجری میں ہوئی۔ مولد و مسکن و مدفن آپ کا
موضع جغانیان میں ہے مشہور خلیفہ آپکے یہ ہیں خواجہ سید شریف جرجانی وفات سنہ ۸۲۵
و خواجہ عبد اللہ امامی وفات سنہ ۸۲۵ ہجری و خواجہ حسن عطار وفات سنہ ۸۲۶ ہجری مزار جغانیان
و مولانا ابو سعید وفات سنہ ۸۳۰ ہجری و خواجہ حسام الدین پارسا بلخی وفات سنہ ۸۵۲ ہجری۔ و مولانا عمر
بازیدی وفات سنہ ۸۵۵ ہجری و خواجہ احمد مسکنہ وفات سنہ ۸۵۶ ہجری۔ و خواجہ سراج الدین پیرمنی
وفات سنہ ۸۵۰ ہجری۔ و خواجہ نظام الدین خاموش وفات وقت ظہر روز چہارشنبہ ۷ جمادی الآخر
سنہ ۸۶۰ ہجری قدس اللہ اسرارہم ❊

ذکر حضرت خواجہ یعقوب چرخی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ کبار اصحاب و اجلہ احباب
حضرت خواجہ نقشبند و خلیفہ اعظم حضرت خواجہ علاء الدین عطار کے ہیں۔ آپ عالم بعلوم

ظاہری و باطنی وجامع بر امور صوری و معنوی تھے اور آپ رہنے والے موضع چرخی غزنی کے
تھے۔ آپ ایک مدت تک تحصیل علوم کے واسطے ہرات و مصر وغیرہ میں رہے اور بعد فارغ
ہونے علوم کے جذبۂ محبت الٰہی پیدا ہوا اور بخدمت حضرت خواجہ نقشبند حاضر ہوئے اور
بیعت کی حضرت خواجہ مذکور نے آپکو حضرت خواجہ عطار کے سپرد کیا اور آپ خواجہ عطار سے
تربیت پاکر تکمیل کو پہونچے وفات آپ کی ۵۔ صفر سنہ ۸۵۱ ہجری میں ہوئی اور مزار آپ کا دہ
ہلفتو میں ہے۔

ذکر حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ بن محمود بن شہاب الدین احرار نقشبند قدس اللہ
سرہ العزیز۔ آپ اولاد امجاد خواجہ محمد باقی بغدادی سے ہیں ولایت شاش میں سکونت رکھتے
تھے اور خلیفہ اعظم حضرت خواجہ یعقوب چرخی کے ہیں۔ اگرچہ نسبت طریقت آپ بہت بزرگان
طریقت رکھتے تھے مگر نسبت طریقت و سلسلہ بیعت آپ کا حضرت خواجہ یعقوب چرخی سے
درست ہے اور صاحب رشحات فرماتے ہیں کہ خواجہ احرار نے بعد تحصیل علوم ظاہری کے
تاشکند و سمرقند و بخارا وغیرہ جابجا کی سیر کی اور بہت اولیا سے صحبت پائی جیسے کہ خلفاے والا
درجات خواجہ بہاء الدین نقشبند و سید قاسم انوار و مولانا شرف الدین خاموش و خواجہ
سراج الدین پیر سہتی و مولانا حسام الدین و مولانا حمید شاشی و خواجہ علاء الدین غجدوانی
وغیرہ بعدازاں بخدمت حضرت خواجہ یعقوب چرخی حاضر ہوئے اور تکمیل کو پہونچے آپکے
کشف و کرامات و فیض رسانی مخلوق کی مشہور ہے وفات آپ کی بروز شنبہ ۲۹۔ ربیع الاول
سنہ ۸۹۵ ہجری میں ہوئی۔ اور مولد آپ کا قریہ باغستان ہے قریب تاشکند کے عمر آپ کی ۸۹
برس کی ہوئی مزار آپ کا سمرقند میں ہے آپ کے بہت خلیفہ ہیں۔ منجملہ ان کے خواجہ
عبدالحق کہ جنسے فیض سید محمد اجمل بہرائچی کو ہوا ہے و مولانا محمد زاہد وخشی و خواجہ قاسم وفات
بروز دوشنبہ ۶۔ ذی الحجہ سنہ ۹۰ ہجری و خواجہ برہان الدین ختلانی وفات سنہ ۸۹۳ ہجری۔
مزار سمرقند و مولانا جعفر وفات سنہ ۹۳ ہجری و سید میر عبد الاول و خواجہ محمد یحیٰی شہلوت

سنہ ۹۰۹ ہجری۔ ومولانا اسمٰعیل خیرکتی وفات سنہ ۹۰۹ ہجری وخواجہ سعید حسن وفات سنہ ۹۰۹ ہجری
وخواجہ احمد وفات سنہ ۹۱۱ ہجری مزار تاشقند وخواجہ خواجگان وفات سنہ ۹۱۰ ہجری ومولانا محمد
قاضی وفات سنہ ۹۱۲ ہجری ومولانا علی تاشقندی وفات سنہ ۹۰۴ ہجری وخواجہ نورالدین تاشقندی
وفات سنہ ۹۱۷ ہجری وخواجہ ہند وترکستانی وفات سنہ ۹۳۱ ہجری ومولانا محمد عبداللہ مشہور مولانا زادہ
تراری وفات سنہ ۹۲۲ ہجری مزار دمشق ومولانا ناصرالدین اتراری وفات سنہ ۹۲۵ ہجری قدس اللہ سرہم

ذکر حضرت مولانا محمد زاہد بدخشی قدس اللہ سرہ آپ مشایخ کبرے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ
وعظمائے علمائے عہد خود وعالم بعلوم ظاہری وباطنی۔ مقبولان وعاشقان جانباز ومحرمان
ہمراز وخلیفہ راستین حضرت خواجہ عبداللہ احرار کے ہیں آپ فقیر وتجرید وتفرید وورع وتقویٰ
وزہد واتباع سنت میں مرتبہ عالی رکھتے تھے آپ نے چند سال پہلے بیعت ہونے سے
اسقدر مجاہدہ کیا کہ مطلق شب کو نہ سوتے تھے اور جو کچھ حق زہد وریاضت کا تھا پورا کیا آخر باشارہ
غیبی واسطے بیعت ہونے بخدمت حضرت عبیداللہ احرار روانہ ہوئے اور قریب پہونچے اسوقت خواجہ
صاحب کو بھی بطور باطن اس امر کی آگاہی ہوئی اور شیخ خود گھوڑے پر سوار ہوکر استقبال کے
واسطے گئے راستہ میں ملاقات ہوئی اور بغلگیر ہوکر ملے اور ایک درخت کے سایہ کے تلے بیٹھ
گئے اور اسیوقت شیخ نے آپ کو بیعت کیا اور اثنا فانا میں تکمیل کو پہونچایا اور خرقہ خلافت کا دیکر
رخش کو واپس کیا وفات آپ کی غرہ ربیع الاول سنہ ۹۹۶ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا رخش میں ہے۔

ذکر حضرت مولانا محمد درویش قدس اللہ سرہٗ آپ اصحاب نامدار خلفے کبار مولانا
محمد زاہد کے ہیں آپ جامع علوم ظاہری وباطنی وواقف رموز صوری ومعنوی باوصاف جذب
واستغراق وشوق وذوق موصوف وسخا وعطا میں معروف تھے آپ پندرہ برس پہلے
بیعت ہونے سے ریاضت ومجاہدہ کیا کرتے تھے اور بحالت تجرید وتفرید بخور وخواب بیلنہ
میں رہا کرتے تھے۔ ایک روز آپ بحالت گرسنگی سخت ناچار ہوئے اور آسمان کی طرف کو
دیکھا فوراً خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اگر صبر وقناعت مطلوب ہے تو

خدمت خواجہ محمد زاہد میں حاضر ہو کر تجکو صبر و قناعت بتاوے آپ یہہ سنکر بخدمت خواجہ محمد زاہد حاضر ہوئے اور تکمیل کو پہونچے اور بعد وفات پیر روشنضمیر کے مسند ارشاد پر بیٹھے اور صدہا آدمیون کو نام خدا بتایا وفات آپ کی ۲۹ - محرم سنہ ۹۷۰ ہجری میں ہوئی - مزار آپکا موضع اسفرار میں ہے -

ذکر حضرت مولانا خواجگی امکنگی قدس اللہ سرہ آپ فرزند ارجمند و خلفائے خوش پسند خواجہ محمد درویش کے ہیں آپ نے تربیت ظاہری و باطنی اپنے والد بزرگوار سے پائی آپ بڑے ذاکر و شاغل و صاحب کشف و کرامات و شرم رو تھے کہ کبھی کسی کی طرف نظر اوٹھاکر نہیں دیکھتے تھے بلکہ اپنے آپ کو چشم خلق سے پوشیدہ رکھتے تھے - ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ ہر چہار سلسلہ میں کیا کیا فرق ہے - فرمایا کہ نقشبندیون کی نسبت صدیقی ہے کہ نسبت معیت اون میں روشن ہے اور قادریہ میں نسبت فاروقی ہے کہ جلال آلہی اور تصرفات عظیم الشان کا ظہور ہوتا ہے - اور سہروردیہ میں نسبت عثمانی ہے کہ عبادات و اوقات کی طرف بڑا اشغال رہتا ہے اور چشتیہ میں نسبت علوی کا ظہور ہے اور وہ فیض عینت کہ علی منی وانا منہ - وفات آپ کی ۲۲ شعبان سنہ ۱۰۰۸ ہجری میں ہوئی مزار آپکا قصبہ امکنگ میں قریب سمرقند کے ہے ٭ عمر شریف آپکی ۹۰ سال کی ہوئی

ذکر حضرت خواجہ محمد باقی نقشبندی دہلوی قدس اللہ سرہ - آپ کمالات ظاہری و باطنی میں آراستہ و جذب و عشق و محبت میں پیراستہ زہد و تقوی میں معروف باوصاف کریمہ موصوف و مقتدائے زمانہ تھے آپ نسبت اویسی خواجہ بہاء الدین نقشبندی اور نسبت ظاہری خواجہ امکنگی سے رکھتے اور نیز فیض روحانی آپ کو خواجہ عبید اللہ احرار سے بھی ہوا آپ اوایل عمر میں برائے تحصیل علوم کابل سے سمرقند گئے اور بعد تحصیل علوم ظاہری کسب علوم باطنی خواجہ امکنگی سے حاصل کیا - اور صاحب تصانیف و توالیف ہوئے اور آپ بہت کم سوتے اور کم بولتے اور کم کھاتے تھے اور ہمیشہ بعد عشا تا نماز تہجد ختم قرآن کرتے اور بعد نماز تہجد تا فجر

۲۱ مرتبہ سورہ یسین پڑھتے تھے عمر شریف آپ کی چالیس سال کی ہوئی اور وفات آپ کی بروز دوشنبہ - ۲۶ رجمادی الثانی سنہ ۱۰۱۲ ہجری دلی میں ہوئی - مزار آپ کا دہلی میں ہے - خلیفہ آپ کے یہ ہیں - خواجہ بیرنگ وفات سنہ ۱۰۴۲ ہجری و خواجہ ملا حسین جناز کشمیری وفات سنہ ۱۰۵۰ ہجری مزار کشمیر - و شیخ احمد قدس اللہ اسرارہم -

ذکر حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی فاروقی کابلی سرہندی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ علمائے راسخین و غوث العالمین قطب الاقطاب عالیجناب مظہر خوارق و کرامت جامع درجات ولایت دافع و بدع ضلالت عامل سنت و جماعت وارث کمالات نبویہ مزین اطوار احمدیہ - عارج و معارج نقشبندیہ و مجددیہ کے امام ہیں آپ کی نسبت کئی سلسلے سے ہے - اول نسبت ارادت و خرقہ خلافت شیخ عبد الباقی دہلوی نقشبندی سے - دوم شاہ اسکندر کیتھلی قادری سے - سوم مخدوم عبد الاحد چشتی - صابری و سہروردی سے حاصل ہوا - عبد الاحد آپ کے والد بزرگوار ہیں - مگر تکمیل آپ کی سلسلہ نقشبندیہ بخدمت شیخ محمد باقی ہوئے اور مراتب عالیات کو پہونچے - چنانچہ شیخ محمد باقی تمام اپنے مریدون کو بھی حوالہ آپکے واسطے توجہ و تکمیل کے فرماتے تھے اور کبھی خود برائے استفادہ محفل توجہ میں تشریف لے جاتے اور فرماتے کہ شیخ احمد آفتاب ہیں دونوں عالم کا کہ انوار فیض و فضل اوسکا منور ہے - آپ سے مخلوق خدا کو بہت فیض ہوا اور کشف و کرامات و خوارق بہت ظہور میں آئے - اور شریعت کو بہت رونق ہوئی اور شہود و وجود[1] مقامات میں آپ نے بہت گفتگو کی ہے کہ آپ کا مذہب شہودیا تھا اور اسی وجہ کر آپ سے بہت مخالفت و دشمنی اس وقت کے علماء سے رہی ہے اور ایسے ہی مخالفون نے جہانگیر پادشاہ سے کہکر آپ کو قید کر دیا تھا - مگر بعد دو سال کے آپ رہا ہو گئے - اور جہانگیر نہایت شرمندہ ہوا اور ہمیشہ آپ کا معتقد رہا - وفات آپ کی بروز شنبہ وقت صبح

---

[1] شہودیہ کہتے ہیں کہ واجب الوجود ایک ہے اور عالم پرتو اوسکا - اور وجودیہ کہتے ہیں کہ وجود ایک ہے اور عالم عکس اوسکا ہے -

بتاریخ ۳ صفر سنہ ۱۰۳۴ ہجری میں ہوئی - مزار آپ کا سرہند میں ہے مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں - شیخ محمد طاہر لاہوری وفات سنہ ۱۰۴۰ ہجری بروز پنجشنبہ ۸ - محرم مزار لاہور - و حاجی خضر روغانی وفات سنہ ۱۰۵۲ ہجری مزار قصبہ بہلولپور و خواجہ سید آدم بنوری و خواجہ سید معصوم - و میر نعمان وفات ۱۸ - صفر سنہ ۱۰۵۸ ہجری و شیخ عبدالحی وفات سنہ ہجری و شیخ احمد سعید - وفات ۲۷ - جمادی الآخر سنہ ہجری مزار سرہند و مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی وفات سنہ ۱۰۶۸ھ قدس اللہ اسرارہ ٭

ذکر حضرت خواجہ سید آدم بنوری حسینی قدس اللہ سرہ - آپ خلیفہ اعظم شیخ احمد مجدد سرہندی کے تھے آپ نے ابتداء تعلیم طریقت حاجی خضر سے پائی اور بعد ازاں باجازت حاجی خضر بخدمت شیخ احمد حاضر ہوئے اور درجات عالی کو پہونچے - آپ محض اُمی تھے ایک روز ہاتف غیبی سے ندا سنی کہ اے شیخ آدم قرآن کیوں نہیں پڑھتا عرض کیا الٰہی تو قادر ہے تعلیم فرما فوراً ایک ہاتھ نورانی ظاہر ہوا اور آپکے سینہ بے کینہ پر مس کیا - قرآن حفظ ہوگیا اور علوم ظاہری کی تعلیم پکڑی آپ باوصاف اتباع سنت دافع بدعت و بکمال استقامت شریعت و طریقت معروف و موصوف تھے کہ ہزاروں طالبان خدا کو خدا رسیدہ کیا اور آپ کی خانقاہ عالیجاہ میں ہزار سے زیادہ طلبا روزمرہ جمع رہتے تھے اور آپ کے لنگر خانہ سے ان کو دو وقت روٹی ملتی تھی وطن اصلی آپ کا قصبہ مودہ ہے مگر سکونت آپکی قصبہ بنور میں تھی آپ کے ایک سو خلیفہ اور ایک لاکھ مرید تھے کہ جس پر شاہجہان بادشاہ کو کچھ وہم آپ کی جانب سے ہوگیا تھا اسی زمانہ میں آپ نے سفر حج کیا اور مکہ معظمہ پہونچے اور بعد فراغت حج مدینہ منورہ گئے وہاں پہونچکر ۱۳ - شوال سنہ ۱۰۵۳ ہجری میں انتقال فرمایا - مزار آپکا جنت البقیع نزدیک روضہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہے مشہور خلیفہ آپکے یہ ہیں - حامد لاہوری - وفات بروز پنجشنبہ ۲۲ - جمادی الآخر سنہ ۱۰۵۷ ہجری - و شیخ نور محمد پشاوری وفات سنہ ۱۰۵۹ ہجری - و شیخ ابوالفتح وفات سنہ ۱۰۹۶ ہجری - و شیخ محمد سلطان پوری وفات سنہ ۱۰۷۵ ہجری

وسید عبد اللہ و شیخ محمد انبالی وفات سنہ ۱۰۸۳ ہجری و شیخ محمد شریف شاہ آبادی وفات سنہ ۱۰۸۳ھ
و شیخ عبد الخالق حضوری وفات سنہ ۱۰۸۶ ہجری و شیخ سعدی بلخاری لاہوری وفات بروز
چہارشنبہ ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۱۰۸ ہجری مزار لاہور قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت حافظ[۱] سید عبد اللہ اکبر آبادی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم
حضرت آدم بنوری کے ہیں آپ اصل میں رہنے والے موضع کہیڑی قریب بارہ کے تھے۔
آپ کی صغر سنی میں آپ کے والدین کا انتقال ہو گیا تھا۔ آپکو اسی وقت سے خدا طلبی پیدا ہوئی
اور جابجا بزرگون کی خدمت میں پہونچے اور نواحی پنجاب میں ایک بزرگ مسجد جنگل میں رہتے
تھے حافظ قرآن و نہایت متوکل تھے اور کسی سے کچھ تعلق نہ رکھتے تھے آپ ان کی خدمت
میں رہے یہانتک کہ حافظ قرآن ہو گئے اور بہ برکت صحبت ان بزرگ کے آداب تجرید و
ترک دنیا و احتراز و وسوسہ نفس و شیطان کھل گئے۔ بعدہ بخدمت شیخ ادریس قادری
کے گئے اور بیعت کی اور ذکر و شغل و ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہو گئے۔ بعدہ بخدمت شیخ آدم
بنوری آئے اور خرقہ خلافت کا پہنا اور تکمیل کو پہونچے وفات آپکی ۴ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۴ ہجری
میں ہوئی اور عمر آپ کی ۷۰ سال کی ہوئی۔ مزار آپ کا اکبر آباد میں ہے۔

ذکر حضرت شاہ عبد الرحیم بن وجیہ الدین الشہید دہلوی قدس اللہ
سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم شاہ سید عبد اللہ اکبر آبادی کے ہیں۔ آپ عالم علوم ظاہری
و باطنی و خلیق و خوش مزاج و خوش پوشاک و کمال دانشمند و فہیم تھے۔ شاہ ولی اللہ صاحب
انفاس العارفین میں آپ کے حالات تحریر فرماتے ہیں کہ فقیر کو مجلس صحبت میں حکمت عملی
اور آداب معاملہ بہت سکھایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ کوئی بات مخالف جمہور کے عام
مجلس میں ہرگز زبان پر مت لاؤ وہ بات نفس الامر میں صحیح کیون نہ ہو کہ وہ اسپر انکار کرین
اور صحبت منقص ہو جائے مگر تجھکو کسی طرح کی حاجت ہو تو اُس کے واسطے ایک تمہید شائستہ

[۱] خزینۃ الاصفیاء میں آپ کا نام علیم اللہ لکھا ہے۔

کر اور اس حاجت کی طلب میں تدریج کر۔ ایسا نہ چاہئے کہ بات کو پتھر کی طرح ڈالدے
مجلس عام میں ہرگز کسی پر رد صریح مت کر۔ آدمی کا لباس وضع ایسا ہونا چاہیے کہ اس کی
صنعت و کمال پر مشعر ہو۔ مثلاً جو آدمی دانشمند ہے اوسے چاہیے کہ دانشمندوں کا لباس
پہنے اور انہیں کے آئین کے ساتھ زندگانی کرے جب بات چیت سفر کے حال میں ہوتی
چوروں اوچکوں سے بچاؤ کرنے میں غلو کرتے اور اس بات میں اپنی وقائع جو کہ سفر اکبر آباد
میں دیکھے تھے بیان فرماتے ایک دن آپ لباس فاخرہ رکھتے تھے صوفی متقشف نے
اس باب میں بحث کی فرمایا کہ ہر تار میرے لباس کا اگرچہ شال در شال ہے کمند محبت آلہی
ہے اسلئے کہ میری بے سعی ارادے کے عطا فرمایا ہے اور ہر تار تیرے لباس کا اگرچہ
کر پاس لک ہی اژدہا ہے اسواسطے کہ تو نے اپنی سعی وارادے سے بہم پہونچایا ہے اور آپ امراء کے
گھر نہیں جاتے تھے۔ یہ دروازہ بلکل مسدود کیا تھا۔ اگر یہ گروہ ان کی زیارت کے واسطے آتا۔
تو بہت خلق سے پیش آتے آپ پیر فانی ہو گئے تھے مگر آپ کے ورد معمول بالہ نوافل تک میں
کبھی فرق نہ آیا حالانکہ آپ کی عمر شریف ۷۷ سال کی تھی کہ وہ "فتح چتوڑ" کا قصہ اور عمارت جامع مسجد
شاہجہان آباد کی یاد رکھتے تھے وفات آپ کی روز چہارشنبہ ۱۲۔ صفر ۱۱۳۱ھ ہجری میں ہوئی۔
مزار آپ کا دہلی میں ہے۔

ذکر حضرت۔ شاہ ولی اللہ قطب الدین احمد بن عبدالرحیم محدث دہلوی قدس اللہ
سرہ العزیز۔ آپ علمائے عظام و فضلائے ذوالاکرام ہندوستان و خلیفہ اعظم اپنے والد شاہ
عبدالرحیم نقشبندی کے ہیں۔ آپ علم و فضل و ورع و تقوی میں ایک شان بلند و مدارج ارجمند
رکھتے تھے۔ اور تمام عمر تدریس طلبائے و تصانیف میں مصروف رہے اور حقایق و دقایق سے
مخلوق کو آگاہ کیا۔ ولادت آپ کی روز چہارشنبہ ۴۔ شوال ۱۱۱۴ھ ہجری میں ہوئی۔ پانچویں سال
پھر آپ کو مکتب میں بٹھایا۔ ساتویں سال قرآن ختم کر کے کتب فارسیہ و مختصرات پڑھنی شروع
کردی۔ اور پندرہویں سال علوم ظاہری سے فراغ حاصل کیا اور اسی درمیان میں شادی بھی ہو گئی

اور پھر اپنے والد ماجد سے بیعت کی۔ اور اشغال صوفیہ خصوصاً نقشبندیہ میں مشغول ہوئے۔
اور سترہوین سال آپکے والد ماجد بیعت وارشاد کی اجازت دیکر انتقال فرما گئے۔ اور تمام علوم مجدد
نور غیبی حاصل ہو گئے اور بلند باتین ونکات ہر فن کے دل میں گذرنے لگے بعد اسکے سنہ ۱۱۴۳ ہجری
میں آپ مشرف بحج ہوئے اور ایک سال مجاورت حرمین وور دیات حدیث کے ساتھ متوطنان
حرمین ابو طاہر مدنی وغیرہ کی ہم صحبت میں رہے اور خرقہ جامع شیخ ابو طاہر کا پہنا کہ جسکو جمیع خرقہ ہائے
صوفیہ کا حاوی کہہ سکتے ہیں اور پھر سنہ ۱۱۴۵ ہجری میں وطن پہونچے اور اگر وہ کام کئے کہ اگر اُن کا وجود
صدر اول وزمانہ ماضی میں ہوتا تو امام الاولیا وتاج المجتہدین میں شمار کئے جاتے وفات آپکی سنہ ۱۱۷۶ ہجری
میں ہوئی۔ مزار آپ کا دہلی میں ہے۔

ذکر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ

سرہ العزیز آپ امام المحدثین ومقتدائے مفسرین جامع علوم ظاہری وباطنی تھے۔ اور علم وحلم وزہد
وورع وتقوی وتدریس وتلقین میں رتبہ بلند ومقامی ارجمند رکھتے تھے۔ اور آپ اپنے وقت میں
مرجع علمائے ومشائخ تھے کہ تمام عمر تدریس وافتا وفصل خصومات ووعظ وتربیت مریدین وتکمیل
شاگردون میں گذری اور خلق بے تعداد وبے شمار آپ کی شاگرد ہوئی۔ اور دور دور از اقالیم میں
پہونچے اور علوم دینی اور پر خلق کے کھولا۔ اس زمانہ اخیر میں ذات بابرکات آپ کی کو خاتم العلما
وخاتم الفضلا کہنا صحیح وبجا ہے اور عقاید آپکے علوم حدیث وتفسیر میں مثل عقائد متقدمین کے تھے۔
چنانچہ تصنیفات آپ کی بہت ہیں اور ان سے بخوبی ظاہر اور آپ جاہ وعزت واحترام وتعظیم
ظاہر کو ساتھہ کمالات باطن کے جمع رکھتے تھے اور علمائے بلاد ہندوستان بلکہ بلاد دیگر سے کم
کوئی ہوگا کہ اس نے نسبت تلمذ کے یا استفادہ کے اس خاندان کے ساتھ درست نہ کی ہو۔ ولادت
آپ کی سنہ ۱۱۵۹ ہجری میں ہوئی۔ غلام حلیم آپ کا تاریخی نام ہے وفات آپ کی روز یکشنبہ
۷۔ شوال سنہ ۱۲۳۹ ہجری میں ہوئی۔ عمر شریف آپ کی نوے سال کی ہوئی۔ کمالات وکرامات
آپکے کمالات عزیزی مولفہ مبارک علیخان صاحب میں درج ہیں۔ مناسب حال اس جگہ کو

دو تین کرامتیں اس میں سے لکھتا ہون۔

حکایت۔ ایک شخص دہلی میں وارد ہو کر لب دریائے جمن ٹھیرے اور بولتے نہ تھے۔

حضرت مولانا صاحب تشریف لے گئے اس شخص نے حضرت کی تعظیم دی اور حال اپنا اس طور پر بیان کیا کہ ہم دو شخص تھے۔ آپس میں بہت محبت رکھتے تھے اور بہت ملکون کی سیر کی ایک دفعہ دوست میرا بیمار ہو گیا اور قضا کی جب میں انکو دفن کرنے لگا۔ ایک کٹار پانسو روپیہ کی قیمت کا میری کمر میں تھا وہ نکال کر قبر میں رکھ دیا اور وہیں بھول گیا۔ بعدہٗ جب سب آدمی اور میں چلا آیا تو مجھکو وہ کٹار یاد آیا۔ اور بڑا افسوس اسکا ہوا رات کے وقت جا کر میں نے قبر کھودی تو دیکھا کٹار بدستور رکھا ہے لیکن وہ مردہ قبر میں نہیں۔ حیران ہوا وہان ایک کھڑکی نظر آئی۔ اندر گیا دیکھا ایک باغ ہے اور وہ دوست میرے وہاں بیٹھے ہیں اور کلام مجید پڑھتے ہیں وہ مجھکو دیکھکر بہت خوش ہوئے پھر انہوں نے کہا کہ تم باغ کی سیر کرو۔ میں سیر کرنے لگا۔ پھر بیرون باغ بفاصلہ بعید دیکھا کہ بہت بڑے بڑے کڑھاؤ چڑے ہیں اور لوگوں کو ان میں پکڑ کر ڈالتے ہیں۔ ایک شخص نے میرا ہاتھ زور سے پکڑا کہ اب تک اس کی انگلیون کے نشان موجود ہیں اور کہا کہ تو نے مجھ سے فلان چیز چار پیسے کو مول لی تھی اس کے پیسے مجھے دے میں نے کہا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں یہ کٹار پانسو روپیہ کا ہے یہ تو لے لے اس نے جواب دیا کہ اسکو میں کیا کرونگا۔ غرضیکہ بہت بحث رہی اس عرصہ میں وہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہان آپہونچا۔ پیسہ طلب کرنے والے سے کہا کہ یہ مرے نہیں ہیں۔ زندہ ہیں میری ملاقات کو آگئے ہیں بڑی مشکل سے انہوں نے چھڑایا۔ جب سے میں چار پیسے مانگتا ہون اور وحشت مزاج میں آگئی ہے حضرت نے پانی دم کر کے ان کو پلایا وہ وحشت انکی دور ہو گئی۔ پھر ان کو اپنے ساتھ لے آئے وہ شخص تا مدت عمر خدمت میں حاضر رہے۔

حکایت۔ ایک لونڈی حضرت کی حالت نزع میں آیت شریفہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی پڑھنے لگی۔ حاضرین کو تعجب ہوا۔ اور اس کنیز سے اس آیت کے پڑھنے کا باعث پوچھا اس نے ہاتھ اٹھا کر بتایا کہ مجھکو یہ آدمی پڑھاتے ہیں مولانا صاحب کو اس بات کی اطلاع کی آپ نے فرمایا

کہ اس کنیز سے کہو کہ پڑھانے والوں سے کہ جو واقع میں فرشتے ہیں دریافت کرے کہ کس عمل کے باعث سے خداوند تعالے نے اسکو بہشت عطا فرمائی چنانچہ بعد استفسار لونڈی نے جواب دیا کہ یہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بازار سے روغن زرد خرید ہو کر آیا تھا۔ تو نے اسکو آگ پر گرم کیا اُس میں سے ایک روپیہ برآمد ہوا اور وہ روپیہ تو نے مالک روغن زرد کو واپس کر دیا اور خود تصرف میں نہیں کیا بہ دیانت اور امانت تیری خداوند تعالی کو پسند آئی اس کے عیوض میں بہشت عطا فرمائی۔

لطیفہ۔ ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ صاحب یہ طوائف یعنی کسبی عورتیں جو مرتی ہیں۔ ان کے جنازہ کی نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ جو مرد انکے آشنا ہیں ان کی بھی نماز پڑھتے ہو یا نہیں۔ کہا کہ ہاں پڑھتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تو ان کی بھی جنازہ کی نماز پڑھو۔

ذکر۔ عاشق وجانباز راہ خدا کشتہ خنجر تسلیم ورضا سید احمد صاحب بریلوی قدس اللہ سرہٗ

آپ بماہ محرم الحرام ۱۲۰۱ہجری مطابق ۱۷۸۶ء بریلی میں پیدا ہوئے آپ کے والد سید محمد اصغر خان صاحب اور چچا سید ابوعثمان صاحب اور نانا سید ابوسعید صاحب تھے یہ خاندان بسبب اتقا ورپرہیزگاری اور علم کے نواح بریلی اور دُور دور تک معزز خیال کیا جاتا تھا جب عمر آپکی چار برس سے زیادہ ہوئی۔ تو والدین نے مکتب میں بٹھایا اور قرآن شریف اچھی طرح سے پڑھ لیا اور یاد ہو گیا پھر آمدنامہ وکریما وغیرہ کتابیں شروع کرائی گئیں اس میں طبیعت آپ کی نہ چلی۔ ہر چند استادوں نے زور لگایا اور سید صاحب نے بھی بہت محنت کی لیکن اسکو کیا کریں کچھ قدرت الٰہی تھی کہ یاد نہ رہتا تھا جب انکے چچا صاحب نے یہ حال دیکھا تو دوسرا پہلو بدلا۔ یعنی قرآن شریف بامعنی پڑھایا۔ قرآن شریف کا بامعنی پڑھنا تھا کہ راہ مطلوبہ کی طرف رہنمائی ہوئی۔ اور اسکے نکات اور باریکیاں اچھی طرح سے سمجھنے لگے۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے کہ دماغ میں مادہ جن باتوں کی قابلیت کا ہوتا ہے وہ جلد حاصل ہوتی ہیں اور برعکس اسکے

نہیں پہلی حالت کسی قدر بدل گئی اور چہرہ پر نیا جلوہ دکھائی دینے لگا۔ پہلے سکینی غریبی کم بولنا آہستہ گفتگو کرنا۔ اب اس کی جگہ جوش اور وحشت نے ظہور پکڑا اور وہ کیفیت دماغ کی نہ رہی تھی کہ سوائے کلام ربانی کے کوئی بات یاد نہ رہے بلکہ ہر فن کی صدہا باتیں یاد ہونے لگیں غلوی یہ خیال آیا کہ گھر میں بیٹھنے سے کیا فائدہ جو میں نے پڑھا ہے اس سے خلقت کو فائدہ پہونچاؤں انسان اسی واسطے پیدا ہوا ہے۔ اب دیکھئے قدرت الٰہی کسطرف کھینچ رہی ہے اور اسی موقع

شعر۔ ہر کسے را بہر کارے ساختند		مہر ایشان در دلش انداختند

صادق آتا ہے۔ سترہ برس کی عمر میں آپ کے والد صاحب نے انتقال فرمایا اور بیس برس کی عمر میں آپ وطن سے روانہ ہوئے اور لکھنؤ ہوتے ہوئے بماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۲۱ ہجری میں دہلی پہونچے۔ اور مولانا شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کی قدمبوسی حاصل کی اور سلسلہ بیعت میں داخل ہوئے۔ شاہ صاحب مرحوم نے بسبب اس کے کہ آپکے بزرگوں سے تعارف اور شناسائی تھی آپ کی نہایت قدر و عزت کی اور آپ نے قریب ہی قیام کیا اور توجہات بزرگانہ سے فرمایا۔ کہ صاحبزادہ صاحب کچھ تفسیر و حدیث پڑھا کرو۔ حسب الحکم آپ نے رہنمائی کی آپ نے حدیث و فقہ شروع کر دی اور اس میں کامیاب ہوئے اور بعد دو برس کے محرم الحرام سنہ ۱۲۲۳ ہجری۔ میں اپنے وطن مالوفہ کو تشریف لے گئے۔ آپ کو مولف کتاب نے۔ متقی۔ پارسا۔ پرہیزگار۔ صایم الدہر۔ قایم اللیل۔ سچا۔ نیکبخت۔ شیریں کلام۔ لکھا ہے۔ جب وطن میں شہرہ آپ کا زیادہ ہوا تو لوگ اطراف و جوانب سے بغرض بیعت جوق جوق آنے لگے اور آپ یہہ فرماتے تھے کہ میں اس لایق نہیں ہوں جب خلقت کا ہجوم زیادہ ہوا اور آپ کے وظایف اور اوراد میں فرق آنے لگا تو سنہ ۱۲۳۲ ہجری میں آپ نے سفر مالوہ کا اختیار کیا اور ملک مالوہ میں پہونچکر امیر خان پنڈارہ کے ہاں سواروں میں ملازم ہو گئے چونکہ امیر خاں کا گذارہ لوٹ کھسوٹ پر تھا اس سبب سے تنخواہ کا ملنا ماہواری دشوار تھا۔ جب کہیں سے لوٹ میں مال ہاتھ لگ جاتا تو سب کو تنخواہ تقسیم ہوتی۔ ورنہ خیر۔ یہانتک نوبت پہونچی کہ آپ کی لیاقت اور شجاعت اور جوانمردی

کو دیکھ کر خانصاحب نے آپ کو اپنے مشیروں میں داخل کیا اور بیک کام آپ کے سبب سے
یہ ہوا کہ خانصاحب سے اور انگریزوں سے صلح ہو گئی اور دیگر رجواڑوں نے اپنے ہان
سے کچھ کچھ علاقہ دیکر اس فتنہ کو فرو کیا اور امیر خانصاحب نواب ٹونک تسلیم کیے گئے اور
جب تک یہان ملازم رہے مخلوق کو ہدایت اتباع رسول اللہ صلعم کی اور منع کرنا کفر و شرک
سے برابر جاری تھا جس سے ہزاروں آدمی تائب ہو کر راہ راست پر آگئے۔ اور فنون سپہ گری
اور سواری اور نشانہ وغیرہ میں آپ نے اچھی طرح سے مشق پیدا کر لی تھی۔ بعدہ سات برس
ملازمت کر کے اور نوکری سے مستعفی ہو کر سنہ ۱۲۳۱ ہجری میں مطابق سنہ ۱۸۱۶ع دوبارہ دہلی میں
تشریف لائے جب آپ کی شہرت ہوئی تو مولانا عبدالحی صاحب اور مولانا اسمٰعیل صاحب
شہید بھی دائرہ بیعت میں داخل ہوئے۔ مولانا اسمٰعیل صاحب کا دائرہ بیعت میں داخل ہونا تھا
کہ تمام خلقت بیعت کے واسطے رجوع ہو گئی۔ یہ بات بالکل سچ ہے کہ اس زمانہ میں کہ جب مولانا
عبدالعزیز صاحب اور سید احمد صاحب شہید لوگون کو فیضیاب کر رہے تھے اور مولانا اسمٰعیل
شہید جدا اپنے پرزور وعظون سے خلقت کو ہدایت فرما رہے تھے۔ ہندوستان کفر اور شرک
اور بدعت میں ایسا گھرا ہوا تھا۔ کہ کہیں کہیں اسلام کی جھلک نظر آرہی تھی ضرور تھا کہ اسمٰعیل شہید
کسی ایسے ہی انسانون کے وجود سے زمین اور انسانون کے قلوب کو منور کیے اور تقویۃ
الایمان کی تصنیف بھی اسی لحاظ سے تھی جو اتباع شریعت والون کی بالکل ٹھیک ہے مگر فرق
صرف اس قدر ہے کہ اُس میں اولیاء اللہ کی کرامات اور تصرفات سے انکار کیا گیا ہے۔ مگر
جب صراط المستقیم تصنیف ہو گئی یہہ فرق ہی جاتا رہا۔ اگر کسیکو شک ہو دیکھ لیوے۔
اس میں بڑی مشکل اور مزاحمت یہہ آنکر واقع ہوئی۔ کہ مُلّائے اور فقراء جو لوگون کو ٹھگتے تھے
آپکے دشمن ہو گئے اور کوئی بات تکلیف دہی کی اُٹھا نہ رکھی۔ کیونکہ اُن کی دال روٹی میں فرق
آگیا تھا۔ آپ نے ان باتون کی کچھ پرواہ نہ کی اور یہہ سمجھے۔ **شعر**

ما نجی اللہ والرسول معی۔ من لسان وری ظلیف انا۔

آپ کو توحید کا بادشاہ سمجھنا چاہیے جو ترقی اسلام کو آپ کی ذات سے ہوئی وہ سب جانتے ہیں اور فخر کرتے ہیں کہ آپ نے ہم لوگون کو گمراہی سے نکالا ورنہ ہندوستان کی حالت تو کفر اور شرک اور بدعت میں پھنس کے تباہ ہو گئی تھی۔ یہان افسوس کیا جاتا ہے کہ دہابیون نے مولانا صاحب کا اتباع نہ کیا اور اُلٹے بے ادب مفسد بن گئے۔ اور اتباع جب امامون کا نہ کیا تو مولانا رحمتہ اللہ علیہ کا کیسے کرتے۔ انہین عالم اور جاہل بطور خود مجتہد بنا ہوا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ اپنے وطن بریلی کو تشریف لے گئے۔ کیونکہ آپ کے بھائی صاحب کا انتقال ہو گیا تھا اور اس سفر میں مولانا اسمعیل صاحب اور مولانا عبدالحی صاحب ہمراہ تھے اور وہان سے آپ لکھنؤ اور پٹنہ ہوتے ہوتے ہوئے کلکتہ پہونچے اور ہر ایک مقام پر وعظ ہوتا تھا۔ اور چندہ جمع کیا جاتا تھا۔ اور لوگ تیار ہو رہے تھے تاکہ سکھوں پر جہاد کیا جاوے۔ اسطرح چندہ میں بدستور کوشش قایم رہی اور آپ یکم شوال ۱۲۳۶ھ ہجری میں بروز عید الفطر مطابق ۱۸۲۰ء معہ ایک بڑے قافلہ کے جن کی تعداد چار سو سے زیادہ نہ تھی حج کو روانہ ہوئے اور مکہ معظمہ پہونچے اور مکہ والون نے جب سنا کہ مولوی اسمعیل صاحب آتے ہیں تو وہ مخالفت پر آمادہ ہوئے اور قریب تھا کہ انکے ساتھ بدسلوکی کریں۔ لیکن شریف مکہ نے آپ کو اپنا مہمان رکھا اور مولانا اسمعیل صاحب نے گفتگو کر کے اچھی طرح سے تسلی کر دی اور سب کو راضی کر دیا جب آپ حج سے واپس ہوئے ہیں تو دوبارہ کلکتہ اور پٹنہ کا دورہ کرتے ہوئے ۲۹ شعبان ۱۲۳۹ھ ہجری کو اپنے وطن میں داخل ہوئے اس حج کے سفر میں مکہ معظمہ سے جو ایک خط سید صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بنام مولانا شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کو لکھا تھا۔ اس میں سے تھوڑی عبارت جو مجھکو بہم پہونچی ہے نقل کرتا ہون۔

روزیکہ از دلمئو روانہ شدہ دو کشتی ہا سوار می شدیم چنا مفہوم گشت کہ کشتی فلانے ازین کشتیہا غرق خواہد شد دران کشتی از اسباب مردمان بار شدہ بود و برائے این فقیر کشتی دیگر غیر آن معین شدہ دانستم اگر تقصیرے کسے خواہد بود پس من ہم بوجہی ہر چند غفلت از کسے

شدہ باشد وران تقصیر شاملم آمادگی سواری خود دران کشتی نمودم از جانب غیب ارشاد شد
کہ ترا غرق نخواہم کرد آن وقت تجلی نمود ارشد کہ از جانب رفت وارشاد شد اگر ترا غرق کنم چہ خواہی
کرد و کدام کس خواہد برآورد عرض کردم کہ خداوندا اگر غرق شدن من پسندیدہ تست و غرق
کنی اگر تمام عالم مرا خواہد کہ بجبر دو برآرد و دستگیری من کند ہرگز راضی برآمدن نیستم دوست خود
بدست کسے نخواہم داد کیفیتے کہ تبسم توان گفت نمودار شدہ فرمود کہ ترا غرق نخواہد نمود۔

جب جہاد کے واسطے بہمہ وجوہ آپ تیار ہوگئے جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے تو ۱۲۴۱ھ
میں آپ معہ ہمراہیوں کے پنجاب کی طرف روانہ ہوئے اور مالیر کوٹلہ۔ ممدوٹ۔ بہاولپور۔
حیدرآباد سندھ۔ شکارپور۔ جاگن۔ خان گڈھ۔ درۂ داور۔ درہ بولن۔ پشین۔ قندھار
ہوتے ہوئے کابل پہونچے اور یہہ سفر اس راستہ سے کسی مصلحت پر مبنی تھا جب کل سامان
تیار ہوگیا تو رنجیت سنگہ سے نواح پشاور میں لڑائیاں شروع ہوگئیں اور رنجیت سنگہ کو شکست
پر شکست ایسی ہوئی۔ کہ اسکو بھی چھٹی کا دودہ یاد آگیا اور بہت سا حصہ اسکے ملک کا مسلمانون
کے قبضہ میں آگیا کہ اسی اثنا میں مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ کا ۸ شعبان ۱۲۴۳ھ ہجری کو انتقال
ہوگیا اس سبب سے سید صاحب اور کل لشکر مجاہدین کو بہت ہی رنج ہوا۔ انا للہ وانا الیہ
راجعون۔ قریب تھا کہ کل پنجاب پر مسلمانوں کا قبضہ ہوجاوے۔ لیکن معاملہ قضا وقدر میں
کچھ دوسری صورت تھی سب بنا بنایا گھر بگڑ گیا۔ اور ایسی باتیں ظہور میں آئیں جن سے ترقی
مبدل بہ تنزل ہوگئی اور وہ یہہ تھیں۔ کہ عمال جو سید صاحب کی طرف سے مقرر تھے۔
انہون نے شریعت کی آڑ میں نفسانی خواہشون سے کام لیا جس سے سب ملک بگڑ گیا
اب گویا دو طرف لڑائیاں آن پڑین۔ ایک تو سکھوں سے دوسرے مسلمان باغیون سے
دوئم ہندوستان سے۔
آدمیون اور روپیہ کی اچھی طرح سے یکے بعد دیگرے امداد نہ پہونچ سکی۔ سوئم۔ رسد
خوراک وغیرہ کا کچھ بندوبست نہ تھا۔ چہارم مطیع حکام مسلمان باغی ہوگئے انکو دوبارہ سر کرنا

زیر کرنا پڑا۔ ان میں اہل تشیعہ زیادہ تھے جو اپنی عادت سے نہ چوکے اور رنجیت سنگھ سے مل گئے
تھے۔ سب سکھوں سے اور دن سے کل بارہ لڑائیاں ہوئیں۔ آخری جنگ جس میں مولانا اسمٰعیل
صاحب رحمۃ اللہ اور سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ معہ اپنے رفقائے کے خاص بالاکوٹ
میں بتاریخ ۲۴۔ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ ہجری روز جمعہ مطابق مئی ۱۸۳۱ء کو شہید ہوئے۔ انا للّٰہ
وانا الیہ راجعون۔ اور باقی جو بچے تھے وہ موضع ستانا کو چلے گئے اور وہیں بود وباش
اختیار کی۔

ذکر۔ حالات مولوی ولایت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ مولانا ولائت علی صاحب
علیہ الرحمت والغفران ابن مولوی فتح علی بن مولوی وارث علی بن ملا محمد سعید فاروقی۔ آپ ۱۲۰۵ھ
ہجری میں پیدا ہوئے۔ جب چار برس کی عمر ہوئی مکتب میں بٹھائے گئے تو آپ لڑکوں میں سب سے
زیادہ ذہین تھے۔ سات برس کی عمر میں آپ کو یہہ لیاقت ہوگئی تھی کہ اس معمولی معلم سے جو آپکے
پڑھانے کے واسطے مقرر تھا تشفی نہ ہوتی تھی۔ آخر آپکے والد نے آپ کو سبق دینا شروع کیا۔
بارہ برس کی عمر میں آپ نے مختصرات سے فراغت حاصل کر لی اسوقت آپ کے والد نے
مولوی رمضان علی شیعہ کہ جو بڑے ذہین اور معقول کے استاد تھے۔ سپرد کیا۔ پندرہ برس
کی عمر میں آپ کی شادی ہوگئی۔ شادیکے بعد بھی آپ درس وتدریس میں مصروف رہے۔
یہانتک کہ بشوق تحصیل علم لکھنؤ تشریف لے گئے اور وہاں مولانا محمد اشرف صاحب معقولی
کی خدمت میں پڑھنا شروع کیا۔ قریب چار سال کے ان کی صحبت میں رہے اسی اثناء میں
حضرت سید احمد صاحب رونق افروز لکھنؤ ہوئے۔ مولوی محمد اشرف صاحب نے مولوی
ولایت علی صاحب کو واسطے دریافت کرنے کیفیت سید صاحب آپ کی خدمت میں بھیجا۔
اور یہہ پیغام کہلا بھیجا کہ میں تنہائی میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں اور وہ یوں سمجھے ہوئے تھے
کہ مولوی عبدالحی ومولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے سید صاحب کو پیر مغان بنا رکھا ہے جب تخلیہ
میں ملاقات ہوگی تو اصلی حقیقت سید صاحب کی ظاہر ہوجاویگی۔ سید صاحب نے فوراً تنہائی

کی ملاقات کو منظور کر لیا۔ اور دوسرے روز بوقت عصر آنے کی اجازت دی چنانچہ دوسرے روز مولوی محمد اشرف و مولوی ولایت علی صاحب وقت مقررہ پر حاضر ہوئے اسوقت تخلیہ ہو گیا۔ سوائے ان دونوں عالمون اور سید صاحب کے اور کوئی نہ تھا۔ مولوی محمد اشرف صاحب نے بعد مزاج پرسی کے عرض کیا کہ اللہ تعالے نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ فرمایا ہے اس کی تفصیل کیونکر ہے۔ سید صاحب نے دو گھنٹہ تک اس کا بیان اس فصاحت سے فرمایا کہ ان دونون مولویون کی روتے روتے ڈاڑھیان تر ہو گئیں۔ بعد ختم ہونے بیان کے ہر صاحب نے معذرت کی اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور اسی روز سے مولوی ولایت علی صاحب کا رنگ بدل گیا اور بعض نے یہ سبب لکھا ہے کہ جب سید صاحب لکھنؤ پہونچے تو شیعون کے مجتہد سے کچھ بحث ہو گئی تھی اسوقت زمانہ غازالدین حیدر بادشاہ لکھنؤ کا تھا جب فساد زیادہ ہوا اور قریب تھا کہ نوبت کشت و خون کی پہونچے لیکن خیر رہی اور شیعون کے مجتہد نے یہ دیکھا کہ میں مولانا اسمعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ کا نہیں ہون تو یہ چال چلی کہ لطایف الحیل کے علمائے فرنگی محل سے مولوی محمد اشرف صاحب کو جو اہل سنت والجماعت میں عالم فاضل گنے جاتے تھے۔ ابھارا کہ آپ مولانا اسمعیل صاحب سے مناظرہ کرین تو آپ نے فرمایا کہ اس کام کے واسطے میرا ایک شاگرد مولوی ولایت علی عظیم آبادی کافی ہے جب یہ بات پختہ ہو گئی تو استاد نے بلا کر اپنے شاگرد کو اچھی طرح سے سمجھا دیا اور مولوی ولایت علی صاحب عظیم آبادی کی اس زمانہ میں نئی نئی تحصیل تھی اور جوانی کا جوش تھا لیکن ساتھ اسکے طبیعت حق پسند تھی۔ بہ نیت مناظرہ سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سراپا برکت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں اپنے چند شکوک رفع کرنا چاہتا ہون۔ سید صاحب ممدوح نے مولانا اسمعیل صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ جو کچھ دریافت کرنا ہو ان سے دریافت کریجے مولوی ولایت علی صاحب نے پہلے وہ شکوک دریافت کیے جو ان کے استاد نے تبلائے تھے اور پھر اپنی طرف سے ہر بات پر

زیر کرنا پڑا۔ ان میں اہل تشیعہ زیادہ تھے جو اپنی عادت سے نہ چوکے اور رنجیت سنگ سے مل گئے تھے۔ سب سکھوں سے اوروں سے کل بارہ لڑائیاں ہوئیں۔ آخری جنگ جس میں مولانا اسمعیل صاحب رحمۃ اللہ اور سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ معہ اپنے رفقائے کے خاص بالاکوٹ میں بتاریخ ۲۴۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۶ ہجری روز جمعہ مطابق مئی سنہ ۱۸۳۱ء کو شہید ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور باقی جو بچے تھے وہ موضع ستانا کو چلے گئے اور وہیں بود و باش اختیار کی۔

ذکر حالات مولوی ولایت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ مولانا ولائت علی صاحب علیہ الرحمت والغفران ابن مولوی فتح علی بن مولوی وارث علی بن ملا محمد سعید فاروقی۔ آپ سنہ ۱۲۰۵ ہجری میں پیدا ہوئے۔ جب چار برس کی عمر ہوئی مکتب میں بٹھائے گئے تو آپ لڑکون میں سب سے زیادہ ذہین تھے۔ سات برس کی عمر میں آپ کو یہہ لیاقت ہو گئی تھی کہ اس معمولی معلم سے جو آپکے پڑھانے کے واسطے مقرر تھا تشفی نہ ہوتی تھی۔ آخر آپکے والد نے آپ کو سبق دینا شروع کیا۔ بارہ برس کی عمر میں آپ نے مختصرات سے فراغت حاصل کر لی اسوقت آپ کے والد نے مولوی رمضان علی شیعہ کہ جو بڑے ذہین اور معقول کے استاد تھے۔ سپرد کیا۔ پندرہ برس کی عمر میں آپ کی شادی ہو گئی۔ شادی کے بعد بھی آپ درس و تدریس میں مصروف رہے۔ یہانتک کہ بشوق تحصیل علم لکھنؤ تشریف لے گئے اور وہان مولانا محمد اشرف صاحب معقولی کی خدمت میں پڑہنا شروع کیا۔ قریب چار سال کے ان کی صحبت میں رہے اسی اثنا میں حضرت سید احمد صاحب رونق افروز لکھنؤ ہوئے مولوی محمد اشرف صاحب نے مولوی ولایت علی صاحب کو واسطے دریافت کرنے کیفیت سید صاحب آپ کی خدمت میں بھیجا۔ اور یہہ پیغام کہلا بھیجا کہ میں تنہائی میں ملاقات کرنا چاہتا ہون اور وہ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ مولوی عبدالحی و مولوی محمد اسمعیل صاحب نے سید صاحب کو پیر مغان بنا رکھا ہے جب تخلیہ میں ملاقات ہوگی تو اصلی حقیقت سید صاحب کی ظاہر ہو جاویگی۔ سید صاحب نے فوراً تنہائی

کی ملاقات کو منظور کرلیا - اور دوسرے روز بوقت عصر آنے کی اجازت دی چنانچہ دوسرے
روز مولوی محمد اشرف و مولوی ولایت علی صاحب وقت مقررہ پر حاضر ہوئے اسوقت
تخلیہ ہو گیا - سوائے ان دونوں عالمون اور سید صاحب کے اور کوئی نہ تھا - مولوی محمد اشرف
صاحب نے بعد مزاج پرسی کے عرض کیا کہ اللہ تعالے نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم
کو وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ - فرمایا ہے اس کی تفصیل کیونکر ہے - سید صاحب نے دو گھنٹہ
کامل اس کا بیان اس فصاحت سے فرمایا کہ ان دونون مولویون کی روتے روتے ڈاڑھیان
تر ہو گئیں - بعد ختم ہونے بیان کے ہر صاحب نے معذرت کی اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی -
اور اسی روز سے مولوی ولایت علی صاحب کا رنگ بدل گیا اور بعض نے یہ سبب لکھا ہے
کہ جب سید صاحب لکھنو پہونچے تو شیعون کے مجتہد سے کچھ رنجش ہو گئی تھی اسوقت زمانہ غازالدین
حیدر بادشاہ لکھنو کا تھا جب فساد زیادہ ہوا اور قریب تھا کہ نوبت کشت وخون کی پہونچے
لیکن خیر رہی اور شیعون کے مجتہد نے یہ دیکھا کہ میں مولانا اسمعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
مقابلہ کا نہیں ہون تو یہ چال چلی کہ لطایف الحیل کے علمائے فرنگی محل سے مولوی محمد اشرف
صاحب کو جو اہل سنت والجماعت میں عالم فاضل گنے جاتے تھے - ابھارا کہ آپ مولانا اسمعیل
صاحب سے مناظرہ کرین تو آپ نے فرمایا کہ اس کام کے واسطے میرا ایک شاگرد مولوی
ولایت علی عظیم آبادی کافی ہے جب یہ بات پختہ ہو گئی تو استاد نے بلاکر اپنے شاگرد کو اچھی
طرح سے سمجھا دیا اور مولوی ولایت علی صاحب عظیم آبادی کی اس زمانہ میں نئی نئی تحصیل تھی
اور جوانی کا جوش تھا لیکن ساتھ اسکے طبیعت حق پسند تھی - بہ نیت مناظرہ سید احمد صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سراپا برکت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں اپنے چند شکوک رفع کرنا
چاہتا ہون - سید صاحب ممدوح نے مولانا اسمعیل صاحب کی طرف اشارہ کرکے
فرمایا کہ جو کچھ دریافت کرنا ہو ان سے دریافت کرلیجے مولوی ولایت علی صاحب نے پہلے
وہ شکوک دریافت کیے جو ان کے استاد نے تبلائے تھے اور پھر اپنی طرف سے ہر بات پر

جما جما کے اعتراض کئے۔ غرض جسقدر مادہ تحصیل تھا کوئی بھی بات دریافت میں باقی نہ رکھی۔
ہر علم ہیئے میں سے سوالات کئے۔ جواب دو لفظی اور جامع ایسے پر تشریح پلائے جس سے
دوسری بار جواب الجواب دینے کا موقع نہ ملتا تھا۔ مولوی ولایت علی صاحب رحمتہ اللہ
علیہ نے جب یہ دیکھا تو اٹھکر مولانا شہید کی پیشانی پر بوسہ دیا اور دونوں ہاتھ چوم لئے اور
کہا آج آپ نے مجھے اپنا رام بنایا بعد اسکے مولانا شہید رحمتہ اللہ علیہ نے سید صاحب رحمتہ اللہ
علیہ کی تعریف کی مولوی ولایت علی سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور عرض کیا
کہ مجھے بھی اپنی ہمرکابی میں شرف بخشا جاوے چنانچہ سید صاحب نے بخوشی منظور فرمایا۔ جب
مولوی ولایت علی نے اپنے اوستاد مولوی محمد اشرف صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے یہ قصہ بیان کیا
تو وہ بھی والہ و شیدا ہو گئے اور بے تابانہ دوڑے آئے اور سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہوئی۔
غرض جب سید صاحب حج سے واپس ہو کر رونق افروز پٹنہ ہوئے تو مولوی صاحب
نے اپنے تمام خاندان کو بیعت کرا دیا اور خود ہمرکاب سید صاحب ہوئے اور یہہ حال ہو گیا
کہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر اور اپنے سر پر رکھہ کر لایا کرتے تھے اور کھانا اپنے ہاتھوں سے
پکاتے مٹی گارے کا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے اور جب اپنی جماعت سے فرصت پاتے
تو سید صاحب کی خدمت میں جا بیٹھتے یا تنہا نماز و دعا میں مشغول رہتے۔ جب خراسان
میں پہونچکر رنجیت سنگھ سے جہاد شروع ہوا تو اسوقت سید صاحب نے ہر ایک نواب و خوانین
صاحب حکومت کے پاس اپنے سفیر معہ مراسلات بھیجے۔ آپ کو کابل کا سفیر کرکے بھیجا۔ امراء
کابل بہت تعظیم و توقیر سے پیش آئے اور ایک شاہی مکان آپکے رہنے کو دیا۔ جب تک
آپ وہاں رہے روزانہ وعظ نصیحت توحید و اتباع سنت و ترغیب جہاد کرتے رہے اور
پنجاب کے سکھوں نے جو جو ظلم مسلمان رعایائے پنجاب پر کئے تھے ان کو خوب واضح کرکے
سنایا۔ اور حمیت و غیرت اسلامی کا جوش دلایا جب مولوی صاحب کابل سے واپس تشریف لائے
تو سید صاحب نے آپ کو ملک دکن بھیجدیا۔ آپنے ملک دکن میں پہونچکر جا بجا پھر کر وعظ و نصیحت

شروع کی کہ آپ کا شہرہ ہر ایک شہر و اطراف میں ہو رہا تھا۔ اور لوگ آپ سے بیعت کر رہے تھے کہ اسی اثنا میں معرکہ بالاکوٹ یاغستان میں جہاد کا کام تتر بتر ہو کر حضرت سید صاحب کی خبر شہادت مشہور ہو گئی اُدھر آپکے والد کے انتقال کی خبر آگئی۔ باین وجہ عظیم آباد چلے گئے اور دس برس وہانپر رہے اس عرصہ میں ہزار ہا خلقت کو فائدہ پہونچایا۔ پہر عزیمت حج کر کے معہ عیال و اطفال خود مکہ معظمہ پہونچے بعد فراغت حج و زیارت مدینہ منورہ کے سیر ملک یمن وغیرہ کی کرتے رہے چند سال بعد عظیم آباد میں پہونچے اور مولوی عنایت علی کو واسطے مقابلہ گلاب سنگہ وغیرہ اقوام سکھ بالاکوٹ کو روانہ کیا اور خود ملک بنگال و صوبہ بہار کے لوگون کی ہدایت میں مصروف ہوئے اور پہر کچھہ عرصہ کے بعد خود بھی ایک جماعت علما کو ساتھ لیکر بالاکوٹ تشریف لے گئے۔ پہونچکر معلوم ہوا کہ مولوی عنایت علی تین برس سے مہاراجہ گلاب سنگہ والئے کشمیر سے کارزار میں مصروف ہیں آپ بھی پہونچکر ڈیڑھ برس تک گلاب سنگہ کے ساتھ جنگ میں مصروف رہے جب مہاراجہ گلاب سنگہ کا بہت سا ملک مجاہدین کے قبضہ مین آگیا اور وہ تاب مقابلہ کی نہ لاسکا تو اول اس نے مولویصاحب سے صلح کی درخواست کی مولویصاحب نے شرعی جواب دیا تو اس نے گورنمنٹ سے درخواست کی گورنمنٹ نے اول مولویصاحب کو لکھا پہر کچھہ لشکر بھیجا کر اور تحریص و ترغیب دیکر ملک مفتوحہ میں غدر کرا دیا اور بہت کچھہ کارروائی ایسی ہوئی کہ مولویصاحب کو ہٹنا پڑا اگرچہ بہت سے مجاہدین راستہ سے فرار ہو کر مقام ستیانا جاکر مقیم ہو گئے۔ اور میر اولاد علی صاحب کو اپنا امیر بنالیا آپ اپنے مکان آکر بدستور سابق واعظ و نصائح و مراقبہ و مشاہدہ میں مصروف ہو گئے اور بعد دو برس کے پہر آپ ہجرت کر کے ملک یاغستان کو روانہ ہوئے۔ اور سیاحت کرتے ہوئے دو برس میں بمقام ستیانا پہونچے۔ سید اکبر بادشاہ اور لشکر مجاہدین نے بڑی دہوم دہام سے آپ کی پیشوائی کی جب لوگون کو آپ کی ہجرت کی خبر ہوئی تو بہت سے لوگ ہجرت کر کے آپ کے پاس پہونچ گئے۔ آپ شب و روز تعلیم و تلقین

میں مصروف رہتے تھے صدہا آدمی فجر کو مراقب بیٹھتے تھے اور توجہ دی جاتی تھی اور پھر حدیث و تفسیر کا سبق ہوتا تھا۔ اسی حالت میں آپ کو عارضہ خناق ہوا اور ۵۔ محرم سنہ ۱۲۶۲ ہجری۔ چونسٹھ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ مزار آپ کا مقام ستیانہ میں ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ دو طریق پر ہے اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ سے دوسرا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جو حضرت ابو علی فارمدی پر جا کر مل گیا ہے۔ اب بیان دوسرے طریق کا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ کا ذکر اول جلد چشتیہ میں آچکا ہے۔

سوم حضرت حسن بصری آپ کا ذکر سلسلہ چشتیہ میں آچکا ہے۔

چہارم حضرت حبیب عجمی آپ کا ذکر سلسلہ سہروردیہ میں آوے گا۔

پنجم۔ حضرت داؤد طائی۔ آپ کا ذکر سلسلہ سہروردیہ میں آوے گا

ششم۔ حضرت معروف کرخی آپ کا ذکر سلسلہ قادریہ میں آوے گا

ہفتم۔ حضرت شیخ سری سقطی آپ کا ذکر سلسلہ قادریہ میں آوے گا

ہشتم۔ حضرت جنید بغدادی آپ کا ذکر سلسلہ قادریہ میں آوے گا۔

نہم۔ حضرت ابوبکر شبلی۔ آپ کا سلسلہ قادریہ میں آوے گا

ذکر حضرت شیخ ابو القاسم نصیر آبادی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے مشائخ کبار و صوفیہ اعاظم تھے نام آپ کا ابراہیم بن محمد حمویہ ہے اور جائے مولد و مسکن آپکا نیشاپور تھا۔ اور آپ خلیفہ حضرت ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ کے تھے اور آپ صحبت ابو علی رودباری اور مرتعش و ابوبکر طاہری سے رکھتے تھے۔ اور آپ جامع تھے علوم ظاہری و باطنی و علوم فقہ و حدیث و تفسیر و علم طریقت و حقیقت و معرفت میں۔ اخیر میں آپ مکہ معظمہ چلے گئے تھے۔

نقل ہے کہ حضرت ابو عثمان مغربی نے جنت البقیع مدینہ منورہ میں اپنی قبر کھودی تھی آپ نے فرمایا کہ میں اس قبر میں دفن ہونگا۔ اور تم نیشاپور میں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وفات آپ کی ۳۔ ربیع الاول سنہ ۳۷۲ و یا سنہ ۳۶۷ ہجری میں ہوئی۔ مزار مدینہ منورہ میں ہے۔ خلیفہ

آپ کے یہ ہیں۔ شیخ عبدالرحمن سلمی وفات سنہ ۴۱۲ ہجری و بوعلی دقاق وغیرہ قدس اللہ اسرارہما

ذکر حضرت ابو علی دقاق قدس اللہ سرہ العزیز۔ نام آپ کا حسن بن دقاق ہے۔ آپ امام طریقت و شیخ وقت تھے اور توکل و کرامت و ریاضت میں آپ اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت ابوالقاسم نصیر آبادی کے ہیں اور علاوہ انکے آپ اور بہت مشائخ کی خدمت میں رہے اور آپ کو نوحہ گر بھی کہتے ہیں کہ آپ غایت درد و ذوق و شوق میں گریہ کرتے رہتے تھے اور اپنی تمام عمر پشت زمین پر نہیں رکھی اور آپ ایک سال ایک جگہ رہتے تھے۔ اور دوسرے سال دوسری جگہ چلے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ دستار طبری سر پر رکھے ہوئے بیٹھے تھے کہ ایک شخص آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اور اسکو وہ دستار بہت خوش معلوم ہوئی شیخ سے کہا کہ توکل کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ طمع دستار سے کوتاہی کرے تو اور پھر آپ نے دستار اسکو دیدی۔ وفات آپ کی ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۴۰۵ ہجری میں ہوئی مزار آپ کا نیشاپور میں ہے

ذکر حضرت۔ شیخ ابوالقاسم قشیری قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے مشائخ خراسان کے ہیں اور آپ صاحب تصانیف تھے رسالہ قشیریہ و تفسیر لطایف الاشارت آپ کی ہی تصنیف ہے اور آپ داماد و خلیفہ حضرت شیخ ابو علی دقاق کے ہیں اور استاد حضرت شیخ ابو علی فارمدی کے ہیں صاحب کشف المحجوب فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ آپکے ابتدائی حال دریافت کیا فرمایا کہ مجھکو ایک دفعہ ایک ٹکڑے سنگ کی ضرورت تھی واسطے اٹھانے کے جو زمین پر ہاتھ ڈالا گوہر ہو گیا میں نے پھینک دیا۔ وفات آپ کی ۱۶۔ ربیع الآخر سنہ ۴۶۵ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا نیشاپور میں ہے آپکے خلیفہ حضرت ابو علی فارمدی ہیں جنکا اول طریق میں ذکر آچکا ہے۔

ذکر دوسرے طریق سلسلہ مجددیہ کا کہ جو حضرت معصوم صاحب سے جاری ہوا

ذکر حضرت - شیخ محمد معصوم قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ فرزند ارجمند و خلیفہ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کے ہیں آپ نے سولہ برس کی عمر میں تحصیل علوم ظاہری سے فراغ حاصل کر کے علوم باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کیا اور قطب الوقت و مرشد کامل ہوئے اور حضرت شیخ احمد اخیر عمر میں مریدونکو واسطے تربیت کے آپکے ہی حوالہ کر دیتے تھے اور آپ کے واسطے دعا فرماتے تھے اور آپ کو وصیت کی تھی کہ کہنہ بوریائی خانقاہ کو تخت سلطنت جاننا اور صحبت اغنا و مجلس بادشاہ سے پرہیز کرنا۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا اور ہزار ہا آدمیوں کو فیض باطنی پہونچایا۔ اور آمدرفت سفر حج میں بیشمار اہل عرب و عجم آپ سے بیعت ہوئے۔ وفات آپ کی سنہ ۱۰۸۰ ہجری میں ہوئی اور عمر شریف ۷۱ سال کی ہوئی۔ مزار آپ سرہند میں ہے خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ شیخ سیف الدین ولادت سنہ ۱۰۴۹ ہجری وفات ۲ - جمادی الاول سنہ ۱۰۹۶ھ و احمد سعید ولادت بماہ شعبان سنہ ۱۲۱۷ ہجری وفات ۲۷ - جمادی الآخر سنہ ۱۲۷۷ ہجری و خواجہ محمد صدیق وفات سنہ ۱۱۳۶ ہجری و حافظ محمد محسن وفات سنہ ۱۱۴۷ ہجری و نواب مکرم خان وفات سنہ ۱۱۳۶ ہجری۔ و محمد نقشبند حجۃ اللہ قدس اللہ اسرارہم ؛

ذکر حضرت - محمد نقشبند حجۃ اللہ فرزند دویم حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی مجددی رضی اللہ تعالے عنہما۔ آپ بماہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۳۴ ہجری میں تولد ہوئے اور تعلیم ظاہری و باطنی اپنے والد بزرگوار سے پائی۔ اور آپ بہت بڑے صاحب طریقت تھے ہزار ہا مخلوق خدا کو آپ سے فیض پہونچا وفات آپ کی شب جمعہ ۲۹ - محرم سنہ ۱۱۱۵ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا سرہند میں ہے خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ حاجی محمد افضل کلانوری۔ وفات سنہ ۱۱۴۶ ہجری۔ و شیخ محمد زبیر قدس اللہ اسرارہم

ذکر حضرت شیخ محمد زبیر قدس اللہ سرہ۔ آپ نبیرہ و خلیفہ حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند کے ہیں
آپ فقر و تقوی و زہد ورع میں مشہور تھے خداوند تعالے نے آپ کو دولت دنیا و آخرت
ہر دو نعمت عطا فرمائی تھی کہ بادشاہ وقت و امرائے نامدار آپ سے مرید و معتقد تھے۔ ایک دفعہ
آپ پالکی میں سوار جامع مسجد کے نیچے سے ہو کر گذرے۔ خواجہ گلشن رحمۃ اللہ علیہ اس جگہ
کھڑے تھے آپنے دیکھا کہ پالکی انوار الہی سے محیط ہے آسمان تک اور تمام کوچہ و بازار مملو اس سے
ہے یہ دیکھتے ہی شاہ گلشن نے کملی اپنی پھینکدی اور یاروں سے کہا کہ اسکو جلا دو یاروں نے
عرض کیا کہ کیا سبب فرمایا کہ امیر جو پالکی میں جاتا ہے اسکا نور آسمان تک ہے کہ میں نے کبھی اس
گلیم میں نہ دیکھا باوصفیکہ تیس سال اس گلیم کے ساتھ ریاضت کرتے ہوئے ہو گئے۔ عرض کیا
کہ یہ سواری خواجہ محمد زبیر کی ہے فرمایا کہ الحمد للہ کہ پیرزادہ ہمارا۔ اور معمول حضرت محمد زبیر کا
یہ تھا کہ تمام دن چوبیس ہزار بار نفی اثبات کرتے اور پندرہ ہزار بار اسم ذات حبس سے کرتے
اور بعد نماز مغرب صلوات اوابین پڑھتے اور دس ہزار بار نفی اثبات کرتے اور پھر حلقہ میں
بیٹھتے اور بعد نماز عشاء محل سرائے شاہی میں جاکر حلقہ نشار کا کرتے اور قریب نصف شب کے
خانقاہ میں آتے اور چند ساعت استراحت فرماتے اور پھر اٹھتے نماز تہجد پڑھتے اور نماز تہجد
میں چالیس بار سورہ یسین پڑھا کرتے تھے بعد نماز فجر تا نماز چاشت مراقبہ کرتے تھے اسی طرح
آپکے سب وقت مقرر تھے وفات آپ کی ۴۔ ذیقعدہ ۱۱۵۲ھ ہجری میں ہوئی مزار آپ کا
سرہند میں ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ خواجہ محمد ناصر دہلوی ولادت ۱۱۰۵ھ وفات ۲۔ شعبان
۱۱۷۲ھ ہجری و شاہ ضیاء اللہ وغیرہ قدس اللہ اسرارہما۔

واضح ہو کہ حضرت مجدد صاحب کو کشف صحیح سے معلوم ہوا کہ انسان دس لطایف
سے مرکب ہے چنانچہ آپنے دس لطایف مقرر کئے۔ پانچ لطایف عالم امر کے اور پانچ
لطایف عالم خلق کے۔ عالم امر کے۔ قلب۔ روح۔ سری خفی۔ اخفی ہ عالم کے فوق
عرش مجید۔ عالم امکان و محسوسات سے خارج ہے۔ عالم خلق اسکو کہتے ہیں کہ امر کن سے بتدریج

۲ عالم خلق کے نفس و عناصر اربع عالم امر اسکو کہتے ہیں مجرد امر کن ظاہر ہوا۔

ظاہر ہوا۔ عالم خلق تحت عرش مجید ہے اور ہر ایک لطیفہ لطایف عالم امر کا ایک نبی الوالعزم کے زیر قدم واقع ہے چنانچہ لطیفہ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام و لطیفہ سر حضرت موسیٰ علیہ السلام و لطیفہ خفی حضرت عیسےٰ علیہ السلام و لطیفہ اخفی حضرت خاتم المرسلین بعد اسکے تین طریقہ متعین کئے۔ اول ذکر دو قسم ہے ذکر اسم ذات و ذکر نفی اثبات پہلے اسم ذات کراتے ہیں کہ زبان کو تالو سے لگا کر بے حرکت زبان ہر لطیفہ پر اس کے بعد نفی اثبات کہ زبان کو تالو سے چسپاں کر کے نفس کو زیر ناف بند کرے اور ساتھ خیال کے حرف لا کو ناف سے دماغ تک پہونچائے اور لفظ اِلٰہ کو سیدھے مونڈھے پر اتارے اور لفظ الا اللہ کو ضرب دل پر کرے اور جب نفس چھوڑے محمد رسول اللہ خیال سے کہے اور اس کے بعد مراقبات ہیں اور توجہ مرشد یہ اصل اصول نقشبندیہ کا ہے کہ مرشد اپنے دل کو مقابل دل طالب کر کے ہمت صرف کرے کہ انوار ذکر جو میرے دل میں ہے طالب کے قلب میں پہونچے۔

اور اول مراقبہ احدیت تعلیم کرتے ہیں کہ فیض آتا ہے اوس ذات کہ جامع جمیع صفات کے ہے اور منزہ ہے کل نقایض سے اسکو دائرہ امکان کہتے ہیں۔ نصف دائرہ زیرین تحت الثریٰ سے عرش مجید تک ہے اور نصف دائرہ بالا فوق العرش تک ہے۔ اول سیر لطیفہ قلب کے نصف زیرین میں اس دائرہ کے واقع ہوتی ہے۔

اصل اخفی
اصل خفی
اصل سر
اصل روح
اصل قلب

عرش مجید

اخفی	سبز
خفی	سیاہ
سر	سفید
روح	سرخ
قلب	زرد

نفس عناصر
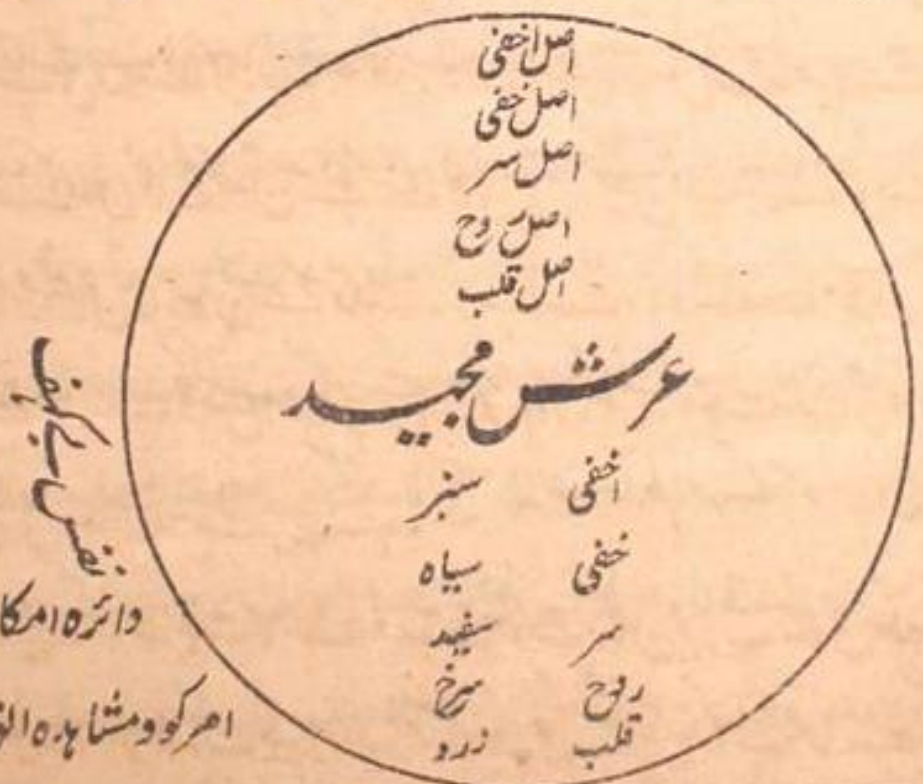
دائرہ امکان شامل ہے عالم خلق و عالم امر کو و مشاہدہ انوار و کشف عالم وغیرہ کو دوسرا

مراقبہ فنائے ذاتی کہ جسکو مراقبہ معیت بھی کہتے ہیں۔ اور دائرہ ولایت صغرا کہ فیض آتا ہے اس ذات سے کہ ساتھ میرے ہے اور ساتھ ہر ذرہ کے یہہ ولایت متعلق بہ لطیفہ قلب ہے کہ جس کو کمال سیر انفسی کہتے ہیں بعد صغرا کے ولایت دائرہ کبرا کا مراقبہ کرتے ہیں کہ زیر قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے کہ فیض آتا ہے اس ذات سے کہ قریب تر ہے مجھسے میری رگ جان سے اور یہہ متعلق لطیفہ نفس کے بعد اسکے دائرہ ولایت علیا کا مراقبہ کرتے ہیں کہ فیض آتا ہے اُس ذات سے کہ مسمی بہ اسم الباطن پہر دائرہ کمالات نبوت ذات بحت سے پہر دائرہ کمالات رسالت پہر دائرہ کمالات الوالعزم پہر دائرہ حقیقت کعبہ پہر دائرہ حقیقت قرآن پہر دائرہ حقیقت صلوٰۃ پہر دائرہ معبودیت صرف پہر دائرہ حقیقت ابراہیمی پہر دائرہ حقیقت موسوی پہر دائرہ حقیقت محمدی پہر دائرہ حقیقت احمدی پہر دائرہ حب صرف پہر دائرہ لاتعین۔

ذکر حضرت شاہ ضیاء اللہ نقشبندی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت محمد زبیر نقشبندی کے ہیں۔ آپ کی نسبت حضرت شاہ غلام علی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جس نے نسبت مجددی مجسم نہ دیکھی ہو حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے۔ آپ تاجر کشمیر کے تھے ایک ایک خیمہ آپ کا لاکھ لاکھ روپیہ کا تھا۔ جب طلب خدا میں حضرت زبیر قدس اللہ سرہ کیخدمت میں حاضر ہوئے تمام اسباب اپنا راہ خدا میں لٹا دیا اور کمال و تکمیل پر فائز ہو کر خلافت پائی۔ بادشاہ دہلی کو آپ سے اعتقاد تھا اس نے آپ کی خدمت کرنا چاہا۔ منظور نہ فرمایا آخر کار اس کے اصرار سے ہفت روپیہ ماہوار قبول فرمائے کہ اس قدر گذران کے لئے کافی ہیں۔ لیکن آپ بڑے سخی تھے لوگون کو قرض لیکر دیدیتے تھے دوکان دارون کے قرضدار رہتے تھے۔ بادشاہ نے حکم دیدیا تھا کہ آپ سے کوئی قرض نہ مانگے اور سب قرض اپنے پاس سے ادا کرتا تھا۔ وفات آپ کی ۱۲ ربیع الاول ۱۱۹۵ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار سرہند میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ المشائخ امام الطریقت کاشف الحقیقت غوث زمان محبوب خلاق شاہ محمد آفاق قدس اللہ سرہ۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت ضیاء اللہ نقشبندی کے ہیں۔ آپ دعا سے

حضرت مرزا مظہر جانجاناں قدس اللہ سرہ کے پیدا ہوئے تھے اور آپ صحبت خواجہ میر درد سے رکھتے تھے آپ بہت بڑے شہرۂ آفاق و قطب زمان ہوئے ہیں جب آپ کابل تشریف لے گئے وہاں بھی قبول عظیم پایا کہ زمان شاہ بادشاہ کابل بھی آپ کا مرید ہوا۔ اور کرامت ہائے عظیم الشان آپ سے ظہور میں ہوئیں۔ حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اکثر اپنے مریدوں کو بعد تعلیم کے آپ کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے جب آپ صاد فرماتے اوسوقت تکمیل پوری ہجی جاتی تھی۔ تولد آپ کا سنہ ۱۱۶۰ ہجری مسکن دہلی۔ وفات آپکی روز چہارشنبہ ۷ محرم سنہ ۱۲۵۱ ہجری۔ مدفن مغلپورہ دہلی میں ہے۔ آپکے خلیفہ یہ ہیں۔ مولانا نصیر الدین و مولانا فضل الرحمن ولادت ملک بلایا وفات ۲۲۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۳ ہجری مزار گنج مراد آباد قدس اللہ اسرارہما۔

ذکر حضرت۔ شاہ مولانا نصیر الدین مجاہد قدس اللہ سرہ۔ آپ خلیفہ حضرت شاہ آفاق صاحب و پیر طریقت سلسلۂ نقشبندیہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں آپ جامع شریعت و طریقت واقف اسرار حقیقت و صاحب جذب و استغراق و صاحب عشق و محبت تھے۔ وفات آپ کی ۱۰۔ شعبان المعظم سنہ ۱۲۶۵ ہجری میں ہوئی۔

جلد سوم

دربیان سلسلہ سہروردیہ وکبرویہ عابدیہ

ذکر حضرت حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے صاحب صدق وصفا وجود وسخاوہمت ومروت وخوارق وکرامت مقامات بلند وپایہ ارجمند رکھتے تھے۔ ابتدائی حال حال میں آپ بہت بڑے مالدار تھے اور روپیہ پر سود لیا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص سے سود لینے کے واسطے گئے اور آواز دی اس کی عورت نے کہا وہ گھر نہیں ہے۔ آپنے کہا ہمارا سود دیدو اس عورت نے کہا کہ ہمارے پاس سود دینے کو کچھ نہیں ہے ایک بکری تھی کہ جو آج ذبح کی ہے کہ اپنے بچوں کو اس کا گوشت کہلاتے۔ چاہو تم اسکو لیجاؤ۔ آپ اسکو لے آئے۔ اور گھر میں دیا کہ اسکو پکاؤ۔ آپ کی عورت نے کہا کہ لکڑی نہیں کس چیز سے پکاؤں آپ باہر گئے اور دوسرے سود دینے والے سے لکڑی لے آئے۔ آپ کی عورت نے پکانا شروع کیا۔ اور خود روٹی لینے کیواسطے باہر گئے کہ سائل آگیا اور اس نے آواز دی عورت نے کہا کہ میرا شوہر گھر پر نہیں ہے جب وہ آویگا دیگا۔ سائل ناامید چلا گیا آپ کی عورت نے کچھ جو دیگ میں ڈالا تو خون آیا وہ حیران ہوکر خاموش ہوکر بیٹھ گئی۔ جب آپ پھر مکان کو تشریف لائے تو یہ قصہ دیکھا۔ اور بہت غمگین ہوئے اور اس وقت سود لینے سے توبہ کی اور تمام شب اسی پریشانی میں گذری اور یہہ خیال ہوا کہ اصل مال اپنا لے لیجاوے اور سود چھوڑ دیا جاوے اسی خیال سے آپ باہر نکلے کہ روز جمعہ کا تھا لڑکے کھیل رہے تھے کہ انہوں نے دیکھکر آپس میں کہا کہ بچو حبیب سود خوار آوے ہے آپ کو یہہ کہنا سخت معلوم ہوا اور آپ چشم پرآب ہوئے اور اسوقت بخدمت حضرت

خواجہ حسن بصری گئے اور توبہ کی اور جو کچھ بذمہ خلق تھا معاف کردیا پھر مکان پر آئے۔ تو راستہ میں لڑکوں نے دیکھکر کہا کہ ادب کرو کہ حبیب تائب آتا ہے آپنے سنکر کہا کہ سبحان اللہ ذرا سی دیر میں کیا کا کیا ہوگیا۔ اور مکان پر آکر جو کچھ مال گھر میں تھا وہ سب تصدق کردیا اور آپ نے اور آپ کی عورت نے ایک ایک چادر باندھ لی اور عبادت حق میں مشغول ہوئے۔ اور وہ مجاہدہ کیا کہ تازیست ذکر الٰہی میں ہی مشغول رہے اور خلیفہ حضرت حسن بصری ہوئے وفات آپ کی ۳۰۔ ربیع الآخر یا ۹۔ رمضان ۱۵۶ھ و یا ۱۲۰ھ و یا ۱۴۱ھ ہجری میں ہوئی اور آپنے اپنا خلیفہ حضرت داؤد طائی کو کیا مدفن شہر بصرہ ہے آپ کے اور خلیفہ یہ ہیں۔ خواجہ عقیق عرف خفیف و خواجہ شیخ فتح اللہ و شاہ عبداللہ گادزرونی اور بعض بایزید بسطامی کو بھی کہتے ہیں۔

ذکر حضرت داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے اکابر دین و سید القوم عالم و عاقل و کامل تھے اور امام اعظم ابو حنیفہ و فضیل و ابراہیم بن ادہم سے صحبت رکھتے تھے اور کسی سے کچھ تعلق نہ رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ سے کہا کہ داؤد طائی کی زیارت کرنا چاہتا ہوں آپ مجکو اُن کے پاس لے چلیں امام یوسف رحمتہ اللہ علیہ ہارون رشید کو اپنے ہمراہ مکان حضرت داؤد پر لے گئے ملنے کا پیام دیا آپ نے ملنے سے انکار کیا پھر آپ کی والدہ صاحبہ سے درخواست کی آپکی والدہ نے سمجھا کر آپ کو ملوایا۔ ہارون رشید و امام ابو یوسف نے کچھ مال پیش کیا آپ نے انکار کردیا کہ مجھکو کچھ حاجت نہیں ہے آپ نے اپنا خلیفہ حضرت معروف کرخی کو کیا اور ۲۸۔ ربیع الاول ۱۶۰ھ یا ۱۶۵ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ مدفن بغداد میں ہے

۶ ذکر حضرت معروف کرخی سلسلہ قادریہ میں آویگا

۷ ذکر حضرت شیخ سری سقطی سلسلہ قادریہ میں آویگا

۸ ذکر حضرت جنید بغدادی سلسلہ قادریہ میں آویگا

۹ ذکر حضرت ممشاد علو دینوری سلسلہ چشتیہ میں آچکا ہے

۱۰ ذکر حضرت ابوالعباس احمد اسود دینوری قدس اللہ سرہ العزیز۔ نام والد ماجد آپ کے کا محمد ی

اور آپ دینوری کے رہنے والے ہیں۔ آپ نہایت بزرگ و عالم بعلوم ظاہری و باطنی تھے بلکہ قبل از مرید ہونے حضرت ممشاد علو دینوری کے آپ عابد و زاہد و متقی و صایم و دایم و از صحبت اہل دنیا متنفر تھے اور علاوہ حضرت ممشاد علو دینوری کے دیگر مشائخ سے بھی فائدہ اٹھایا اور صحبت رکھی۔ اول آپ دینور سے نیشاپور آئے اور چندے مدت وہاں پر سکونت رکھی اور پھر سمرقند آئے وہاں پر سکونت رکھی اور صدہا طالبان حق کو خدا رسیدہ کیا اور اُسی جگہ بر حمت حق پیوست ہوئے ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۳۴۰ و یا سنہ ۳۶۶ و یا سنہ ۳۶۶ ہجری میں وفات ہوئی۔ مدفن آپ کا سمرقند میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ ابو محمد عمویہ بن عبداللہ قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے مشائخ زمان تھے اور خلیفہ حضرت احمد دینوری رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ آپ سے بہت آدمی فیضیاب ہوئے اور خدا رسیدہ ہوئے وفات آپ کی ۱۵۔ رجب سنہ ۳۷۳ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شیخ وجیہ الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت ابو محمد عمویہ کے ہیں اور آپ بہت بڑے اولیائے کبار و صاحب خوارق و کرامات تھے بنسبت طریقت آپ کی دو طرح پر بھی ایک شیخ عمویہ ممشاد دینوری و دیگر اخی فرخ ریحانی قدس اللہ اسرار ہما سے ہے اور حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کو فیض کامل آپ سے ہی ہوا ہے کہ برادر زادہ آپ کے تھے۔ وفات آپ کی ۴ رمضان سنہ ۵۶۶ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقادر سہروردی۔ آپ کا ذکر سلسلہ کبرویہ میں نمبر ۱۵ پر آوے گا ؛

ذکر حضرت امام الطریقت شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر سہروردی قدس سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاہر کے ہیں کہ عم حقیقی آپ کے تھے اور آپ نے خورد سالی میں پرورش بھی حضرت ابو النجیب سے پائی تھی اور آپ صحبت حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مشرف ہوئے ہیں آپ نے مخلوق خدا کو فیضیاب

اور خدا رسیدہ کیا آپ پر فتوح بہت تھے مگر آپ ہمیشہ مستحقان درویشون کو تقسیم کر دیتے

تھے اور ہمیشہ ہر سال بغداد سے واسطے حج و طواف بیت اللہ و زیارت روضہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پر جاتے تھے اور مشرف ہوتے تھے۔ تولد آپ کا سنہ ۵۴۲ ہجری میں ہوا

اور وفات آپ کی عشرہ محرم سنہ ۶۳۲ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار بغداد میں ہے۔ اور آپ کے

خلیفہ یہ ہیں۔ سید نور الدین مبارک غزنوی وفات سنہ ۶۴۷ ہجری مزار دہلی۔ شیخ نجیب الدین

علی برغش شیرازی وفات سنہ ۶۷۸ ہجری مزار بغداد و شیخ مصلح الدین المتخلص بہ سعدی شیرازی

ولادت سنہ ۵۸۰ ہجری وفات سنہ ۶۹۱ ہجری و شیخ محمد عیسے وفات سنہ ۶۹۲ ہجری مزار یمن

و شیخ ضیاء الدین رومی وفات سنہ ۷۲۳ ہجری و شیخ علاؤ الدین جاوری و شیخ شمس الدین صفی الموسوی

اردبیلی وفات سنہ ۷۳۵ ہجری و شیخ بہاء الدین ملتانی وغیرہ قدس اللہ اسرارہم۔

واضح ہو کہ ذکر و اشغال و مراقبات حضرات سہروردیہ کے مثل چشتیہ و قادریہ کے

ہیں فقط شغل ہو شمسی و قمری و دائرہ ہو کا ان حضرات کے یہان زیادہ برتاو ہے چنانچہ اللہ ہو

پاس انفاس سہروردیہ ہی کہلاتا ہے کہ جسکو سیر العارفین نے باب ذکر اشغال میں مفصل لکھا ہے

ذکر حضرت شیخ الاسلام قطب الانام بہاء الملۃ والدین مخدوم شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی

قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپکے جد بزرگوار علی قریشی تھے جو مکہ معظمہ سے ملتان چلے آئے۔ وجیہ الدین

آپکے والد بزرگوار کا نام ہے۔ آپ کی عمر ہفت سال کی تھی کہ آپکے والد بزرگوار نے انتقال

فرمایا۔ آپنے اوسی ہفت سال کی عمر میں قرآن شریف پڑھا اور پھر بخارا چلے گئے وہان جا کر

ہفت سال علم ظاہری پڑھا اور بہت بزرگون کی زیارت و صحبت سے آپ مشرف ہوئے

اور پھر حج کو چلے گئے۔ اور پانچ سال وہان رہے۔ وہان سے مدینہ منورہ گئے۔ اور پانچ

سال وہاں رہے اور علم حدیث کمال الدین یمنی سے حاصل کر کے بیت المقدس چلے گئے۔

اور زیارت مقابر انبیا علیہم السلام سے مشرف ہو کر بغداد آئے کہ صحبت مشائخ دیار سے

رکھتے تھے بعد ازان بخدمت شیخ شہاب الدین کے پہونچے اور بیعت کی شیخ کی نظر کیمیا اثر

سے اٹھارہ یوم میں آپ سات کمالات ولایت کے پہونچے اور آپ منتظر عطائے خرقۂ خلافت
کے تھے کہ ایک شب آپنے خواب میں دیکھا کہ ایک تخت پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔
تشریف رکھتے ہیں اور پیر روشن ضمیر شیخ شہاب الدین بجانب دست راست دست
بستہ کھڑے ہوئے ہیں اور جس مکان میں تخت ہے اس مکان میں طنابیں ہیں اور چند خرقہ
ان طنابون پر لٹکے ہوئے ہیں کہ اسی اثنا میں حضرت خاتم الانبیا نے حضرت شیخ بہاء الدین
ذکریا کو طلب فرمایا اور حضرت شیخ نے حضرت بہاؤالدین کا ہاتھ پکڑکر حاضر کیا حضرت خاتم
النبوت نے حضرت شیخ سے فرمایا کہ ان خرقون میں سے ایک خرقہ بہاء الدین کو پہنا۔ اور حضرت
شیخ نے فوراً روبرو حضور علیہ السلام کے شیخ بہاؤالدین کو خرقہ پہنایا۔ جب یہ خواب حضرت
بہاء الدین نے دیکھا تو علی الصباح امیدوار خرقہ کے ہوئے۔ کہ بعد چاشت کے شیخ نے
شیخ بہاؤالدین کو طلب کیا آپ خدمت میں شیخ کے گئے آپ نے دیکھتے ہی خیال کیا کہ ہان
یہ وہی مکان ہے اور ویسے ہی طنابون پر خرقہ لٹکے ہوئے ہیں اور حضرت شیخ بجائے جناب
رسالت مآب اوپر تخت کے تشریف رکھتے ہیں شیخ نے ایک خرقہ ان خرقون میں سے لیکر
شیخ بہاؤالدین کو پہنایا اور فرمایا کہ بابا بہاؤالدین یہ خرقہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو
عطا کیا ہے اور میں درمیان کا واسطہ ہون کہ بے اجازت آنحضرت کسیکو خرقہ نہ دیجو اور حال
اجازت آنحضرت تم نے خود دیکھا ہے اور پھر آپ کو بجانب ملتان رخصت کیا۔ آپ ملتان
میں تشریف لائے اور حسب ارشاد پیر روشن ضمیر کے سکونت ملتان کی اختیار کی اور طالبان
حق جوق جوق کرکے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت اکابران ملتان کو آپ سے
حسد ہوا اور کاسہ میں شیر بھر کر آپ کی خدمت میں بھیجا اور کنایہ اس سے یہ تھا کہ ملتان مشائخ
سے اس طرح پر ہے کہ دوسرے کی گنجائش نہیں۔ حضرت بہاؤالدین نے کاسۂ شیر پر پھول گلاب
کا توڑکر ڈالدیا کہ جواب اسکا یہ ہے۔ وفات آپ کی روز پنجشنبہ ۷ صفر سنہ ۶۶۶ و یا سنہ ۶۶۱ ہجری
میں ہوئی۔ مزار پر انوار آپ کا ملتان میں ہے۔ خلیفہ آپ کے یہ ہیں شیخ فخر الدین عراقی۔

وفات ۸- ذیقعدہ سنہ ۶۳۶ ہجری مزار دمشق۔ و شیخ حسن افغان وفات سنہ ۶۸۹ ہجری مزار ملتان۔ شیخ کبیرالدین بن فخرالدین افغان وفات سنہ ۷۰۰ ہجری مزار ملتان و سید جلال الدین منیر شاہ میر سرخ بخاری و میر حسینی بن سید عالم وفات سنہ ۷۱۸ ہجری مزار ہرات و سید عثمان لعل شہباز سندھی سوہانی قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ صدرالدین عارف بن شیخ الاسلام بہاءالدین ذکریا ملتانی قدس اللہ سرہ العزیز آپ فرزند دلبند و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین حضرت شیخ بہاءالدین ذکریا ملتانی کے ہیں آپ علوم ظاہر و باطنی و کمالات صوری و معنوی و سخاوت و شجاعت و علم و خلق میں یکتائے زمانہ تھے اور قطب الوقت و مقتدائے زمان سمجھے جاتے تھے اور آپ سات بھائی تھے۔ جس وقت آپکے والد بزرگوار کا انتقال ہوا بھائیوں میں ترکہ تقسیم ہوا۔ جو کچھ آپ کے حصہ میں آیا آپ نے وہ سب فقرار کو تقسیم کر دیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ آخر آپ کے والد بزرگوار بھی تو رکھتے تھے آپ نے فرمایا کہ وہ دنیا پر غالب تھے اور میں ایسا نہیں۔ وفات آپکی ۲۳- ذی الحجہ سنہ ۶۸۴ ہجری میں ہوئی مزار پر انوار آپ کا ملتان میں ہے خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ شیخ جمال خندان وفات سنہ ۶۶۶ ہجری و حسام الدین بداؤنی وفات سنہ ۶۸۷ ہجری مزار بدایون۔ و شیخ احمد معشوق وفات سنہ ۷۳۲ ہجری و شیخ صلاح الدین درویش چشتی و سہروردی وفات سنہ ۷۴۰ ہجری و شیخ علاءالدین وفات سنہ ۷۴۰ ہجری قدس اللہ اسرارہم ۞

ذکر حضرت- شیخ رکن الدین ابوالفتح سہروردی بن شیخ صدرالدین عارف بن شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی قدس اللہ اسرارہم۔ آپ صاحب سجادہ شیخ بہاؤالدین و خلیفہ اعظم شیخ صدرالدین پدر بزرگوار اپنے کے ہیں۔ آپ سے کرامات و خوارق عادات بہت ہوئے آپکے والدہ ماجدہ بی بی راستی بہت نیک مثل رابعہ بصری و حافظ قرآن۔ کہ روز ایک قرآن ختم کرتی تھیں آپ جب ہفت ماہ کے بطن میں تھے تو آپ کی والدہ دیکھکر بے ساختہ حضرت بہاؤالدین کی تعظیم کے واسطے کھڑی ہو جاتیں۔ حضرت شیخ یہ تعظیم دیکھکر فرماتے کہ یہ تعظیم دوسرا شخص کرتا ہے

کہ جو چراغ خاندان کا ہوگا۔ ایک مرتبہ آپ اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ شیخ بہاءالدین کی خدمت میں گئے۔ شیخ چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے اور پگڑی چارپائی پر رکھی ہوئی تھی آپ نے اُٹھا کر سر پر رکھہ لی آپکے والد خفا ہوئے کہ ادب سے بیٹھ۔ شیخ نے کہا کہ کچھہ مت کہو یہ حق اسی کا ہے اور وہ دستار صندوق میں بحکم شیخ رکھدی گئی۔ بعد انتقال اپنے پدر بزرگوار کے جب آپ سجادہ نشین ہوئے اُسوقت وہ دستار اپنے سر پر رکھ لی اور مخلوق خدا کو وہ فیض پہونچایا کہ آجتک آپ کو قبلہ حاجات کہتے ہیں اور ہزارہا مشائخ نے نعمت باطنی آپ سے حاصل کی اور آپ کئی مرتبہ بعہد سلطان علاءالدین وقطب الدین دہلی تشریف لائے سلطان علاءالدین نے آپ کی پیشوائی کی اور دو لاکھہ روپیہ پیش کیا قبول فرما کر مستحقان کو دیدیا۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجکو نظام الدین اولیا کی محبت دہلی لاتی ہے۔ وفات آپ کی ۱۶۔ رجب سنہ ۷۳۵ ہجری میں ہوئی مزار آپ کا ملتان میں ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ شیخ حمید الدین ابو حاکم قریشی الہنکاری کبروی سہروردی۔ و شیخ وجیہہ الدین عثمان صیاح سنامی۔ چشتی و سہروردی وفات سنہ ۷۳۸ ہجری۔ شیخ حاجی چراغ ہند وفات سنہ ۷۴۳ ہجری مزار ظفر آباد۔ و شیخ اوحد الدین کرمانی وفات سنہ ۷۳۵ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت میر سید جلال الحق والدین الملقب مخدوم جہانیان بخاری علیہ الرحمۃ الباری۔
آپ نبیرہ شیخ جلال الدین شریف السید سرخ بخاری اوچی و فرزند دلبند سید احمد کبیر بن سید جلال الدین سرخ کے ہیں اور بھائی سید صدرالدین راجو قتال کے کہ جنکا چلہ خانہ دیوبند میں بھی ہے اصل نام آپ کا عبدالحق ہے۔ آپ مادرزاد ولی تھے خوردسالی سے آثار بزرگی ظاہر ہوتے تھے آپ نے تمام جہان کی سیر کی اور بہت اولیا سے فیض پایا اور چہاردہ خانوادہ سے خلافت حاصل کی۔ اول آپکو خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار سید احمد کبیر سے حاصل ہوا۔ دوئم شیخ عبید بن عیسے سے کہ جنکا نسب طریقت یہ ہے کہ عبید بن عیسے مرید شیخ عبید بن ابوالقاسم کے وہ مرید شیخ ابوالمکارم کے وہ مرید قطب الدین ابوالغیث ابدال کے وہ مرید

شمس الدین علی افلح کے وہ مرید شمس الدین حداد کے وہ مرید حضرت غوث الثقلین کے پیر شیخ صدر الدین المشہور محمد غوث قادری و شیخ رکن الدین ابو الفتح سہروردی و شیخ الاسلام سید المحدثین و شیخ عفیف الدین عبد اللہ المطری و شیخ امام الدین گازرونی و شیخ امین الدین گازرونی۔ و شیخ امام عبد اللہ یافعی و شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی وغیرہ سے خرقہ خلافت عطا ہوا۔ سید اشرف جہانگیر فرماتے ہیں کہ جسقدر حقایق و معارف و دقایق و عوارف و کشف و کرامات و خوارق۔ حضرت مخدوم جہانیان سے صادر ہوئے کسی بزرگ متاخرین سے نہیں ہوئے۔ جب مجکو اول سعادت ملازمت آپ کی حاصل ہوئی اور خلوتخانہ میں گیا تو جدا جدا اعضائے مبارک آپکے ہفت جگہ پڑے ہوئے دیکھے کہ ہر ایک عضو علیحدہ ذکر الٰہی میں مشغول ہے۔ میں یہ دیکھکر متوہم ہوا کہ فی الحال آپ بحالت اصلی کے ہوگئے اور فرمایا کہ تجکو یہ مقام مبارک ہوا اور پھر دوسری مرتبہ جو خلوتخانہ میں گیا۔ تو جسم مبارک آپ کا تجلی انوار الٰہی سے بمرتبہ مجسم کے ہوگیا تھا کہ حجرہ پر ہو کر پارہ ہائے گوشت سوراخ ہائے دیوار سے باہر آئے ہوئے تھے بعد ایک ساعت کے پھر آپ اصلی حالت میں ہوگئے اور فرمایا کہ تجکو یہ مقام مبارک ہو۔ وفات آپکی ۱۰۔ ذی الحجہ ۷۸۵؁ھ و یا ۷۸۶؁ھ ہجری میں ہوئی اور ولادت آپ کی ۴۔ شعبان ۷۰۷؁ھ ہجری میں مزار آپکا مقام اوچ میں ہے۔ خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ مخدوم اخی شیخ راجگیری وفات بروز شنبہ ۱۰ شوال ۸۱۱؁ھ مزار موضع راجگیر قریب دریائے گنگ و سید علم الدین پلائیں وفات ۸۰۰؁ھ ہجری مزار پلاؤن شیخ کبیر الدین اسمٰعیل وفات ۸۲۵؁ھ ہجری و شیخ سراج الدین حافظ قرآن وفات ۸۳۰؁ھ ہجری مزار قنوج۔ و سید ناصر الدین بن مخدوم جہانیان وفات ۸۴۷؁ھ ہجری و سید اجمل بہرائچی قدس اللہ اسرارہم۔ سید اجمل بہرائچی انکے مرید سید بڈھن بہرائچی انکے مرید درویش محمد بن محمد قاسم اودھی جو پیر حضرت عبد القدوس گنگوہی کے ہیں ان ہر سہ بزرگوار کا ذکر سلسلہ نظامیہ میں آچکا ہے۔

سلسلہ کبرویہ

ذکر حضرت شیخ علی رودباری قدس اللہ سرہ العزیز۔ نام آپکا احمد بن محمد بن قاسم بن منصور ہے اور نسب آپ کا نوشیروان تک پہونچتا ہے اور آپ خلیفہ حضرت جنید بغدادی و صحبت یافتہ حضرت ممشاد علو دینوری کے ہیں آپ حافظ حدیث و عالم و فقیہہ و ادیب و امام و سید القوم تھے وفات آپکی ۲۔ شوال سنہ ۳۲۰ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا مصر میں ہے۔

ذکر حضرت ابو علی کاتب قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ رہنے والے مصر کے اور خلیفہ حضرت شیخ ابو علی رودباری کے ہیں اکثر مشایخ عظام سے صحبت رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جب مجھکو مشکل پیش آتی ہے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھتا ہوں اور سوال حل اس مشکل کا کرتا ہوں اور خدا تعالیٰ آپکی توجہ سے حل مشکلات فرماتا ہے۔ وفات آپ کی ۱۱۔ شعبان سنہ ۳۲۶ و یا سنہ ۳۵۶ ہجری میں ہوئی۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ شیخ ابو علی ستونی۔ وفات سنہ ۳۴۰ ہجری مزار ستون قریب مصر۔ و شیخ ابو عثمان مغربی قدس اللہ اسرارہما۔

ذکر شیخ ابو عثمان مغربی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپکا نام سعید بن مغربی ہے۔ آپ خلیفہ حضرت ابو علی کاتب و شاگرد ابو علی رودباری کے ہیں اور حضرت ابو الحسن صانع دینوری سے بھی فیض حاصل کیا تھا۔ اور آپ رہنے والے قیروان مغرب کے تھے اور سالہا سال حرم محترم مکہ معظمہ میں رہے بعد ازاں آپ نیشاپور میں آئے اور تا حیات اسی جگہ رہے اور اوایل ایام میں آپ بہت بڑے مالدار تھے اور سگان شکاری کا بہت شوق رکھتے تھے ایک روز آپ اپنے پینے کے واسطے دودھ لائے وہ گرم تھا آپ ٹھنڈا ہونے کے واسطے رکھکر سو گئے تھوڑی دیر بعد آپ اُٹھے۔ اور دودھ پینا چاہا تو کُتے نے جست کرکے اور بھونک کرکے آپ کو باز رکھا آپ اس امر کو نہ سمجھے اور وہ دودھ کتے کے سامنے ڈالدیا وہ چند قطرے پیکر مرگیا۔ اسوقت آپ سمجھے کہ اس دودھ کو سانپ پی گیا تھا۔ اور اس سگ نے اپنی جان ولی نعمت

پر قربان کی ہے اسی وقت آپکا دل دنیا سے سرد ہو گیا جو کچھ آپ کے پاس تہا مساکین کو دیدیا اور خود سلوک راہ حق پکڑا۔ آپ نے اپنی زیست میں یہ فرمایا تھا کہ جب میں دنیا سے اٹھایا جاؤنگا۔ فرشتگان آسمانی زمین پر آدینگے۔ اور خاک اوپر میرے چھڑکین گے۔ چنانچہ جس روز آپ کی وفات ہوئی ایک گرد و غبار اٹھا اور جہان تاریک ہو گیا اور خاص نیشاپور میں یہ حال تھا کہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھہ سکتا تھا۔ جب آپ کو دفن کر دیا مطلع بالکل صاف ہو گیا۔ وفات آپ کی ۹۔ شوال ۳۷۳ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار آپ کا نیشا پور میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ کا نام نامی علی ہے۔ آپ قطب الوقت اور شیخ زمان بے نظیر تھے اور علوم ظاہری و باطنی میں اپنا عصر نہ رکھتے تھے۔ حضرت علی مخدوم کہتے ہیں کہ ایک وقت مجکو مشکل پیش آئی کہ حل ہونا اس کا اوپر میرے مشکل تہا۔ اور میں حضرت ابو القاسم گرگانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ تنہا مسجد میں ستون سے لگے ہوئے کہڑے تھے کہ مجکو جواب ستون نے دینا شروع کیا اور میری مشکل حل ہو گئی۔ پہر مین نے آپ سے کچھہ عرض نہ کیا اور واپس ہوا آپ نے آواز دی اور فرمایا کہ اے پسر اسوقت خدا تعالے نے میری خاطر اس ستون کو تیرے جواب کے واسطے گویا کیا ہے۔ وفات آپ کی ۲۷۔ صفر ۴۵۰ھ ہجری میں ہوئی مدفن آپکا گرگان میں ہے

ذکر حضرت شیخ ابو بکر نساج قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام عبد اللہ اور آپ بمقام طوس سکونت رکھتے تہے۔ آپ خلیفہ حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی کے تھے اور شیخ ابو بکر دینوری سے بھی صحبت رکھتے تھے آپ اوائل عمر سے ہی ریاضت و مجاہدہ کرتے تھے۔ آخر کار مجاہدہ ان کا بمشاہدہ کے پہونچا۔ وفات آپ کی ۲۵۔ رمضان ۴۸۷ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا طوس میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ احمد غزالی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلفائے کاملین و مریدان نامدار

شیخ ابو بکر نساج رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپ بہت بڑے صاحب تصانیف و کشف و کرامت و خوارق و عادات یکتائے زمانہ تھے۔ ایک روز ایک شخص نے آپ سے حضرت امام محمد غزالی کو دریافت کیا کہ کس جگہ ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ خون میں مستغرق ہیں سایل حیران ہوا اور فی الحال حضرت امام کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا تو آپ صحیح سالم ہیں عرض کیا کہ میں تو بہت پریشان ہوگیا تھا۔ کہ آپکے بھائی احمد نے کہا کہ امام خون میں مستغرق ہے خدا کا شکر ہے کہ میں نے آپ کو اچھی طرح دیکھا امام نے فرمایا کہ بھائی نے سچ کہا ہے کہ میں اسوقت مسئلہ حیض و نفاس میں مستغرق تھا۔ وفات آپکی ۲۷۔ محرم سنہ ۵۱۷ھ ہجری میں ہوئی مدفن شہر قرذبن ملک فارس میں ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ عین القضات ہمدانی و شیخ ضیاءالدین ابوالنجیب قدس اللہ اسرارہم

ذکر حضرت شیخ ضیاءالدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ حضرت شیخ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ اور سہروردیہ میں شیخ وجیہہ الدین کے اور آپ علوم ظاہری و باطنی میں باکمال تھے اور صاحب تصنیف تھے نسب آپکا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے ایک روز آپ بازار بغداد میں چلے جاتے تھے اور ایک قصائی کی دکان پر پہونچے کہ اسکے یہاں پر گوشت ٹنگا ہوا تھا آپ اس گوشت کے نزدیک پہونچے اور بعد ایک لمحہ کے آپ نے قصاب سے فرمایا کہ یہ گوشت یہ کہتا ہے کہ میں مردار ہوں مجکو نام خدا پر ذبح نہیں کیا قصاب یہ سنکر بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اور جرم اپنے کا اقرار کیا اور تائب ہوا وفات آپ کی ۱۲۔ جمادی الآخر سنہ ۵۶۱ھ و یا سنہ ۵۶۲ھ و یا سنہ ۵۶۳ھ ہجری میں ہوئی مدفن آپکا بغداد میں ہے خلیفہ آپکے یہ ہیں زور بیان کبیر مصری وفات سنہ ۵۸۴ھ ہجری و شیخ عمار یاسر و شیخ اسمٰعیل قصری وفات سنہ ۵۸۹ھ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ عمار یاسر قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلفائے نامدار بلند اقبال حضرت ابو النجیب سہروردی کے ہیں۔ آپ تکمیل و تربیت مریدان و کشف و وقایع میں استعداد تمام رکھتے تھے وفات آپ کی ۱۶۔ ربیع الآخر سنہ ۵۸۲ھ ہجری میں ہوئی مدفن آپکا بغداد ہے۔

ذکر حضرت نجم الدین کبیری قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ کی کنیت ابوالجیات ولقب کبری ونام احمد بن عمر الخیوقی وخطاب نجم الدین کبیری ہے آپ اوائل جوانی میں تحصیل علم میں مشغول رہے اور بعد فراغ تحصیل بحث مباحثہ میں مشغول ہوئے اور غالب رہے اسی سبب سے طامتہ الکبیری آپ کا خطاب ہے اور آپکی نظر کیمیا اثر ایسی تھی کہ جسپر پڑتی تھی صاحب ولایت ہوجاتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ ایک سوداگر آپ کی خانقاہ میں آیا۔ اور شیخ اُسوقت حالت وجد میں خوش حال تھے۔ آپ کی نظر کیمیا اثر اسپر پڑی فوراً مرتبہ ولایت کو پہونچا۔ بعد ازین شیخ نے دریافت کیا کہ تمہارا مکان کہاں ہے۔ کہا فلان اقلیم میں۔ آپ نے اسکو قطب ارشاد کر کے اُس ولایت کو بہیجدیا۔ آپ طریقت وتصوف میں فرد زمانہ ویگانہ عصر تھے۔ اور خوارق وکرامات آپ کے مشہور تمام عالم میں ہے۔

مجمع الاولیا میں لکہا ہے کہ روزبہان بقلی اور عمار یاسر دونون پیر بہائی تھے۔ جو سلسلہ روزبہان بقلی سے لیتے ہیں غلط ہے۔ شیخ نجم الدین کبیری روزبہان بقلی کے داماد تھے اور فیض صحبت بھی اُٹھایا ہے اور نسب ارادت آپکا دو طرح پر ہے ایک شیخ عمار یاسر روزبہان بقلی بہ شیخ ابوالقاسم گرگانی اور دوسرا شیخ محمد اسماعیل قصری وبہ محمد با تکمیل تا بہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ اور آپ کو بابا فرخ تبریزی نے بہی جامہ پہنایا ہے کہ جس کے پہنتے ہی عرش سے تا فرش آپ پر منکشف ہوگیا۔ اور سوائے حق کے کچھ باقی نہ رہا وفات آپ کی ۱۰۔ جمادی الاول ۶۱۶ھ دیا ۶۱۸ھ ہجری میں واقع ہوئی کہ لشکر چنگیز خان سے شہادت پائی اور آپ کی عمر چھیاسٹھ سال کی تھی۔ مزار آپ کا خوارزم میں ہے خلیفہ آپ کے یہ ہیں شیخ مجدالدین بغدادی وفات ۶۱۷ھ ہجری مزار شہر اسفرائن۔ وشیخ بہاؤالدین مزار بغداد وفات ۶۳۰ھ ہجری۔ وشیخ رضی الدین علی الالا۔ وفات ۳۔ ربیع الاول ۶۴۲ھ ہجری۔ وشیخ نجم الدین رازی مشہور دایہ وفات ۶۵۴ھ ہجری مزار بغداد۔ وعین الزمان جمال گیلی وفات ۶۵۶ھ ہجری وشیخ سیف الدین باخرزی وفات ۶۵۸ھ ہجری مزار بخارا۔ وشیخ

بدرالدین اسحاق سمرقندی وفات ۷۱۶ھ ہجری مزار موضع سنگولہ قدس اللہ اسرارہم

ذکر حضرت شیخ احمد بابا کمال جندی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت نجم الدین کبیر کے ہیں آپ ایک مدت تک شیخ کی خدمت میں رہے اور کمال ریاضت و مجاہدہ کیا اور تکمیل کو پہونچے۔ اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ بعدہ شیخ نے آپ کو خرقہ دیکر واسطے تربیت سلطان احمد ترکستان بھیجا۔ وفات آپکی ۱۷۔ ربیع الاول ۶۲۵ھ ہجری میں ہوئی مزار آپکا ترکستان میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ عطایا فالدی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ حضرت احمد بابا کمال کے ہیں آپ فقر و تقوی و زہد و اتباع سنت میں مرتبہ عالی رکھتے تھے۔ آپ ایک مدت تک شیخ کی خدمت میں رہے۔ اور بعد بہت بڑی ریاضت و مجاہدہ کے خرقہ خلافت حاصل کیا آخر میں آپ ترکستان سے بعہد معزالدین دہلی تشریف لائے اور دہلی پہونچکر انتقال فرمایا۔ وفات آپ کی ۱۰۔ رجب ۶۳۴ھ ہجری۔ مزار آپ کا دہلی میں ہے

واضح ہو کہ سلسلہ کبرویہ کے تمام ذکر اذکار مثل سلسلہ سہروردیہ کے ہیں۔ کچھ فرق نہیں ہی فقط ایک دائرہ حق زیادہ ہے کہ چہار زانو روبقبلہ بیٹھکر اور متوجہ ہوکر کہ سوا حق کے کوئی خیال نہ گذرے اول بجانب راست حق کہے پھر بجانب چپ حق پھر بجانب آسمان حق کہے۔ اور پھر حق کو قلب پر ضرب کرے اور بیٹھ جاوے باین ملاحظہ کہ یمین و یسار و تحت فوق میرے حق ہے اور مستغرق ہو جاوے یہ ہی دائرہ عرش سے تا فرش منکشف کر دیتا ہے اور بعض اسکو ذکر خواص کہتے ہیں۔

ذکر حضرت مولانا شمس الدین محمد تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ عطایا فالدی کے ہیں آپ کو درد عشق و محبت الٰہی لڑکپن سے ہی تھی بعد تحصیل علوم ظاہر کے آپ بخدمت شیخ ابوبکر سلہ باف تبریزی کی خدمت میں گئے۔ اور بیعت کی اور ریاضت و مجاہدہ کرنا شروع کیا اور پھر شیخ رکن الدین سنجانی و شیخ اوحدالدین کرمانی کی خدمت میں گئے اور مدتوں

تک رہے اخیر بابا کمال کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے حضرت عطایا فالدی کے سپرد کیا اور تکمیل کو پہونچے اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ نہایت متبع سنت تھے آپسے کشف و کرامت و خوارق بہت ہوئے ہیں وفات آپ کی ۳۔ شوال سنہ ۶۴۵ ہجری میں ہوئی مزار بغداد میں ہے۔ خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ مولانا جلال الدین رومی۔ ولادت شہر بلخ۔ باہ ربیع الاول سنہ ۶۰۴ ہجری وفات روز یکشنبہ ۵ جمادی الآخر سنہ ۶۷۲ ہجری۔ آپ اول مرید سلطان بہاؤالدین خلیفہ شیخ نجم الدین کبیری کے تھے و شیخ حمید الدین قدس اللہ اسرارہما۔

ذکر حضرت۔ شیخ حمید الدین سلطان التارکین پیر حضرت مخدوم جہانیان گشت قدس اللہ سرہ العزیز آپ بہت بڑے مشایخ اور طویل عمر ہوئے اور آپ شاگرد و خلیفہ حضرت مولانا شمس الدین محمد تبریزی بن ابو محمد بن محمود بن ابراہم بن ادہم کے ہیں۔ اور طریقت آپ کو کئی طرق سے حاصل ہوئی ہے یہان تک کہ آپ نے شیخ شہاب الدین سہروردی و شیخ رکن الدین ملتانی سے بھی فیض حاصل کیا ہے ولادت آپ کی ۱۲۔ ربیع الاول سنہ ۵۰۰ ہجری وفات آپ کی ۲۲ ربیع الاول سنہ ۶۳۷ ہجری۔ عمر شریف ایکسو ساٹھ سال کی ہوئی۔ مزار آپ کا موضع مئو علاقہ ملتان زیارت گاہ خلق ہے۔۔

تمام شد

جلد چہارم

دربیان سلسلہ قادریہ ومداریہ عابدیہ ومختصر کیفیت دیگر بزرگان

سلسلہ قادریہ تین طرح پر یعنی تین بزرگوارون سے لیا جاتا ہے۔ اول حضرت حبیب عجمی سے کہ جو خلیفہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں اور سلسلہ دوم حضرت امام حسن رضی اللہ تعالے عنہ سے اور سوم سلسلہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے۔ مگر یہ ہر سہ سلسلہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ پر جاکر مل گئے ہیں کہ جنکی شاخون کو بعد میں لکھا جاویگا۔ اب اول شاخ اس سلسلہ کی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے لیکر حضرت راج خالصا حب تک لکھی جاتی ہے اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر جلد اول میں آچکا ہے۔ اس لئے تیسرے واسطے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ذکر شروع کیا جاتا ہے۔

ذکر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کنیت آپ کی ابی عبداللہ وابوالامیہ اور لقب آپکا سید وسیدالشہدا ہے ولادت آپکی مدینہ منورہ میں روز شنبہ ۵ ماہ شعبان سنہ سویم ویا چہارم میں ہوئی۔ اور بفرمودہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپکا نام حُسین رکھا گیا کہ آپ کمال حسین وجمیل تھے اور آپ سینہ سے تاپا مشابہت ول خدا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اور فرمایا آپ کی نسبت رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہے۔ خدا تعالے دوست رکھے اُسکو کہ جو حسین کو دوست رکھے اور خوار کرے اُسکو کہ جو دشمن حسین کا ہو۔ آپ نے علم باطن اپنے والد ماجد حضرت علی کرم اللہ وجہ سے حاصل کیا اور دہم محرم الحرام سنہ ۶۰ و یا سنہ ۶۱ ہجریمیں بروز جمعہ بوقت ظہر در دشت کربلا لشکر یزید نے آپ کو شہید کیا۔ روضہ مبارک آپ کا کربلا میں ہے۔

ذکر حضرت علی بن حسین بن علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہم۔ کنیت آپکی ابو محمد و ابو الحسن و ابوبکر ہے اور لقب آپ کا سجاد و زین العباد ہے۔ ولادت آپ کی مدینہ منورہ سنہ ۳۸ ہجری میں اور بعض قول سے سنہ ۳۶ ہجری میں ہوئی اور والدہ ماجدہ آپکی بی بی شہر بانو دختر یزدباد شاہ ایران کی ہیں۔ آپ ایک روز نماز تہجد کی پڑھ رہے تھے کہ ابلیس بصورت اژدہا بنکر آپکے سامنے آیا آپنے اسکی طرف کچھ التفات نہ فرمایا۔ اُس نے آپکی پاؤں کو پکڑ لیا اور آپ کو سخت تکلیف معلوم ہوئی۔ اُسوقت آپکو منکشف ہوا کہ یہ شیطان ہے آپ نے لاحول پڑہی فوراً غایب ہوگیا غیب سے آواز آئی کہ یا زین العابدین۔ اس روز سے آپ ملقب بلقب زین العابدین ہوئے اور آپکو کسب باطنی اپنے والد ماجد سے پہونچا ۱۳ ماہ محرم الحرام سنہ ۹۴ و یا سنہ ۹۵ ہجری میں وفات پائی اور روضہ مبارک آپ کا جنت البقیع میں ہے۔

ذکر حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ کنیت آپکی ابو جعفر اور لقب آپکا باقر ہے اور نام والدہ ماجدہ آپ کی کا فاطمہ بنت الحسن بن علی ہے آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں بروز جمعہ ۳ ماہ صفر سنہ ۵۷ یا سنہ ۵۸ ہجری میں ہوئی اور آپ سے بہت کچھ کرامتیں ظہور میں آئیں۔ کہ جو اس مختصر تحریر میں نہیں آسکتیں۔ ۷ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۱۳ ہجری و یا سنہ ۱۱۴ ہجریمیں بروز دوشنبہ انتقال فرمایا۔ مزار آپ کا جنت البقیع میں ہے۔

ذکر حضرت جعفر بن محمد بن علی ابن حسین بن علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہم۔ کنیت آپ کی ابو عبد اللہ و ابو اسماعیل ہے اور لقب آپکا صادق ہے اور آپکی والدہ ماجدہ ام فروہ

بی بی اسما بنت عبدالرحمن بن صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ تھین - ولادت آپ کی مدینہ منورہ میں سنہ ہشتاد ہیز دہم ماہ ربیع الاول بروز دوشنبہ ہوئی - آپ خلیفہ منصور کے زمانہ میں تھے خلیفہ نے بہت مرتبہ آپکے قتل کا ارادہ کیا مگر خداتعالے نے آپ کو ہمیشہ اسکے خیال سے بچایا اور وہ خود آپ کی کرامتین دیکھکر ڈرجاتا تھا ۔ آپ نے علم باطنی اپنے والد بزرگوار سے اور حضرت قاسم ابن محمد سے جو سلسلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے حاصل کیا تھا اسی طریق سے آپ کے دو خلیفہ ہوئے ۔ سلسلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ میں بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کہ جنکو فیض روحی ہے اور سلسلہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ میں حضرت موسی کاظم رضی اللہ عنہ وفات آپکی ۱۵ - ماہ رجب روز دوشنبہ یا روز جمعہ سنہ ۱۴۹ ویا سنہ ۱۴۸ ہجری میں ہوئی - مزار جنت البقیع میں ہے -

ذکر **حضرت** موسی کاظم بن جعفر بن محمد بن علی ابن حسین بن علی المرتضی کرم اللہ وجہہ ۔ کنیت آپکی ابوالحسن وابوابراہیم اور لقب آپ کا کاظم ہے اور والدہ ماجدہ آپ کی ام الحمیدہ بربریہ تھین ولادت آپکی بمقام الوا درمیان مکہ ومدینہ منورہ بروز یکشنبہ ۷ ۔ ماہ صفر سنہ ۱۲۸ ہجری میں ہوئی آپ نے علم باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا - آپ کو اول مرتبہ خلیفہ مہدی بن منصور نے بغداد میں قید کیا اور پھر رہا کردیا بعد اسکے ہارون رشید نے قید کیا اور یحیی بن خالد سے زہر دلوادیا ۵ - رجب سنہ ۱۸۶ ویا سنہ ۱۸۳ ہجری میں شربت شہادت پیا - اور بغداد میں مدفون ہوئے -

ذکر **حضرت** امام علی بن موسی بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ ۔ کنیت آپکی ابوالحسن اور لقب آپکا رضا ہے ولادت آپ کی مدینہ منورہ بروز پنجشنبہ ۱۱ - ربیع الآخر سنہ ۱۵۳ ویا سنہ ۱۵۲ ہجری میں ہوئی آپکی والدہ ماجدہ کے نام میں اختلاف ہے ۔ آپ کو اپنا ولی عہد مامون رشید نے کیا تھا ایک مرتبہ بارش نہیں ہوئی تھی ملازمان مامون رشید نے حضرت امام علی رضا سے کہا کہ نزول باران طلب کیجئے ۔ آپ باجتماع کثیر صحرا کو گئے اور دعا نزول باران رحمت

بجناب باری کی اور اثر پیدا ہوا اور رعد گرجنے لگا لوگون نے سمجھا بارش ہوگی آپنے آواز بلند فرمایا کہ اے بندگان خدا اپنی جگہ پر بیٹھے رہو کہ یہ باران فلان ملک کیواسطے ہے اسی طرح دس مرتبہ اثر پیدا ہوا اور آپ ایسے ہی فرماتے رہے۔ گیارہوین مرتبہ آپ نے فرمایا کہ یہ باران تمہارے ملک کیواسطے ہے اپنے اپنے گھر کو چلے جاؤ جب باران ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ سے بہت کراہتین ظہور میں آئیں اور وفات آپ کی ۹۔ رمضان سنہ ۲۰۸ ہجری میں ہوئی اور بعض اقوال سے ۹۔ ماہ صفر سنہ ۲۰۳ و یا سنہ ۲۰۵ و یا سنہ ۲۰۶ ہجری میں ہوئی مزار آپکا بہ ولایت طوس قریہ سنایاد میں ہے جسکو مشہد کہتے ہیں۔

ذکر حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ۔ کنیت آپ کی ابو محفوظ ہے اور آپ کے والد کا نام فیروزہ یا فیروزان ہے اور بعض کہتے ہیں کہ معروف بن علی کرخی ہے۔ آپ اوایل عمر میں دین ترسا پر تھے حضرت علی بن موسے رضا سے مسلمان ہوئے اور حضرت امام آپ سے بہت محبت رکھتے تھے اور آپ نے تربیت ظاہری و باطنی میں بہت کوشش کی یہانتک کہ امام طریقت و مقتدائے حقیقت ہوئے کہ معروف و موصوف ہوئے آپ نے علم ظاہری حضرت امام ابی حنیفہ سے پڑھا اور خرقہ خلافت آپ نے حضرت حبیب راعی اور امام علی بن موسی رضا سے پہنا۔ ایک مرتبہ آپ کسی جگہ کو جاتے تھے رستہ میں ایک جماعت مے خوارون کی ملی اس نے آپ کی بہت بےعزتی کی اور آپ کے ہمراہیان کو بہت سخت ناگوار گذرا اور عرض کیا کہ آپ انکے واسطے بد دعا کریں کہ یہ اپنے فعل کی سزا پاوین۔ شیخ نے ہاتھ اٹھایا اور کہا کہ الٰہی اس طایفہ کو دین و دنیا میں خوش رکھہ فوراً وہ سب جماعت تائب ہوگئی وفات آپکی بتاریخ ۲۔ ماہ محرم و یا ۸۔ محرم الحرام سنہ ۲۰۰ و یا سنہ ۲۰۶ ہجری میں ہوئی۔ مزار بغداد شریف اور خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ شیخ ابراہیم بن عیسے وفات سنہ ۲۴۸ ہجری۔ مزار اصفہان۔ و شیخ سری سقطی قدس اللہ سرارہما۔

ذکر حضرت۔ شیخ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز۔ کنیت آپ کی ابو الحسن ہے آپنے

خرقہ خلافت کا حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے پہنا اور آپ بہت بڑے مقتدائے
زمان و شیخ وقت و امام اہل طریقت ہوئے ہیں اول بغداد میں سخن توحید و حقایق بالا آپ سے
ہی جاری ہوا ہے اور اکثر مشایخ عراق آپ سے ہی مرید تھے آپ تجارت کیا کرتے تھے
اور دروازہ دوکان پر پردہ ڈالے بیٹھے رہا کرتے تھے اور ہر روز ہزار رکعت نماز ادا کیا کرتے
تھے اور فروخت مال پر نیم دینار سے زیادہ نفع نہیں لیتے تھے اور حضرت جنید بغداد فرماتے
ہیں کہ میں نے مجاہدات میں کامل سری سقطی سے زیادہ نہیں دیکھا کہ ۹۸ سال تک پہلو زمین
پر نہیں رکھا مگر بجز بیماری مرگ کے۔ اور آپ نے اپنا خلیفہ حضرت جنید کو کیا اور وصیت
فرمائی کہ بصحبت خلق مشغول رہنا اور دھیان خالق کا رکھنا۔ پھر ۳ ماہ۔ رمضان و یا ماہ رجب
۲۵۰ھ و یا ۲۵۳ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ مقبرہ عالیہ گورستان شونیزیہ بغداد میں ہے۔ اور
مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ شاہ محمود و شیخ ابوالحسن نوری و خیر نساج وفات ۳۲۱ھ ہجری۔
مزار بغداد قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ۔ کنیت آپکی ابوالقاسم اور لقب
آپ کا سید الطایفہ ہے آپ بغداد میں پیدا ہوئے آپ زمانہ طفلی سے ہی عاقل سنجیدہ
تھے اور درویشوں کی صحبت میں رہتے تھے آپ نے تیس سال تک عشا کے وضو سے
صبح کی نماز پڑھی۔ اور تمام شب ذکر الٰہی میں مشغول رہتے اور کسی کو خبر نہ ہوتی تھی جب
آپ کی تکمیل پوری ہو گئی تو شیخ نے اجازت دی مگر آپ بسبب ادب پیر کے بہت عرصہ
تک خاموش رہے پھر آپ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسوقت آپنے
فیض دینا شروع کیا اور وہ فیض جاری ہوا کہ جس کی آجتک مثال دیتے ہیں اور ہزارہا بندہ
خدا کو راہ خدا بتایا اور خدا رسیدہ کیا۔ آپ مذہب سفیان ثوری رکھتے تھے وفات آپ کی
بروز شنبہ ۲۷ ماہ رجب ۲۹۷ھ و یا ۲۹۸ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار شریف بغداد میں ہے
آپکے بہت خلیفہ تھے مگر مشہور خلیفہ یہ ہیں۔ ابوبکر شبلی و حضرت رودباری کہ جو سلسلہ

کبرویہ وشطاریہ کے پیشوا ہیں وشاہ محی الدین منصور عرف حلاج وشاہ ابوبکر دقاق وفات سنہ ۲۹۱ ہجری وشاہ رمی وشیخ ادہم کنیت ابو محمد ابوبکر وابوالحسن وابوشیبان وفات سنہ ۳۳ ہجری وشیخ ابوبکر کتانی نام محمد بن علی جعفر وفات سنہ ۳۲۲ ہجری مزار مکہ معظمہ وشیخ عمرو بن عثمان صوفی مکی وفات سنہ ۲۹۷ ہجری مزار بغداد وشیخ ابو محمد حریری وفات سنہ ۳۱۴ ہجری جنگ قریط وشیخ ابوبکر واسطی وفات سنہ ۳۱۶ ہجری مزار بغداد وشیخ جعفر بن نصیر خلدی وفات سنہ ۳۴۸ ہجری شیخ ابوبکر مفید وفات سنہ ۳۶۴ ہجری وممشاد علو دینوری جو چشتیہ سلسلہ میں حضرت امین الدین کے خلیفہ ہیں اور حضرت ممشاد علو کے خلیفہ دوم حضرت شیخ احمد دینوری ہیں جو پیشوائے سلسلہ سہروردیہ کے ہیں۔ اور انہوں نے سلسلہ جنیدیہ لیا ہے۔ قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ ابوبکر شبلی قدس اللہ اسرارہم۔ کنیت آپ کی ابوبکر ہے اور نام جعفر بن یونس ہے آپکو خرقہ خلافت حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ نے پہنایا اور فرمایا کہ ہر شخص کو ایک تاج ہی اور میرا تاج ابوبکر ہے۔ مذہب آپ کا مالکی تھا۔ رہنے والے خراسان کے تھے۔ آپ خلیفہ بغداد کے ہاں حاکم نہاوند تھے۔ پھر آپ سب قصہ چھوڑکر تارک الدنیا ہو گئے۔ اور بخدمت شیخ خیر النساج کے جاکر توبہ کی اور حضرت خیر النساج نے آپ کو حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت جنید نے دیکھکر فرمایا کہ اگر تمکو خدا حاصل کرنا مقصود ہے تو گداگری کرو۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور بعد ایک سال کے پہر آپ حضرت جنید کی خدمت میں حاضر ہوے فرمایا کہ ایک سال اور کر پہر آپ نے ایک سال تمام بغداد کے بازار میں گداگری کی اور بعد انقضائے ایک سال کے پہر شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا کہ تو حاکم نہاوند کا رہا ہے وہان جاکر ایک سال گداگری کر۔ چنانچہ آپ نہاوند گئے اور ایک سال وہان پر گداگری کی بعد ایک سال کے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا کہ ابھی حکومت تیرے دماغ میں باقی ہے ایک سال اور گدائی کر آپ فرماتے ہیں کہ پہر ایک سال گدائی میں نے کی اور جو ٹکڑے روٹی کے مجھکو ملتے تھے وہ شیخ کی خدمت میں لیجاتا تھا شیخ درویشون کو دیدیتے تھے اور میں

ہر شب بھوکا رہتا تھا۔ اسی طرح سے ایک سال گذرا اُسوقت شیخ نے فرمایا کہ اب تو لایق صحبت ہماری ہوا ہے۔ بشرطیکہ خدمت درویشون کی کرے تو پہر ایک سال تک میں نے خدمت درویشون کی کی اُسوقت شیخ نے فرمایا کہ اے ابا بکر اب نزدیک تیرے قدر و حال نفس کا کیا ہے عرض کیا کہ میں اپنے تئین کمترین خلق خدا جانتا ہون فرمایا کہ اسوقت ایمان تیرا درست ہوا اور آپ ابتدائی مجاہدہ میں ہمیشہ ایک مدت تک واسطے شب بیداری کے چشم میں نمک ڈال لیتے تھے۔ اور پہر بھی آپ جماعت مخنثان میں چلے گئے اور یون فرماتے ہیں کہ اس گروہ مخنثان میں اسواسطے آگیا ہون کہ یہہ دنیا میں نہ عورت ہیں نہ مرد اور مین بھی اسی دنیا میں ہون۔ اور قصہ یہ تہا کہ آپ ایک مرتبہ خانقاہ سے غایب ہو گئے اور کچھ پتہ نہ ملا جب بہت تلاش کی گئی تو مخنثان کی جماعت میں سے لوگون نے عرض کیا کہ یہ آپ نے کیا کیا۔ اُسوقت آپ نے یہ فرمایا۔ اللہ اللہ۔ باوجود ایسے مجاہدہ کے اور پہر نفس کو ایسا ذلیل کرنا انہیں بزرگوار کا حصہ تہا۔ وفات آپ کی ۲۷۔ ذی الحجہ ۳۳۴ سنہ و یا ۳۴۰ سنہ و یا ۳۳۵ سنہ ہجریہ میں ہوئی اور عمر آپ کی باتفاق جمع اہل تاریخ اٹھاسی سال کی ہوئی۔ مزار بغداد میں ہے۔ آپ کے خلیفہ بہت تھے مگر مشہور خلیفہ آپ کے عبدالواحد و ابوالقاسم نصیرآبادی جو پیشوا سلسلہ نقشبند جنیدی کے ہیں و جعفر خداد وفات ۳۴۱ سنہ ہجری و شیخ محمد ابن حسین صوفی وفات ۳۵۳ سنہ ہجری و شیخ ابوالحسن خضری نام علی وفات ۳۷۱ سنہ ہجری مزار بغداد۔ قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت عبدالواحد تمیمی قدس اللہ سرہ۔ کنیت آپکی ابوالفضل اور نام والد ماجد آپکی کا عبدالعزیز بن اسد ہے۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت ابوبکر شبلی کے ہیں آپ بہت بڑے خادم شریعت و سالک طریقت و واقف حقیقت و امام اہل سنت و جماعت تھے اور آپ مذہب جنیدیہ رکہتے تہے بعد وفات حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ آپ مسند ارشاد پر بیٹھے اور آپ راہ شریعت و طریقت میں قدم بقدم اپنے پیر روشنضمیر کے رہے اور خلق کثیر کو ہدایت ظاہری و باطنی کی۔ وفات آپکی ۳۰ جمادی الآخر ۴۲۵ سنہ و یا ۴۲۶ سنہ ہجریہ میں ہوئی مرقد مقدس آپکا بغداد میں

مقبرہ حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ میں ہے۔

ذکر حضرت ابو الفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ عبد الواحد تمیمی کے ہیں آپ قدوہ اولیائے زمان وزبدہ مشایخ جہان صاحب مقامات بلند وکرامات ارجمند تھے۔ اور توکل میں قدم محکم رکھتے تھے اور تجرید وتفرید میں یگانہ وقت تھے اور آپ رہنے والے طرطوس کے تھے وفات آپ کی یکم محرم ۴۴۷ھ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شیخ ابو الحسن قریشی ہنکاری قدس اللہ سرہ اصل آپ کا نام علی بن محمود بن جعفر الہنکاری ہے۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت ابو الفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں آپ بزرگان مشایخ وقت ومقتدائے اہل زمان وصاحب خوارق وکرامات وصائم الدہر وقائم اللیل تھے بعد سہ روز کے لقمہ طعام کھاتے تھے اور ہمیشہ بعد نماز عشا سے نماز تہجد تک ایک قران ختم کیا کرتے تھے وفات آپ کی ۱۷ محرم ۴۸۶ھ ہجری ویا ۴۸۴ھ ویا ۴۸۵ھ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی قدس اللہ سرہ۔ آپ کا نام مبارک بن علی بن حسین مخزومی۔ آپ بہت بڑے سلطان الاولیا وبرہان الاصفیا وقدوہ عارفان وزبدہ سالکان پیر طریقت واقف حقیقت جامع علوم ظاہر باطن صحبت دار حضرت خضر علیہ السلام وحنبلی المذہب وخلیفہ اعظم حضرت شیخ ابو الحسن ہنکاری وپیر حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی محی الدین عبد القادر جیلانی کے ہیں۔ وفات آپ کی یکم محرم ۵۱۳ھ ہجری ویا ۵۰۸ھ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت غوث الثقلین محی الدین سلطان شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز۔ کنیت آپ کی محبوب سبحانی وابو محمد ومحی الدین اور نام نامی واسم گرامی آپ کا قطب ربانی وغوث صمدانی سید عبد القادر جیلانی الحسنی الحسینی الحنبلی الشافعی بن سید ابی صالح[1] بن سید موسےٰ جنگی بن سید عبد اللہ بن سید یحییٰ عمر زاہد بن سید محمد روحی بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی

[1] یہ بھی انکا آبائی سلسلہ ہے اور آگے تک چلا گیا ہے یعنی اسطرح پر آپکے مرید عبد الرحمن انکے مرید سید عبد اللہ سے ابی صالح انکے مرید سید ابو محمد ابو نصر انکے مرید سید علی شاہ انکے مرید شیخ موسیٰ انکے مرید سید حسین شاہ انکے مرید سید احمد جیلی انکے مرید شیخ بہاؤالدین انکے مرید سید ابراہیم ایرچی انکے مرید شیخ

بن سید عبداللہ ثانی بن موسی ثالث بن عبداللہ محسن بن سید محمد المشہور محسن مثنیٰ بن امام حسن
بن اسداللہ الغالب ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔ ولادت باسعادت آپ کی موضع جیلان میں
ہوئی اور تربیت آپ کی بلاواسطہ روحانیت حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوۃ والتحیت سے
ہوئی۔ اور خرقہ خلافت آپکو شیخ ابوسعید مخزومی و شیخ ابوسعید آسامی سے حاصل ہوا اور صحبت آپکی
حضرت حماد و یاس و خضر علیہ السلام سے رہتی تھی۔ جب عمر آپ کی سولہ سال کی ہوئی تو جیلان سی
آپ بغداد تشریف لائے اور تحصیل علم میں مشغول ہوئے تھوڑے عرصہ میں آپ علوم ظاہری
و باطنی میں طاق و شہرۂ آفاق ہو گئے۔ اور اسی سفر میں ساٹھ راہزنوں نے آپ کے ہاتھ پر
توبہ کی اور مرید ہوے۔ سنہ ۵۲۱ ہجری میں آپ بارشاد باطنی نبوی ممبر پر بیٹھے اور ہدایت خلق
میں مصروف ہوے ہر مجلس وعظ میں آپ کے قریب ستر ہزار آدمیوں کے جماعت ہوتی تھی
اور قریب چار سو آدمیوں کے آپ کا کلام حق التہام لکھتے تھے اور تاثیر کلام حقیقت نظام سے
وجد و ذوق عاید حال سامعین ہوتا تھا اور آپ نہایت خلیق و ہر دل العزیز تھے کہ ہر شخص یہ سمجھتا تھا
کہ مجھ سے زیادہ آپ کو کوئی عزیز نہیں ایک مرتبہ آپ کے گھر میں چور آیا وہ نابینا ہو گیا اور کچھ نقصان
نہ پہونچا سکا۔ آپ نے اسکو امیدوار سمجھکر اپنی نظر کیمیا اثر سے بدرجہ ولایت کو پہونچایا اور شاہ ولایت کر کے
کسی ملک کو روانہ کیا آپ فرماتے ہیں کہ میں نے پچیس برس بیابان ہائے تجرید و تفرید ریاضت
کی اور چالیس سال وضو عشا سے صبح کی نماز پڑھی اور پندرہ برس بعد نماز عشا کے ایک پیر سے
کھڑے ہو کر ہر روز قرآن شریف ختم کیا اور چالیس روز کا ایک روزہ رکھا تھا اور بعد چالیس روز
کے برگ درختان بیابانی سے افطار کیا تھا وفات آپ کی بروایت صحیح بشب شنبہ ہشتم و نہم
ماہ ربیع الثانی بعد نماز عشا سنہ ۵۶۱ و یا سنہ ۵۸۳ ہجری میں ہوئی اور بعض قول سے یازدہم و سیزدہم
و ہفتدہم ماہ مذکور ہے مزار پرانوار آپ کا بغداد و مدرسہ باب الدرج میں ہے۔ مشہور خلیفہ
آپ کے یہ ہیں۔ شیخ عثمان ابو عمر قریشی بن مرزوق وفات سنہ ۵۶۴ ہجری مزار مصر و شیخ قضیب البان
موصلی ابوعبداللہ وفات سنہ ۵۷۰ ہجری مدفن موصل و شیخ احمد بن مبارک وفات سنہ ۵۷۵ ہجری و بعد

وسید احمد رفاعی بن سید ابی الحسن وفات بروز پنجشنبہ ۲ رجمادی الاول سنہ ۵۷۳ ہجری۔
وشیخ ابوالحسن علی خواہرزادہ سید احمد رفاعی وفات سنہ ۵۷۳ ہجری وسید مشرف الدین عیسیٰ
فرزند حضرت وفات سنہ ۵۷۳ ہجری وشیخ صدقہ بغدادی وفات سنہ ۵۷۳ ہجری وشیخ ابوعثمان
عمرو بقی وفات سنہ ۵۷۵ حضرت شیخ محمد الاوانی المعروف بابن القاید وفات سنہ ۵۷۶ ہجری۔
وشیخ ابوالسعود بن شبلی وفات سنہ ۵۷۹ ہجری وشیخ حیات حیرانی خلیفہ وفات سنہ ۵۸۱ ہجری
وشیخ ابوعبد الرحمن عبد اللہ ابی صالح فرزند آنحضرت وفات ۲۷۔ صفر سنہ ۵۸۷ ہجری مزار
بغداد۔ آپ کے دو صاحبزادہ تھے ایک شیخ ابومحمد بن عبد الرحمن دویم شیخ ابومحمد عبد القادر محی الدین
ثانی کہ جو خلیفہ شیخ عبد الرزاق عم بزرگوار اپنے کے ہیں وسید شمس الدین عبد العزیز ابوبکر فرزند حضرت
وفات سنہ ۵۸۹ ہجری مزار سنجار وشیخ ابومدین مغربی نام شعیب ابن حسن خلیفہ شیخ القراری و پیر
شیخ محی الدین ابن العربی واصحاب حضرت وفات سنہ ۵۹۰ ہجری وسید ابوالفضل محمد فرزند
حضرت وفات سنہ ۶۰۰ ہجری مزار بغداد وسید ابوذکریا یحییٰ فرزند حضرت ولادت ۶ ربیع الاول
سنہ ۵۵۰ ہجری وفات ۱۴۔ شعبان سنہ ۶۰۰ ہجری مزار بغداد وسید سیف الدین عبد الوہاب فرزند
حضرت ولادت ماہ شعبان سنہ ۵۵۵ ہجری وفات ۲۵ شوال سنہ ۶۳۳ ہجری آپ کے دو صاحبزادہ
تھے۔ شیخ ابومنصور عبد السلام دوم شیخ ابوفتح سلیمان وشیخ ابوضر موسیٰ فرزند حضرت ولادت
۲۴۔ ربیع الاول سنہ ۵۳۹ ہجری وفات شب غرہ جمادی الآخر سنہ ۶۱۸ ہجری مزار دمشق وشیخ
موفق الدین مقدسی نام عبد اللہ بن محمد بن احمد وفات سنہ ۶۲۲ ہجری وشیخ ابواسحاق ابراہیم
فرزند حضرت ولادت سنہ ۵۲۷ ہجری وفات ۶۔ شوال سنہ ۶۶۳ ہجری مزار بغداد وشیخ صدر الدین
قونوی ابوالمعالی وفات سنہ ۶۳۰ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ تاج الدین عبد الرزاق قدس اللہ سرہ العزیز کنیت آپ کی عبد الرحمن و
ابوالفرح تھی۔ آپ فرزند ارجمند وشاگرد ومرید حضرت غوث الاعظم کے ہیں آپ ولایت وامامت
میں درجہ عالیہ رکھتے تھے اور علوم ظاہری وباطنی میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے اور آپ مفتی عراق۔

کے تھے اور کتاب جلاءالخواطر کہ ملفوظ حضرت غوث الثقلین آپ نے ہی جمع کئے ہیں۔ وفات آپ کی ۶۔ شوال ۵۹۵ھ ویا ۶۲۳ھ ہجری میں ہوئی مزار بغداد میں ہے ؎

واضح ہو کہ سلسلہ قادریہ میں ذکر و اشغال و مراقبات مثل چشتیہ ہی کے ہیں کچھ تھوڑا تھوڑا کسی کسی بات میں فرق ہے جیسا کہ نفی اثبات چشتیہ میں چہار زانو بیٹھکر کلمہ لا کو ساتھ قوت کے دل کے اندر سے کھینچے۔ اور الہ کو داہنے مونڈھے پر لیجا کر سر کو پشت کی طرف مایل کرے اور تصور کرے کہ غیر اللہ کو دل میں سے نکال کر پس پشت ڈالدیا اور دم کو چھوڑ کر الا اللہ کی ضرب زور سے دل پر مارے۔ قادریہ میں دو زانو بیٹھکر کلمہ لا کو ساتھ قوت کے زیر ناف سے کھینچے اور داہنے مونڈھے تک لے جاوے۔ اور الہ کو بام الدماغ پر پہونچا کر نکالدے اور الا اللہ کی ضرب زور سے دل پر مارے یا جیسے سہ پایہ چشتیہ میں کہتے ہیں اور دورہ قادریہ قادریہ میں کہتے ہیں۔ چشتیہ میں اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم تک ہے قادریہ میں اللہ سمیع ناف سے سینہ تک اللہ بصیر سینہ سے بام الدماغ تک اللہ علیم بام الدماغ سے عرش تک اللہ قدیر عرش سے چہارم آسمان تک بطور عروج و نزول۔ غرض کچھ اتنا ہی اتنا فرق ہے

ذکر حضرت سید احمد ابو صالح قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ اعظم و جانشین و شاگرد حضرت تاج الدین عبد الرزاق ابو الفرح کے ہیں۔ آپ عالم بعلوم ظاہری و باطنی و صاحب زہد و ورع و کیمیا نظر و صاحب فیض پُر اثر تھے۔ سلاسل الانوار میں مذکور ہے کہ آپ فرزند ارجمند حضرت سید عبد الرزاق قدس اللہ سرہ کے ہیں۔ اور خرقہ خلافت بھی آپ نے انہیں سے پہنا اور اپنے چچا سید عبد الوہاب قدس اللہ سرہ سے بھی تربیت پائی ہے۔ سال وفات آپ کا ۶۳۳ھ ہجری ہے۔ تاریخ خمسی میں لکھا ہے کہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے اور قاضی القضاۃ بغداد عماد الدین ابو صالح نصر بن سید عبد الرزاق جیلانی قدس اللہ سرہ نے ۶۳۳ھ ہجری میں وفات پائی کہ اُس وقت عمر آپ کی ستر برس کی تھی۔ محفل گیارہویں میں۔ تاریخ وصال آپ کی ۱۳۔ شوال ۶۳۳ھ

تاریخ وصال آپ کی ۱۳- شوال ۳۳ ۶ھ ہجری لکھی اور بعض کتب میں ۲۷- رجب اور بعض میں ۱۷- ذیقعدہ ۹۶ ۶ھ ہجری - مزار بغداد لکھا ہوا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ برادر ابو محمد بغدادی کے ہیں اور فرزند احمد ابی صالح بن غوث پاک کے ہیں اور بعض شجروں میں بعد سید عبدالرزاق قدس سرہ کے پہلے ابو محمد لکھا ہے اور پہر آپ کا نام اختلاف کتب و شجروں سے کچھ سمجھ میں نہیں آتا - واللہ اعلم

ذکر حضرت شیخ المشایخ امام الطریقت کاشف الحقیقت سید ابو محمد ابو النصر محی الدین ثانی قدس اللہ سرہ العزیز - آپ خلیفہ اعظم و شاگرد حضرت سید احمد ابو صالح کے ہیں آپ کبار مشایخ صوفیہ میں سے تھے - سلاسل الانوار میں مذکور ہے کہ آپ اپنے جد اعلے حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ سے بہت مشابہت رکھتے تھے اور تحصیل علوم ظاہری و باطنی اپنے والد ماجد سے کی - آپ جلیل القدر عزیز العلم کثیر الحلم و سراج العلما و مفتی عراق کے تھے - بمقام بغداد ۶۵۶ھ ہجری میں وفات پائی - اور بعض کتب میں لکھا ہے کہ آپ نے ۲۲- ربیع الاول ۱۳ ۷ھ ہجری میں وفات پائی - اور ایک کتاب میں دیکھا کہ آپ نے ۲۵- ذی الحجہ ۲۹ ۷ھ ہجری میں وفات پائی اور مزار آپ کا جیلان میں ہے آپ کے علم کی تعریف میں یہ نقل بھی لکھی ہے کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ فلاں یہ کہتا ہے کہ جب شیخ سخن کہتے ہیں تو منہ سے آسمان تک نور ظاہر ہوتا ہے اور جب خاموش ہو جاتے ہیں تو منقطع ہو جاتا ہے - شیخ ہنسے اور فرمایا کہ یہ خلاف ہے بلکہ جس وقت وہ عمود نور کہ مدد الٰہی ہے منقطع ہوتا ہے خاموش ہو جاتا ہوں میں اور جس وقت امداد پہونچتی ہے کلام کرتا ہوں -

واضح ہو کہ اسجگہ احقر اختلاف شجروں کا بیان کرتا ہے کہ آگے آپ کے بعض شجروں میں تو حضرت سید علیشاہ لکھا ہوا ہے اور بعض میں آپ کے آگے سید حسین اور پہر سید محمد دوم اور پہر سید علی لکھا ہوا ہے - اور کتابوں میں جو دیکھا گیا تو ان بزرگ کا کچھ پتہ نہیں چلتا -

چنانچہ اسی تلاش میں صدہا کتابیں اور وہ کتابیں کہ جو بہت بہت کتابوں سے جمع ہوئی ہیں
دیکھیں گئیں ۔جیسے مجمع الاولیاء و مجمع المعارف و معین الاولیاء و سیر الاولیاء و خزینۃ الاصفیا
و اخبار الاخیار و سیر الاقطاب و مراۃ الاسرار و اقتباس الانوار و معارج الولایت و سیر المتاخرین
و لطائف اشرفی و نوار د السفر و طبقات حسامی و رسالہ چشتیہ فردوسیہ و نفحات الانس ۔
و کیمیاء سعادت ۔ و گلزار ابرار ۔ و سراج الہدایت و مطلوب الطالبین ۔ و فردوسیہ قدوسیہ
و ضیاء الابرار ۔ و ثمار الابرار ۔ و قصر عارفان و مراۃ ضیاء الابرار ۔ و گلشن اولیاء و اسرار اخیار
و سبع سنابل ۔ و فواد الفوائد ۔ و جواہر فردوسیہ ۔ و حدیقۃ المحدثین ۔ و حکایت الصالحین
و حکایت العارفین ۔ و تاریخ فیروز شاہی ۔ و گلزار صابری و گلزار فریدی و موضع الانوار و تاریخ
فرشتہ و تذکرۃ الاتقیا و حدیقہ الاولیاء و ثمرۃ الفوائد صابری وغیرہ ۔ مگر کسی کتاب میں نام و حکایت تک
نہیں ملی ۔ جیسا کہ اکثر بزرگوں کا حال کسی بزرگ کے حال میں آجاتا ہے ۔ اول تو سلسلہ قادریہ
کے حالات سلسلہ وار بہت کم کتابوں میں دیکھے گئے اور نسخہ و شجرہ کا حال تو بہت
ہی کم ملتا ہے پھر بھی اور بزرگوں کے حالات میں ملا جلا کر کچھ تو پتہ لگ ہی جاتا ہے علاوہ کتابوں کے
بہت سے شجرہ سلسلہ قادریہ کی تاریخ و سن وار دیکھی گئی مگر ان میں بھی کچھ پتہ نہیں لگا ۔ معلوم ہوتا ہے
کہ حضرت سید محمد کی کنیت حسین بھی ہے اور حضرت سید علیشاہ قدس اللہ سرہ کی کنیت محمد ہے
غلطی سے دو نام تصور کر لئے گئے ہیں ۔ یا یوں ہو کہ حضرت سید علیشاہ قدس سرہ نے اور
بزرگوں سے استفادہ کیا ہو اور اصل میں آپ بیعت حضرت ابو محمد سے ہوں اور سید محمد دوم
جو خلیفہ سید حسن کے ہیں استفادہ کیا ہو ۔ باقی واللہ اعلم ۔ مگر چونکہ بہت سے شجروں میں حضرت
سید ابو محمد کا خلیفہ حضرت سید علیشاہ کو لکھا ہے ۔ اسواسطے احقر بھی اسی تحریر کو لیتا ہے ۔ اور یہ
اختلاف اسوجہ کر معلوم ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کا زمانہ ایک تھا ایک سے ایک کو استفادہ ہوا کسی مرید
کو کوئی شجرہ دیا گیا کسی مرید کو کوئی ۔

ذکر حضرت میر سید علی قدس اللہ سرہ العزیز ۔ آپ خلیفہ و تربیت یافتہ سید ابو محمد محی الدین ابو النعیم

کے ہیں آپ اکمل الکملا تھے اور عجیب شان رکھتے تھے اور عبادت و ریاضت میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ آپ کے حالات میں سلاسل الانوار والا فقط اختلاف شجرو نکا لکھکر رہ گیا اور کوئی حال نہیں لکھا۔ بعض شجروں سے سنہ وفات آپ کا ۲۳ شوال ۹۳۹ھ ہجری پائی گئی اور بعض کتابوں میں امیر کبیر سید علیشاہ ہمدانی بن شہاب الدین بن محمد قدس اللہ سرہ العزیز لکھا ہے کہ بعد حصول خلافت آپ نے شیخ شرف الدین محمود بن عبداللہ مرد قانی و شیخ تقی الدین سے بھی فیض صحبت و خلافت حاصل کی ہے اور بموجب فرمانے حضرت شیخ تقی کے تمام ربع مسکون کی تین مرتبہ سیر کی اور چودہ سو اولیاء اللہ کو دیکھا اور چہارصد اولیاء اللہ کی مجلس میں فیضیاب ہوئے علوم باطنی میں آپ کی تصانیف مشہور ہیں۔ جیسے کتاب اسرار النقط و شرح خصوص الحکم و شرح قصیدہ حمزیہ و فارضیہ وغیرہ اور اوراد فتحیہ تو برائے کشائش ظاہری و باطنی اکسیر اعظم ہیں وفات آپکی ۵۔ جمادی الاول ۷۸۶ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار ختلان میں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوسرے بزرگ ہیں باقی واللہ اعلم۔

ذکر حضرت سید شاہ موسیٰ قادری قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت سید علیشاہ کے ہیں۔ آپ کمالات ظاہری و باطنی میں آراستہ وجذب و عشق میں پیراستہ تھے۔ آپ کو کشف والہام و واردات بہت رہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ الہام کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ آواز ہے بجز اہل قرب کے دوسرا مفہوم نہیں کر سکتا۔ سوائے بزرگان دین کے اور وہ احوال و کیفیات کے علم پر ہے۔ وفات آپ کی ۲۱۔ شوال ۹۴۷ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار بغداد میں ہے۔ اور ایک کتاب میں لکھا ہے کہ وفات آپکی ۱۴ رجب ۹۶۳ھ ہجری میں ہوئی اور کتاب سلاسل الانوار میں فقط اتنا مذکور ہے کہ آپ نسبت ارادت اپنے پدر سید علی قدس سرہ سے رکھتے تھے۔ اور اجازت تلقین اذکار و خلوت گزینی انہیں سے پائی۔

ذکر حضرت سید حسن شاہ قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت شاہ موسیٰ قادری کے ہیں۔ آپ علم و حلم و زہد و ورع و تقوے میں ایک عالی مرتبہ رکھتے تھے اور ذکر و اذکار و اشغال

ومراقبات وکثرت صلوٰۃ ونوافل کو سب سے زیادہ محبوب رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روز قیامت کو تمام نسب وسبب منقطع ہو جاوینگے مگر نسب میرا اور سبب میرا منقطع نہ ہوگا ۔ وفات آپ کی ۳- شعبان سنہ [illegible] ہجری میں ہوئی اور مزار پر انوار آپ کا بغداد میں ہے ۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وفات آپ کی ۲۶ صفر سنہ ۶۸۱ ہجری میں ہوئی ۔ سلاسل الانوار میں فقط آپ کو خلف رشید وخلیفہ حضرت سید موسی قدس اللہ سرہ کا لکھا ہے ۔

ذکر حضرت میر سید احمد جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ نامدار حضرت میر سید حسن شاہ کے ہیں ۔ آپ فقر وتجرید ورع وزہد واتباع سنت میں شان بلند رکھتے تھے ۔ وفات آپ کی ۱۹ - محرم سنہ ۶۵۳ ہجری میں ہوئی ۔ اور بعض آپ کو سید ابو العباس احمد حلبی لکھتے اور کہتے ہیں کہ آپ وقت ہنگامہ ہلاکو خان قتل عام وتاراج بغداد کے ملک روم کو تشریف لے گئے اور بعد انطفائے آتش فساد ہلاکو خان اپنے شہر حلب کی سکونت اختیار کی اور اسی جگہ آپنے ۱۷ - رجب سنہ ۶۸۷ ہجری میں وفات پائی اور سلاسل الانوار میں فقط اتنا لکھا ہے کہ میر احمد جیلانی قدس اللہ سرہ خلف ارجمند وخلیفہ تربیت یافتہ میر سید حسن قدس اللہ سرہ کے ہیں ۔ آپ درویش کامل وفیض رسان عالم تھے ۔

ذکر حضرت شیخ بہاؤ الدین شطاری قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ عالیشان عارف ربانی حضرت مولانا سید احمد جیلانی کے ہیں ۔ آپ مکہ معظمہ میں بیعت وخلافت سے شرف یاب ہو کر ہندوستان میں تشریف لائے ۔ کتاب وفیات الاولیاء میں لکھا ہے کہ شیخ بہاؤ الدین بن ابراہیم بن عطاء اللہ القادری الحسنی الشطاری صاحب حالات وجامع کرامات وبرکات تھے ۔ وطن اصل آپکا قصبہ جند سرکار سرہند تھا ۔ آپ باستدعائے ملوک منڈو اوس دیار میں تشریف لے گئے اور وہ زمانہ سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی کا تہا ۔ آپ کچھ عرصہ تک منڈو مین رہے بعدہٗ وہاں سے عزیمت دیار دکن کرکے شہر بدر میں سکونت اختیار

فرمائی۔ آپ قادری تھے اور مشرب شطاری رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک رسالہ بیان ذکر و اذکار و اشغال شطاریہ میں لکھا ہے آپ پر بوقت سونگھنے خوشبو کے ایسا ذوق و حال ہوتا تھا کہ قریب ہلاکت روح کے ہو جاتے تھے۔ چنانچہ سبب ظاہری آپ کی وفات کا یہ ہی ہوا۔ ایک شخص حالت نقاہت میں آپ کے پاس کچھ خوشبو لایا اسی ذوق سے آپ نے ۱۱۔ ذی الحجہ سنہ ۹۲۱ ہجری میں وفات پائی مزار شریف آپ کا دولت آباد ملک دکن میں ہے۔ خلیفہ آپکے بہت ہیں مگر مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ سید ابراہیم ایرجی و شیخ محمد بن شیخ ابراہیم ملتانی جو شہر بدر میں اپنے پیر کی جگہ سجادہ نشین ہوئے و مولانا علیم الدین قدس اللہ اسرارہم اور بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے جب طے منازل سلوک سے فراغت پائی آپ حرمین و شریفین کو تشریف لے گئے وہاں سے عالم سیاحت میں کشمیر تشریف لے گئے اور آپ ہمیشہ برائے قوت حلال کے دانہائے غلہ کوچہ و بازار میں سے چنا کرتے تھے جب غلہ جمع ہو جاتا تو غلہ نان پز کو بعوض روٹی دیدیتے۔ ایک روز حسب عادت دکان پر آئے اور دکان نان پز کی بند پائی ہمسایگان سے دریافت کیا۔ کہا اسکا لڑکا نوجوان مرگیا ہے اس مصیبت میں گرفتار ہے۔ شیخ یہ سنتے ہی اسکے مکان پر پہونچے۔ اور دیکھا کہ تمام مردمان متعلقان بربالین نوجوان نالہ و فریاد کر رہے ہیں اور شور محشر برپا ہو رہا ہے۔ شیخ نے یہ حالت دیکھکر منع کیا اور فرمایا کہ یہ مردہ نہیں ہے زندہ ہے اور میت کے بالین پر گئے اور بآواز بلند کہا کہ اے پسر اس خواب بیوقت کا کیا موقعہ ہے بحکم احکم الحاکمین بیدار ہو اسیوقت مردہ کے جسم کو جنبش ہوئی اور چشم کھولدی۔ یہ کرامت خلق دیکھکر بہت شیخ کی معتقد ہوئی پھر آپ تاحیات عمر ہدایت خلق اللہ مصروف رہے وفات آپ کی ۳۔ ربیع الاول سنہ ۹۴۹ ہجری میں ہوئی شاید یہ کوئی دوسرے ہوں۔

ذکر حضرت شیخ الزمان محبوب جہان سید ابراہیم ایرجی بن معین حسنی و حسینی قادری قدس اللہ سرہ العزیز۔

آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ بہاؤالدین انصاری قادری کے ہیں آپ کمالات ظاہری باطنی و جذب و عشق و محبت الٰہی میں موصوف تھے۔ اور مقتدائے زمانہ

نہایت خلیق و ہر دلعزیز جسپر تصور ہوتا تہا کہ خلق محمدی سب آپکے اندر آگیا ہے۔ تذکرۃ الاصفیا میں لکھا ہے کہ آپ بزرگ و متبرک و دانشمند کامل جملہ علوم عقلی و نقلی و رسمی و حقیقی میں عبور رکھتے تھے بہت کتابیں ہر علوم کی آپ نے مطالعہ فرمائیں تھیں اور ان کے مشکلات کو ایسا حل کیا کہ ہر شخص اُسکو سمجھ سکتا ہے۔ آپکے زمانہ میں دہلی میں کوئی شخص آپکے مقابل نہ تہا۔ آپ کا کتب خانہ بہت بڑا تہا اور اکثر آپکے ہی ہاتھ کی کتابیں لکھی ہوئی تہیں۔ آپ ہمیشہ مطالعہ و تصحیح کتب میں مشغول رہتے تھے اور اپنی کتاب کسی کو نہیں دیتے تھے مگر اُس شخص کو کہ مخلص پاتے شیخ عبدالعزیز حسن و دیگر صوفیان آپکے آگے علوم و فنون میں تلمذ کرتے تھے۔ اور مشایخ کرام و علمائے عظام آپ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے آپ نے دیگر مشائخین کے سلاسل میں بھی ارتباط پیدا کر کے اوراد و اشغال و اذکار و دعوات و طریق تربیت جمع کئے آپ مجلس سماع میں حاضر نہوتے تھے۔ وفات آپکی ۵۔ ربیع الثانی ۹۲۵ھ و یا ۹۵۳ھ ہجری مزار مبارک آپ کا احاطہ جنوبی درگاہ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہٗ کے ہے ۞

ذکر حضرت مخدوم شیخ بہکاری قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ نامدار حضرت سید ابراہیم ایرچی کے ہیں، آپ بہت بڑے اولیاء کبار و صاحب خوارق و کرامات گذرے ہیں۔ کتاب کشف المتواری مولفہ شاہ تراب علی صاحب کاکوری میں لکھا ہوا ہے کہ اسم شریف آپکا نظام الدین ہے۔ اور مشہور بہ شیخ بہکاری ہیں اور یہی نام آپ کا شجرہ مریدان میں درج ہے اور فرامین بادشاہی میں بھی آپ کا یہی نام درج ہے مگر قصبہ کاکوری میں آپ کا صرف مخدوم شیخ بھیک نام مشہور ہے آپ اولاد امجاد محمد بن امام الاولیا حضرت علی شیر خدا کرم اللہ تعالے وجہہ سے ہیں جو مشہور بہ محمد بن حنیفہ ہیں۔ قصبہ کاکوری میں آپ کے والد ماجد حضرت قاری امیر سیف الدین قدس اللہ سرہ العزیز نے استقامت اختیار فرمائی جناب مخدوم شیخ بہکاری کو اللہ تعالے نے استعداد قویہ و حوصلہ وسیع عنایت فرمایا تہا۔ آپ کو رویائے صحیحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھکو سات اشخاص کاملین سے تکمیل ہوگی۔ چنانچہ وہ وقوع میں آیا۔ سات اشخاص کاملین سے

آپ کو تکمیل ہوئی۔ پانچ تن عالم ظاہر سے اور دو تن عالم ارواح سے۔ مرشد اول آپ کے والد ماجد قاری امیر سیف الدین کہ ان سے علم ظاہری پڑھا دوم مرشد مولانا ضیاء الدین محدث مدنی کہ ان سے حدیث واشارہ ورود حاصل کیا کہ جسکے سبب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور بشارت حاصل ہوئی۔ سوم حاجی عبداللطیف ہراتی۔ چہارم سید ابراہیم ایرجی پنجم حافظ ابراہیم صاحبزادہ۔ اور عالم ارواح ہیں اول حضرت غوث الثقلین دوم حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ہیں۔ غرض اسیطرح سے تمام وکمال حالات آپکے کشف المتواری میں لکھے ہیں اور منتخب التواریخ میں ہے کہ شیخ بھیکہ کاکوری اعلم علماے روزگار و متورع و متشرع تھے اور تقوے میں امام اعظم ثانی تھے اور درس واستفادہ خلق میں اشتغال رکھتے تھے اور سخن تصوف مجلس میں نہ کہتے تھے مگر مہربان راز سے خلوت میں وفات آپ کی ۹۔ ذیقعدہ سنہ ۹۸۱ ہجری میں ہوئی مزار شریف آپ کا کاکوری قصبہ میں ہے اور ایسے ہی وقیات الاولیاء میں لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ شیخ ضیاؤالدین عثمانی المعروف بہ قاضی جیا نبوتنوی مرید شیخ بہکاری کے ہیں اور ایسے ہی کشف المتواری میں لکھا ہے اور یہ ہی سب کہتے چلے آئے ہیں مگر بعض نے قاضی جیا صاحب کو مرید شیخ محمد بہکاری برہانپوری قدس اللہ سرہ کیطرف نسبت کیا ہے اور کہا ہے کہ شیخ محمد بہکاری برہانپوری بھی حضرت سید ابراہیم ایرجی کے خلیفہ تھے اور یہ وہ شیخ محمد بہکاری ہیں کہ جنکا حال معارج الولایت میں بولایت شاہ نعمان کہ جنکی وفات قلعہ اسیر میں سنہ ۱۱۲۶ ہجری میں ہوئی۔ اس طرح پر لکھا ہے کہ جب آپنے شاہ نعمان کو ولایت قلعہ اسیر کی عطا کی تو شاہ نعمان نے عرض کیا کہ وہاں شاہ محمود دامورہیں بندہ کیواسطے کیا حکمت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آج تمام اولیاء اللہ بحضور پر نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم حاضر تھے بندہ نے عرض کیا کہ مقام قلعہ اسیر شاہ نعمان کو عطا فرمایا جاوے شاہ محمود کو اسیوقت ارشاد نبوی صادر ہوا کہ ولایت قلعہ اسیر کی ہم نے شاہ نعمان کو عطا کی تم اپنا مصلا اس جگہ سے لے جاؤ چنانچہ شاہ نعمان وہاں پہونچے اور قبول عظیم پایا۔ وفات آپکی ۲۸ رجب سنہ ۹۷۰ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا مقام

دولت آباد متصل برہانپور ہے۔

ذکر حضرت قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا نیوتنوی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ اعظم مخدوم شیخ بہکاری کاکوری قدس سرہ کے ہیں اور دیگر مشایخ سے بھی استفادہ خلافت حاصل کی ہے چنانچہ تذکرۃ الاصفیاء نے انتساب بیعت آپ کا بطرف شیخ وجیہہ الدین گجراتی کیا ہے اور بعض نے شیخ محمد بہکاری برہانپوری کیطرف اور بعض نے حضرت سلیم چشتی کیطرف خیال کیا ہے اور کتاب بحر ذخار میں لکھا ہے کہ قاضی جیا قدس سرہ نے دیگر سلاسل سے بھی نعمتین پائی ہیں اور اجازت حاصل کی ہے اور طریقہ نقشبندیہ آپ پر غالب تہا آپ بہت بڑے مقبول بارگاہ اکابر ارباب ولایت و اعاظم اصحاب ہدایت سے تھے احوال قوی و عبادت و تصرف کثیر رکھتے تھے نہایت معزز و ذی وقار و درویشون میں صاحب حال و قال مشہور تھے کتاب سلاسل الانوار میں لکھا ہے کہ جب آپ واسطے طالب علمی گجرات احمد آباد گئے ایک روز منزل کرتے ہوئے رستہ بہول گئے۔ اُسوقت حضرت خواجہ خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ آپ کو چالیس روز میرے ساتھہ رہنا چاہیے۔ آپ چالیس روز اُنکی خدمت میں رہے اور جمیع علوم ظاہر و باطن حاصل کیا بعدہ گجرات احمد آباد میں بمدرسہ شیخ وجیہہ الدین قدس سرہ کے آئے اور دیکھا کہ شیخ مضطرب اندر مکان کے آتے جاتے ہیں یہہ حال دیکھکر آپ نے طالب علمون سے وجہ بے چینی کی دریافت کی فرمایا اگر اپنے استاد سے میرا سبق اپنے سبقوں سے پہلے معین کرا دو تو میں اس جن کو کہ جو شیخ کی دختر اور جمیع اہلخانہ کو ایذا دیتا ہے دفع کرون۔ شیخ سے طالب علمون نے یہ حال بیان کیا کہ یہ طفل مکتب اسطرح کہتا ہے۔ شیخ نے فرمایا ہمنے قبول کیا۔ آپ نے شیشہ طلب کیا اور فوراً جن کو حاضر کر کے شیشہ میں بند کر دیا۔ پہر شیخ نے اُس دختر سے آپ کا نکاح کر دیا۔ آپ چندمدت میں تحصیل علوم کر کے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ بحر ذخار میں لکھا ہے کہ آپ سید ظہیر الدین کی اولاد میں ہیں۔ ایک روز ایک شخص آیا اور اپنے کو سید ظاہر کیا حالانکہ وہ شیخ تہا۔ آپ نے باطنی تصرف سے اس معاملہ سے واقف ہو کر فرمایا اگر تم شیخی سے میل نہیں رکھتے تو شیخی

کو میں قبول کرتا ہون - اسی روز سے آپ ملقب بہ شیخ ہوے - وفات آپکی ۲۲ - رجب ۹۸۹ھ
میں ہوئی - بحر ذخار میں یہ مصرعہ تاریخ وفات کا درج ہے -

؎ رفت از دنیا بدین قطب جہان -

اور بعض نے سنہ وفات آپکا ۱۰۳۲ ہجری لکھا ہے - مزار قصبہ نیوتنی ہے ہے اختلاف سنون سے
معلوم ہوتا ہے کہ حالات جمع کرنیوالوں نے مطابق زمانہ بزرگون کے سن لکھدیئے ہیں کیونکہ اکثر
حالات بزرگون کے بعد میں جمع ہوئے ہیں - بہت کم بزرگ ایسے ہونگے کہ جن کے سلسن میں
اختلاف نہ ہو -

ذکر حضرت شاہ جمال اولیا کڑوی رحمۃ اللہ علیہ آپ صاحبزادہ شاہ عبید الدین عرف شاہ
مخدوم جہانیان[سلہ] رحمۃ اللہ علیہ ابن بہاء الحق والدین علیہ الرحمۃ - بن مخدوم سالار بزرگ قطب الاقطاب
سید قطب الدین کڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں آپ چودہ سال کی عمر میں علم ظاہری سے فراغت
پاکر دستار فضیلت سے کامیاب ہوئے آپکے والد بزرگوار نے اولاً آپ کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں
مشرف بہ بیعت فرماکر ارشاد فرمایا کہ تم قصبہ نیوتنی جو ملک اودھ میں واقع ہے خدمت میں شاہ
قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا کے حاضر ہو - وہان حصہ تمہارا ہے - چنانچہ حسب ارشاد
آپ وہان تشریف لے گئے وہان اکتساب باطن یعنی ریاضت شاقہ و مجاہدہ و نفس عرصہ
دراز تک فرماتے رہے ایک شب کو بعد نماز عشاء اپنے پیر و مرشد کے پیچھے پیچھے دروازہ مکان تک
چلے گئے جب آپکے پیر و مرشد یعنی قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پیچھا پھیر کر دیکھا تو آپ ہمراہ
تھے زمانہ موسم سرما کا تھا آپ کے پاس کچھ اوڑھنے کو نہ تھا حضرت شیخ نے اپنی دلائی مبارک اُتار
کر آپ کو مرحمت فرمائی کہ اسکو اوڑھکر سو رہنا - اس دولائی کو آپ نے سر پر رکھ لی اور تمام شب
اس فکر میں گذری کہ جسطرف فرق مبارک حضرت کا رہا ہو اسطرف کو میرے پیر نہ چھو جائیں -
اس خیال میں تمام شب دولائی کو سر پر رکھکر کھڑے ہوئے گذری آخر شب کو جب حضرت
پیر و مرشد بیدار ہوئے اور واسطے ادائے نماز مسجد میں تشریف لارہے تھے تو آپ نے

سلہ یہ دوسرے مخدوم جہانیان کڑوی ہیں -

دیکھا کہ شاہ جمال اولیاء کو جس مقام پر دولائی دیکر چھوڑ گئے تھے اسی مقام پر کھڑے ہیں فرمایا کہ تو کون ہے آپ نے عرض کیا کہ جمال - شیخ نے وجہ کھڑے رہنے کی دریافت فرمائی آپ نے سبب عرض کیا اسپر ارشاد ہوا کہ تو اولیاء ہے بعدہ نماز صبح مجمع عام میں جناب قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ سید جمال کردی مخدوم زادہ پیرزادہ آج سے بحکم الہی جمال الاولیاء ہوا - بعد حصول خلافت وخرقہ خلافت آپ اپنے وطن کوڑہ جہان آباد کو تشریف لائے آپ کے والد بزرگوار حیات تھے آپ کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور اپنے خاندان چشتیہ نظامیہ کی خلافت عطا فرمائی زاں بعد آپ مکن پور تشریف لے گئے اور اسوقت میں صاحب سجادہ شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار صاحب رونق افروز مکن پور تھے آپ کو مہمان فرمایا اور اپنے خاندان کی خلافت عطا فرمائی - زاں بعد آپ دہلی تشریف لے گئے وہاں پر حضرت شاہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی حیات تھے ان سے ملاقات فرمائی انہوں نے بھی براہ نوازش کریمانہ خلافت خاندان نقشبندی کی عطا فرمائی پھر کوڑہ شریف تشریف لاکر تا حیات خانقاہ شریف سے باہر تشریف نہیں لے گئے - ایک مدرسہ علم ظاہری کا جاری فرمایا اور تعلیم فرماتے رہے جب کبھی کسی کو مرید فرماتے تھے تو قادریہ سلسلہ میں فرماتے تھے - مگر اپنے عزیزان خاص کو ہمیشہ داخل سلسلہ چشتیہ فرماتے تھے وفات آپ کی ۲۵ رمضان ویا شب عید الفطر سنہ ۱۰۴۲ ہجری دیا سنہ ۱۰۴۷ ہجری میں ہوئی - مزار کوڑہ میں ہے ؛

ذکر خلاصۃ الواصلین احمد خلق ابراہیم یحیی مروت یوسف طلعت خضر حال مسیح قال کلیم کلام سلیمان مقام نتیجہ تجلیات الازل و الابد قطب الاولیاء حضرت میر سید محمد[1] ترمذی الکالپوی بن سید ابو سعید دانشمند حسینی قدس اللہ سرہ العزیز - آپ قصبہ سوانہ نواح لاہور کے رہنے والے تھے اور سکونت کالپی بعہد آخر شاہجہان بادشاہ دہلی اختیار کی۔

نقل ہے کہ قبل پیدائش آپ کے حضرت ابو سعید دانشمند سفر دکن کرکے مفقود الخبر ہو گئے آپ نے شفقت مادری میں پرورش پائی اور تربیت تعلیم شیخ محمد یونس محدث کہڑا سے پائی۔

[1] از حقیقت العرفان و دیگر کتب -

اور نزہت الارواح پڑھکر آپ کی اور کیفیت ہوگئی اور دیگر اطراف میں قصد تحصیل علم کا کیا۔
آپ قصبہ جاجمئو گئے اور وہاں سے کوڑا جہان آباد آئے اور خدمت میں حضرت شیخ جمال اولیار
قدس اللہ سرہ کے رہے اور طریق چشتیہ میں بیعت حاصل کی اور ریاضت و مجاہدہ کرنا شروع کیا
اور آپ نے یہ خدمت شیخ کی کی کہ وضو کو پانی دیتے اور جب شیخ مکان کو جاتے تو آپ ہمراہ جاتے
جب شیخ فرماتے کہ واپس جاؤ تو چلے آتے اور کبھی اتفاق سے شیخ نے نہ کہا تو آپ دروازہ پر تمام
شب کھڑے رہتے اور شیخ بھی آپ سے کمال محبت رکھتے تھے بعد ریاضت و مجاہدہ کے شیخ
نے آپ کو خلافت دی اور سلسلہ قادریہ و سہروردیہ و مداریہ کی بھی اجازت پائی اور آپ باجازت
شیخ کالپی میں تشریف لائے بعد اسکے آپ حضرت امیر ابو العلائی احراری کی خدمت میں اکبر آباد
گئے۔ اور دس برس وہاں رہے اور طریق نقشبندیہ کی خلافت حاصل کی آپ ابتدا میں ادائے
فریضہ اور نوافل و بحث علم دین میں مصروف رہے اور آخر میں کثرت شوق اور غلبہ عشق حقیقی
سے گوشہ نشین ہوگئے تھے۔ ولادت آپکی ۱۰۳۲ ہجری میں ہوئی اور وفات آپ کی ۲۶ شعبان
۱۱۰۷ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار آپ کا کالپی میں ہے اور خلفاے آپکے یہ ہیں شیخ محمد افضل
الہ آبادی۔ و عاشق محمد۔ و حاجی جنید۔ و شیخ عبد الحکیم موہانوی۔ و شیخ کمال و میر سید احمد۔
فرزند حضرت وفات ۱۱۵۵ ہجری۔ و شیخ عبد المومن اکبر آبادی۔ و محمد وارث نظام آبادی۔ و شیخ
کمال کڑاکتی و حاجی ولی محمد۔ و سید مظفر و سید ضیاء اللہ بلگرامی قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت قطب الاقطاب شیخ محمد افضل الہ آبادی بن حضرت شیخ عبد الرحمن عباسی

سید پوری غیر بنی الخلفا قدس اللہ سرہ العزیز۔ ولادت باسعادت آپ کی شب دہم ربیع الاول
۱۰۳۸ ہجری کو ہوئی۔ تمام نجومی اس بات پر متفق تھے کہ حضرت شیخ مولود مسعود ہیں اگر بادشاہ
کے یہاں ایسا لڑکا پیدا ہو تو اقالیم سبعہ کا مالک ہوا اور اگر فقیر کے گھر میں پیدا ہو کر علم کی طرف توجہ
کرے تو سر آمد علماے کامگار ہوا اور اگر فقر و فنا کے طرف متوجہ ہو قطب کبرے کا مرتبہ پائے
آپنے علم فارسی میں صرف دیباچہ گلستان تو اپنے استاد سے پڑھا باقی خود ملاحظہ فرماتے تھے

جہان کہین لغات غیر مسموع ہوتی یا قصوں کا تعلق ہوتا کسی اور سے دریافت کر لیتے علوم اسمیہ عربیہ کے متعدد مقامات پر مشاہیر علماے تحصیل و تکمیل کے بعد تکمیل علوم عربیہ شوق تحصیل علوم تصوف و درویشی موج زن ہوا اور تلاش مرشد ہوئی۔ ادھر حضرت میر صاحب قدس اللہ سرہ کے صاحبزادہ میر سید احمد کاشفی قدس اللہ سرہ نے اپنے والد بزرگوار حضرت میر صاحب قدس سرہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے سبقوں میں خلل ہوتا ہے اگر حکم ہو تو کوڑا جہان آباد و ملا لطیف اللہ صاحب کڑودی کی خدمت میں حاضر ہو کر تحصیل علم کرون حضرت میر صاحب نے بعد تامل فرمایا میان ٹھیر جاؤ۔ خدا تعالے شیخ محمد افضل کو توفیق دیکر لاتا ہے اونسے پڑہنا آپ اسوقت جونپور میں تھے یکبارگی خاطر عاطر میں خیال آیا کہ اب تک ظاہری مباحثون میں پڑکر کیا پایا ہے کہ آگے کچھہ اور ملیگا ایک جز جسکو ہاتھہ میں لئے پڑہا رہے تھے کسی طالب علم کو دیکر فرمایا کہ میرا دل اس سے ٹھنڈا ہو گیا جو چاہو سو پڑہو۔ اور روانہ کالپی شریف ہوئے حضرت میر صاحب قدس سرہ سے ۱۰۵۳ھ ہجری میں بیعت کی۔ تذکرہ سرو آزاد میں لکھا ہے کہ شیخ محمد افضل سر حلقہ خلفاے حضرت میر صاحب است مہر سپہر ولایت و کوکب دری درج ہدایت بود فضایل صوری و معنوی فراہم داشت۔ اور میر آزاد نے کتاب انیس المحققین میں لکھا ہے کہ در عمر بست و پنج سال کے برہمنون نے فائدہ ازلی و جذبہ لم یزلی بجینہ علیہ حضرت قطب الاولیا میر سید محمد کالپی رسیدہ و باسعادت بیعت و اجازت مشرف گشت و اجازت تکمیل طالبان و خلافت سلاسل خمسہ چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ و مداریہ و نقشبندیہ مجاز و ماذون مطلق گردید و باشارت حضرت میر در الہ آباد و سجادہ راست گسترده بطاعت و عبادت رب العلمین و بہ تربیت و تلقین ارباب یقین مشغول نمود و حق تعالے ایشان را قبولی عظیم داد۔ الی آخرہ۔ حضرت شیخ مختلف فنون و علم میں صاحب تصانیف کثیرہ میں آپ کے محل اول سے صرف دو صاحبزادیان تھین آپ نے اپنے بھتیجے اور داماد حضرت شیخ محمد یحیی المعروف بہ شاہ خوب اللہ الہ آبادی کو خلافت سلاسل خمسہ عنایت فرماکر اپنا قایم مقام و سجادہ نشین کیا۔ اور عام مریدین و منتسبین حضرت شیخ نے حضرت شاہ خوب اللہ کی خدمت میں رجوع کیا اس زمانہ سے

اب تک خدمت خانقاہ شریف اور شرف سجادہ نشین آپ ہی کی اولاد امجاد کو حاصل ہے اور محل ثانی سے آپکے تین صاحبزادہ تھے۔ ملا کمال الدین محمد و ملا جمال الدین احمد و ملا جلال الدین محمود۔ اور اس زمانہ کے مشاہیر فقرا اور عُلما اکثر حضرت کی شرف بیعت و شاگردی سے مشرف تھے۔ بادشاہ وقت کے ہاں سے معافی مقرر تھی۔ طلبہ علوم و طالبان راہ خدا دانی بکثرت حضرت شیخ کی بابرکت خدمت میں حاضر رہتے تھے وفات آپکی ۱۵۔ ذی الحجہ ۱۱۲۴ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار الہ آباد میں ہے عمر شریف ۸۰ سال کی ہوئی

شیخ محمد سجاد کبری آبادی نے بروز سوم کان الشیخ قطبا تاریخ لکھی اور دوسرے بزرگ نے۔ شیخ قطب زمانہ و قطب زمن خویش۔ و اعظم اقطاب۔ و افضل قطب محمدی۔ و افضل الناس ثانی۔ ملا کمال الدین محمد صاحبزادہ کلاں حضرت شیخ قدس اللہ سرہ نے دائرہ تاریخ وصال حضرت شیخ تیار کیا تہا جسکی نقل مع قاعدہ استخراج ذیل میں درج ہے۔ اس دائرہ سے تواریخ متعدد بہ نکلتی ہیں۔

حضرت قطب اکبر سید علی کبیر عرف شاہ محمد میر یجان قدس اللہ سرہ۔ در تذکرہ خاون الشعرا میفرمایند طریق استخراج تاریخ ازین دائرہ کہ بدست فقیر است بدین نمط می تواند شد کہ ہر خانہ راکہ بخواہند مبدء قرار دہند و عدد لفظ آن خانہ را جدا بنویسند بعدہ خانہ دیگر طرح کند عدد لفظ خانہ سوم بنویسد۔ چہارم طرح کند پنجم بنویسد ششم طرح کند ہفتم بنویسد بدین نمط یک یک خانہ را طرح نمودہ اعداد بقیہ خانہ ہا را بنویسند تا تاریخ بر آمد شود ہمچنین و تمامی این دائرہ چہاردہ خانہ اند و خانہ کہ میان آنست دران سنہ وفات نوشتہ شدہ پس اگر یک خانہ را طرح کند و عدد خانہ دیگر بنویسند و خانہ دیگر طرح کند و عدد خانہ دیگر بنویسند درین صورت اعداد الفاظ ہفت خانہ طرح میشود و اعداد الفاظ ہفت خانہ نوشتہ میشوند از ہمہ اعداد تاریخ وفات حضرت شیخ محمد افضل قدس سرہ بر می آید فقط باسمہ سبحانہ دائرہ سال وصال

۱۸۳

ہمای اوج ہدی ہادی دین شاہ محمد افضل الہ آبادی اسے اللہ محلہ ابد سنہ ۱۱۲۴ ہجری

۱۰ ۱۹۰ ۲۰ ۳۶۲ ۹۱۱ ۳۶ ۸۱ ۱۳۱ ۲۶ ۹۳ ۹۸

دائرہ بر صفحہ ۱۸۴

ذکر حضرت شیخ محمد یحییٰ المعروف بحضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس اللہ سرہ۔

ولادت باسعادت آپ کی شنبہ بعد نماز جمعہ ہوئی شیخ محمد امین والد ماجد حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی نے خوب باد این پسر سنجیدہ اور کئی بزرگ عزیز نے شیخ الاسلام باد تاریخ لکھی ہے۔ بارہ برس کے سن میں شیخ محمد امین مرحوم والد حضرت موصوف کا سایہ عاطفت حضرت سر اقدس سے دور ہوا یتیمی کے وقت سے اپنے حقیقی چچا حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی کے سایہ فیض میں تربیت پانے لگے۔ کافیہ سے لیکر تمام علوم رسمیہ کی تحصیل حضرت شیخ محمد افضل کی حضور میں کی۔ ساتوین جمادی الآخر سنہ ۱۰۹۳ ہجری کو حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی سے سلسلہ چشتیہ میں بیعت کی اور تیس برس تک سایہ ہما پایہ حضرت شیخ میں تحصیل کمالات ظاہری و باطنی سے بہرہ مند ہوتے رہے تذکرہ سرو آزاد میں ہے کہ شیخ محمد یحییٰ المعروف بہ شاہ خوب اللہ الہ آبادی بحر مواج علوم شریعت و طریقت لو د جواہر سیر آب در دامن دریوزہ گران کوچہ طلب مے ریخت در سن دوازدہ سالگی نہال استعدادش بہ تربیت عم بزرگوار نشو و نما یافت و از بخت حال کافیہ این حاجت حالش برگردید و ناعتناہی تحصیل از خدمت شیخ محمد افضل استفادہ نمود و مدتہا مدارج سلوک در نوردید و بشرف کمال و تکمیل عروج فرمود و بخلافت و دامادی حضرت شیخ اختصاص یافت و بعد از تحال شیخ باستحقاق نائب جناب گشت و قبول عظیم یافت و خوارق عادات بسیار سرزد و کتب و رسایل کثیرہ تصنیف کردہ و در کشف مشکلات علوم ظاہری و باطنی شان بلند داشت مکتوبات ایشان در چہار مجلد برہانست جلی بر علوم فطرت و کمال تبحر حضرت شاہ خوب اللہ

الہ آبادی کی تصنیفات چالیس سے زیادہ۔ خلاصۃ الاعمال و مناقب غوثیہ و چہل حدیث - و
قباب الاعلام و کلمات مؤتلفہ فی مقاصد المختلفہ و کلام المقید فی ما یتعلق بالشیخ والمرید و قول الصحیح
فی حدیث صلوٰۃ التسبیح تضاعتہ مزجاۃ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ خلفاء و مریدین حضرت کے بہت بڑے بڑے
مشاہیر علماء و فقراء تھے جیسے حافظ زمان اللہ بنارسی و حاجی محمد شفیع و خواجہ عبد العزیز بسمل مرید
حضرت شیخ محمد افضل و خلیفہ تربیت دادہ حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی و مولانا محمد عارف و مولانا
محمد زاہد اکبر آبادی و حاجی محمد یسین محدث جونپوری اور ہر سہ صاحبزادگان والاشان علامہ شیخ
محمد طاہر و حاجی محمد فاخر محدث اور شیخ محمد ناصر خلفاء و پیرو حضرت شاہ خوب اللہ تھے آپ نے
چونسٹھ برس کے سن میں داعی اجل کو لبیک کہا اور شب یازدہم جمادی الاول ۱۱۴۳ھ ہجری میں
عالم فانی سے رحلت فرمائی۔ شیخ محمد افضل الہ آبادی کے مزار پر انوار کے برابر مدفون ہوئے۔ مولانا
شیخ کمال الدین محمد ابن افضل الاقطاب حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی نے کا کا شیخ قطبیا تاریخ
وفات حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی کی پائی۔ کسی اور بزرگ نے وائے غمہائے الم تاریخ کہی۔
اور مولوی محمد ناصح غازی پوری خلیفہ حضرت موصوف نے الجنت للمتقین اور میر آزاد بلگرامی نے
لقد رضی تاریخ کہی۔

ذکر حضرت حاجی شاہ محمد فاخر زائر تخلص محدث ہندی الہ آبادی قدس اللہ سرہ العزیز۔ ولادت
باسعادت آپ کی شب شانزدہم شعبان المعظم ۱۱۲۰ھ ہجری کو ہوئی حضرت شیخ محمد یحییٰ المعروف بہ شاہ
خوب اللہ الہ آبادی قدس سرہ والد بزرگوار حضرت حاجی صاحب یوں فرماتے ہیں۔

زین بود فروغ نور جاوید طلب — شادانی گشت ہای امید طلب۔
زان رو کہ چو خورشید شود نور افشان — تاریخ ولادتش ز خورشید طلب
۱۱۲۰ ہجری

دیگر

حق تعالیٰ مرا پسر بخشید — از عنایت بے نہایت خویش
نیک بخت ازل شدش تاریخ — قدر و عمرش خدا نماید پیش
۱۱۲۰ ہجری

دیگر

لقد من ربی علی عبدہٖ	باین تقی نقی بینہٗ
علے رضی بتاریخہٗ ۱۱۲۰	سمعت من الغیب لاریب فیہٖ

آپ حضرت شیخ محمد افضل رحمتہ اللہ علیہ الہ آبادی کے نواسے اور حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی کے دوسرے صاحبزادے ولی مادر زاد تھے احوال ولادت حاجی صاحب میں خود حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت حاجی محمد فاخر صاحب میں وقت ولادت کے حس و حرکت نہ تھی یہانتک کہ نار کاٹنے کا بھی قصد نہ تھا حضرت شیخ قدس اللہ سرہٗ اسوقت تشریف لائے اور بعض کلمات ارشاد فرمائے جسکے ساتھہ ہی آثار حیات حضرت حاجی صاحب میں ظاہر ہوئے اور نار کٹائی کی رسم عمل میں لائی گئی۔ حضرت موصوف بعد ولادت کئی روز تک جس کسی کو دیکھتے تھے ہاتھہ اٹھا کر سلام کرتے تھے ایک روز حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ بائیس مرتبہ سلام کیا اگر کبھی ہاتھہ کسی چادر وغیرہ میں لپٹا ہوتا اور کوئی واجب الاحترام بزرگ آجاتا ہاتھہ نکالکر سلام کرتے۔ آپ کی والدہ ماجدہ صبیہ خرد حضرت شیخ قدس سرہٗ یعنی حضرت حاجی صاحب کے اس خلاف عادت فعل سے خوف زدہ ہوئیں حضرت شیخ قدس سرہٗ تشریف لائے اور فرمایا مانند طفلان باشند۔ پھر حاجی صاحب نے نہ ہاتھہ اٹھایا اور نہ سلام کیا حضرت حاجی صاحب نے تمام علوم رسمیہ سے اپنے برادر بزرگ علامتہ العصر شیخ محمد طاہر مرحوم کی خدمت میں بائیس کے سن شریف میں فراغت حاصل کی۔ علامہ موصوف نے عین عنفوان شباب میں اپنے پدر بزرگوار حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس اللہ سرہ کے سامنے رحلت کی لہذا حاجی صاحب علاوہ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین ہونے کے علامہ موصوف مرحوم مسند درس پر متمکن ہوئے تمام طلبہ و تلامذہ علامہ مغفور نے حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں رجوع کیا۔ میر غلام علی آزاد بلگرامی مرحوم تذکرہ سرآزاد میں تحریر فرماتے ہیں زائر تخلص شیخ محمد فاخر خلف الصدق شیخ محمد یحیی و دخترزادہ شیخ محمد افضل صاحب الہ آباد بست و ہشت

احوال این دو نیر برج کمال بر ساخت قرطاس پر تو می انداز دو ساخت کتاب را بلوا فع انوار برکات معمور مے سازد۔ یہاں سے حضرت شیخ اور حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس سرہ کے احوال تحریر فرما کر آگے یوں تحریر فرماتے ہیں۔ شیخ محمد فاخر بمصداق مغز ماہ ثالث زیب سجادہ ابوین و فرع آسمان سای اصلین خلیلین صاحب صفات رضیہ و مناقبت سنیہ اساس محکم مدارج علیا قیاس منتج ولایت کبرے میزان عدل نقلیات برہان نقد عقلیات۔ تشرع بدرجہ کمال دانست الی آخرہ۔ حضرت مرزا مظہر جانجاناں قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ بسیاری از کبرائے دین را مشاہدہ نمودہ ام بعد از یازدہ صد سال یک شخص کہ عبادت از شیخ محمد فاخر باشد۔ موافق کتاب و سنت یافتم۔

دوسرے مقام پر۔ کہ بسیاری از ارباب کمال را بر خوردم آنقدر کہ نزد شیخ محمد فاخر از ان شدم ہیچ جا اتفاق نیفتاد۔ حضرت حاجی صاحب نے دو بار زیارت حرمین شریفین اور تحصیل سند حدیث کے لیے سفر حجاز فرمایا ایک بار پندرہ ماہ مقیم رہے اور دوسری بار ڈھائی برس سے زیادہ تیسری بار بقصد سفر حجاز و بخیال سکونت عرب تشریف لے جاتے تھے کہ برہان پور میں واصل بحق ہوئے حضرت شیخ محمد حیات سندی مدنی سے سند حدیث حاصل کی۔ میر آزاد مرحوم اور حضرت حاجی صاحب میں علاوہ اور خصوصیت کے خواجہ ناشی کی بھی ایک خصوصیت خاصہ تھی جسکو انہوں نے فخریہ کئی مقاموں پر ذکر فرمایا ہے اس زمانہ کے علما و فضلا و متقدین و فقرا و کملا آپ کے خلفا و تلامذہ میں ہونیکا فخریہ بیان کیا کرتے تھے۔ حضرت حاجی صاحب تصانیف کثیرہ مثل درۃ التحقیق فی نصرۃ الصدیق در عربی و رسالہ نجاتیہ در عقائد اہل حدیث و رسالہ فضیلت صفت اول صلوٰۃ و رسالہ در جواب فاضل جی اگر در مقدمات مختلفہ سنی و شیعہ۔ و شرح حدیث ام ورع و مثنوی معراج القبول وغیرہ وغیرہ ہیں۔ حضرت حاجی صاحب اپنے آپ نظیر تھے قاضی محمد مستعد خان نے آپ سے استفادہ کیا اور تلمذ حاصل کیا۔ اور قاضی مبارک نے سند حدیث لی۔ اور مولانا محمد ناصح غازی پوری اور مولوی ابو اسحاق ساکن بوہرہ میں مضافات غازی پور

وغیرہ وغیرہ آپ کے شاگرد تھے۔ خلافت سلسلہ طریقت میں آپ کے صاحبزادہ حضرت حاجی الحرمین الشریفین۔ قطب المنور علی حضرت حاجی شاہ غلام قطب الدین محدث ہندی ثم المکی مدفون جنت المعلی بسبت راس حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ تعالے عنہا۔ اور حضرت مولانا بدر الدین رہنکی وغیرہ وغیرہ حضرات تھے۔ ملک متوسط برہان پور میں حضرت شیخ عبد اللطیف قدس سرہ۔ استاد سلطان عالمگیر بادشاہ انار اللہ مضجعہ کے مزار کے برابر حسب وصیت خود مدفون ہوئے۔ آپ کی تاریخ وفات زوال خورشید ہے وفات آپکی بعمر ۸۴ سال شب یکشنبہ ۱۱۔ ذی الحجہ ۱۱۶۴ھ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شاہ بدر الدین اوحدین مولوی فخر الدین الٰہی ثم الرہنکی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ محمد فاخر الہ آبادی کے ہیں مگر صاحب قانون سلوک و قانون توحید ولون تحریر فرماتے ہیں کہ آپ اصل میں بیعت حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس اللہ سرہ کے تھے اور آپ نے اجازت زبانی بھی شاہ صاحب موصوف سے پائی تھی لیکن اجازت تحریری آپ کو شاہ محمد فاخر الہ آبادی نے عطا فرمائی اس لئے آپ شجرات میں ان کا نام لکھتے تھے اور علاوہ انکے اور بہت بزرگوں سے آپ کو خلافت عطا ہوئی جیسے حضرت میران سید فتح محمد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کہ بارشاد حضرت سرور کائنات آپ کی تربیت وتعلیم باطنی کے لئے خود تشریف لائے کہ آپ فرخ نگر کی مسجد میں عربی پڑھاتے تھے ایک دن آپ کو حضوری رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوئی اور سید صاحب موصوف کی صورت مبارک دکھائی گئی اور فرمایا کہ جب یہ خرقہ تمکو پہناویں تو پہن لینا اور سید صاحب کو ارشاد ہوا کہ ان کو خرقہ پہناؤ۔ آپ یہ دیکھکر ہمیشہ منتظر تشریف آوری سید صاحب رہتے تھے بلکہ اپنے شاگردوں کو دروازون پر تعینات کر دیا کہ اس شکل کا کوئی شخص آوے تو میرے پاس لے آنا ایک دن اچانک حضرت سید صاحب مسجد میں تشریف لے آئے اور شاگردون کو خبر بھی نہ ہوئی سید صاحب نے آپ سے مصافحہ و معانقہ کیا اور اس معانقہ سے آپکے دل کو ایسا کھینچا کہ آپ مے عشق الٰہی سے سرشار

وست ہو گئے جسقدر علم ظاہری تھا سب دل سے محو ہو گیا ایک مدت تک آپ اسی حالمین رہے۔ سید صاحب نے آپکو نام حق تعلیم فرمایا اور بعد اسکے خرقہ عطا فرمایا اور مجاز کیا آپ کامل وقت ہو گئے۔ تب دیگر مرشدان کاملین نے بھی آپ کو خطاب اور اجازتین عطا فرمائین۔ حضرت شاہ نور اللہ قادری تبریزی نے طریقہ قادریہ وقمیصیہ کی اور خطاب اوحد عطا فرمایا اور شاہ محمد حیات بن شیخ محمد بن شیخ محمد صادق گنگوہی قدس اللہ سرہ نے چشتیہ صابریہ کی اور اسی طرح تمام سلسلون کی۔ وفات آپ کی ۲۶ شوال سنہ ۱۲۰۵ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا خاص ضلع رہتک میں ہے عمر شریف آپ کی ۹۰ سال کی ہوئی۔

ذکر حضرت قدوۃ الکاملین زبدۃ العارفین قطب زمان محبوب یزدان واقف اسرار یزدانی شاہ غلام جیلانی رہتکی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ مرید وخلیفہ اپنے پدر بزرگوار حضرت شاہ بدر الدین چشتی القادری المعروف بہ اوحد شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے تھے سلسلہ نسب آپ کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ تک پہونچتا ہے آپ کا نام لڑکپن میں قطب الدین تھا آپ بڑے حسین ومہ جبین مقبول شاہ محی الدین تھے کہ آپ اتفاقاً مرض چیچک میں بیمار ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ آپ کے پاس اوداس بیٹھی تھیں اور رو رہی تھیں کہ روتے روتے سو گئیں۔ کیا دیکھتی ہیں کہ ایک پیر نورانی جن کی شکل یعنی پیشانی آفتاب کی طرح چمکتی ہے۔ ہاتھ میں عصا ہے آپکے سرہانے کھڑے ہیں اور آپ کے جسم مبارک پر ہاتھ پھیر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو دل میں رنجیدہ نہ ہو یہ جلد اچھا ہو جائے گا۔ اب اسکا نام تو غلام جیلانی رکھیو کہ ہمارا بڑا پیارا ہے۔ آپ کی والدہ نے عرض کیا کہ حضرت آپ کا نام مبارک کیا ہے فرمایا کہ ہمارا نام عبد القادر ہے یہہ سنکر والدہ ماجدہ آپ کی بہت خوش ہوئیں اور پھر آنکھ کھل گئی تو آپ کو بہت ہوشیار پایا اور جلد آپ کو صحت ہو گئی جب یہ خبر آپکے والد ماجد نے سنی وہ بھی بہت خوش ہوئے۔ مگر آپ خورد سال ہی تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے انتقال فرمایا آپ اپنے ماموں جان کے پاس پورب کو چلے گئے آپ کے ماموں جان وہان امیر تھے آپ کو بہت

خاطر سے اپنے پاس رکھا اور آپ کو علم ظاہری پڑھایا چونکہ آپ کی تدبیر صائب دیکھی آپ کو پھر
اپنا نائب کرلیا اور جاگیر اور تمام فوج اور اپنے گھر کا تمام کام آپ کے سپرد کردیا۔ آپ فوج میں
رہتے اور روز شب عبادت میں مشغول رہتے اور جو کچھ آپ نے اپنے والد ماجد سے فکر و شغل
کی تعلیم پائی تھی اوسکو کرتے رہتے اور فوج والے آپ کو قطب الوقت جانتے تھے جب آپکے
ماموں جان نے وفات پائی تو آپ چار پلٹن کے سردار ہوگئے۔ لیکن جب ذکر و شغل کی
کثرت ہوئی اور سرکار سے خلعت ملنے لگی آپ نے نوکری کو استعفا دیدیا اور گھر پر آئے اور
خرقہ فقر پایا۔ کہتے ہیں جب آپنے خرقہ فقر پایا تو آپ کی بھوک ڈیڑھ سیر کھانا تھی آپ کے والد
ماجد نے پوچھا کہ تیری کیا غذا ہے جو کچھ حال تھا آپ نے عرض کیا۔ فرمایا کہ بس اسی پر فقیر ہوتا ہے
اس فرمانے کی آپ کے دل پر ایسی چوٹ لگی کہ مجاہدہ نفس پر آپ نے کمر ہمت باندھی اور رفتہ
رفتہ غذا کو ایسا کم کیا کہ گیارہ تولہ رہ گئی۔ پھر اسے بھی چھوڑدیا اور بارہ برس تک اناج نکھایا۔
بہت بھوک لگتی تو نباسپتی کچھ توڑ کر کھاتے دن کو روزہ رکھتے اور رات کو بیدار رہتے اور ذکر
و شغل میں گذارتے اسی طرح سلوک کو تمام کیا اور تزکیہ نفس و تصفیہ قلب سے مشرف ہوکر۔
بکمال و ماہ تمام ہوگئے اور خلیفہ و ماذون و مجاز اپنے والد بزرگوار قدس سرہ کے ہوئے۔ اور
حضرت نے اجازت نامہ لکھکر تمام سلسلوں کا آپ کو عطا فرمایا اسکے بعد آپ کو حضرت شاہ
محمد ناصر صاحب بن شاہ خوب اللہ الہ آبادی و شاہ محمد واضح صاحب بن قدوۃ العارفین
سید محمد صابر بریلوی خلیفہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و حضرت حاجی شاہ محمد وارث
صاحب الہ آبادی وغیرہ قدس اللہ اسرارہم نے اجازت نامجات عطا فرمائے۔ بعد
سرفرازی خلعت خلافت و وصال حضرت آپ مسند ارشاد و ہدایت خلق پر رونق بخش
ہوئے اور مخلوق خدا کو فیض یاب کیا پھر آپ حرمین الشریفین کو تشریف لے گئے۔ اور حج
اور زیارات سے مشرف ہوکر واپس تشریف لائے۔ دوسری بار آپ بغداد شریف و نجف
اشرف و کربلا معلی وغیرہ کی زیارت کو روانہ ہوئے اور سب زیارات سے مشرف ہوکر مرتبہ

اعلے ولایت وقطبیت کا پایا آپ سے بڑی بڑی کرامتین ظاہر ہوئیں آپ کو اشراف باطن باستغداد تہا کہ جہاں کسی کے دل میں خطرہ آیا آپ کو اسکا اشراف ہوا آپ ایسے بارعب تھے کہ کسی کی مجال آپ کے سامنے گفتگو کی نہ تھی باوجود اسکے پہر آپ بڑے خلیق اور خلق پر بڑے شفیق تھے اخیر عمر میں آپ کے پاؤں رہ گئے تھے آپ ایک جگہ ہی تشریف رکھتے تھے اور یاد خدا میں مشغول تھے۔ نقل ہے کہ ایک شخص منکر طاقت روح نے آپ سے روح کی طاقت کے باب میں سوال کیا آپ نے فرمایا کہ تو کیا دیکھتا ہے کہ میرا جسم کیسا ضعیف اور کمزور ہے مگر الحمد للہ روح میں کچھ طاقت ہے کیا تو طاقت روحی دیکھنا چاہتا ہے اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے لا الٰہ کہکر الا اللہ کی ایسے زور سے ضرب ماری کہ وہ چاروں شانے چت جا پڑا۔ اور بیہوش ہوگیا اور اس بیہوش کو اٹہا کر اسکے گھر لے گئے۔ ایسی حکایتین بہت ہیں۔ آپ کی تصانیف سے جو کتابیں اور رسالہ ہیں اُن میں کتاب ہائے ذیل مشہور ہیں۔ لطایف سلوک وشرح فارسی چوبایان۔ واسناد الاشجار ورسالہ طریق الہدیٰ ورسالہ اعمال الامراض ورسالہ اثبات وحدت الوجود ورسالہ واجب وممکن وتفسیر سورہ والعصر بطریق اہل تصوف وتفسیر ویل لکل بطریق اہل تصوف وتفسیر انا اعطینا بطریق اہل تصوف وتفسیر سورہ قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس۔ و رسالہ زبدۃ السالکین۔ وفات آپ کی بعمر ۷۰ سال شب جمعہ ۷ شوال ۱۲۳۵ ہجری میں ہوئی۔ مزار مبارک آپ کا رہتک میں ہے قطعہ تاریخ

قطب دوران محب ربانی	کرد رحلت ز عالم فانی
نیم شب جمعہ ہفتم ہم شوال	منتقل روح شد بآسانی
پے سال وصال ہاتف گفت	آگہ دل غلام جیلانی
	۱۲۳۵ھ

مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ مولوی کریم الدین وفات ۱۴۔ ربیع الاول ۱۲۵۵ھ ہجری وحاجی شاہ شجاع الدین وفات ۲۳۔ رمضان ۱۲۴۹ھ ہجری وشاہ غیاث الدین بن شاہ احمد الدین وفات ۱۹۔ شعبان ۱۲۵۲ھ ہجری ومولوی امام الدین ابن شاہ احمد الدین وفات ۱۲۔ شعبان ۱۲۶۱ھ

وقاضی کمال الدین بن قاضی ضیاء الدین وشیخ منیر الدین بن شیخ العرفا۔ وشاہ نصیر الدین وفات ۱۴۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲ ہجری وحافظ شمس الدین بن شیخ عظیم الدین ومولانا شاہ محمد اسمعیل نہمی ومولانا مولوی رمضان صاحب شہید۔ آپ پہلے مرید شاہ محمد عظیم پانی پتی کے تھے وفات ۷۔ ۲۔ جمادی الاول سنہ ۱۲ ہجری ومولوی کاظم علی دہلوی وحاجی قاسم دہلوی وشاہ غیاذ الدین بن شاہ غیاث الدین وفات ۴۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲ ہجری وشاہ احمد الدین بن شاہ بدر الدین۔ وفات ۱۰۔ صفر سنہ ۱۲۳۴ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت قطب الزمان وحید دوران مولانا مولوی شاہ اسمعیل صاحب بن شیخ

عبد الحکیم صدیقی نہمی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ غلام جیلانی رہتکی قدس سرہ کے ہیں اور برادر حقیقی مولانا شاہ رمضان صاحب شہید نہمی کے ہیں۔ آپ بہت بڑے واقف اسرار طریقت وکاشف دقایق حقیقت وصاحب درد وذوق شوق وخوارق عادات گذرے ہیں۔ آپ کی کرامتیں بہت مشہور ہیں اور معروف اس مختصر تحریر میں کیا گنجایش۔ وفات آپکی ۷ ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۲ ہجری میں ہوئی مزار مبارک قصبہ نہم میں ہے

ذکر حضرت غوث الصمد فرد الاحد میاں شاہ راج خانصاحب خلیفہ اعظم حضرت

مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب نہمی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے اولیاے اکابرین وصوفیائے کاملین سے گذرے ہیں آپ نے علاوہ مولانا ممدوح کے دیگر بزرگان سے بھی استفادہ کیا جیسے داتا گلاب شاہ صاحب مجذوب وغیرہ۔ آپ کی نسبت بہت بڑھی ہوئی تھی کہ ایسے اولیاء اللہ میں کم دیکھی گئی۔ آپ نے ابتدائی زمانہ میں بہت بڑے مجاہدات کئے ادنیٰ مجاہدہ آپ کا یہ مشہور ہے کہ آپ نے چالیس برس جمعہ کی نماز بلا ناغہ دہلی میں پڑھی اور شاہ عبد العزیز صاحب وشاہ اسحاق صاحب کے وعظ میں شریک ہو کر اسی روز اپنے مکان موضع سوندہ پرگنہ تاؤرو ضلع گوڑگاواں واپس تشریف لے جاتے آپ کی کرامتیں وفیض باطنی ومجاہدات مشہور ہیں اس مختصر تحریر میں کیا گنجایش جو سما سکے ادنی کرامت آپ کی یہ تھی کہ باوجود

اُمّی ہونے کے کسی قسم کے مسایل میں کہیں رکاو اور عجز نہ تھا دلایل عقلی و نقلی معہ آیات و احادیث کے بیان فرمایا کرتے تھے بات بات پر حدیث و قرآن کا ثبوت دیتے کہ عالم بھی سنکر دنگ ہو جاتے تھے اور تمام ملک میوات آپ کا مطیع و منقاد تہا۔ فیض آپ کا وہ تہا کہ قریب بچاس ہزار آدمیوں کے آپ سے مستفیض ہوئے خصوصًا پانچ خلیفہ تو آپ کے بہت مشہور و معروف ہیں۔ اول خلیفہ غازی الدین شاہ رحمتہ اللہ علیہ کہ ریاست بھرت پور و دھولپور و قرب و جوار مثل ریاست قرلی و اکبر آباد وغیرہ میں ہزار ہا اشخاص مستفیض ہوئے لیکن عمر زیادہ نہ ہوئی پیر و مرشد کے سامنے ہی واصل بحق ہوئے دوسرے خلیفہ چھوٹے شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کہ جن سے ضلع مراد آباد و ضلع میرٹھ وغیرہ میں ہزار ہا انسان انسان ہو گئے اور بقوت جذبی و کمالی عقد ثانی امروہہ دبارہ لستی افغانان میں جاری کر دیا۔ تیسرے خلیفہ حضرت محمد عابد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کہ جو آج مثل آفتاب ہندوستان میں مشہور تھے۔ چوتھے مولانا مولوی عبد اللہ شاہ صاحب فرزند جواب جانشین ہیں۔ پانچوین میان حیدر شاہ صاحب فرزند حضرت وفات آپ کی قبل صبح صادق روز پنجشنبہ ۸۔ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۶ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپ کی قریب سو برس کے ہوئی۔ مزار شریف موضع سوندہ میں ہے

قطعہ تاریخ

پنجشنبہ ہشتم از ماہ صیام	یک بیک واشد چو باب معرفت
بہر تاریخ وفاتش عدو گفت	ہائے ہائے آفتاب معرفت

دیگر

ہاتف سبز پوشش کرد رقم	شاہ عرفان چہ شد فنا فی اللہ

دیگر سلسلہ قادریہ عابدیہ

مختصر کیفیت	سنہ وفات
ذکر حضرت سید محمد قادری خلیفہ حضرت شاہ بہاؤالدین قادری۔ قدس اللہ سرہ وفات ۲ رجب مزار گجرات	سنہ ۲۵ ہجری
ذکر حضرت شاہ جلال قادری خلیفہ سید محمد قادری قدس اللہ سرہ وفات ۷ شعبان - مزار دیوبند۔	سنہ ۸۹ ہجری
ذکر حضرت سید فرید بھکری خلیفہ حضرت شیخ جلال قادری قدس اللہ سرہ وفات ۱۶ - رمضان المبارک مزار شہر بھکر۔	سنہ ۹۵ ہجری
ذکر حضرت شاہ ابراہیم ملتانی خلیفہ شیخ فرید بھکری قدس اللہ سرہ وفات ۱۲ - رجب مزار ملتان	سنہ ۹۰۰ ہجری
ذکر حضرت شاہ ابراہیم بھکری خلیفہ شیخ ابراہیم ملتانی قدس اللہ سرہ وفات ۲۳ - ذی الحجہ مزار شہر بھکر۔	سنہ ۹۱۱ ہجری
ذکر حضرت شیخ امان اللہ خلیفہ شاہ ابراہیم بھکری قدس اللہ سرہ - وفات ۲ محرم الحرام مزار دہلی۔	سنہ ۹۱۹ ہجری
ذکر حضرت شاہ حسین خدا نما خلیفہ حضرت شیخ امان اللہ قدس اللہ سرہ وفات ۷ محرم و یا ۱ صفر مزار ملتان	سنہ ۹۲۹ ہجری
ذکر حضرت ہدایت اللہ خلیفہ حضرت شاہ حسین خدا نما قدس اللہ سرہ وفات ۱۰ جمادی [illegible] مزار شہر کھماچ	سنہ ۹۶۵ ہجری
ذکر حضرت سید عبد الصمد شاہ خلیفہ حضرت شاہ ہدایت اللہ قدس اللہ سرہ - وفات ۵ جمادی الاول مزار شہر احمد آباد ملک گجرات۔	سنہ ۱۱۰۹ ہجری
ذکر حضرت سید عبد الرزاق بانسوی خلیفہ حضرت سید عبد الصمد قدس اللہ سرہ - آپکی	

کرامتیں بہت مشہور و معروف ہیں آپ بہت بڑے شیخ زمان و قطب الوقت گذرے ہیں نقل ہے کہ آپ کعبہ میں جا کر نماز پڑھا کرتے تھے ایک مرید نے عرض کیا کہ آپ کے ہمراہ غلام بھی حاضر کعبہ شریف ہونا چاہتا ہے آپ نے فرمایا یاحی یا قی پڑھتا ہوا ہمارے ساتھ چلا آ ۔ وہ آپکے ہمراہ روانہ ہوا ۔ سمندر پر جا کر اسکو خیال آیا کہ صحیح پڑھنا چاہئے اس نے یاحی یا قیوم پڑھا وہ ڈوبنے لگا ۔ پھر بموجب ارشاد اُسی طرح پڑھتا ہوا آپ کے ہمراہ چلا اور سلامت پہونچگیا ۔ وہاں آپسے اس کا سبب دریافت کیا فرمایا تو نے زبان صاف کی اور میں نے من کو صاف کیا غرض بہت سے قصہ آپ کے مشہور ہیں جیسے کہ گھر سے پٹکے کا نکل جانا وغیرہ وفات آپ کی ۵ ۔ شوال سنہ ۱۱۳۴ ہجری میں ہوئی مزار بانسہ شریف ضلع بارہ بنکی میں ہے ۔

مختصر کیفیت	سنہ وفات
ذکر حضرت معصوم اللہ شمشیر برہنہ خلیفہ حضرت عبدالرزاق بانسوی قدس اللہ سرہ ۔ وفات ۶ رجب مزار بانسہ شریف ۔ شاہ ہدایت اللہ قادری تک یکے بعد دیگرے جانشین ہوتے ہوئے چلے گئے ۔	سنہ ۱۱۵۰ ہجری
ذکر حضرت کریم اللہ شمشیر برہنہ خلیفہ حضرت معصوم اللہ شمشیر برہنہ قدس اللہ سرہ وفات ۱۲ ۔ رمضان شریف ۔	سنہ ۱۱۶۶ ہجری
ذکر حضرت علیم اللہ شمشیر برہنہ ۔ خلیفہ کریم اللہ شمشیر برہنہ قدس اللہ سرہ ۔ وفات ۴ ۔ جمادی الاول	سنہ ۱۱۸۰ ہجری
ذکر حضرت نور اللہ قادری ۔ خلیفہ حضرت علیم اللہ شمشیر برہنہ قدس اللہ سرہ ۔ وفات ۵ ۔ شعبان المعظم	سنہ ۱۱۹۰ ہجری
ذکر حضرت شمیم اللہ قادری خلیفہ حضرت نور اللہ قادری قدس اللہ سرہ وفات ۱۶ ۔ ذی الحجہ ۔	سنہ ۱۲۳۰ ہجری
ذکر حضرت ہدایت اللہ قادری خلیفہ حضرت شمیم اللہ قادری قدس اللہ سرہ وفات ۲۵ رمضان	سنہ ۱۲۶۰ ہجری

ذکر حضرت شاہ سید محمد امام صاحب ابدال قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ ہدایت اللہ قادری کے اور رہنے والے شہر مدراس کے تھے آپ بہت بڑے شیخ الوقت ابدال اللہ میں سے ہوئے ہیں آپ بعد حصول خلافت و انتقال اہلیہ و شادی دختر خود اجمیر شریف تشریف لائے اور سپاہیانہ لباس پہنکر آپ کو پوشیدہ کیا اور بفاصلہ تین کوس اجمیر شریف کے ایک چھپر ڈالکر رہنے لگے ایک مدت تک یہی روش آپ کی رہی مولوی محمد یعقوب صاحب نانوتوی فرماتے تھے کہ میں نے شاہ صاحب کو سپاہیانہ لباس مشعرہ شعرا اجمیر میں بہت مرتبہ دیکھا آپ کو اشعار گوئی کا کمال درجہ ملکا تھا۔ اور آپ کو اس درجہ پوشیدہ کر رکھا تھا کہ کوئی بزرگ یا درویش نہ سمجھ سکتا تھا۔ مگر آفتاب پوشیدہ کرنے سے کب پوشیدہ ہو سکتا ہے آخر کار آپ کے وہاں پر بھی شہرت ہو گئی اسوقت آپ دہلی چلے آئے اور بہت روز تک وہاں رہے اور پھر آپ ضلع گوڑگانوہ میں چلے گئے وہاں جاکر شیخ احمد حسین دیوبندی تحصیلدار کے یہاں پڑہانے پر نوکری کر لی۔ وہاں ہی جب آپ کی کرامتیں مشہور ہوئیں تو آپ بمبئی کو چلے گئے وہاں پر ایک عرصہ تک رہتے رہے اسی زمانہ کا حال مجھ سے ایک بزرگ نے بیان کیا کہ جب شاہ صاحب بمبئی میں تھے میں برائے حج بمبئی گیا اور کچھ روز بمبئی ٹھیرا اور ہمیشہ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا کہ انہیں دنوں میں میرے پاس دو خط ایک گوڑگانوہ کی دوسرا دہلی کا پہونچا اور اس میں لکھا تھا کہ شاہ محمد امام صاحب یہاں پر تشریف لائے تھے اور انسے ملاقات بھی ہوئی مگر دو روز کچھ پتہ نہ لگا کہ شاہ صاحب کس طرف کو چلے گئے اور ہر دو خط میں ایک ہی تاریخ تھی فقط وقت کا فرق تھا میں ان خطوط کو دیکھکر حیران ہوا کہ شاہ صاحب تو بمبئی میں ہی موجود تھے یہ خطوط میں کیا لکھا ہے اسی فکر میں تہا کہ آپ کا مرتبہ میرے اوپر کھل گیا کہ آپ ابدال اللہ میں سے ہیں الغرض آپ بمبئی سے مکہ معظمہ گئے اور وہاں کچھ روز قیام کر کے مدینہ منورہ چلے گئے اور تا حیات اسی جگہ رہے اور خلیفہ اپنا حضرت حاجی محمد عابد صاحب رحمۃ اللہ تعالے کو کیا۔ وفات آپ کی ۲۰ ربیع الاول ۱۲۸۶ ہجری میں ہوئی مزار پر انوار آپ کا مدینہ منورہ

جنت البقیع میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ بدیع الدین مدار قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ کبرائے مشائخ و اعاظم اولیائے ومشاہیر ہندوستان کے ہیں۔ آپ غرائب احوال و عجائب اطوار و کرامات بلند و مقامات ارجمند رکھتے کہ جو تحریر میں نہیں آسکتے۔ کتب صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ بارہ برس تک مقام صمدیت میں رہے کھانا پینا بالکل ترک رہا اور کپڑا جو ایک مرتبہ پہن لیتے تھے تو دھجیاں ہو کر اترتا تھا اور اکثر آپ منہ پر نقاب ڈالے رہتے تھے جب کسی کی آپکے جمال باکمال پر نظر پڑجاتی تھی تو بے اختیار سجدہ کرتا اور نسبت ارادت آپ کی پانچ چھ واسطے سے ہے مگر در اصل نسبت آپ کی اویسی ہے چنانچہ واسطے نسب شجرہ کا حضرت سید اجمل صاحب کے یوں لیا گیا ہے۔ آپ مرید طیفور شامی کے اور وہ مرید عین الدین شامی کے وہ مرید یمین الدین شامی کے اور وہ مرید حضرت عبد اللہ علم بردار کے اور وہ مرید حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے تھے آپ جب ہندوستان تشریف لائے تو اول زیارت حضرت خواجہ بزرگ اجمیر گئے اور چند روز رہے اور بعد حصول استفادہ واجازت مقام کالپی تشریف لے گئے اور آپ اہل قریش اولاد حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے ہیں وفات آپ کی بروز جمعہ ۱۶۔ جمادی الاول سنہ ۱۶ ویا سنہ ۴۰ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپ کی ایک قول سے تین سو برس کی ہوئی اور بعض کے نزدیک دو سو پچاس سال کی ہوئی اور بعض کے نزدیک ایک سو چوبیس برس کی ہوئی مزار آپ کا مکن پور میں ہے اور حضرت شاہ کمال اسرار بدیعی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مکن پور تشریف لائے اور ایک مکان عبادت کے واسطے تیار کرایا کہ جو اب روضہ مشہور ہے پھر آپ ملک بنگالہ میں گئے اور ہزاروں آدمی برکت انفاس آپکے سے مشرف بہ اسلام ہوئے اور پھر کوہستان نیپال و بدری ناتھ میں بڑے بڑے فقرا اہل ہنود سے مباحثہ ہوا اور بہت سے لوگ بیعت میں آئے وہاں سے کاٹھیاواڑ گرنار پہاڑ پر تشریف لیگئے وہاں بھی بہت سے لوگ مسلمان ہوئے اور بیعت میں آئے مثل بھال جوگی کے کہ جو بنام جمن جوگی مشہور ہے اور مزار آپ کا ملک عرب میں ہے اور آپکے خلیفہ یہ ہیں۔ جمن جتی مزار کوٹ کانگڑہ و شیخ راجی دہلوی مزار دہلی و قاضی محمد محمود

مزار لکھنؤ و قاضی شہاب الدین مزار قریب لکھنؤ و قاضی مطہر مزار قریب کالپی موضع ماو ضلع کانپور
و سید خاصہ۔ و شیخ اعلی مزار کوڑا جہان آباد۔ و شیخ محمد جہندہ مزار بدایون۔ و سید محمد بائن و قاضی
عبد الملک بعرف سید اجمل مزار بہرایچ قدس اللہ اسرارہم۔ بیان چہار پیر ہفت گروہ چودہ
خانوادہ واضح ہو اہل فقر میں یہ بات مشہور ہے کہ سلسلہ چار پیر اور ہفت گروہ اور چودہ خانوادے
ہیں۔ احقر مختصر حال ان کا بھی تحریر کرتا ہے۔ اول پیر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ۔ دوسرے
پیر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ۔ تیسرے پیر حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ چوتھے پیر
حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ۔ اور بعض کے نزدیک اول حضرت خواجہ حسن بصری
دوسرے پیر حضرت خواجہ کمیل بن زیاد۔ تیسرے حضرت عبد اللہ کی علم بردار۔ چوتھے پیر عبد اللہ
بحری ہیں اور ہفت گروہ یہ ہیں۔ اول کمیلیہ خواجہ کمیل بن زیاد سے۔ دویم بصریہ خواجہ حسن بصری
سے۔ تیسرا اویسیہ خواجہ اویس قرنی سے وفات ۳۔ رجب سنہ ۲۲ و ۲۷ ہجری مزار آذربایجان چوتھا
قلندریہ حضرت مدیونی قلندر سے۔ پانچواں سلیمانیہ حضرت سلیمان فارسی سے۔ چھٹا نقشبندیہ حضرت
قاسم بن محمد سے۔ ساتواں سریہ خواجہ سری سقطی سے۔ اور چودہ خانوادوں کی کیفیت یہ ہے
اول زیدیہ۔ حضرت عبد الواحد بن زید سے۔ دوسرا عیاضیہ خواجہ فضیل بن عیاض سے تیسرا
ادہمیہ۔ حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم سے۔ چوتھا ہبیریہ۔ خواجہ ہبیرۃ البصری سے۔ پانچواں
چشتیہ حضرت ابو اسحاق چشتی سے اور پانچواں خاندان عموماً اہل چشت ہی کہلاتے ہیں۔ چھٹا
حبیبیہ حضرت خواجہ حبیب عجمی سے۔ ساتواں طیفوریہ حضرت خواجہ طیفور شامی بایزید بسطامی
سے۔ آٹھواں کرخیہ۔ خواجہ معروف کرخی سے۔ نواں سقطیہ خواجہ سری سقطی سے۔ دسواں۔
جنیدیہ حضرت جنید بغدادی سے۔ گیارہواں گازرونیہ خواجہ ابو اسحاق گازرونی سے کہ مرید
شاہ عبد اللہ خفیف گازرونی کے تھے اور وہ مرید خواجہ محمود کے اور وہ مرید خواجہ جنید بغدادی کے
انہوں نے تین خلیفہ کئے۔ شیخ احمد مقبول۔ شیخ احمد مہ۔ خواجہ قطب الدین عبد المجید۔ وفات
آپ کی سنہ ۴۲۴ ہجری میں ہوئی۔ بارہواں طوسیہ خواجہ ابو الفرح طوسی سے۔ تیرہواں فردوسیہ

شیخ نجیب الدین کبرا فردوسی سے جو مرید شیخ رکن الدین فردوسی کے ہیں - وفات سنہ ۷۳۳ھ
میں ہوئی - چودہواں سہروردیہ - شیخ شہاب الدین سہروردی سے - اور مشہور ہوئے چہار پیر
ہفت گروہ چودہ خانوادہ کے یہ ہے - کہ اول چہار پیر ہوئے اور پھر اس میں سے ہفت گروہ ہوئے
اور ہفت گروہ میں سے چودہ خاندان شمار کئے جاتے تھے یعنی جو جو بزرگ اول العزم ہوئے -
ان کے نام سے سلسلہ مشہور ہو گیا باقی خلفاء اپنے پیر کے سلسلہ سے مشہور رہے مگر متاخرین
میں بہت گروہ ہو گئے ہیں اب چشتیہ میں پندرہ گروہ شمار کئے جاتے ہیں - اول خضرویہ - خواجہ احمد
خضرویہ سے کہ وہ مرید حاتم الاصم کے اور وہ مرید خواجہ شقیق بلخی کے وفات آپ کی سنہ ۲۴۰ ہجری
میں ہوئی - دوسرا چشتیہ خواجہ ابو اسحاق چشتی سے - تیسرا کرمانیہ شاہ عبد الصمد کرمانی سے کہ مرید خواجہ
بزرگ کے تھے وفات سنہ ۶۵۸ ہجری میں ہوئی چوتھا کریمیہ پیر کریم سیلونی سے کہ خلیفہ خواجہ
بزرگ کے تھے سنہ ۶۳۳ ہجری میں وفات ہوئی پانچواں قلندر شاہی حضرت عبد العزیز[1] مکی قلندر
سے کہ ان کے خلیفہ سید خضر رومی انکے مرید سید نجم الدین بن قطب الدین قلندر - ان کے مرید شیخ
نظام الدین غزنوی ان کے شاہ قطب الدین بینا دل ان کے مرید شاہ محمد بن قطب الدین -
جونپوری - ان کے مرید شیخ عبد السلام علی شاہ ان کے مرید خواجہ عبد القدوس گنگوہی وفات
سنہ ۶۸۱ ہجری - مزار ناگور - چھٹا صابریہ حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر سے - ساتواں حمزہ
شاہی حضرت شیخ حمزہ سے کہ خلیفہ حضرت محمد گیسو دراز کے ہیں سنہ ۷۹۵ ہجری میں وفات پائی
آٹھواں قلندریہ حضرت شرف الدین بو علی قلندر پانی پتی سے کہ وہ خلیفہ شیخ شہاب الدین عاشق
خدا کے اور وہ مرید شیخ امام الدین ابدال کے اور وہ مرید بدر الدین غزنوی کے وہ مرید خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی ۱۳ - رمضان سنہ ۷۲۴ ہجری میں وفات ہوئی مزار کرنال -
نواں - نظامیہ حضرت نظام الدین اولیاء سے - دسواں - مخدومیہ - حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاء سے
گیارہویں - حسامیہ حضرت حسام الدین مانک پوری سے کہ وہ خلیفہ شیخ نور الدین کے اور وہ مرید
علاء الدین بنگالی کے اور وہ مرید سراج الدین عثمان ملقب بہ اخی کے وہ مرید حضرت نظام الدین

[1] انکو نیض سو لخدا صلعم سے ہوا اور یہ ہی سلسلہ قلندریہ حضرت عبد القدوس گنگوہی تک پہونچتا ہے -

اولیاء کے سنہ ۹۴۲ ہجری میں وفات ہوئی۔ بارہواں قدوسیہ حضرت عبد القدوس گنگوہی
رحمۃ اللہ علیہ سے۔ تیرہواں نظام شاہی شیخ نظام الدین نارنولی سے کہ وہ خلیفہ خانون چشتی کے
وہ مرید خواجہ حسین ناگوری کے وہ مرید شیخ اسماعیل کے سنہ ۹۹۵ ہجری میں وفات پائی۔ مزار نارنول
میں ہے۔ چودھواں جلیلیہ حضرت جلیل سے وفات آپ کی سنہ ۱۰۳۳ ہجری میں ہوئی مزار لکھنؤ
ہے۔ پندرہواں فخریہ۔ مولوی فخر الدین دہلوی سے ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۹ ہجری میں وفات پائی
مزار دہلی ہے۔ اور سہروردیہ میں سترہ گروہ شمار کئے جاتے ہیں۔ اول صوفیہ قاضی حمید الدین
صوفی سے کہ مرید شیخ شہاب الدین کے تھے ۹۔ رمضان سنہ ۶۷۳ ہجری میں وفات پائی۔
مزار ناگور میں ہے۔ دوسرا۔ جلالیہ سید جلال الدین سرخ بخاری سے کہ جو خلیفہ شیخ بہار الدین
ذکریا ملتانی کے تھے ولادت سنہ ۵۹۵ ہجری کو ہوئی ۱۹۔ جمادی الاول سنہ ۶۹۰ ہجری میں وفات
پائی۔ مزار اوچ میں ہے اس گروہ کے فقیر سیلے سر پر باندھتے ہیں اور ایک سینگ ہرن کا
رکھتے ہیں وقت عشق کے بجاتے ہیں۔ تیسرا لعل شہبازیہ۔ عثمان لعل شہباز سے کہ لعل
بہاری بھی مشہور ہیں کہ جو خلیفہ حضرت بہار الدین ذکریا ملتانی کے تھے یہ گروہ طریق ملامتیہ
رکھتے ہیں اور لباس سرخ پہنتے ہیں سنہ ۶۷۳ ہجری میں وفات پائی مزار بمقام سیوان ملک
سندھ میں ہے۔ چوتھا۔ مخدومیہ۔ مخدوم جہان گشت سے۔ پانچواں عیدروسیا سید عبداللہ
ہاشمی عیدروسی سے کہ جو خلیفہ ابوبکر سہروردی سے تھے۔ چھٹا سدا سہاگیہ موسا شاہی شاہ ہنگری
لاہوری سے جو مرید شیخ عبد الجلیل چوہڑ کے تھے یہ گروہ زنانہ لباس پہنتے ہیں سنہ ۹۴۵ ہجری میں
وفات پائی مزار لاہور میں ہے اور بعض احمد آباد میں کہتے ہیں کہ وہ شاہ جلال بخاری سے
بیعت تھے ساتواں میران شاہی میران محمد شاہ موج ہری بندگی سے کہ مرید خاندان سید
جلال سرخ کے تھے سنہ ۱۰۱۳ ہجری میں وفات پائی مزار بہاولپور میں ہے۔ آٹھواں قاسم شاہی
حاجی قاسم سے کہ جو خلیفہ شیخ محمد کشمیری کے تھے سنہ ۱۰۲۳ ہجری میں وفات پائی۔ یہ گروہ گھونگرو پاؤں
میں باندھ کر مجالس فقرا میں دھمال کرتے ہیں۔ نواں رزاق شاہی شاہ عبد الرزاق عرف

سید مکی ہے کہ جو خلیفہ شاہ محمد میران بندگی کے تھے ۷۴۰ سنہ ہجری میں وفات پائی مزار لاہور ہے۔
دسوان دولا شاہی۔ شاہ دولا دریائی ہے کہ جو خلیفہ سید تا سر مست سہروردی کے تھے۔
۱۰۷۵ سنہ ہجری میں وفات پائی مزار گجرات ملک پنجاب میں ہے۔ اس گروہ کے فقیر خاک سے
ایک الف اپنی پیشانی پر کھینچتے ہیں اور بجائے سلام کے عشق اللہ کہتے ہیں۔ گیارہوان سید شاہی
سید ساوا تخان بخاری کہ مرید سید تا سر مست سہروردی سے تھے۔ بارہوان اسماعیل شاہی
شاہ محمد اسماعیل شاہ سے ان کا سلسلہ شجرہ حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت سے ہے ماہ
شوال ۱۰۵۵ سنہ ہجری میں وفات پائی۔ تیرہوان حبیب شاہی۔ شاہ حبیب ملتانی سے کہ مرید
شیخ عبد الکریم کے اور پیر بھائی شاہ اسماعیل کے تھے۔ چودہوان مرتضی شاہی کہ انند بخاری
وانند چرخی دالا بھی کہتے ہیں پیر بھائی شاہ اسماعیل کے تھے۔ پندرہوان ناتھہ شاہی یہ بھی گروہ
مذکورہ بالا سے ہے۔ سولہوان رسول شاہی سید رسول شاہ الوری سے کہ جس کو مولوی محمد حنیف
نے اپنے پیر کے نام سے جاری کیا اور سلسلہ شجرہ ان کا حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت سے
ہے یہ گروہ چہار ابرو کا صفایہ اور چہرہ پر خاک لگاتے ہیں۔ سترہوان کرم علی جملی سے کہ جو سلسلہ
شیخ محمد کشمیری سے تھے اس گروہ کے فقیر کوڑا اپنے پاس رکھتے ہیں وقت عشق کے اپنے بدن
پر مارتے ہیں شہادت ۱۲۰۰ سنہ ہجری میں ہوئی مزار شاہجہان پور میں ہے۔ اور خاندان۔
فردوسیہ میں دو گروہ ہیں ایک حبیب شاہی دوسرا بدھن شاہی۔ خاندان طوسیا سے
بیس گروہ شمار کرتے ہیں اول قادریہ حضرت عبد القادر جیلانی سے۔ دوسرا رزاقیا سید
عبد الرزاق سے کہ جو فرزند حضرت بڑے پیر کے ہیں۔ تیسرا وہابیہ۔ سید سیف الدین عبد الوہاب
سے کہ جو فرزند حضرت پیران پیر کے تھے۔ چوتھا قیشبیہ سید خواجہ قصیب البان موصلی سے
کہ خلیفہ حضرت پیران پیر کے تھے۔ پانچوان خلیل شامی سلیمان جہار گرداک سے کہ خلیفہ سید
عبد الرزاق کے تھے۔ چھٹا محمد شاہی شاہ محمد حیات ابن الاحمد الاجوہنی سے وہ مرید شیخ عبد اللہ
بطاچی کے وہ غوث پاک کے ۵۶۰ سنہ ہجری میں وفات پائی۔ ساتوان غفور شاہی شیخ عبد الغفور

اعظم پوری قادری ہے ۸۔ رمضان سنہ ۵۵ ہجری میں وفات پائی۔ مزار اعظم پور میں ہے۔
آٹھواں سیدو شاہی۔ شاہ سید و چشتی قادری ہے وفات سنہ ۹۳۳ ہجری میں ہوئی نواں نعمت اللہ
شاہی۔ شاہ نعمت اللہ ولی قادری ہے وفات سنہ ۳۴ ہجری مزار کوہ پھیکلی میں ہے۔
دسواں سید شاہی۔ سید محمود حضوری لاہوری قادری ہے سنہ ۹۴۲ ہجری میں وفات پائی۔ مزار
لاہور۔ گیارہواں بہلول شاہی۔ شاہ بہلول دریائی ہے کہ جو خلیفہ شاہ لطف اللہ بری قادری
وسہروردی کے تھے۔ سنہ ۹۰۳ ہجری میں وفات پائی۔ بارہواں قمیصیا۔ سید قمیص قادری ابن ابی الحیات
گیلانی ہے ۳۔ ذیقعدہ سنہ ۹۹۲ ہجری میں وفات پائی مزار ملک بنگالہ میں ہے۔ تیرہواں
حسینی شاہی۔ شاہ لال حسین لاہوری ہے جو خلیفہ شاہ بہلول دریائی کے تھے۔ آپ کے سولہ
خلیفہ ہوئے ولادت سنہ ۹۴۵ ہجری میں ہوئی اور ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۰۰۸ ہجری میں وفات پائی
مزار لاہور۔ چودھواں میاں محمد میر خلیل میاں میر بالا پیر لاہوری ہے ولادت سیوستان سنہ ۹۷
ہجری میں ہوئی۔ اور بروز سہ شنبہ بعد نماز ظہر ۷۔ ربیع الاول سنہ ۱۰۴۵ ہجری میں وفات پائی۔
مزار لاہور۔ پندرہواں مقیم شاہی۔ سید محمد مقیم محکم الدین ہے سنہ ۱۰۵۵ ہجری میں وفات پائی مزار
حجرہ شاہ محمد مقیم۔ سولہواں نوشاہی۔ حاجی محمد نوشاہ قادری ہے سنہ ۱۳ ہجری میں وفات پائی
مزار موضع نوشہرہ میں ہے وہ مرید شاہ سلیمان کے سنہ ۱۰۶۵ ہجری میں وفات پائی اور وہ مرید
معروف چشتی قادری کے سنہ ۹۸۷ ہجری میں وفات پائی اس گروہ میں وقت وجد کے الٹا
ٹانگ دیا کرتے ہیں۔ سترہواں ہاشم شاہی۔ میر علی ہاشم چہار ضرب قادری ہے ۲۷۔ شوال
سنہ ۱۰۳۵ ہجری میں وفات پائی۔ اٹھارہواں جباری۔ سید عبدالجبار ہے۔ اونیسواں محمود شاہی
شاہ محمود دبوٹی ہے مزار لاہور میں ہے اس گروہ کے فقیر رسی مونج کی باریک گلے میں باندھتے
ہیں۔ بیسواں۔ خاکسار شاہ۔ خاکسار ایرم پارسی اور خاندان گاذرونیا سے دو گروہ ہیں اول ان کا
بحضرت خواجہ فخرالدین زاہد سمرقندی ہے۔ دوسرا اولیائی شاہ۔ شاہ اولیا ہے۔ اور خاندان عطیہ
میں فقط نوریا گروہ ہے حضرت ابوالحسن نوری ہے سنہ ۲۹۵ ہجری میں وفات پائی مزار بغداد میں ہے

اورخاندان جنیدیہ میں تین گروہ ہیں۔ اول انصاریہ شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری سے ۹۔ ربیع الآخر ۴۸۱ھ ہجری میں وفات پائی مزار ہرات میں ہے۔ دوسرا رفعی حضرت سید احمد کبیر رفعی سے ۲۲۔ جمادی الاول ۵۷۲ھ ہجری میں وفات پائی۔ تیسرا لسبودیہ خواجہ احمد لسبوئی سے۔ مزار لسبوا علاقہ جے پور میں ہے اورخاندان طیفوریہ مداریہ میں تیرہ گروہ ہیں۔ اکثر مانگتے ہیں اور بلا نیمہ طریق رکھتے ہیں۔ اول دیوان گان کہ باون نام سے مشہور ہیں یعنی بانوا سید جمن جنتی کی ۵۵۵ھ ہجری میں وفات پائی۔ مزار کوٹ کانگڑہ میں ہے دوسرا اجملی۔ سید اجمل سے تیسرا طالبان مشہور ہے۔ چوتھے قادوان کہلاتے ہیں۔ پانچوان عاشقان۔ امام نوروزی شاہ امام نوروز سے۔ چھٹا عاشقان سوختہ شاہی سید خاکسار خاکینہ پائی سے کہ جو خلیفہ بابا کپور گوالیاری کے تھے اور وہ مرید شاہ راجی کے وہ مرید قاضی حمید الدین کے وہ مرید قاضی مطاہر کے آپ تہ اشتہا کے سوختہ کھایا کرتے تھے۔ ساتوان عاشقان کمربستہ حضرت شاہ درگاہی کمربست سے آٹھوان عاشقان لعل شہبازی شاہ امان اللہ درویش دہلوی سے۔ نوان عاشقان بابا گوپال گوپال درویش سے دسوان عاشقان مکھا شاہی۔ میران مکھا اولیا سے۔ گیارہوان عاشقان کلامی۔ شاہ معروف کلامی سے۔ بارہوان عاشقان کمال قادری حضرت مولانا شیخ کمال قادری خرشی سے۔ تیرہوان۔ عاشقان کریم شاہی شیخ کریم الدین سے۔ چودھوان شطاریہ۔ حضرت خواجہ عبداللہ شطاری سے کہ جو خلیفہ شیخ محمد طیفور کے تھے اور وہ مرید شیخ محمد عاشق خدا کے وہ مرید شیخ خدا قلی کے وہ مرید محمد خدا قلی کے وہ مرید خواجہ ابوالحسن خرقانی کے وہ مرید خواجہ ابوالمظفر طوسی کے وہ مرید ابی یزید العشقی کے وہ مرید خواجہ محمد مغربی کے۔ وہ مرید خواجہ بایزید بسطامی طیفور شامی کے ۲۶۳ھ ہجری میں وفات پائی۔ مزار قلعہ مینڈو میں ہے۔ اور خاندان نقشبندیہ میں تین گروہ ہیں۔ اول نقشبندیہ مخص۔ دوسرا مجددیہ۔ تیسرا ابوالعلائی جو مرید حضرت خواجہ امیر عبداللہ کے وہ مرید خواجہ یحیٰی کے وہ مرید خواجہ عبدالحق کے وہ مرید خواجہ عبیداللہ احرار کے ہیں بروز دوشنبہ ۹۔ صفر ۱۰۶۱ھ ہجری میں وفات پائی۔ مزار اکبرآباد میں ہے اس گروہ کے فقیر

چراغ روشن کرکے مانگتے ہیں اور گروہ عارف شاہی کا کچھ پتہ نہیں کہ کہاں سے سلسلہ ہے مزار اُن کا دہلی میں ہے۔ چھتے پتے والا کرکے مشہور ہے۔ علاوہ ان کے اور بہت سے سلسلہ جو ہندوستان میں مشہور نہیں جیسے سہیلہ سہیل بن عبداللہ تستری سے کہ جو مرید ذوالنون مصری کے تھے۔ عمر شریف ۸۰ سال کی ہوئی وفات ماہ محرم ۲۸۳ھ ہجری مزار قبرانہ مصر۔ طریق مجاہدہ واجتہاد یا قصاریہ شیخ احمدون قصار ابو صالح سے وفات ۲۷۱ھ ہجری مزار ہرات۔ طریق ملامتیہ یا خرازیہ۔ شیخ ابو سعید خرواز احمد بن عیسے سے وفات ۲۸۶ھ ہجری اول آپ سے ہی فنا وبقا عبارت ہوئی۔ یا سیاریہ شیخ ابو العباس سیاری سے جو مرید ابوبکر واسطی کے تھے۔ وفات ۳۴۲ھ ہجری یا شاذلیہ شیخ ابو الحسن شاذلی سے نام علی بن عبداللہ مغربی وفات ۶۵۶ھ ہجری مزار اسکندریہ۔ اب یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ ان تمام گروہوں میں کیا کیا مرتبہ اولیاء اللہ کا ہوتا ہے دنیا کا کل کارخانہ اللہ جل شانہ نے اولیاء کرام کی ذات سے وابستہ کیا ہے اور اس گروہ میں بارہ نوع ہیں۔ اول ان میں قطب الاقطاب ہے کہ جسکو قطب العالم بھی کہتے ہیں وہ ایک ہی ہوتا ہے خواہ وہ قطب ارشاد ہو یا قطب مدار اُس کے بارہ نائب یا یون کہئے کہ مدار المہام ہوتے ہیں۔ دوسرا غوث ہے وہ بھی ایک ہوتا ہے رتبہ اس کا قطب سے کم ہے اور جو ان میں سے ایک مر جاتا ہے ان بارہ میں سے ایک اسجگہ پر قایم کیا جاتا ہے تیسرے امام کہ وہ دو شخص ہوتے ہیں۔ چوتھے ابدال وہ تین طریق پر ہوتے ہیں۔ سات شخص ہفت اقلیم میں مظلوموں اور عاجزوں کی دادرسی کرتے ہیں اور تین سو ستاون کوہ بیابان میں رہتے ہیں اور چالیس ایسے ہوتے ہیں کہ انکو ابرار کہتے ہیں۔ پانچویں اوتاد وہ چہار شخص ہوتے ہیں کہ چار سمت عالم کے رہتے ہیں تمام عالم کی آبادی کا قیام انکی ذات سے متعلق ہے۔ چھٹے عمدہ چار ہوتے ہیں۔ ساتویں نقیب تین سو ہوتے ہیں آٹھویں نجیب ستر ہوتے ہیں۔ نوین اخیار سات شخص ہوتے ہیں۔ دسوین مکتومہ تمام عالم میں چار ہزار ہوتے ہیں۔ گیارہویں افراد ہوتے ہیں کہ تعداد انکی خدا ہی خوب جانتا ہے۔ بارہوین زاہد ہیں کہ عبادت الٰہی میں اور نفس کے پاک کرنے میں مصروف

بیان مراتب اقسام اولیاء اللہ

رہتے ہیں۔ اور یہ گروہ کاملین تین قسم پر منقسم ہے۔ کامل۔ اکمل۔ مکمل۔ کامل اُسکو کہتے ہیں
کہ جو خود تو صاحب کمال ہو مگر کسی کو فیض و فائدہ نہ پہونچا سکے اور اسکو لازمی بھی کہتے ہیں۔
اکمل وہ ہے کہ خود بھی صاحب کمال ہو اور فیضان باطنی و ہدایت ظاہری سے اوروں کو
فائدہ پہونچا دے یہ شخص اوّل سے بدرجہا بہتر ہے۔ مکمل اُسکو کہتے ہیں کہ اوروں کو مشیت
ایزدی اور تقدیر آلہی کے موافق خواہ گھنٹہ میں خواہ مہینہ میں خواہ سال میں کامل و مکمل بنادے
اور جو کرامت و مکاشفہ اپنی ذات میں رکھتا ہے مرید کو عطا فرماوے۔ ایسا شخص مذکورہ بالا سے
نہایت مکرم و معظم ہے اور گروہ کملا کی تعلیم و تلقین کا طریقہ یہ ہے کہ اول طالب کو خاندان کے
موافق بیعت کرکے ذکر ارشاد فرماتے ہیں۔ خواہ اسم ذات خواہ نفی اثبات خفی یا جہری اور
قلبی توجہ دیتے ہیں جہان کہیں مرید ہوچکا ہے ہزار کوس ہو یا میل بھر اپنا برزخ اُس کے
دل میں حلول کر دیتے ہیں اور اس توجہ کا اثر طالب کے دل سے زایل نہیں ہوتا۔ پتھر کی
لکیر ہوجاتا ہے اور اس گروہ کی توجہ تین طرح کی ہوتی ہے۔ اصلاحی۔ القائی۔ اتحادی
اصلاحی توجہ یہ ہے کہ مرشد اپنے برزخ ہمت کے صابون سے دل مرید کو صاف کردے
اور اُسکے آئینہ دل کا غبار اپنے دل کی حرارت سے مٹاوے اور اپنی ہمت باطن کو مرید
کی تہذیب و آراستگی میں مصروف رکھے۔ القائی توجہ یہ ہے کہ جب ضمیر مرید کی صفائی انتہا کو
پہونچ جاوے تو حالات پوشیدہ کی دریافت و استدراک کے لئے القا کرے۔ یعنی
کچھ کہتا ہو مرید سے برزخ میں کہے خواہ مرید دور ہو یا نزدیک لیکن بعض ہی طالب اس
توجہ تک پہونچتے ہیں۔ اتحادی توجہ یہ ہے کہ پیر و مرشد یک لخت بغیر تصفیہ و تزکیہ قلب کے
مرید کو فیضان باطن عطا کرے اور خاصہ اس توجہ کا یہ ہے کہ طالب کا برزخ مرشد کی
صورت بابرکت کے مشابہ ہوجاتا ہے۔ لیکن اس قسم کی توجہ شاذ و نادر ہوتی ہے اور جب
طالب صادق تذکر میں ٹھیک ہوجاتا ہے تو پیر و مرشد اسکو تفکر ارشاد کرتا ہے اور کہتا ہے
کہ صنائع و بدائع صانع حقیقی کے جو ہیں اوسی میں متفکر رہو پس مرتبہ تفکر میں جب طالب

محو ہوتا ہے تو اکثر استغراق اسکو حاصل ہوتا ہے استغراق کے معنی ہیں پانی میں ڈوب جانا
اور یہاں اس سے مراد ہے کہ حقیقت و معرفت کے دریا میں قصد و نیت سے غرق ہونا۔
اور سکر کے معنی ہیں بیہوشی و مدہوشی جب طالب مرتبہ تفکر و تذکر میں ٹھیک ہو گیا تو اب عرفان
کی تعلیم کرتے ہیں کہ تمام ممکنات و موجودات کو واجب الوجود سے خیال کرو اور فروعات کو
اصل اصول سے سمجھنا چاہئے اور تمام وسیلہ واسطے درمیان سے اٹھا ڈالنے چاہئیں اور
جو کرو جان لو کہ اسی کی مشیت سے کرتے ہیں اور جو راحت و عزت و دولت وغیرہ تمام منتضاد
باتیں کسی سے پہونچیں۔ منجانب اللہ سمجھنی چاہئیں کیونکہ جب کوئی کتے کے پتھر مارتا ہے
تو وہ پتھر کو نہیں دیکھتا بلکہ مارنے والیکو دیکھتا ہے اور جان لیتا ہے کہ پتھر خود بخود نہیں لگا
کرتا ہے اسواسطے پتھر مارنے والے کی طرف دوڑا کرتا ہے۔ اب جاننا چاہئے کہ اہل عرفان
جن پر انکشاف حقایق ہوتا ہے یون بیان فرماتے ہیں کہ علم طریقت کو علم تصوف بھی کہتے
ہیں کہ حقوق عبودیت و شرائط ریاضت و آداب خلوت کی کیفیت کے پہچاننے کو علم
طریقت کہتے ہیں اور اسی کو علم سلوک کہتے ہیں۔ اور جو اس علم میں سعی کرے اسکو سالک کہتے
ہیں اور اس عمل کا نتیجہ وصول الی اللہ ہے۔ اور سلوک راہ چلنے کو کہتے ہیں اور حق عبودیت
سالک کی اُسوقت درست ہوتی ہے کہ ہوا و ہوس و دشمنی و فساد دل سے بالکل کھو دے۔
عادات باطلہ اعتقادات فاسدہ سے اپنے کو بری کرے اور نفس امارہ کو قابو میں لاوے
اور راہ شریعت سے منحرف نہووے اور حضرت الٰہی کی توجہ میں ایسا مستقیم ہو کہ کسی وقت اس کے
غیر کی طرف التفات نہ کرے اسی کو توحید ایمانی و تزکیہ کہتے ہیں کہ صفت کرنا نفس کا صفت
فنا میں اور اسی سے فنا ور فنا و بقا و ربقا تک نوبت پہونچتی ہے اور اسکے اندر جو کچھ وارد ہو
وہ کیفیات ہیں۔ جیسے کہ اول وقت یعنی صوفی وقت کہ جو حالت طاری ہو۔ قبض سے یا بسط
سے یا حزن سے یا سرور سے۔ دوسرے نفس دوام حال مشاہدہ پے در پے تیسرے جمع و فع
کرے جدائی کو۔ چوتھے۔ تجلی نکلنا۔ آفتاب حقیقت الٰہی کا۔ پانچوین اشفار پردہ میں پنہان ہونا

چھٹے۔ وجد۔ حق تعالی کی طرف سے دل پر آوے اور ہیبت اپنی سے پھیر دے۔ ساتوین سکر رفع ہو جائے تمیز سے درمیان احکام ظاہر و باطن کے۔ آٹھوین ذوق ثمرات۔ تجلی۔ و نتائج کشف مگر اول ارادت ذوق ہونا چاہیے۔ کیونکہ ستر ہزار پردے حجاب کے ہیں۔ پہر شرب پہر سکر۔ نوین شہود حضور دل سے۔ اس میں دو طائفہ ہیں ایک اصحاب مراقبہ دوسرے ارباب مشاہدہ۔ دسوین تجرید ترک اغراض دنیوی سے اس پر تقرب حضرت آلہی میں ہوتا ہے۔

اب بعد اس بیان کے ضروری ہوا کہ یہ بھی بیان کیا جاوے کہ ابتدا ان مقامات کی کیا ہے۔ اللہ کی محبت شریعت کی پابندی عبادت جو روح کی غذا ہے۔ یہ باتین وہی کرتا ہے جو سعید ازلی ہوتا ہے

فصل طلب سلوک و طریقہ میں۔ سعید ازلی کے سامنے جب غفلت دور کرنے کی باتین کی جاتی ہیں تو اسکے دل پر چوٹ لگتی ہے اللہ یاد آتا ہے روح اندر تڑپتی ہے سب کی طرف سے منہ پہیرتا ہے اور خدا کی طرف لو لگاتا ہے۔ جبکہ باتون کے سننے سے طلب صادقہ پیدا ہو گئی تو جان اسکی بے چین اور بیکل تڑپتی ہے۔ چین و قرار نہیں ہوتا پہر تو محبت آلہی نے بھی آگ لگائی اور اپنا دیوانہ بنایا مگر چونکہ اس بادشاہ حقیقی نے اپنی مشیت اپنی حکمت سے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے جو کوئی اس سے محبت کرنا چاہے اُس کے عشق کا دم بہرنا چاہے اسکو چاہیے کہ وہ پہلے اُس کے محبوب سے اور اس محبوب کے محبوبون سے محبت اور عشق کرے اور اُن کے وسیلہ سے اس تک پہونچے اسلئے اُسکو۔ جس کو ان باتون سے طلب صادقہ پیدا ہوئی ہے ایسا جوش نہیں مارتا جیسا کہ مارنا چاہیے۔ ایک طرارہ آتا ہے اور رہجاتا ہے۔ اُٹھتا ہے اور گر پڑتا ہے اُسوقت رحمت آلہی اُس کی شفیق ہوتی ہے خود بخود خیال مرشد پیدا ہوتا ہی کیونکہ بدون ہادی طریق راہ سلوک کے راہ طے ہونا دشوار ہے اور اس راہ میں دشمن بہت ہیں طالب بوجہ عدم تمیز منازل کے دھوکہ کھا جاتا ہے چنانچہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ

ایمان والو خدا سے ڈرو اور اسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو ۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب مثل ستاروں کے روشن ہیں جس کی پیروی کروگے راہ پاوگے امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ احیاء العلوم میں سرور کائنات سے روایت کرتے ہیں کہ شیخ اپنی قوم میں مثل نبی کے ہے یعنی شیخ طریقت اپنی قوم کو راہ حق بتلاتا ہے اور گمراہی سے ڈراتا ہے اور نجات کا طریقہ سکھلاتا ہے پس شیخ وہی ہوتا ہے جو راہ حق چلا ہوا ہو ۔ اور سختی و شواری نشیب و فراز دیکھے ہوئے ہو ۔ اور خوفناک اور مہلک گھاٹیوں سے گذرا ہوا ہو ۔ تاکہ مرید کو میدان سلوک میں خبردار کرتا ہے یعنی کجی و راستی بتلاتا ہے طالب کو لازم ہے کہ اسمیں کوشش بلیغ اور تلاش بکمال درجہ کی کرے کہ شیخ لایق مشیخیت ہے یا نہیں اور اُسکا کھرا کھوٹا شریعت و اتباع سنت سے ۔ اکثر طالبان ظاہر کی آراستگی پر دہوکا کھاجاتے ہیں اور گمراہ ہوتے ہیں ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی شخص کے اسلام پر اعتبار نہ کرو جبتک اُس کا عقیدہ دلی اور عقیدہ قلبی نہ جانچ لو اور کہرا کھوٹہ نہ پرکہ لو پس چاہئے معلوم کرنا کہ جو شیخ شریعت کا پابند ہو اور علوم طریقت و حقیقت سے ماہر ہو ۔ وہ شخص قابل مشیخیت ہے اُس سے منسلک ہونا محبت کرنا حکم کا ماننا ہدایت ہے اور مبتدی ان امور کو دیکھکر معلوم کرسکتا ہے کہ علماء وقت اور بزرگان زمانہ واکابرین و جوانان صالح اس سے مستفید و مستفیض ہوتے ہیں اور دینی محبت رکھتے ہیں اور طریقت و حقیقت میں مسلم جانتے ہیں اُسکے ہاتھہ پر بیعت کرے آپ کو اُسکی رضامیں دے اور فرمان برداری کرے اور حلقہ توحید مطلب اپنی گردن میں ڈالے اور خلاف ظاہر و باطن نکرے پورے طور سے یقین کرے ۔ اور اعتقاد جمالے کہ سوائے اس شیخ کے جسکا میں مطاع ہوں ۔ بہمہ موصوف بے مثل اسکے دوسرا نہیں ہے بجز اسکے کوئی مجھکو طریق وصول الی اللہ نہیں دکھلاسکتا ۔ اگرچہ اور شیوخ موجود ہوں اور ان صفات سے موصوف بھی ہوں مگر سبکو نفی کرے ۔ اور ہرگز خیال نہ لاوے اور اگر تذبذب ہے اور جی ڈانوان ڈول ہے تو ہرگز راہ نہیں ملسکتا

بلکہ بربادی وہلاکت کا اندیشہ ہے اور خطرہ شیطانی ہے۔ ہرجای میں برسر مطلب نہیں پہونچسکتا۔ بلکہ یقین کرے کہ جیسے حق اور قبلہ ایک ہے۔ اسیطرح یقین کرے کہ شیخ راہ خدا رسان ایک ہے۔ بدینوجہ اکابر نے کہا ہے کہ چار چیزین وصول کے رکن ہیں۔ اول غرت دین حق میں دوسرے علو ہمتی بوقت مشاہدات ومکاشفات تجلیات۔ تیسرے ادب عظمت وحرمت شیخ کی جوتہی محبت یاران طریقت پر مراد تقوی وشوق طلب ترقی ہے۔ یہ سب باتین کامل الایمان کو نصیب ہوتی ہیں مرید کو چاہئیے کہ صادق المعاملہ وکامل الیقین ہو ظاہر وباطن میں خدا کے ساتھ اور ہر حالت میں طالب حق ہو بدن اور عقل اور نفس اور سر اور قلب اور روح کے ساتھہ یعنی تمام حرکات وسکنات اور افعال واقوال اسکے خدا کے واسطے ہون۔ اس میں اپنی خواہش یا دوسرے کی وجہ شامل نہو تو مرتبہ معرفت حاصل ہو۔ چنانچہ حدیث ہے کہ جیسنے مجھے طلب کیا مجھے پایا۔ جیسے صوفیہ کرام رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توحید وہ ہے کہ ذکر سوائے ذکر خدائیتعالے کے نکرے اور نہ کسیکو جانے اور نہ سمجھے اور نہ دوست رکھے سوا اُسکی محبت خدا تعالی اُسکی ذات پاک کی واسطے ہو نہ جنت کے لالچ سے اور نہ دوزخ کے ڈر سے اور یہ جو ارشاد خدا تعالی کا ہے کہ مومنین رحمت کی امید رکھیں اور عذاب سے ڈرتے رہیں یہ صفت عوام مسلمانان کی ہے اور خواص مومنین کی نسبت فرمایا ہے کہ وہ لوگ پیغام رسانی کرتے ہیں اور خدا تعلے سے ڈرتے ہیں اور سوائے اُسکے کسی سے ہراسان نہیں ہوتے اور فرمایا کہ وہ خدا کو دوست رکھتے ہیں اور خدا اُنکو دوست رکھتا ہے۔ غرض مطلب صوفیہ کرام کا حدیث وقرآن سے بخوبی ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی یقین رکھنا چاہئے کہ روح شیخ کی ایک جگہ مقید نہیں ہے جسجگہ مرید ہو خواہ نزدیک ہو یا دور رہو روح شیخ ہمراہ ہے اگرچہ وجود شیخ کا آنکھوں سے دور ہو مگر روحانیت دور نہیں ہے وہ ہر وقت ہر حال میں موجود ہے۔ جب یہ یقین مستحکم ہوگیا اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھنا ربط قلب شیخ کے ساتھہ پیدا ہوجاتا ہے ہر دم ہر حال شیخ سے مستفید ہوتا رہتا ہے اگر مرید واقع کے حل کرنے

میں محتاج ہے تو شیخ کو قلب میں حاضر کرے اور زبان حال سے اُس امر کا سوال کرے بادراک شیخ کی روح پر فتوح خدا کے حکم سے اسکو القار جواب کریگی مگر اسمیں شرط کاملہ ربط قلب شیخ سے ہونا ضروری ہے اور یہ سبب ربط قلب شیخ کے ساتھہ زبان دل ناطق ہوجاتے ہیں اور یہ کیونکر ہوتا ہے۔ نظم قول حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ۔ آپ نے فرمایا کہ سالک کے واسطے آٹھ شرطیں ہیں جبتک یہ نہونگی راہ نہیں پا سکتا۔

نظم

اس طرح کہتے ہیں اربابِ یقین		آٹھ شرطیں ہیں سلوک راہ دین
پہلے ہے ان میں طہارت بالدوام ؛	۱	پاک رکھنا ظاہر و باطن تمام
با وضو رہنا طہارت ظاہری		پاک دل رہنا طہارت باطنی
پاک رکھنا دل کو اُن اخلاق سے		جو رذیلہ اور ذمیمہ ہیں برے
دل میں جو بات آئے حق کے ماسوا		اس سے دل کو پاک رکھنا اور صفا
دوسرے ذکر دوام و با حضور۔	۲	دل میں پیدا ہوئے جس سے عشق نور
کوئی دم غافل نہ جائے ذکر سے		ذکر بھی خالی نہ ہوئے فکر سے
ہوئے ذکر جہر یا ذکر خفی ؛ ؛		با شرائط داخلی و خارجی ؛
اوس طرح سے ذکر کا کرنا سدا		جس طرح فرمائے اُسکا پیشوا
تیسرے نفی خواطر ہر گھڑی	۳	سالکوں پر واجب و لازم ہوئی
خواہ نفسانی ہو شیطانی ہو وہ		یا کہ ملکانی و رحمانی ہو وہ
نفی کرنا سب کا ہے لازم ضرور		تا کہ دل سے لوٹ و بیماری ہو دور
جب تلک یہ دل میں بیماری رہے		نور و عشق حق سے دل عاری رہے
چوتھے مرشد سے ہی رکھنا ربط دل	۴	رکھے دل مرشد کے دل سے متصل

اپنے مرشد سے سدا یکدل رہے
تا کہ اُس سے فیض حق نازل رہے

ربط دل سے طرفہ دل معمور ہو
فیض آئے نور سے پر نور رہو۔

جس نے ربط دل کو مرشد سے رکھا
وہی اس منزل میں بازی لیگیا

۵ خلوت دایم ہے شرط پنجمیں
تا کمی آئے نہ نسبت میں کہیں۔

بند رکھنا سب حواس ظاہری
سالکوں کی پہلی ہے خلوت ہوئی

جو خرابی آئے باطن پر تمام
اُس کا باعث ہو ویں محسوسات عام

بند ہو ویں جبکہ جسمانی حواس
باطنی کھل جائیں روحانی حواس

طالب حق کو یہ خلوت ہے ضرور
صحبت ناجنس سے تا دل ہو دور

زہر قاتل صحبت ناجنس ہے
مثل بجلی نور باطن پر پڑے

جیسے ہیں ناجنس مالوفات عام
ایسے ہی ناجنس ہیں غافل تمام

ذکر حق سے ہوئے پیدا دل میں نور
اور غفلت سے ہو ظلمت کا ظہور

جو کوئی غافل ہو حق کی یاد سے
ہے یہی بہتر الگ اُس سے رہے

۶ اور چھٹے خاموش رہنا شرط ہے
بے ضرورت کے نہ کچھ منہ سے کہے

چونکہ باتوں سے اوڑے باطن کا نور
اس لئے خاموش رہنا ہے ضرور

بے ضرورت کے سخن کب ہے روا
یوں کہا حضرت نے من صمت النجا

۷ ساتویں ہے شرط کم کھانا طعام
تا کہ ہو وہ نور باطن میں تمام

پیٹ بھر کر جو کوئی کھاوے غذا
اس سے پیدا ہووے ظلمت دائما

ہاں نہ اتنا کم بھی کھانے کو کریں۔
قل ھو اللہ انتڑیاں پڑھنے لگیں

حد اوسط کی رعایت ہے ضرور
تا رہیں ثقل اور سودا دونوں دور

۸ آٹھویں ہے شرط ترک اعتراض
اعتراضوں سے بہت ہو انقباض

جس کا ہوئے کام تسلیم و رضا
اعتراضوں سے اُسے پھر کام کیا

خواہ وہ بندے کا ہو یا حق کا کام ... اعتراض اس پہ ہے ناواجب مدام

ہے حماقت اور گدھاپن سر بسر ... معترض ہونا خدا کے کام پر

عین حکمت اُسکے سارے کام ہیں ... اور سراسر خیر سب احکام ہیں

جو خلافِ طبع ہو کوئی ظہور ... ہے وہ تیری قابلیت کا قصور

اس لئے بہتر ہے تسلیم و رضا ... اُس کے آگے بندۂ ناچیز کیا

فعل مرشد ناپسندیدہ ہو گر ... قصہ خضرؑ اور موسیٰؑ یاد کر۔

تو سمجھ اپنی سمجھ کا ہے قصور ... اور رکھ شبہات و شک کے دل کو دور

پیر پر کرنا بُرا ہے اعتراض۔ ... اُس سے ہوتے انفعال و انقباض

خاکِ راہِ پیر جو کوئی رہا۔ ... آخرش وہ ہو گیا ہے پیشوا

جس کسی نے پایا ہے اس راہ سے ... پایا ہے وہ پیر کی درگاہ سے

اور کوئی ہو جو مرشد کے سوا ... تیری نظروں میں ہو کام اس کا برا

خلق کے کاموں پہ مت رکھ تو نظر ... تجھ کو اُس سے کیا تو اپنا کام کر

شرائط آٹھ یہ ہیں۔ اول دوام طہارت دوسرے دوام ذکر تیسرے دوام نفی خاطر چوتھے دوام ربط دل با شیخ پانچویں دوام خلوت چھٹے دوام سکوت۔ ساتویں دوام صوم آٹھویں دوام ترک اعتراض۔

فصل اول شرط یہ ہے کہ ہر وقت پاک رہے اور وضو رکھے کوئی کام کھانے پینے سونے بیٹھنے ذکر کرنے کا بدون بدن کی پاکی اور وضو کے نہ کرے۔ یہ ظاہر پاکی ہے۔ اور باطنی دل کی پاکی یہ ہے کہ جو کام شریعت میں برے ہیں اُن سے دل کو بچائے اور نہ کرے۔ اسکو طہارت شرعی کہتے ہیں اور بری خو ونکو جیسے حسد بخل۔ ریا۔ حرص وہوا۔ گلا شکوہ۔ گھمنڈ۔ اترانا پیسے کوڑی سے محبت وغیرہ ہیں انکو دل سے چھوڑدے۔ اسکو طہارت طریقت کہتے ہیں اور سوا اللہ کے طرف دھیان

لگانے کے کسیطرف کا دھیان دل میں نہ رہے اور جو بات دل میں ماسوا اللہ کے اُٹھے دل سے دور کرے اسکو طہارت حقیقت کہتے ہیں جبتک یہ ظاہر و باطن کے تمام طہارتیں پوری نہیں ہوتیں یہ شرط پوری نہیں ہوتی کیونکہ حق تعالے نے فرمایا کہ مسجد نبوی میں ایسے بھی آدمی ہیں کہ پاکی کو پسند رکھتے ہیں اور خدا تعالے پاک لوگونکو دوست رکھتا ہے۔

فصل دوم۔ دوام ذاکر ہے کہ رات دن سفر و گھر میں مرض و صحت میں ظاہر و باطن میں جاگتے و سوتے چلتے و پھرتے کھڑے و بیٹھے بموجب آیہ شریف وذکر اللہ قیاما و قعودا و علے جنوبکم۔ اُس ترکیب اور اُسطرح سے جس طرح مرشد بتائے۔ ذکر مع ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ اور واسطہ اور رابطہ کے زبان سے یا خیال سے یا دل سے کرے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے۔ حق تعالے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کلمہ طیبہ کے علم پر ارشاد فرمایا فاعلم انہ لا الہ الا اللہ یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکو جان لو کہ کوئی معبود سوائے ذات حق تعالے کے نہیں ہے جب ذاکر ایک مدت تک اس ذکر ربانی پر کمال حضور اور پوری تعظیم کے ساتھ مزاولت کریگا۔ ذکر قلبی اور اطمینان دل ضرور حاصل ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ خبردار ہو جاؤ۔ کہ قلوب اللہ تعالے کے ذکر کے ساتھ قرار پاتے ہیں۔ جب ذکر ربانی سے استغراق قلب اور محویت ذکر میں نصیب ہو ذکر ربانی کرکے اللہ تعالے کی توجہ کیطرف مشغول کریں بہقی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حقیقت معرفت کی کیا ہے فرمایا کہ حیرت اور پریشانی ذکر اللہ میں ہونا یعنی بکمال حضور کے ساتھ مذکور اور ذکر میں بھی حیرانی جانے۔ اور حقیقت جہل کی پوچھی تو فرمایا کہ غفلت ذکر اللہ سے ہونا۔ اے عزیز خیال کے ساتھ سن لے کہ ارباب بصیرت کو ظاہر معلوم ہوا ہے کہ ذکر بہترین اعمال کا ہے اور اسی سبب سے

ذکر کی شان بہت بڑی ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے کا ذکر
بہت بڑا ہے اور انتہا ذکر کی یہ ہے کہ معرفت و محبت مذکور میں فنا ہو بقا میسر ہو اور
کمال توحید اور ایمان کامل حاصل و نصیب ہو۔ جاننا چاہیئے کہ ذکر کرنے کے لئے بھی
شرائط اور ادب ہیں رعایت اور انہیں ضروری امر ہے تاکہ موجب برکات ہو اور افضل
ذکر نفی اثبات ہے اللہ تعالے نے فرمایا کہ مسلمانوں پرہیزگاری کرو قول مضبوط کہو
قول مضبوط سے مفسرین نے کلمہ طیبہ مراد لیا ہے پس چاہیئے کہ ذاکر خود بھی پاک
وصاف ہو اور جس جگہ ذکر کرتا ہو جگہ بھی پاک اور اپنے کپڑے بھی پاک رکھے۔ بعد کمال
طہارت کے چہار زانو رو بقبلہ ہو کر بیٹھے اور دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے اور
دونوں آنکھیں بند کر کے معتدل آواز سے موافق تعلیم اپنے شیخ کے دل کو حاضر کر کے
لا الہ الا اللہ کا تکرار کرے اس ترکیب سے کہ اپنے دل کے اندر سے بہت قوت
وشدت اور کمال توجہ دل کے ساتھ خطرات برے بھلے کو دور کر کے لا الہ دل سے
نکالے اور نہایت قوت کے ساتھ الا اللہ کو دل میں پہونچائے یعنی ضرب کے
ساتھ اور اثبات ذات پاک حق تعالے کا کرے اور اپنے دل کو ہر طور سے۔
متوجہ خدا تعالے کی جانب کرے اس ذکر پر اسے قاعدہ سے حضور قلب اور
مراقبہ کے ساتھ مداومت کرے اور آداب ذکر یہ ہے کہ ہر وقت ہر دم اس طور سے
ذکر میں مستغرق و منہمک رہے کہ کسی وقت زبان لفظ ذکر سے اور دل معنی ذکر سے
خالی نہ رہے اور قلب ذاکر ہو جائے اور حجاب مانع مشاہدات الٰہی میں دور ہوں۔ مگر
اس ذکر کو کسی اہل ذکر صاحب تلقین سے کہ اسے شیخ مسلسل سے ملا ہو حاصل کرے
جب کوئی مرید کسی شیخ سالک طریقت و واقف حقیقت و ماہر دقایق تربیت کی خدمت
میں حاضر ہو کر طالب تلقین کا ہو اور اسکو شیخ طریقت ذکر تعلیم و تلقین کرے۔
تو چاہیئے کہ خلوت و گوشہ نشینی کی عادت ڈالے کثرت ذکر کی کرے یہاں تک

کہ طلب و شوق اُسکا بڑھے کہ اُسکو خلوت کے ساتھہ ملاؤ ہو۔ اور خلق سے بیزاری
و وحشت پیدا ہوا اور یہ بھی نزدیک صوفیہ رحمہم اللہ کے پورے طور سے ثابت ہے
کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آسان اور
نزدیک طریق کہ سب بندگان خدا سے بہتر و سہل ہوا ور خدا تعالی کے نزدیک افضل
واعلے ہو تعلیم فرمایئے آپ نے فرمایا کہ مداومت ذکر کی خلوت کے ساتھ اپنے ذمہ کرلے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ میں کیونکر ذکر کرون فرمایا کہ آنکھیں بند کرا ور مجھہ سے
سن پس آپنے تین مرتبہ کلمہ لاالہ الااللہ کو اپنی زبان مبارک سے تکرار فرمایا اور حضرت
علیؓ اسوقت سنتے تھے اور اسکے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہ نے تین بار اس کلمہ
مبارک کو اپنی زبان سے تکرار کیا۔ اسوقت حضرت صلواۃ اللہ علیہ سنتے تھے۔
اور اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہ نے حضرت حسن بصریؒ کو تلقین فرمایا۔
چنانچہ آجتک یہ طریق مشایخ میں چلا آتا ہے مرید کو چاہئے کہ اپنے شیخ کا فرمان
بردار وجان نثار رہے جیسے مردہ دست غسال پر ہوتا ہے وہ جسطرح چاہتا ہے
حرکت دیتا ہے یہ بھی دست شیخ پر اپنے آپ کو مثل مردہ خیال کرے۔ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم موت سے پہلے مرجاؤ۔ موت سے پہلے مرجانا یہ مراد ہی
کہ ہادی کے سامنے تم خود نہ رہو جو چاہے اور جسطرح چاہے تم سے برتاؤ کرائے
تم خود دخل نہ دو۔ جب مرید مُردون کی جماعت میں داخل ہوگیا ذکر کرنے والونکے
ساتھہ شامل ہوگیا اپنے نفس کے ساتھہ نہ رہا اور ذاکر واصل حق ذکر اللہ کے ساتھ قدیم
ہوجاتا ہے نہ ذکر نفس حادث کے ساتھہ یعنی جب کوئی کسی طرف سے جدا ہو تو دوسری
طرف شامل ہوا اسیطرح جو مرید اپنی خواہشات نفسانی وشہوات طبعی سے جدا ہو گویا
یہ مردہ ہوگیا تو ادہر سے الگ ہوگیا اور بعد کثرت ذکر کے کہ جس کی وجہ سے یہ حاصل
کیا تھا مذکور کی طرف واصل ہوا پس باعتبار رخصت کے وصال روحی ہوا نہ نفس کے

ساتھہ کہ وہ حادث ہے اور حادث کو قدیم سے کیا نسبت۔ زمین آسمان کا فرق ہی
اور بعض نے کہا ہے کہ شرط تلقین کی یہ بھی ہے کہ اول مرید حسب رائے شیخ کے تین روز
برابر روزہ رکھے اور ان تینوں دنوں میں باوضو ہر وقت ذاکر رہے اور غذا بہت تھوڑی
کھاوے اور گفتگو بہت کم کرے اور بہت کم سوئے اور آدمیوں سے میل جول
کم رکھے غسل کرکے شیخ کی خدمت میں دوزانو خاموش بیٹھ کر حضور قلب سے شیخ
کے ساتھہ مراقب رہے اُسوقت شیخ دراز آواز سے لا الہ الا اللہ کہے اور مرید شیخ کی
زبان سے سنکر دل میں تہ نشین کرے اور اسکے معنی سمجھے اور خیال کرے اسیطرح تین
مرتبہ شیخ کہے اور پھر تین مرتبہ مرید اس کے بعد شیخ ہاتھہ اٹھا کر مرید کے واسطے دعا
کرے۔ مرید کو چاہئے کہ اس کلمہ پر مداومت کرے تاکہ مقصود تک رسائی ہو۔
شیخ نجم الدین کبرا رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ذاکر اگرچہ فقط زبانی ہو شان و شوکت بلند رکھتا ہے
مگر نہایت بوجہ قوت حجاب وجود کے ظاہر نہیں ہوتا اور جب سالک حالت نیند میں
یا حجاب وجود بسبب کثرت ذکر کے کہ وہ مضمحل ہوتا ہے ذکر ظاہر ہوتا ہے کہ ایک نور
اوپر سے یا سامنے سے یا پیچھے سے پیدا ہو کر اُسکو جگہ سے اُکھڑا دیتا ہے اُسوقت مرید
مارے خوف کے کلمہ پڑہتا ہے جون جون کلمہ پڑہتا ہے زیادہ شدت و سختی پاتا ہے
اُسوقت ناچار و مجبور خدا کی طرف توجہ کرکے سجدہ کرتا ہے مسلمان مومن ہوتا ہی اور بہ امر
موافق خدمت ذکر کے ہوتا ہے جتنا کرتا ہے اتنا پاتا ہے جاننا چاہئے کہ زبانی ذکر حرفی
ذکر ہے بلا حضوری دل کے اور دل کا ذکر حضوری ہے اور حضوری سے ہی غایت ہونا
یعنی محو ہو جانا نہ ذکر سری ہے خلاصہ اور نتیجہ ذکر کا استغراق اور محو ہو جانا ہے یہانتک
کہ اگر درمیان ذکر کے ذکر کو بھی سمجھے یہ بھی حجاب ہے اس مرتبہ کو فنا کے ساتھہ گو نسبت
کرتے ہیں مگر فنا وہ ہے کہ نفس سے اور ہاتھہ پاؤں جملہ اعضا اور حواس ظاہر و باطن اپنی
سے بلکہ جمیع اشیاء خارجہ سے غایب ہو اور ہمہ تن اور ہمہ جان حق تعالے میں فنا ہو اور دگر

ہوش میں بھی آوے تو وہی حالت حاصل رہے اور جو اس حالت میں یہ بھی جانے کہ میں
ہمہ تن فانی ہوگیا ہوں یہ بھی کدورت ہے بلکہ کمال یہ ہے کہ فنا سے بھی فانی ہو اور فنا
سے بھی فنا ہونا انتہا درجہ کی فنا ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ کلمہ کے کہنے والیکو چند چیزیں
ضروری ہیں ایک تو یہ ہے دوسرے کسی کی نفی اور کسیکا اثبات کرتا ہوں اور ذکر کرتے
وقت اُس کی عظمت وجلال کا خیال رکھے۔ تیسرے سچی محبت وارادہ کے ساتھ چوتھے
کلمہ طیبہ کو بہت حسن ادب وحرمت وعزت کے ساتھ کہے پانچویں ہمہ تن ہمت کے
ساتھہ خدا تعالے کے ساتھہ لو لگائے رہے چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
سارے زمانہ میں خوشبویات ہیں ان خوشبویات کے سامنے آؤ یہ ارشاد مراقبہ ہے اور
صوفیہ رحمہم اللہ کی اصطلاح میں اسکو لمحہ ولمعہ اور وجد اور وجود بھی کہتے ہیں اور علامت
اور پہچان ان صفات کے حاصل ہو جانے کی یہ ہے کہ ذاکر اپنے اندر لذت وحلاوت خدا
تعالی کی طرف سے پاتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ خدا تعالی نے اپنے ذاکرین کو چند مراتب
سے لیے ذکر کی ہدایت فرمائی ہے اول ذکر زبانی آواز سے دوسرے مرتبہ نفی حروف
نفی کے ساتھہ دل سے متعلق تیسرا مرتبہ ذکر قلب ہے ملاحظہ دل کے ساتھہ چوتھا مرتبہ
ذکر سری ہے وہ مراقبہ ہے واسطے کھلنے اسرار الہی کے پانچویں مرتبہ ذکر روح ہے وہ انوار
وتجلیات وصفات پاک کا مشاہدہ کرتا ہے چھٹا مرتبہ ذکر خفی ہے وہ انوار جمال حقیقی
کا معاینہ ہے **فائدہ** حق تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے تمکو چند رنگ سے پیدا کیا ہے
پس معلوم ہونا چاہئے کہ وہ سات طور ہے۔ طور پہلا بدن اور اس کا ایک ٹکڑا زبان ہے
اور وہ جسم خاک سے بنا ہے حق تعالی فرماتا ہے کہ میں نے انسان کو پاکیزہ مٹی سے پیدا کیا ہے
دوسرا نفس ہے وہ جسم لطیف ہے مثل لطافت ہوا کے تمام اجزاء بدن میں پھرتا ہے
خدا تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ اے نفس مطمئنہ خدا تعالی کی طرف رجوع ہو تیسرا طور قلب ہے
وہ نفس کے اندر داخل ہے پاکیزگی اور چمک دمک میں نفس سے زیادہ ہے اور اس

طور کی طرف اشارہ اللہ تعالیٰ کا یہ ہے اُنکے قلب میں ایمان تحریر ہو گیا چوتھا طور سر ہے وہ نور روحانی ہے اور آلہ نفس کا ہے اور نفس اپنے فعل میں عاجز و مجبور ہے کوئی کام اور عمل بدون سر کے نفس سے خود نہیں ہو سکتا کیونکہ سر ہم خیال نفس کا ہے پانچویں طور روح ہے وہ بھی نور روحانی اور آلہ نفس کا ہے کیونکہ زندگی بدن کی بشرط موجودگی روح کے نفس میں ہوتی ہے موافق عادت الٰہی کے چھٹے طور روح خفی ہے جسکو اکثر اخفی بھی کہتے ہیں کیونکہ قرآن مجید میں اسکو اخفی سے تعبیر فرمایا ہے اور اخفی کو طور ششم اسواسطے کہتے ہیں کہ روح و سر و قلب سے پوشیدہ و چھپا ہوا ہے جو سمجھ سے باہر ہے اور اخفی ایک نور نہایت پاکیزہ سب سے زیادہ نزدیک عالم حقیقت سے ہے اور نفس کے واسطے مثل دربان کے ہے کہ اللہ کی درگاہ میں رہتا ہے اور جب نفس اور دل اور عقل اور سر اور روح حضرت عالی حقیقت الحقایق سے غافل ہوتے ہیں اخفی انکو نظر لطیف اور خفیف سے دیکھتا ہے۔ فوراً ہوشیار ہو جاتے ہیں اللہ نے اس تنبیہ کو اخفی کے وسیلہ سے مقرر فرمایا ہے اور غفلت اور بھول عوام مومنین اور عام اولیا کو ہوتی ہے۔ اکابر اولیاء اور انبیا کو کم ہوتی ہے اُنکے خیالات اسفل کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں غفلت کا ہونا تو بڑی بات ہے انکی نسبت میں خدا تعالے فرماتا ہے کہ وہ خدا سے ڈرتے ہیں اور سوائے اسکے کسی سے انکو خوف و ہراس نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اجگہ دوسری روح ہوتی ہے اور وہ سب سے پاک و مصفا ہے اور وہ لطیفہ تمام اطوار کا داعی الی اللہ ہے۔ مگر یہ روح ہر کسی کے نہیں ہوتی خواص بندوں کو مرحمت ہوتی ہے۔ چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جس بندہ پر چاہتا ہے ایک روح ڈال دیتا ہے اور یہ روح ہر وقت حاضر عالم قدرت اور ناظر عالم حقیقت رہتی ہے۔ اور خلایق کی طرف ذرا بھی خیال نہیں کرتی ہے واللہ اعلم۔ باقی فوائد اشغال عابدیہ میں بیان ہو چکے ہیں فصل تیسری نفی خاطر کرے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ جی میں جو بات آئے

اوسے اپنے دل سے دور کرے یعنی جو بات برے کام کرنیکی جو شریعت میں منع ہے
اور برا ہے جی میں اُٹھے اُسکو دل سے دور کرے کہ وہ خاطر شیطانی کہلاتے ہیں۔
شیطان اُس برے کام اور نافرمانی کرنے کا وسوسہ ڈالتا ہے جب جی میں وہ بات آتی ہی
اور بات جی میں ایسی کام کرنے کی اُٹھے جو شرع شریف میں مباح ہی اسکو بھی دور کرے
اِسکو خاطر نفسانی کہتے ہیں یعنی مٹانا خیالات ماسوا کا ہے اور یہ کام مجاہدہ والوں پر بہت
سخت مشکل ہی اور شناخت خطرات کی بھی ایک علم علوم صوفیہ کرام سے ہی کہ برے
بھلے کی تمیز کرتا ہے اور دونوں میں جدا جدا کی تمیز کرکے خطرہ حق کی موافقت اور
اُسکے خلاف مخالفت کرے جاننا چاہیے کہ وارد۔ اُسکو کہتے ہیں کہ جو بندہ کے دل پر
بے محنت اور بلا کسب کے نازل ہو خواہ بصورت خطاب ہو یا نہ ہو۔ یا مثل فکر یا قبض و بسط
یعنی تنگی و کشادگی کے اور خاطر اُس وارد کو کہتے ہیں کہ دل پر خطاب کی صورت میں آتا ہی
اکثر صوفیہ اس پر متفق ہیں کہ خواطر چار ہیں۔ ایک خاطر حق ہے کہ اللہ جل و علی کی طرف سے
ہو اور وہ ایک علم ہے کہ غیب سے خدا تعالے اہل قرب اور حضور کے دل میں ڈالتا ہی
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماوے کہ میرا پروردگار جاننے
والا غیب کا القا رحق کرتا ہے اور دوسری خاطر ملکی ہے اور وہ یہ کہ طاعات پر حرص ہو اور
خیرات کی طرف رغبت ہو اور بچنا گناہوں اور برائیوں سے اور ملامت کرنا اپنے آپ کو
چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اولاد آدم وسوسہ دو ہیں ایک وسوسہ
شیطانی اور دوسرا ملکی۔ لمہ شیطانی یہ ہے کہ حق بات کو جھٹلا کر بری بات کا وعدہ کرے۔
اور لمہ وہ ہے کہ بھلائی کی طرف لاکر حق کی تصدیق کرے۔ تیسرا خاطر نفسانی ہے اور
تقاضا کرتا ہے لذات موجودہ دنیا کا اور وعدہ دینے والا آیندہ کو جھوٹی خواہشات کا
ہو یعنی دنیا کی جاہ و حشم و نامداری و بڑائی اور اقسام کے کھانے وغیرہ اور ہر طرح کی
آسایش کا طالب اور خواہان جو چیز دنیا میں موجود ہے۔ چوتھا خاطر شیطانی وہ گناہون

اور برائیوں کی طرف رہنا و جھکنا و خواہش کرتا ہے۔ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ پرہیزگاروں
سے جبکہ شیطان چھیڑ چھاڑ کرتا ہے وہ اُسوقت خدا تعالےٰ کے غصہ اور عذاب کو یاد کرتے
ہیں فوراً جھوٹ و سچ میں خیال کرتے ہیں اور اُس سے بچ جاتے ہیں۔ اور بعض
صوفیہ کرام نے یون کہا ہے کہ اصل میں خواطر چار ہیں خداؐ کی طرف سے اور وہ یہ ہیں۔
کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ جب ارادہ فرماتا ہے کہ اپنے بندہ کو خلعت قرب اپنی بارگاہ کا عطا فرماوے
پہلے اسپر ایک جماعت فرشتوں کی کہ وے فوج ارواح و ملکوت کے ہیں نازل فرماتا ہے
قلب روح کی امداد کے واسطے تاکہ قلب و روح قوت پاکر میدان قرب و باز و ہمت
کیساتھ اوڑے اور قابل ورود خاطر حق سبحانہٗ کے ہو اور جب کہ بندہ کو دور کرنا
اور مبتلا کرنا چاہتا ہے گروہ شیطانون کا اُس پر بھیجتا ہے کہ نفس کی مدد کرے اور وہ
اپنی ہمت ناپاک کے ساتھ زور پکڑکر خواطر نفسانی اس میں پیدا کریں العیاذ باللہ اور
تمیز خاطر کہ جیسی کہ چاہئے حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ دل کا آئینہ زنگ طبعی سے
زہد و تقوے و ذکر کے ساتھ جلا نہ پاوے اور اصلی حقیقیں خواطر کی اس کے اندر نہ
چمکے اور اچھا طریقہ یہ ہے کہ اول خطرہ کو شریعت کی ترازو میں تولے۔ جاننا چاہئے کہ
اہل مجاہدہ پر خطرات مثل تیز رو کے آتے ہیں اُن تمام خواطر کو خواہ بھلے ہوں یا برے
سب کی نفی کرے اور کوئی علاج نہیں کیونکہ مبتدی میں لیاقت و تمیز و قابلیت پہچان
کی نہیں ہوتی جب وہ سب کو نفی کرے گا تو خطرات محمودہ کہ ربانی و ملکی ہیں دل میں
ثابت رہیں گے اور شیطانی و نفسانی دور ہو جاوینگے اور عمدہ علاج یہ ہے کہ ذکر کی
صورت و معنی میں اس قدر غور کرے کہ کسیطرف دھیان نجاوے۔ فصل چوتھی شرط
دوام ربط قلب شیخ سے کہ آداب تمام وارادت کامل کے ساتھ۔ کیونکہ شیخ رفیق راستہ
کا ہے حق سبحانہٗ فرماتا ہے کہ اے مسلمانون تم تقوے کرو اور صادقین کے ساتھ لگے رہو۔
اور اُن سے ملے رہو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم خود نہیں جانتے ہو ذکر والون سے پوچھو

اور شیخ وہ ہے کہ جو راہ حق چلا ہوا ہو۔ ایسے شیخ کی محبت ہم نشینی صالح ہے ہرگز کم نہ ہوگی
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صالح کی صحبت مثل قرب عطار کے ہے
اگر عطر نہ ملے گا خوشبو سے نفع ضرور ہوگا۔ غرض یہاں پر یہ ہے کہ تصور شیخ ہر آن رکھے
یعنی روح شیخ کی اپنے اندر اپنے ساتھ خیال کرے یہ ہے ربط قلب شیخ سے فصل پنجم
دوام شرط خلوت ہے اور خلوت سے مراد روکنا خواہش ظاہری کا واسطے کشادہ ہونے
حواس باطنی کے تاکہ جو چیز خواب میں دیکھتا ہے وہ اسکو بیداری میں نظر آنے لگے۔
اور حواس دل کے تب تک کہ حواس ظاہری نہ بند ہوں ہرگز نہیں کھلتے۔ اسیوجہ سے
خواب میں بہت چیزیں نظر آتی ہیں کہ جو ظاہر میں نہیں دیکھتا پس اگر حالت بیداری
میں حواس ظاہری بند ہو جاویں دل کے حواس ضرور کھل جاویں جو باتیں کہ خواب
میں نظر آتی تھیں وہ بیداری میں دیکھے۔ اسی سبب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پندرہ سال پہلے نبوت سے خلوت کو پسند فرما کر علیحدگی اختیار کی اور
غار حرا میں تشریف فرما ہو کر ہفتہ ہفتہ دو دو ہفتہ عبادت کرتے تھے اور انوار الٰہی کا
معائنہ و مشاہدہ فرماتے تھے۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنجناب
صلعم اس غار میں ایک مہینہ تک تشریف فرما رہے پس چاہیے کہ حجرہ خلوت اتنا تنگ ہو
کہ وقت ذکر کے مربع بیٹھ سکے اور کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکے۔ زیادہ کشادہ نہ ہو اور اسمیں
اندھیرا اسقدر ہو کہ آفتاب کی روشنی اور دہوپ نہ جا سکے اور خلوت نشین کو مناسب ہے
کہ دفع کرنے تنگی طبیعت کے اور سستی و کاہلی کے واسطے اور نیز دوسری خواہشات
نفسانی کے واسطے باہر نہ آوے مگر کسی اپنی ضرورت کے واسطے مثل وضو یا نماز جمعہ
یا جماعت کے واسطے باہر آنا مضایقہ نہیں اور چاہیے کہ قوی دل ہر دانہ رہے اور ہمت
بڑھائے رکھے۔ جان جائے تو جائے مگر آن نجائے کا مضمون رہے بلکہ عاشق صادق
ہو کر دیوانہ اور طالب دیدار رہے اور غیر مطلوب تمام حواسات کو پس پشت ڈالے اور

دھیان بھی نہ کرے اور ثابت قدم بآرام دل و اطمینان نفس و راحت روح کے سایہ میں رہ
طبیعت کو شہوات سے پاک اور دل کو تقوی و پرہیزگاری سے آراستہ کرے اور عقل
کو ایمان کے ساتھہ اور اعضا کو طاعات کے ساتھہ لگائے رکھے اور انفاس کو صدق
واخلاص کے نور کے ساتھہ روشن و منور کرے اور سینہ کو اسلام کے تمیز و ہوشیاری کے
ساتھہ کشادہ رکھے کہ اسیطرح اللہ تعالے نے مردان راہ حق کو ہدایت عطا فرمائی۔ اور
مخاطب بخطاب اُوْلُوا الْاَلْبَابِ فرمایا اور نووی شرح مسلم نے کہا ہے کہ خلوت صالحین
کی عزت اور عارفین کا چتر ہے اور ابو سلیمان عطا نے کہا ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کو محبت خلوت کیساتھ اسوجہ سے تھی کہ گوشہ نشینی میں فراغت قلب اور مددگاری
فکر اور علیحدگی خواہشات بشری سے اور عجز وغیرہ بخوبی میسر آتا ہے اسی سبب سے خلوت
میں بند کرنا لذائذ نفسانی و دنیوی وحواس ظاہری کا ہوا اور بڑی حس ظاہری آنکھہ ہے
اور یہ دروازہ دل کا ہے جو کچھہ بلائیں دل میں آتی ہیں وہ اسی دروازہ سے آتی ہیں اور
تمام خواہشات و تمنا اسی سے پیدا ہوتی ہیں جب خلوت میں رہیگا آپ سب کے
سب بند ہو جاوینگے۔

فوائد خلوت۔ ہمیشہ پاک وصاف باوضو رہنا اور ہمیشہ ذکر اللہ زبان سے اور
دل سے کرنا معہ تصور شیخ اور کثرت تلاوت اور پاسبانی زبان کی کرنا اور تمام حواس کو
فضول و بیہودگی سے بچانا اور بدوام نماز جمعہ اور جماعت اول وقت ادا کرنا۔ مراد خلوت
سے یہ ہے کہ پورے طور سے ہمہ تن حدود شرعی میں مصروف و مشغول رہے اور حسن
ادب خداتعالی کے ساتھہ اور اخلاص عمل اور صدق طلب و خشوع و خضوع و دل
بستہ اللہ جل جلالہ کی طرف اور اسکی ذات پر بھروسہ کرکے بے پرواہ ہونا اور دور کرنا
غرور ریا و ترک کرنا طمع فاسد کا خلق کی طرف سے یہ خلوت اہل دل کی ہے۔

فصل چھٹی شرط دوام سکوت مالا یعنی اسے قولاً و فعلاً و فکراً رکھے یعنی سوائے یاد خدا کے

اور مرشد سے کوئی بات کرنے کی یا اور کوئی کام یا کوئی فکر بے ضرورت اشد کے نہ کرے۔
اپنے دل کو اُس سے روکے اور چپ رہے اور قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یاد رکھے کہ بات
ونطق جو یاد حق نہ ہو لغو ہے اور ہر سکوت و فکر جو فکر حق سے خالی ہو سہو ہے اللہ تعالیٰ
اپنے بندہ پر رحم کرے کہ نطق و کلام اُس کا اپنی یاد اور ذکر و سکوت و چپ رہنا اُس کا اپنی عقائق
کا غور و فکر کرے

فصل ساتوین دوام صوم۔ اس سے یہ مراد ہے کہ کھانا پیٹ بھر کر نہ کھائے
اور زیادہ کھانے سے پیٹ کو روکے مگر اتنا کم بھی نہ کھائے اور اتنے روزے بھی نہ
رکھے کہ آنکھوں میں دم آجائے اور دماغ بھوک پیاس کی خشکی سے پریشان ہوجاوے
مطلب یہ ہے کہ اتنا کھاوے کہ اپنا بوجہہ و ثقل نہ دکھاوے ایسا نہ کھاوے کہ پیٹ کو پکڑی
پھرے اور ایسا کھانا بھی نہ کھاوے جو دیر میں ہضم ہو اور ایسا کھانا کھاوے جس سے مغز کو
طاقت رہے وہ کمزور نہ ہو اور جب حبس دم سے ذکر کرے جتنا کھاوے چکنا کھاوے
او خشک نہ کھاوے کہ حبس دم کیساتھ ذکر کرنے والے کے مغز میں تراوٹ کا ہونا
بھی ضروری ہے کہ خشکی نہ آجاوے جس سے مرض سودا پیدا نہ ہوجائے۔

فصل آٹھوین دوام ترک اعتراض ہے یعنی ہر کام میں اعتراض کرنا ترک کرے او
جو کچھہ اُس پر مشکل یا مصیبت اچھا یا برا گذرے اس میں قضا اور قسمت پر راضی رہے۔
مالک کی طرف سے جو آوے بندہ کا کام اُس پر راضی ہونا ہے نہ اُس میں حجت کرنا اور
اعتراض۔ مرشد کے کام پر بھی اعتراض بہت برا ہے اُس سے فیض جو مرشد کے دل سے
طالب کے دل پر آتا ہے بند ہوجاتا ہے یہ ساری خرابیونکا باعث ہے دوسروں پر اعتراض
کرنے سے بھی طالب حق کو کیا کام۔ **تتمہ** فائدہ ان آٹھ شرطوں سے یہ ہے کہ جوہر
انسانی صاف و پاک ہو کر مستعد و قابل وصول بارگاہ صمدیت کا ہو اور یہ پاکی اور مستعدی
بلا دور کرنے اغیار کے کہ وجود نفس و شیطان ہیں حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور انکا دور کرنا

ہوتی ہے اور اہل غیب مشائخ طریقت ہیں کہ متابعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف اندوز ہوئے اور فیضان الٰہی پایا جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالے نے میرے سینہ میں ڈالا میں نے ابوبکر صدیق رضؓ کے سینہ میں ڈالدیا۔ پس جسکے دل میں توفیق الٰہی یا ارادت پیدا ہو وہ اپنے خیال پر بے پرواہ ہو موافق اس حدیث کے کہ تم اطاعت و فرمان برداری اپنے موافق حاصل کرو اگرچہ تمہارا مالک غلام حبشی بری صورت کا ہو۔ غرض ہر حال میں اپنے کو مطیع شیخ کا کرے ہرگز اپنے اختیار میں نہ رکھے۔ صوفیہ نے کمال تاکید اس میں فرمائی ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالے نے دعوت امت حق تعالے کی طرف طلب کرنیکے واسطے مبعوث فرمایا اور اپنے ارشاد سے اکو ہادی راہ مستقیم بنایا اور فرمایا کہ بیشک تو سیدھے راستہ کیطرف رہنمائی کرتا ہے۔ جب عمر شریف آپ کی پوری ہوگئی آپنے اپنا خلیفہ چھوڑا۔ اسی طرح ہر زمانہ میں داعی الی اللہ ہوتے آئے ہیں۔ یہ ہدایت اُسی شخص کو نصیب ہو گی جو بوسایط سلاسل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک رکھتا ہو گا۔

فصل ادب شیخ۔ روبرو شیخ کے مصلے پر نہ بیٹھے مگر بضرورت نماز۔ اُنکے روبرو نوافل نہ پڑھے اُن کی جائے نماز پر قدم نہ رکھے اُنکے چہرہ پر کثرت سے نظر نہ ڈالے۔ اُن کے ساتھ بے تکلفی نہ کرے اُنکے سامنے اِدھر اُدھر مونہہ نہ کرے۔ غرض یہ ہے کہ کسی طرح سے ظاہر و باطن میں انکار نہ کرے اور رعایات اونکے قول و فعل و حرکت و سکون میں کرے ورنہ نفاق میں مبتلا رہیگا۔ سالک کو چاہیے کہ اول اوقات کو کہ جنکی فضیلت احادیث سے ثابت ہو نوافل و اذکار سے معمور و محفوظ رکھے تاکہ شیطان قابو نہ پاوے۔ فصل ایمان عینی۔ آخرت وعدہ وعید و حشر و نشر وغیرہ پر جو کچھ کتاب اللہ و سنت نبوی سے ثابت ہوا ہے اسپر ایمان شہود رکھے تو ہرگز اونکا نفس انکار نہیں کر سکتا اور نہ شیطان اُنکو کسی امر آخرت پر شبہ ڈال سکتا ہے۔ وہ ہی راسخ الیقین سچے ایمان والے

ہیں اگر حجاب انکی نظر سے اٹھا دیا جاوے اور امور آخرت انکو کھلم کھلا دکھلا یا جاوے تو ایک ذرہ بھی یقین میں زیادتی وکمی نہ ہوگی۔ بعد وصول تصدیق کے مومن حقیقی ہوتا ہے۔
ایک روز جناب سرور عالم نے فرمایا کہ حارثہ تو نے کسطرح صبح کی عرض کیا مومن حقیقی ہو کر آپ نے فرمایا دعوی کی حقیقت ہوتی ہے تبلا تیرے دعوی کی کیا حقیقت ہے عرض کیا میں نے اپنے نفس کو دنیا کی طرف سے روکے رکھا دن کو بھوکا پیاسا رکھا انکو سونے ندیا گویا عرش الہی کو صاف طور سے دیکھتا ہوں اور جنت والے ملاقات کرتے ہیں دوزخی ایک دوسرے کی طرف عار و ندامت کرتے ہیں فرمایا بہت اچھا جواب دیا۔ جب وہ چلے گئے فرمایا یہ وہ شخص ہے کہ جسکا دل اللہ تعالے نے منور و روشن فرمادیا

فصل اب معلوم ہو کہ لایق مشیخیت وہ ہی شخص ہے کہ جس نے اپنے نفس کو مجاہدات کے ساتھ مودب سیدھا بنالیا ہو۔ مشقت و سختی و تلخی ریاضت کا متحمل کرلیا اور خدمات مشایخ و صلحا و مقتدا میں بیٹھا ہو اور صحبت صادقین میں عمر گذاری ہو اور احکام اور حدود دین واصول فروع کو پورے طور سے جان گیا ہو مقامات عالیہ سے گذرا ہوا ہو اور جو ان صفات سے موصوف نہیں وہ قابل مشیخیت نہیں غرض کہ سالک کو چاہیے کہ اپنے نفس کو مجاہدہ میں ڈالے اور جو کچھہ حالات اُسپر عارض ہوتے رہیں ہر دم شیخ کی خدمت میں ظاہر کرتا رہے۔ بزرگون کا قول ہی جو بیمار اپنا حال طبیب سے چھپاوے وہ عاقل نہیں۔ غرض مقامات و منازل ترتیب وار اپنے واسطے طلب کرتا رہے جبتک ایک مقام کو تکمیل تام نہ کر چکا ہو دوسرے مقام پر انتقال نہ کرے اور اپنا ظاہری ورد وظایف و باطنی ارادت سے خالی نہ رکھے یہانتک کہ واردات اُس پر ہونے لگیں۔ چنانچہ ابو سلیمان دارانی نے فرمایا ہے کہ جب معاملات دل کے توفیق الہی کی طرف پہنچ گئے۔ اب اعضائے ظاہری آرام کریں کیونکہ عمارت باطن و مناشرت احوال و رعایت اسرار الہی و انفاس کے شمار میں مشغول ہوا ایہا نیر فقیر کی عبادت

دور کرنا باعث خطرات کا ہے کہ رعایت نفس کے ہر دم خیال رکھے کیونکہ وہ اکثر بدی کیطرف جاتا ہے اگرچہ عارف اعلےٰ درجہ معرفت پر پہونچگیا ہو۔ کہتے ہیں کہ نفس ایک لطیفہ ہی آدمی کے بدن میں اور وہ اخلاق مذمومہ اور عادات خراب کی جگہ ہے۔ اور روح ایک لطیفہ ہے جسم انسان میں محل اخلاق محمودہ اور عادات صلح کا ہے جیسے ناک آنکھہ کان سونگھنے دیکھنے سننے کے مقام ہیں اور روح بھلائی وخیر کی کان ہے اور نفس برائی و فساد کی اور عقل لشکر روح کاہے اور خواہشات فوج نفس کی اور توفیق الٰہی مددگار روح کی ہے اور بیہودگیاں مددگار نفس اور قلب مطیع تابعدار غالب کا ہے۔

فصل جب مرید نے مقام توبہ کو درست کر کے مقام ورع وتقویٰ میں مضبوط ہوکر مقام زہد میں قدم رکھا اور نفس کو مجاہدہ وریاضت کے ساتھ سیدھا بنالیا اُس کو خرقہ پہنا روا ہے مگر ادب خرقہ کا ضرور خیال رکھنا چاہیے انسان تمام ظاہر وباطن کے مجموعہ سے مراد ہے لباس دونوکا جدا ہے یعنی ظاہر کا جدا موافق شریعت کے پوشش اور باطن کا جدا اُس کے متفرق لباس ہیں ایک نفس اُس کا لباس شریعت ہی دویم قلب اُسکا لباس طریقت ہے تیسرا سری لباس اُسکا حقیقت ہی چوتھے روح لباس اُسکا عبودیت پانچویں خفی لباس اُس کا محبوبیت ہے اور حجاب کہ جس میں انسان پوشیدہ وچھپا ہوا ہے جسکو حق تعالےٰ نے پیروی شریعت کی عنایت فرمائی کمال عبودیت پر پہنچتا ہے اور حجاب نور روح سے ہٹا دیتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلعم کہدے انکو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو میری پیروی کرو تمکو خود خدا تعالیٰ دوست رکھے گا اور جب سب پردہ دور ہوگئے مرتبہ اعلےٰ سے اعلےٰ پر پہونچا جسکی نسبت حضرت خضرؑ کہتے ہیں کہ صوفی کو نہ زمین میں جگہ ہوتی ہے اور نہ آسمان اُسکو پوشیدہ کرسکتا ہے اور ادراک باطن کے اور بھی حجاب ہیں جیسے شہوات ولذات حجاب نفس کے ہیں اور ملاحظہ غیر حق حجاب دل کے ہیں اور حقیقت معقولات میں فکر کرنا یہ حجاب عقل کے ہیں اور حجاب

تر اسرار آلہی میں توقف کرنا اور مکاشفات حجاب روح کے ہیں اور حجاب خفی حجاب عظمت وکبریائی خداتعالے کے ہیں واصل وہ شخص ہوتا ہے کہ ان میں سے کیسی طرف توجہ والتفات نہ کرے جیسے جناب حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراجکو جب مقام سدرہ پہونچے طرح طرح کے خزانہ اور دفینے آپ کے پیش نظر کیے گئے مگر آپ نے کسیطرف آنکھہ اُٹھاکر بھی نہ دیکھا جسکو حق تعالے فرماتا ہے۔

فصل جاننا چاہیے کہ تصوف کے ارکان ظاہر پانچ ہیں ایک خدمت دوسرے حرمت تیسرے خلوت چوتھے محبت پانچوین فتوت اور باطنی ارکان بھی پانچ ہیں اول عمل دوسرا علم تیسرا حال چوتھا قلب پانچوان معرفت۔ اور بعض کہتے ہیں کہ پہلا رکن تصوف کا علم ہے اور درمیان اُس کا عمل اور آخر اُس کا موہیبت آلہی علم حجاب دور کرنے والا اور ظاہر دکھانیوالا سالک کی مراد کا ہے اور عمل طلب سالک کا مددگار ہے اور موہیبت غایت عمل میں پہنچ جانا ہے اور سائرین کے بھی تین طبقہ ہیں ایک مرید طالب دوسرا متوسط تیسرا منتہی واصل مرید طالب کا مقام مجاہدہ وریاضت ونفس کشی اپنے اوپر اختیار ولازم کرے اور خطوط وخواہشات نفس سے بالکل بچا رہے سوائے حقوق ضروریہ کے مقام متوسط مراد طلب میں سخت ہولناک کام اختیار کرے اور ہر حال میں سچی طلب کی رعایت رکھے اور ادب ہر مقام کا پورا کرتا رہے مقام منتہی ہوشیار تمکین کے ساتھہ رہے اور جیسے مقامات خدا کی طرف سے آتے رہیں اُنکو مانتا رہے تنگی وکشادگی ومنع وعطا ووفا وجفا میں ایک حال رہے یعنی کھالینا وبھوکا رہنا اُسکو برابر ہو اور جاگنا وسونا ایکسان اور خواہشات نفسانیہ سے خالی ہوگیا ہو فقط حقوق باقی رہے ہوے ہون اور ظاہر خلق سے ملا ہوا ہو اور باطن میں حق تعالے سے پیوستہ اور سب احوال ومعاملات حضرت فخر العالم صلوات اللہ علیہ واصحاب رضوان اللہ علیہ سے ثابت ومنقول ہیں جیسے غار حرا میں گوشہ نشینی فرمائی اور آخر میں دعوت جلی کی۔ اگرچہ مشغول تجلی رہے مگر ایک لمحہ بھی خدا سے جدا نہ تھے

جلوت وخلوت برابر رکھتے تھے ابو عبد اللہ بن حنیف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے رویم
رحمۃ اللہ علیہ نے نصیحت کی کہ اے فرزند عمل مثل نمک کے کر اور ادب مثل آرد کے
حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ صوفی کون لوگ ہیں آپنے فرمایا کہ وہ ایک جماعت
ہی خدا نے انکو تمام خلق سے منتخب کرکے مقبول کرلیا خواہ پوشیدہ رکھے یا ظاہر کرے
اُن کو دوست رکھتا ہے۔

فصل اخلاق صوفیہ یہ ہیں رحم وعاجزی نصیحت ومحبت کرنا وبرداشت کرنا تکالیف
ونرمی واحسان وایثار یعنی اپنے فائدہ پر غیر کے نفع کو مقدم رکھنا اور خدمت والفت وخندہ
پیشانی وخوشی وکرم سے ہر ایک کیساتھ ملنا اور جاہ ومال دنیا کی کچھہ حقیقت نہ سمجھنا۔
اور مرت ومردانگی ومودت وبخشش وعفو وصلح وسخا ووفا وحیا تلطف تبشر واطیان وعاد
وثنا وحسن خلق اور نفس کی حقارت اور سب سے اپنے آپ کو کمتر کرنا اور مسلمان بھائیون
کی عزت وتوقیر کرنا اور مشائخ وبزرگان کی تعظیم اور چھوٹون پر رحم کرنا اور دوسرے کے تھوڑے
احسان کو بہت جاننا اور اپنے احسان کو نہایت کم سمجھنا۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ
علیہ سے حسن خلق کی نسبت پوچھا آپنے کہا حسن خلق فراخ پیشانی اور خندہ روی
رہنا کسیکو تکلیف نہ پہنچانا اور بکمال بخشش کرنا۔

فصل معرفت اور وہ ہدایت منجانب اللہ ہے یعنی خدا تعالی کی طرف سے ہدایت ہو جانا
معرفت ہے اور وہ استدلال ہوتی ہے یعنی دلیل سے پیدا ہوتی ہے کہ اشیائے ممکنات
کو دیکھکر واجب الوجود کیطرف جاوے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے کہ نزدیک ہے کہ حق تعالیٰ انکو
اپنے قدرت کی نشانیان طبقات زمین وآسمان خدا انکی جانونمیں دکھلاوے یہ درجہ علما
راسخین کا ہے کہ مصنوع ومخلوق سے خالق وصانع کیطرف رجوع کرتے ہیں اور آیات
سے انکی طرف راہ لیجاتے ہیں حقیقت میں یہ معرفت اُس شخصکو حاصل ہوتی ہے کہ
جسپر امور غلیبہ کچھہ منکشف ہوگیا ہو وہ اشیائے ظاہری وباطنی سے استدلال وجود پاک قائم

کرے گا دوسری معرفت شہودی ضروری ہوتی ہے کہ اول نظر میں بغیر سوچے حاصل ہو جاتی ہے چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ کیا تجھے تیرا رب کفایت نہیں کرتا ہے کہ وہ تمام اشیا پر شاہد ہے اور یہ درجہ معرفت صدیقین اصحاب مشاہدہ کا ہے اور یہ استدلال باطن نشانیاں ہیں ظاہر نشانیوں پر جیسا بعضے مشائخ نے کہا ہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو سب چیزوں سے پہلے دیکھ لیا اور یہ معرفت یقین و احسان ہے کہ اشیاء مخلوق کو اُس کے خالق سے جانے نہ اشیاء کے سبب سے خالق کو پہچانے ⁂

نظم

بعد احدیت کے وحدت جان لے
سب حقایق اُس میں آ ظاہر ہوے

مجمل و مبہم ہوے ظاہر تمام
ہے یقین اول اس برزخ کا نام

علم اور نور وجود ہم شہود
اس میں یہ چاروں ہوئے آ کر نمود

آپ کو پہچانا اُس نے آپ ہی
ہو کے روشن جانا اُس نے آپ ہی

وہی اول ہو کے پھر آخر ہوا
وہی باطن ہو کے پھر ظاہر ہوا

سارے اسمار صفاتِ باکمال
مجملاً ظاہر ہوئے بالاشتمال

برزخ کبریٰ کہیں اسکو تمام
اور حقیقت احمدی ہے اس کا نام

حضرت احمد کو اصل الاصل جان
نور سے جن کے ہوا سب کچھ عیان

گر نہ ہوتا حضرت نور وجود
جلوہ گر اس آئینہ میں لے وجود

کوئی بھی ظاہر نہ ہوتا بایقین
وہ ہے مرئی وہ ہے ناظر ہر کہیں

ذات احد ہے اور جمعی الشان ہے
جیسا تھا ویسا ہی وہ اس آن ہے

ازلی اور ابدی ہے وہ نور قدیم
وہی احمد ہی بلا میم اے فہیم

ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی خدائے تعالیٰ کے ساتھ ایسا معاملہ کرے

کہ جو کچھ خدائیتعالے اُس پر انعام و انعام سے سبقت کی ہے اون پر خوض سے نظر کرے
عجب نہیں کہ وہ شخص پانی کے اوپر چلے اور ہوا میں اوڑے۔ شبلی رحمتہ اللہ علیہ سے
پوچھا کہ معرفت کیا ہے کہا کہ جب تو خدا کے ساتھہ علاقہ رکھے اپنے اعمال کو بھی نہ دیکھے
اور نہ اُس کے سوا کسی کیطرف نظر ڈالے اُسوقت تو کامل المعرفت ہو گا اور کہتے ہیں
کہ جسے معرفت الٰہی حاصل نہیں ہوئی اسکو چپ رہنا واجب ہے اور جسکو حاصل ہوجاتی
ہے اسکو خاموشی بے اختیار لازم ہوجاتی ہے اسی سبب سے کہا ہے کہ جس نے اپنے ربکو
پہچان لیا اُس کی زبان گنگ ہوگئی۔ بعض بزرگون سے پوچھا گیا کہ انتہا معرفت کی کیا ہے
کہا خدا کے ساتھ ہو جانا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سنو جس شخص نے
خدائیتعالی کو پہچان لیا اسکو ہرگز فاقہ و پریشانی نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ ہردم ہرآن خدائیتعالی
کے ساتھہ ہے اور اُس کے اندر محو ہے۔ بعض صوفیہ کہتے ہیں کہ عارف اُسکو کہتے ہیں کہ اوس کے دلپر
معلومات حقیقی اللہ جل جلالہ کے پے در پے لگاتار آتے رہیں اور غفلت اُس کی یکسر دور
ہوجاوے اور علامات و آثار اُن علوم کے اُس پر ظاہر آنے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی
عنہ سے حدیث ہے کہ ہر چیز کی کان ہے پرہیزگارون کی کان عارفون کا دل ہے۔ اسی
سبب سے اُنکا نام عارف ہوا ہے کہ مثل کان اُنکے عرفان کی انتہا نہیں ہے اور یہ علم
بوسیلہ چراغ نبوت کے خدائیتعالی کی درگاہ سے اُسی بندون کے دلونپر پہنچتا ہے اور یہ علم
تین مرتبہ پر ہوتا ہے ایک علم الیقین کہ استدلال و نظر سے حاصل ہو دوسرا عین الیقین کہ
مشاہدہ اور معائنہ سیر ہو تیسرا حق الیقین کہ باوجود مشاہدہ کے مباشرت کیساتھہ پیوستگی ہو
جیسا حق تعالی خضر علیہ السلام کی شان میں فرماتا ہے کہ ہم نے اُسکو اپنے پاس سے علم سکھلا
دیا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ معرفت ذات و صفات الٰہی کی علماً و یقیناً حاصل ہوئی اور
مشاہدہ قلب سے لذت و سرور حاصل ہوا اس جگہ ہرگز نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ ثمرہ
ایمان دل کے منازل میں پیوستہ نہیں ہوتا اور ایمان عطار اُس کے ساتھہ قوت پکڑتا ہے

اور وہ شہادت دنیا توحید اور رسالت پر ہے اور ایمان کامل وہ ہے کہ جامع توحید و تعظیم
کے ہو لیس کمثلہ شیئٌ یعنی خدا تعالیٰ یکتا و یگانہ ہے اپنی ذات و صفات میں تمام
بندے اُسکے سامنے ہیں کوئی اُس سے چھپا ہوا نہیں تب ہر وقت تعظیم کرتا رہے گا اور ذرا
بھی اُسکی رضا کے خلاف نہ کریگا اور یہی کمال ایمان کا ہے اور معرفت آلہی دین کی جڑ ہے
اور استغفار و عبادتین اُسکی شاخیں اور جڑ شاخ سے مقدم ہے چنانچہ حق تعالے نے
فرمایا ہے کہ اے میرے حبیب جان لے کہ کوئی معبود سوائے حق تعالے کے نہیں ہے
اور اپنے گناہوں سے استغفار کر اور یہ بھی فرمایا کہ بے شک میں ہی معبود ہوں اور کوئی
سوائے میرے قابل عبادت کے نہیں میری ہی عبادت کر ان دونوں آیات میں معرفت
و توحید کو استغفار و عبادت سے مقدم فرمایا۔ اور معرفت لغت علم کو کہتے ہیں جو غفلت
کے بعد پیدا ہو اور صوفیہ کے نزدیک معرفت وہ علم ہے کہ جو ذات و صفات آلہی سے
علاقہ رکھتا ہو اور اسمیں کسیطرح شک و شبہ کو دخل نہ ہو اور معرفت ذاتی وہ ہے کہ حق تعالیٰ کو
موجود اور واحد فرد و صمد قایم بذات جانے اور معرفت صفاتی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زندہ
جاننے والا سننے والا دیکھنے والا ارادہ کرنے والا کلام کرنے والا قدرت والا شفا دینے والا جملہ
صفات میں موصوف اور عیوب سے کمال پاک سمجھے اور توحید بھید اور جان معرفت
کی ہے اور معرفت شہودی اُسوقت درست ہوتی ہے کہ دل کے ساتھ رویت اور مشاہدہ
میں پہونچے کیونکہ معرفت حقیقی درمیان رویت کے ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ بعض حجاب کو
اٹھا کر اپنے ذات و صفات کا نور پردہ کے آڑ میں دکھلاتا ہے تاکہ معرفت حاصل ہو۔
نہ یہ کہ تمام حجاب اٹھا دیئے جائیں اگر حجاب بالکل دور ہو جاویں تمام کائنات جلجاوین
توحید لغت میں کسی شے کے ایک ہو جانے کو کہتے ہیں اور علمار کے نزدیک خدا تعالیٰ
کی وحدانیت پر اعتقاد کرنیکو اور صوفیہ کے نزدیک وحدانیت مشاہدہ سے مراد ہے اور
جو شخص توحید کے ساتھ اپنے رب کے دیدار سے مشرف ہو۔ اُسکے گناہ بھی نیکیاں ہو گئیں

اور جسکو توحید سچے دل کے ساتھ نصیب ہوے حق تعالی اُسپر آتش کو حرام فرمادیتا ہے اور
نورایمان اور نور یقین میں یہ فرق ہے کہ نور ایمان پردے کے پیچھے ہوتا ہے اور نور یقین کھلا
بے حجاب۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ایمان اور یقین میں مثل نابینا و بینا کے فرق ہے۔ اندھے کو متواتر
خبروں سے آفتاب کے طلوع ہونے کا علم ہوتا ہے یہ صورت ایمان کی ہے اور بینا ظاہر
آنکھوں سے دیکھتا ہے یہ شکل یقین کی ہے۔ لفظ حق لغت میں کائن ثابت کو کہتے ہیں
اور کائن ثابت یعنی پیدا کرنے والا اشیاء کا اور حقیقت لغت میں دانائی اور علم کو کہتے
ہیں اور اصطلاح مشائخ میں ہے کہ وہ عالم حقیقت میں پہونچکر عالم صفائی میں واصل
ہوگیا اگرچہ ابھی تک عالم صفات اسماء میں ہوتا ہے اور جب نور ذات میں پہونچتا ہے
اُسکو کہتے ہیں کہ وہ بحق رسید ہوا۔ حق الیقین کو ذات پاک حق پر اطلاق کرتے ہیں اور ما
سوا دوسرے کو مجازاً کہتے ہیں صوفیہ کے نزدیک مشہور ہے کہ ہر شے خدا تعالی کیساتھ
ہے اور سب چیزیں اُسی کی طرف سے ہیں اور سب اشیاء اُسکی طرف جاوینگے اور اشیاء
اُسیکے واسطے ہیں۔ ایمان و تقوی چار طرح پر ہوتا ہے اول درجہ ایمان لانا اور شرایع کا قبول
کرنا بدون تقوی کامل کے اور دوسرا درجہ ایمان لانا و عمل نیک کرنا تقوی کے ساتھہ تمام
حرام چیزوں سے۔ اختیار کرنا تسہیلات کا اور یہ اُن سے اعلے ہے اور تیسرا درجہ ایمان کا
تقوای تسہیلات اور شبہات سے بچنا یہ اُس سے اکمل ہے۔ چوتھا درجہ ایمان و تقوی
کا احسان کے ساتھہ ہے یہ سب سے بڑا درجہ ایمان بالغیب کا ہے اور عالم یقین کا حاصل
ہونا مشاہدہ کے واسطے ہوتا ہے اور تقوی اس مقام کا ماسوا اللہ کے ترک کرنا ہے معرفت
کے بعد بھی حصول جمیع ایمان و تقوی ہر جگہ ہر مقام پر واجب و ضروری ہے کیونکہ تقوی راستہ کا
توشہ ہے حق تعالی فرماتا ہے اچھا توشہ تمہارے واسطے تقوی ہے اور تمام عبادات کو تقوی
کیساتھ نزدیک فرمایا ہے۔

فصل بعض واقعات اہل خلوت میں حق تعالی نے حضرت یوسف علیہ السلام کے

قصہ میں ان کی جانب سے یوں فرمایا کہ اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج
وچاند کو خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے سجدہ کرتے ہیں۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ رویاے صالحہ یعنی سچا خواب چالیسواں حصہ نبوت کا ہے اب جاننا چاہیے کہ جب
سالک مجاہدہ وریاضت شروع کرتا ہے اور پاکی نفس اور صفائی دل و مراقبہ میں مصروف
ہوتا ہے اُسوقت اسکو عالم ملکوت پر عبور ہوتا ہے۔ اسیواسطے ہر مقام پر اُس کے حال
کے مناسب واقعات ظاہر ہوتے ہیں کبھی بطریق مکاشفہ کے اور کبھی بصورت خواب
صالح کے اور کبھی بطرز واقع کے۔ بعض معاملات درمیان ذکر و حالت استغراق کے
کیونکہ اُسوقت تمام محسوسات اُسکے غایب ہوجاتے ہیں اور بعض حقایق امور غیبیہ کے
مکاشفہ کا اتفاق پڑتا ہے اور اگر سالک کی حالت درمیان خواب و بیداری کے ہو اسکو
صوفیہ میں واقعہ کہتے ہیں اگر عین بیدار و حضوری میں ہے اسکو مکاشفہ بولتے ہیں اور
خواب میں کبھی سچی اور موافق پڑجاتی ہیں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں
دیکھنا یا پیر کا۔ کہ شیطان انکی صورت میں نہیں آتا ہے۔ اور کبھی جھوٹی۔ مگر مکاشفہ ہمیشہ
سچا ہوتا ہے کیونکہ حق تعالی حالت تجرد میں روح کو بدن کی جھلی سے رویت کرو دیتا ہے
اور اکثر مقامات میں نفس روح کے ساتھ شریک ہوتا ہے سچ و جھوٹ مختلط ہوجاتی
ہیں اس میں جو صادق ہے وہ ادراک روح کا ہے اور جو جھوٹا ہے وہ نفس کا۔ کیونکہ
روح کی صفت صدق ہے اور نفس کی کذب۔ اور سچا خواب جزو نبوت ہے پس
جب مرید واقعہ میں دیکھے کہ درندوں کے ساتھ اور بہایم سانپوں و بچھوں وغیرہ سے
لڑائی وجھگڑا رکھتا ہے یا کفار یا ملاحدہ کے ہمراہ جدال کرتا ہے۔ شیخ سمجھ لے کہ مرید مجاہدہ
نفس میں مصروف ہے اُسکو صدق و ثبات پر حکم فرماوے تاکہ مرید مجاہدہ نفس کے فکر
سے غافل ہوکر نہ بیٹھ جاوے جاننا چاہیے کہ ہر ایک اجزا میں چاروں عناصر سے ایک
صفت لازمہ ہوتی ہے جو اُس سے تعلق رکھتی ہے اور عبور کرتے وقت ظاہر ہوتی ہے

لازمہ جزخاکی کا ہے کہ کثافت وکدورت وسیاہی و بیوقوفی بھاری پن وسختی کا ہونا جب صاحب خلوت مجاہدہ میں مصروف ہوتا ہے یہ کثافت وثقالت لطافت و صفائی سے بدل جاتی ہے اور جب سالک کو اس صفت خاکی پر عبور ہوتا ہے تو وہ دہات کے ٹکڑے وجنگل وویران واقع میں دیکھتا ہے لازمہ جز آبی کا خواہش ملاقات اور میں جول وقبول اثر وتلون فراخی ونسیان ورغبت نیند کا ہوتا ہے اور وقت عبور صفت آبی پر سالک کو نہریں ودریا وحوضین وشیر زار نظر آتے ہیں اور جزو ہوائے کا لازمہ شہوات کی خواہش ہے زیادتی مال کی تمنا اور جلدی جلدی بدل جانا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف اس پر عبور کرتے وقت معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہوا میں اڑتا ہے اور اوپر اوپر چلتا ہے لازمہ جزو آتشی کا غصہ وغضب وغرور اور بڑائی کی طلب اور جاہ وریاست ورفعت کی خواہش کرتا ہے جب اس پر عبور ہوتا ہے سالک کو چراغ ومشعل وبجلی وغیرہ روشن وجلتی ہوئی دکھلائی دیتی ہیں اور یہ جز عنصر سب اجزا کا آخری ہے جاننا چاہئے جب مکاشفہ روح کی حقیقت ہوتا ہے۔ آفتاب کی شکل نظر آتی ہے اور اگر دل کی حقیقت کا ہوتا ہے چاند کی صورت دکھلائی دیتی ہے اور اگر دل کی صفتیں سالک پہ تجلی ڈالتی ہیں ستاروں کی شکلیں نظر آتی ہیں اور اس آخری قسم میں جھوٹ کا بھی داخل ہونا ممکن ہے مگر بالکل جھوٹ ہی نہیں ہوتا کیونکہ روح کے ادراک سے خالی نہیں ہاں تعبیر دینے والے اور تاویل کرنے والے کو لائق ہے کہ جو روح نے ادراک حقایق کیا ہے اسکو خطرات نفسانی سے الگ الگ تمیز کرکے تعبیر وتاویل ادراک روح کا کرے اور خواطر نفسانی کی طرف خیال ہی نہ کرے اور خیال مجردہی خطرہ نفسانی ہے کہ قوت خیالیہ طرح طرح کی صورت خیالی کو قسم قسم کے پیرایہ میں نفس کی پیش نظر کرتے ہیں جیسا خطرہ ہوگا اسی خطرہ کی شکل میں وہ بھی دکھلائی دے گا۔ مثلاً اگر کوئی شخص خواہش نفس کے ساتھ شہرت اور

قبول خلق کے لیئے مجاہدہ کرے واقعہ بھی وہی دیکھیگا کہ تمام مخلوق اُسکی تعظیم بجالاتی ہے اُسکو
سجدہ کرتے ہیں معبر کو چاہیے کہ اسکی تعبیر کو سمجھو خیال سمجھے اور جاننا چاہیے کہ جو کچھ
حق تعالی نے عالم میں بنایا ہے بعض ایسے ہیں کہ انکا ظہور عالم شہادت میں
یعنی دنیا میں ممکن نہیں جیسے جنت و دوزخ وعرش وکرسی ولوح وقلم اور بعض چیزیں ایسی
ہیں کہ انکا ظہور اس عالم میں عارضی صورت سے ہو سکتا ہے نہ اصلی حقیقت سے اُن کی
موجودگی اصلی صورت سوائے عالم غیب اور کہیں نہیں ہو سکتی مثل فرشتے وارواح مجردہ کے
جیسے جبرئیل علیہ السلام کبھی دحیہ کلبی کی صورت میں اور کبھی کسی اعرابی کی شکل میں بنکر سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور تمام حاضرین جلسہ مجلس پاک
اُنکو اُسی شکل میں دیکھتے تھے اور یہ صورت اُنکی نتیجہ خیالی دیکھنے والوں کا نہ تھا۔ کیونکہ اگر
خیالی ہی تصرف ہوتا تو ہر شخص اپنے خیال کے موافق اُنکو ایک جدا صورت میں دیکھتا نہ یہ کہ سب نے
ایک ہی صورت میں دیکھا کیونکہ ہر ایک شخص کا خیال ایک ہی طرح کا ہرگز ہو نہیں سکتا
اور یہ روحانی شکلیں جس صورت میں چاہیں بسبب اپنی قوت تصرف کے حق تعالے
اُنکو عطا فرما دیتا ہے اور بعض مکاشفہ ایسے ہوتے ہیں کہ عالم شہادت میں مسافت بعیدہ
سے اُن چیزوں کا معائنہ کر لیتے ہیں۔ چنانچہ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی معراج
کی خبر اپنے احباب کو پہونچائی تو کفار مکہ نے بھی سنا انکار کر کے کہا اگر تو بات میں سچا ہے تو بتلادے
کہ مسجد اقصی کے کتنے ستون ہیں اُسیوقت آپ کی نظر مبارک سے حجاب اُٹھ گیا اور مسجد اقصی
صاف نظر آنے لگی آپ نے تمام ستون گنکر بتلا دیئے اسیطرح آپ سے پوچھا کہ جو قافلہ شام
کی جانب گیا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ اس قافلہ کو مکہ سے صرف ایک منزل رہ گئی ہیں
باقی ہے چنانچہ وہی قافلہ دوسرے روز صبح کے وقت مکہ میں داخل ہو گیا اور ایسا ہی قصہ
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے کہ بنت خارجہ کے شکم میں لڑکی ہے اور ایسا ہی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کا عین خطبہ میں یاساریۃ الجبل اور اسی طرح کے واقعات مشایخ کرام۔

رحمہم اللہ کے حالات میں بہت سی موجود ہیں جاننا چاہیئے کہ واقعات کا فائدہ سالک کے واسطے یہ ہے کہ اُن کے سبب سے بھلائی و برائی نفس پر اور ترقی و نقصان حال کا سیر و سلوک میں خبردار ہوتا ہے اور دل کے لئے باعث آرام بن جاتا ہے اور درمیان حق اور باطل کے اور واقعات نفسانی و شیطانی کے اور حیوانی و سبعی کے اور ملکی و قلبی کے اور روحی اور جان کے فرق و تمیز حاصل ہوجاتی ہے اور نفس صفات ذمیمہ پر مثل حرص و بخل و حسد وغیرہ کے غالب آتا ہے صورت خیالی ہر ایک صفات ذمیمہ کے اُسی حیوان کی شکل کہ جس حیوان میں وہ صفت غالب ہوتی ہے اُسکی صورت بنا کر دکھلاتا ہے جیسے حرص صفت چوہے و چیونٹی کی صورت میں آتی ہے اور شرارت خوک کی شکل میں اور عجب ریچھ کی اور کنجوسی کتے و بندر کی اور کینہ سانپ اور کبر پلنگ کی اور غضب بھی چیتے کی اور صفت درندگی شیر کی یا دوسرے درندوں کی اور شہوت گدھے کی اور صفت بھی بکری کی اور صفت شیطان شیاطین و جنات و دیونکی اور مکر و حیلہ لومڑی و خرگوش کی شکلوں میں نظر آتی ہیں۔ جب یہ اشکال نظر آنے لگیں تو جان جاوے کہ سالک پر غلبہ ان صفات کا ہے ان کی صفات میں کمال مجاہدہ اور کوشش کرے اور ان صورتوں کو جان لے کہ ان صفات سے عبور رہوتا ہے اگر یہ دیکھے کہ ان حیوانات پر غصہ یا انکو قتل کرتا ہے سمجھ لے کہ ان صفات سے چھٹکارہ ہوگیا اور جب ان اشکال کیساتھ جھگڑا اور لڑائی کرتا دیکھے غفلت و سستی نہ کرے جب تک کہ ان صورتوں کے اور حالات کی صفائی بالکل نہ ہوجاوے۔

فصل بعض مقامات سلوک میں یہ واقعات غیبیہ اطفال طریقہ کے لئے غذا ہوتے ہیں اُسے طفل طریقہ کو پرورش کرتے ہیں اور بعض مقامات سے عبور کرنا ممکن نہیں ہے تا وقتیکہ واقعات نہانی تصرف نکریں ایسی جگہ مرید کو حاجت شیخ کی واجب و ضروری ہے کیونکہ سالک جب تک سلوک اپنے وجود و نفس کے صفات میں رکھتا ہے گذرنا ممکن ہے کہ ہر ایک مرتبہ پر نشان و جھنڈے موجود ہیں کہ انہیں علامات پر رستہ چل سکتا ہے مگر جب

مقام روحانیات میں پہونچتا ہے اسجگہ بلا تصرف دوسرے کے عبور ممکن نہیں - اِس مقام کے واقعہ پر اگر ولایت شیخ سے فیض پہونچیگا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سعادت ہوگی - یا تجلیات صفات آلہی سے مدد ہوگی البتہ اُسوقت سالک فنا ہوجائیگا اور جب تک فنار الفنا حاصل نہیں ہوگی - بقار البقا اور تمکین کہ اصل مقصد سلوک کا یہ ہی ہے ہرگز نہ پہونچیگا اور جان لے کہ ہر ایک واقعہ قلبی و ملکی و جسمانی بھی ایک عجیب واقعہ ہے کہ نفس اُس سے مزہ لیتا ہے اور اس سے لذت و ذوق شوق پاتا ہے کہ خواہشات طبع اور لذتون سے جدا ہو کر عالم غیب کو مان لیتا ہے اور اس کی خبر قد علم کل اناس مشربہم دیتی ہے اور بعض اکابر نے اس جگہ فرمایا ہے کہ جب شیطان یہ جان لیتا ہے کہ سالک جاہل ہے اور علوم دین سے واقف نہیں اور کچھ کچھ اُسکو امور غیب سے مکاشفہ ہونے لگا ہے اُس کے ساتھ دل لگی ہنسی و مسخری کرتا ہے پہلے اسکے دل میں یہ القا کرتا ہے کہ جو جو صورتیں اور شکلیں مشاہدہ سے دیکھی جاتی ہیں وہ صورتیں عین ذات خدا تیعالی کی ہوتی ہیں اسکے بعد جھوٹے مشاہدے کرتا ہے اور اس عقدہ کو مستحکم کرتا ہے اور کبھی ایسا کرتا ہے کہ اپنے آپکو درمیان آسمان و زمین کے تخت پر بٹھلا کر دکھلاتا ہے اور بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جب حال اپنا اپنے اوپر نزول ہو کر غالب آتا ہے اس حالت کیساتھ اُن سے خرق عادت اور کرامت ظاہر ہوتی ہیں اُسوقت شیطان اُنکو یہ خیال جما دیتا ہے کہ یہ حالت جو کچھ ہے حق ہی ہے اور ایسی قدرت اپنی دکھلاتا ہے اور خلاف عادت کرتا ہے اُسوقت وہ جاہل اُن تماشوں پر فریفتہ ہو کر حلول کا اعتقاد کر لیتا ہے اور کبھی دیکھتا ہے کہ ہوا میں اڑ رہا ہے اور کبھی عجائب باتیں دیکھتا ہے ان جملہ خوابون کی کچھ نہ کچھ تاویل ہوتی ہے ورنہ واقعہ میں وہ شخص نہ درندہ ہے نہ طائر وغیرہ ہے اور کبھی غلطی حلول کی پیدا ہوتی ہے - جب صوفی عالم نفس اور ہوا سے تجاوز کر کے عالم حقیقت و فنا میں پہونچا اُسوقت وہ غیر اللہ کے نہ جانے اور نہ دیکھے تمام اشیاء کو بلکہ اپنے آپ کو بھی

فراموش کرتا ہے اور صوفیہ کرام کے نزدیک یہی فنا ہے پس جب اس نے ہر جگہ خدا
تعالیٰ کو دیکھا خبردار ہو کر وہ حق ہی کا اعتقاد کرتا ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی موجود
نہیں اس جگہ انا الحق بول اٹھتا ہے یعنی کوئی سوائے اُسکے موجود نہیں اور دیگر سطحیات
کہنے لگتا ہے اور ایسے کلمات سے سننے والے کو حلول کا اعتقاد ہو جاتا ہے اور نجات
اس عقیدہ شدہ سے یوں ہو سکتی ہے کہ صوفی یہ خیال کرے کہ یہ سمجھنا اس واسطے تھا کہ
تمام اشیا دنیا و آخرت کو بھول گیا تھا اور اپنے نفس و صفات کو بھی گم کر کے مشاہدہ اور علم
باللہ میں اپنے اندر مستغرق ہو گیا تھا ورنہ حقیقت میں تمام چیزیں اپنی شکل و صورت
پر موجود ہیں اور اس مقام پر پہنچنا بہت ہی اچھا ہے کہ یہ مقام اعلےٰ مرتبہ کا ہے مگر اس
جگہ شیخ کامل ہادی کا ہونا شرط لازمی و ضروری ہے تاکہ ان مہلکات مقامات سے نکالتا
و چلاتا رہے اور کبھی ایسا پیش آتا ہے ہر صوفی ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ جس طرف نظر
کرتا ہے خدا تعالیٰ کو ہی پاتا ہے یہ مشاہدہ معرفت کا ہوتا ہے اس موقعہ پر بعض نے کہا ہے
کہ میں نے جس چیز کو دیکھا خدا تعالیٰ کو پایا یہاں بالیقین یہ بات جان لے کہ یہ حجاب عظمت
و کبریا کا ہے کہ ہر مکان میں نظر آتا ہے اور ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ تمام چیزوں پر محیط ہے اور ہر
چیز سے قرب و معیت رکھتا ہے اور اُس سے ذرہ برابر بھی کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے
نہ زمین نہ آسمان میں باوجود اس کے حق تعالیٰ سب سے جدا ہے اور مخلوق خدا سے ظاہر
ہے خلق کا حلول ہونا خدا تعالیٰ میں یا خدا تعالیٰ کا حلول ہونا مخلوق میں مستحیل ہے اور تمام انبیا و اولیا
و علما و مشائخ حلول کے خلاف پر اتفاق رکھتے ہیں اور مشائخ عارفین نے مشاہدہ سے
پایا ہے کہ حق تعالیٰ خلق سے جدا ہے اور مخلوق میں ہرگز حلول نہیں ہے اس مقام میں بھی
حفاظت کا مدد کرے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب سالک نفس کو ذکر اور اشغال و مجاہدہ
سے پاک کر لیتا ہے تو اکثر سالکان سلوک الی اللہ کو اثنا ر سلوک میں کشف آفاقی بھی ہو جاتا ہے
اور اس میں وہ طرح طرح کے عجائبات دیدہ روح سے بیداری میں دیکھتے ہیں پہلے

وہ کشف حیوانی پر پہونچا پھر اس مرتبہ سے اُس نے ترقی کی دوسرے مرتبہ کشف میں پہنچا نباتات اور اُن کے خواص مکشوف ہوگئے یہاں روح کی سماعت بھی صفائی باطن سے کھل گئی تسبیح اشیار بھی اسکو مفہوم ہونے لگی پھر اس سے ترقی کرکے کشف جماد پر پہونچا۔ اُنکے احکام غریبہ اور اسرار عجیبہ پر مطلع ہوا۔ جہان جہان جواہر کے دفینی دخزاین تھے دیدہ روح سے اس نے دیکھے اس مقام سے ترقی کی تو خاک کا حال سب اُسکو کشف ہوگا۔ انواع واقسام کے اسرار وعجائبات پر مطلع ہوگا۔ اس مقام سے آگے بڑھا تو پانی کا حال سب اسپر کشف ہوا اُس کے عجائب وغرائب اسرار منکشف ہوئے اسکے بعد ہوا کا پھر آگ کا پھر فلک قمر کا پھر فلک عطارد کا پھر زہرہ کا پھر شمس کا پھر مریخ کا پھر مشتری کا پھر زحل کا پھر کرسی پھر عرش کا پھر عالم مثال کا پھر عالم ارواح پر عین ذات ثابتہ اپنی کا۔ کشف ہو پھر عین ثابتہ جس اسم کی مظہر تھی وہ اسم اُس پر بصورت استعداد متجلی ہوا اور ہر ایک مقام پر جو جو عجائب غرائب اسرار اُس کو منکشف ہوئی وہی جانے جو دیکھے یہ عروج کے منازل کھلاتے ہیں اور انہیں کے برعکس نزول کی منازل ہیں جبکہ حقیقت انسانی عروج کرکے مرتبہ عین ثابتہ اپنی تک پہونچے اُسوقت سالک کو تین مرتبہ میں سے کوئی مرتبہ ہوتا ہے اول عین ثابتہ اُسکی تمام اعیان ثابتہ کی جامع تمام صور علمیہ کی شامل دوم ان سب کی تو جامع اور شامل نہیں ہوتی مگر چندکی جامع اور شامل ہوتی ہے سوم کسی کی جامع نہیں ہوتی صرف اپنی ہی عالم ہوتی ہے پہلی مرتبہ عین ثابتہ بدرجہ اکمل جس کی برابر اور کوئی نہیں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور امت محمدی میں سے بعض سالکان مکمل متابعان کامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے گذرے ہیں کہ قدم بقدم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلوک میں گئے مگر اُنہوں نے بھی بطفیل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ مرتبہ پایا ہے جب وہ اپنی عین ثابتہ پر مطلع ہوتے تھے بعد تمام کی اعیان ثابتہ اور انکے احکام اور آثار پر مطلع ہوجاتے تھے مگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں۔ دوسرے مرتبہ کی

عین ثابتہ بہت سے اولیاء اللہ کی ہوئی ہے جب وہ اپنی عین ثابتہ پر مطلع ہوتے تھے
تو بعض افراد عالم کی عین ثابتہ اور اُنکے احکام اور آثار پر بھی مطلع ہوتے تھے چنانچہ شیخ
عبدالرزاق کاشی اپنے مرشد صاحب کے حال سے اس طرح خبر دیتے ہیں کہ میرے
حضرتِ مرشد کی ایک نظر خاص تھی جب وہ چاہتے تھے کہ کسی کے حال پر مطلع ہوں
تو اُسکی طرف نظر کرتے تھے اور اُسکے تمام احوال دنیوی اور اخروی کی خبر دیتے تھے۔
تیسرے مرتبہ کی عین ثابتہ عام اولیاؤں کی ہوتی ہیں جو انہیں عروج عین ثابتہ اپنی
تک پہونچ جاتا ہے اُسکو اپنا سب حال اوّل آخر کا معلوم ہوجاتا ہے جیسے حضرت
نجم الدین صغرانی نے اپنے حال کی خبر دی ہے کہ جب سالک عنایت الٰہی اور بدرقہ
نامتناہی سے عین ثابتہ اپنی تک پہونچ جاتا ہے تو سلوک اس مقام پر ختم ہوجاتا ہے۔
اور سیر اُسکی جذبہ جلی میں متبدل ہوجاتا ہے اور بدون اس جذبہ جلی کے خدا تک پہونچنا
ممکن نہیں سالک اس سلوک کو سالک مجذوب کہتے ہیں اور جب اس مقام سے
نزول فرماکر اپنے مقام اصلی پر رجوع کرتا ہے تب لایق اس کے ہوتا ہے کہ طالبوں
کی تربیت کرے یہ بیان سلوک سلسلہ تربیت کا تھا بعضے بندگان خدا عنایت ازلی او
ہدایت لم یزلی سے بلا سلوک سلسلہ تربیت کی چانچک سرحد جذبہ تک پہونچ جاتے ہیں
اور شرف جذبہ سے مشرف ہوجاتے ہیں اور پھر وہ ایسے بزرگ کی خدمت میں پہونچتے
ہیں جس نے دونوں سلوک یعنی سلوک تربیت اور سلوک جذبہ طے کئے ہوں اور وہ انکو
بھی سلوک سلسلہ تربیت طے کراتے ہیں پھر حضرت جذبہ میں لاتے ہیں جو اسطرح تکمیل
پاتا ہے وہ مجذوب سالک کہلاتا ہے وہ بھی قابلیت مقتدا ہونے کی رکھتا ہے سو
ان دونوں کی یعنی سالک مجذوب۔ اور مجذوب سالک کی اور کسی سے ترتیب سالکان
راہ یقین کی اور پرورش سائران طریق دین کی تا بہ منتہی نہیں ہوسکتی اور جو سالک سلوک
سلسلہ ترتیب کا منازل سلوک میں رہ جائے اسکو نہ اول جذبہ پہونچے نہ بعد میں اُسکو

سالک فقط کہتے ہیں اور جو کوئی جذبہ اول ہی میں رہ جائے سلوک سلسلہ ترتیب میں اُسنے قدم بھی نہ رکھا ہو اس کو مجذوب فقط کہتے ہیں ان دونوں صاحبون سے ترتیب طالبون کی بہت کمتر ہوتی ہے مگر نفس مجذوب فقط کا بہت کارگر ہوتا ہے وجہ یہ ہے کہ عشق الٰہی بہت اچھی چیز ہے جس کو عشق آلٰہی لگ گیا اُس کو منازل وسلوک سے کیا کام۔ ولی خدا کے دوست کو کہتے ہیں اور حق تعالیٰ کی دوستی اس پر ایمان لاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ ولی الذین اٰمنو یعنی اللہ تعالیٰ اُنکا دوست ہے جو ایمان لائے ہیں اور بعض بزرگون نے کہا ہے کہ ولایت دو قسم پر ہے ایک ولایت عامہ یہ ولایت جملہ مسلمانانکو حاصل ہی اور دوسری ولایت خاصہ وہ حصہ ان لوگون کا ہے کہ جو رات دن عبادات اور طاعات برابر لگاتار بلا قصور اور بلا ناغہ کرتے ہیں چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ولی خاص کی تعریف دریافت کی گئی کہ یا رسول اللہ اولیاء اللہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ ایک جماعت ہے جب انکو دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور بعض صوفیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ خاص بندگان آلٰہی جہان میں رہتے ہیں اگرچہ مسند نبوت اٹھائی گئی ہے۔ مگر بساط ولایت اُسی طرح کشادہ ہے اور جاننا چاہیے کہ قطب غوث اُس شخص سے مراد ہے کہ جو منظر نظر آلٰہی ہے اور تمام عالم میں ہر ایک زمانہ کے اندر ایک ہوتا ہے اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر ہوتا ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ نفس کی ذات میں سیر اُس وقت حاصل ہوتی ہے کہ جب سالک کا نفس مطمئنہ اور مثل چراغ کے منور وروشن ہو جاوے اُسوقت اُسکی شعاع عالم روحانیات میں ہوتی ہے اور سیر نفس کا یہ ثمرہ ہی کہ نفس کبیر وعظیم ہو جاوے اور بزرگی وبڑائی اُس کی سیر کے موافق ہوتی ہے اور سمجھنا چاہیے کہ سیر نفس کی مراقبہ وحضور وفروتنی اور عجز وذلت درگاہ آلٰہی میں اور عبودیت وتسلیم وتابعداری پر موقوف ہے اس مقدمہ میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔ منجملہ اُنکے ایک یہ ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خدا تعالیٰ کے واسطے فروتنی کرتا ہی

نعمۃ اللہ اُس کا مرتبہ بلند فرما دیتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کو نوری اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کی ذات میں سے بہت مرتبہ نور دیکھا گیا اور اکثر مقام خواص و عوام صالحین سے انوار نکلتا اور بلند ہوتا نظر آتا ہے اور یہ نور اُنکے نفس ذکی کا نور ہوتا ہے۔ کیونکہ جب نفس کا کار اعلیٰ ہو جاتا ہے اس کا نور بدن میں سرایت کرتا ہے اور طبیعت و مزاج سے ملجاتا ہے اب اگر نفس بدن سے جدا ہو گیا تو بھی وہ انکا بدن منبع انوار و روشندان اس نور کا ہوتا ہے جیسا کہ حالت زندگی میں موجودگی نفس کے تہا بعد مرنے کے بھی ویسا ہی رہتا ہے اور شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شروع حصول معرفت کا مثل ستاروں روشن کے ہے اور درمیان اُس کا مثل چاند نورانی کے اور آخر اُس کا مثل خورشید نیمروز کے ظاہر ہوتا ہے یعنی تمام تاریکیوں کو نور سے بدل دیتا ہے اور جملہ عیوب کو پاک کر کے سینہ کے میدان اور دل کو تجلیات یقین سے مجلی و منور فرما دیتا ہے باقی واللہ اعلم

مختصر کیفیت متقدمین۔

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ خلیفہ دوم۔ عمر شریف تریسٹھ سال کی ہوئی وفات روز پنجشنبہ ۲۸۔ ذی الحجہ مزار مدینہ منورہ پہلو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ ولادت ۱۳ سال بعد واقع فیل مکہ معظمہ۔	۲۳
۲	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ سوم دست ظلم باغیان سے شہید ہوئے۔ عمر شریف ۸۵ سال کی ہوئی وفات روز جمعہ ۱۳ و یا ۱۸ ذی الحجہ مزار مدینہ منورہ درمیان جنت البقیع ولادت بعد ۶ سال واقعہ فیل مکہ معظمہ۔	۳۶
۳	حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ولادت مدینہ منورہ ۱۵۔ رمضان ۳ھ وفات ۱۱۔ ربیع الاول مدینہ منورہ مزار درمیان جنت البقیع۔	۴۹

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۴	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	۵۷ و یا ۵۹
۵	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ ولادت مکہ معظمہ وفات و مزار طایف	۶۴
۶	حضرت عبداللہ بن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ وفات و مزار مدینہ منورہ	۷۳
۷	حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ۔ عمر شریف چورانوے سال کی ہوئی ولادت مدینہ منورہ	۷۴
۸	حضرت زید ابن امام حسن علیہ السلام	۹۰
۹	حضرت حسن مثنیٰ ابن امام حسن علیہ السلام عمر شریف پچاس یا ساٹھ سال کی ہوئی مدفن مدینہ منورہ	۹۷
۱۰	حضرت مالک دینار مرید حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ	۱۲۸ و یا ۱۳۷
۱۱	حضرت عبداللہ محسن و محض شیخ العزت بن حسن مثنیٰ ولادت مدینہ منورہ۔ وفات بغداد منصور عباسی کی قید میں۔	۱۴۵
۱۲	حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ ولادت سنہ ۸۰ و یا ۸۲ھ مدفن بغداد	۱۵۰
۱۳	حضرت حسن ابومحمد بن زید رضی اللہ عنہ	۱۶۰
۱۴	حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۵۵ و یا ۱۶۱
۱۵	حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبداللہ ولادت سنہ ۹۵ ہجری مدفن مدینہ منورہ	۱۸۱
۱۶	امام عبداللہ بن مبارک شاگرد امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	۱۸۱ و یا ۱۸۲
۱۷	امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ وفات بروز جمعہ ۲۷۔ رجب۔ مزار بغداد	۱۸۲
۱۸	حضرت محمد سماک کنیت ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ	۱۸۳
۱۹	حضرت امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ وفات یکم رمضان مدفن رے	۱۸۹

نمبر شمار	مختصر کیفیت	سنہ وفات ہجری
۲۰	حضرت یوسف اسباط رحمتہ اللہ علیہ	۱۹۶
۲۱	حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ ولادت عقلان سنہ ۱۵۰ ہجری وفات ۲۳ رجب مدفن قبرالہ مصر۔	۲۰۴
۲۲	حضرت ابوسلیمان نی الدارانی عبدالرحمن بن احمد رحمتہ اللہ علیہ مدفن داران	۲۱۵
۲۳	شیخ بشر مریسی بن غیاث رحمتہ اللہ علیہ مدفن قریہ مریس	۲۱۸
۲۴	شیخ فتح بن موصلی مرید شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ	۲۱۹ ویا ۲۲۰
۲۵	حضرت امام تقی ابن امام علی رضا رضی اللہ عنہ ولادت بروز جمعہ یا شنبہ ۱۹۔ رمضان ویا ۱۰۔ رجب ولادت سنہ ۱۹۵ ہجری مولد و مدفن بغداد	۲۲۰
۲۶	شیخ بشر حافی ابونصر بن حارث رحمتہ اللہ علیہ وفات بغداد بروز چہارشنبہ ۱۰۔ محرم الحرام	۲۲۷
۲۷	شیخ عبداللہ ذوالنون مصری مولد و مدفن مصر۔ وفات ۲ شعبان	۲۴۰ ویا ۲۴۴ ویا ۲۴۵
۲۸	شیخ حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ	۲۴۱
۲۹	شیخ احمد ابن الحواری مرید ابوسلیمان دارانی رحمتہ اللہ علیہ	۲۴۰ ویا ۲۳۲
۳۰	شیخ حاتم بن عنوان اصم مرید شفیق بلخی رضی اللہ عنہ	۲۳۷ ویا ۲۳۸
۳۱	حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ وفات بروز جمعہ ۱۲۔ ربیع الاول مدفن بغداد	۲۴۲
۳۲	شیخ ابوتراب نخشبی مرید حاتم اصم رضی اللہ عنہ وفات ۱۷ جمادی الاول مزار بصرہ۔	۲۴۵
۳۳	امام علی تقی بن امام محمد تقی عمر شریف ۴۲ سال کی ہوئی ولادت بروز شنبہ ۵ یا ۱۳۔ رجب سنہ ۲۱۴ ویا ۵ اشعبان سنہ ۲۱۲ ہجری مدینہ منورہ	۲۵۴

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۳۳	وفات بروز دوشنبہ ۲۵ جمادی الثانی مزار بغداد سرمن رائے۔	۲۵۴
۳۴	شیخ ذکریا بن یحییٰ ہروی رضی اللہ عنہ وفات ماہ رجب مدفن ہرات	۲۵۵
۳۵	شیخ ابو عبداللہ سنجری رحمۃ اللہ علیہ	۲۵۵
۳۶	محمد بن علی حکیم ترمذی قدس اللہ سرہ	۲۵۵
۳۷	شیخ دارمی عبداللہ بن عبدالرحمن سمرقندی رضی اللہ عنہ۔	۲۵۵
۳۸	شیخ محمد بن اسمعیل بخاری رضی اللہ عنہ ولادت سنہ ۱۹۴ ہجری۔	۲۵۶
۳۹	شیخ یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ مدفن نیشاپور	۲۵۷ و یا ۲۵۸ و یا ۲۵۹
۴۰	امام حسن عسکری بن امام علی تقی رضی اللہ عنہ ولادت بروز پنجشنبہ۔ ربیع الآخر سنہ ۲۳۲ و یا سنہ ۲۳۱ ہجری مدینہ منورہ وفات بروز چہارشنبہ۔ ۸۔ ربیع الاول و جمادی الاول۔ مدفن بغداد	۲۶۰
۴۱	شیخ مسلم بن حجاج نیشاپوری قدس اللہ سرہ	۲۶۱
۴۲	شیخ ابو حفص حداد مرید شیخ عبداللہ باوردی رضی اللہ عنہ۔ مولد و مدفن نیشاپور	۲۶۴ و یا ۲۶۵ و یا ۲۶۶
۴۳	شیخ علی بن موفق بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	۲۶۵ و یا ۲۶۰
۴۴	شیخ بن وہب کنیت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ مولد و مدفن بصرہ	۲۷۰
۴۵	شیخ شجاع کرمانی مرید شیخ ابو حفص رضی اللہ عنہ مولد و مدفن کرمان	۲۷۰
۴۶	شیخ فتح بن شخرف کنیت ابو نصر رضی اللہ عنہ مولد و مدفن وفات ۵ اشعبان	۲۷۳
۴۷	شیخ ابو داؤد بن اشعث رضی اللہ عنہ	۲۷۵
۴۸	شیخ ابو عبداللہ مختار رضی اللہ عنہ مدفن ہرات	۲۷۷
۴۹	شیخ ابو عبداللہ مغربی نام محمد اسمعیل مرید شیخ ابوالحسن علی زرین رضی اللہ عنہ	۲۷۹

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
	عمر شریف ۱۲۰ سال کی ہوئی مزار طور سینا۔	
۵۰	شیخ ابو عبد اللہ خاقانی رضی اللہ عنہ مولد بغداد	۲۷۹
۵۱	شیخ محمد بن عسی ترمذی قدس اللہ سرہ	۲۷۹
۵۲	شیخ عباس بن حمزہ کنیت ابو الفضل مولد نیشاپور وفات ماہ ربیع الاول	۹۸۸
۵۳	شیخ ابو حمزہ خراسانی رضی اللہ عنہ مولد و مدفن نیشاپور	۲۹۰
۵۴	شیخ ابراہیم خواص کنیت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ مولد و مدفن بغداد	۲۹۱
۵۵	شیخ سمنون محب نام ابو الحسین قدس اللہ سرہ	۲۹۱
۵۶	شیخ ابو حمزہ بغدادی نام محمد بن ابراہیم مرید شیخ حارث مولد و مدفن بغداد	۲۸۹ ویا ۲۹۸
۵۷	شیخ ابو عثمان حیری مرید شاہ شجاع کرمانی مولد رازی مدفن نیشاپور	۲۹۸
۵۸	شیخ ابو العباس احمد بن محمد بن مسروق شاگرد حارث محاسبی و پیر شاہ مدار	۲۹۹
۵۹	شیخ یوسف بن حسین رازی مرید ذو النون مصری رضی اللہ عنہ	۳۰۳ ویا ۳۰۴
۶۰	شیخ عبد اللہ ابو عباس بستی بن محمد رضی اللہ عنہ مولد و مدفن بستی قریب قندہار وفات ماہ محرم	۳۰۴
۶۱	شیخ ابو عبد اللہ بن جلا مرید شیخ ابو تراب بخشی رضی اللہ عنہ مولد بغداد مدفن دمشق	۳۰۶ و ۳۰۷
۶۲	حضرت حسین بن منصور حلاج رضی اللہ عنہ مولد فارس عمر شریف ۹۰ سال وفات ۲۴۔ ذیقعدہ	۳۰۹
۶۳	شیخ ابو العباس بن عطار رضی اللہ عنہ مولد و مدفن بغداد	۳۰۹
۶۴	شیخ ابوبکر رازی مرید ابو عمر رجاجی قدس اللہ سرہ	۳۱۰
۶۵	شیخ ابو الخیر حصمی قدس اللہ سرہ	۳۱۰

وفات سنہ ہجری	مختصر کیفیت	نمبر شمار
۳۱۶	شیخ بنان بن محمد جمال قدس اللہ سرہ - مزار مصر	۶۶
۳۱۹	شیخ محمد بن فضل مرید شیخ احمد خضرویہ - مولد بلخ مدفن سمرقند	۶۷
۳۱۹	شیخ ابوالحسن وراق مرید عثمان حیری قدس اللہ سرہ	۶۸
۳۲۰	شیخ ابوالحسن دراج مرید ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ مولد و مدفن بغداد	۶۹
۳۲۸	شیخ ابوالحسن بن مزین رضی اللہ عنہ مولد بغداد و مدفن مکہ معظمہ -	۷۰
۳۲۸	شیخ ابو علی ثقفی مرید ابوالحفص حداد رضی اللہ عنہ مولد و مدفن نیشاپور	۷۱
۳۲۸	شیخ ابو محمد مرتعش مرید شیخ ابوالحفص حداد رضی اللہ عنہ مولد بغداد	۷۲
۳۲۹ یا ۳۳۰	شیخ ابو یعقوب نہر جوری مرید ابو یعقوب صوفی رضی اللہ عنہ	۷۳
۳۳۰	شیخ ابوالحسن صائغ دینوری مرید شیخ ابو جعفر صیدلانی	۷۴
۳۳۰	شیخ ابوبکر بن طاہرہ بہری نام عبد اللہ رضی اللہ عنہ مولد و مدفن جبل	۷۵
۳۳۱	شیخ عبد اللہ حفیف مرید شیخ رویم رضی اللہ عنہ - مزار شیراز -	۷۶
۳۳۱	شیخ عبد اللہ منازل مرید شیخ حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ	۷۷
۳۳۸	شیخ ابراہیم بن شیبان کرمان شاہی اصحاب ابو عبد اللہ مغربی رحمۃ اللہ علیہ	۷۸
۳۴۰	شیخ ابو سعید اعرابی نام احمد بن محمد بصری رضہ مولد بصرہ مدفن مکہ معظمہ -	۷۹
۳۴۱	شیخ ابراہیم مغربی صوفی الرقی مرید شیخ سلیم مغربی رحمۃ اللہ علیہ	۸۰
۳۴۲	شیخ ابوالقاسم حکیم سمرقندی قدس اللہ سرہ	۸۱
۳۴۳	شیخ ابوالخیر تیناتی الاقطع نام جواد قدس اللہ سرہ مدفن قریب مصر	۸۲
۳۴۸	شیخ ابو عمر زجاجی نام محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ - مولد نیشاپور	۸۳
۳۴۸	شیخ ابوالحسن بوشنجی صوفی رضی اللہ عنہ - مولد فوشنج مدفن نیشاپور	۸۴
۳۵۸	شیخ عبد الملک بن علی رضی اللہ عنہ - مولد گازرون ملک فارس وفات بروز	۸۵

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۸۵	شنبہ ۲۶ - ذی الحجہ -	
۸۶	شیخ علی بن بندار ابن حسین صوفی رضی اللہ عنہ مولد نیشاپور	۳۵۹
۸۷	شیخ ابوبکر دقی مرید شیخ دقاق کبیر رضی اللہ عنہ - مولد دینور مدفن شام عمر شریف ۱۲۰ سال کی ہوئی	۳۵۹
۸۸	شیخ سلیمان بن احمد طبرانی قدس اللہ سرہ -	۳۶۰
۸۹	شیخ اسمعیل نیشاپوری بن بجنید بن احمد قدس اللہ سرہ	۳۶۵
۹۰	شیخ ابوعبداللہ مقیری نام محمد بن احمد المقیری قدس اللہ سرہ	۳۶۶ و ۳۶۸
۹۱	شیخ ابوعبداللہ رودباری رض مولد شام مدفن صور بر کنارہ دجلہ	۳۶۹
۹۲	شیخ ابوسہل صعلوکی رضی اللہ عنہ - مولد و مدفن نیشاپور وفات ماہ ذلقعدہ	۳۶۵
۹۳	شیخ ابراہیم بن ثابت کنیت ابواسحاق رضی اللہ عنہ مولد و مدفن بغداد -	۳۶۹
۹۴	شیخ ابوبکر فرار نام محمد رضی اللہ عنہ مولد و مدفن نیشاپور	۳۷۰
۹۵	شیخ ابوبکر طرطوسی شاگرد ابوالحسن مالکی رض مدفن مکہ معظمہ	۳۷۴
۹۶	شیخ عبدالواحد بن علی سیاری مرید ابوالعباس سیاری رضی اللہ عنہ	۳۷۵
۹۷	شیخ عبداللہ برقی رض مولد برق قریب خوارزم مدفن مصر	۳۷۶
۹۸	شیخ ابونصر سراج مرید شیخ ابومحمد مرتعش قدس اللہ سرہ -	۳۷۷ و ۳۷۸
۹۹	شیخ ابوالقاسم روزی رض مدفن نیشاپور	۳۷۸
۱۰۰	شیخ ابوبکر کلاآبادی رض مولد کلاآباد - مدفن بخارا وفات بروز جمعہ - ۱۹ - جمادی الاول -	۳۷۹
۱۰۱	شیخ ابوالخیر چشتی رض مدفن مدینہ منورہ -	۳۸۰
۱۰۲	شیخ ابراہیم خنوجی رض مولد بغداد مدفن مدینہ منورہ	۳۸۶

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۰۳	شیخ ابوالحسن بن شمعون رضؓ ولادت سنہ ۳۰۰ھ وفات بروز جمعہ ۱۵۔ ذیقعدہ یا ذی الحجہ مولد و مدفن بغداد	۳۸۶
۱۰۴	شیخ ابوطالب محمد بن علی مرید شیخ عارف ابوالحسن محمد بن ابی عبداللہ رضؓ مولد مکہ معظمہ۔	۳۸۶ و یا ۳۸۷
۱۰۵	شیخ ابوبکر سوسی مرید شیخ عمو واحمد کوتانی رضؓ مزار شام	۳۸۶
۱۰۶	شیخ ابوالقاسم دینوری رضؓ وفات بغداد بروز جمعہ یا شنبہ ۲۔ ذی الحجہ۔	۳۹۷
۱۰۷	خواجہ یحییٰ بن عمار شیبانی مصاحب عبداللہ خفیف رضؓ مزار ہرات۔	۴۰۲
۱۰۸	شیخ ابوسعید بالینی رضؓ مولد موضع بالیں قریب ہرات	۴۱۱ و ۴۱۲
۱۰۹	شیخ ابوالحسن بن جہضم ہمدانی مرید شیخ کولینی وجعفر خلائی رضؓ	۴۱۴
۱۱۰	حضرت شیخ ابوعبداللہ طاقی مرید شیخ موسیٰ بن عمران صبرقی رضؓ	۴۱۶
۱۱۱	شیخ ابومنصور اصفہانی مرید شیخ احمد کوکانی قدس اللہ سرہ	۴۱۸
۱۱۲	میر مسعود غازی یا پیر سالار یا بالی پیر یا بالی میاں یا پیر ہٹیلیم یا ہٹیلا پیر رضؓ ولادت اجمیر ۲۔ رجب سنہ ۴۰۵ھ وفات بہرائچ ۱۴۔ رجب	۴۲۴
۱۱۳	شیخ ابوعلی سیاہ رضؓ وفات ماہ شعبان	۴۲۴
۱۱۴	شیخ ابومنصور محمد حکیم انصاری مرید ابوحمزہ عقیلی رحمتہ اللہ علیہ مزار بلخ	۴۳۰
۱۱۵	شیخ احمد قدردی بن محمد قدس اللہ سرہ	۴۳۷
۱۱۶	شیخ ابوسعید بن ابوالخیر مرید شیخ ابوالفضل بن حسن سرخسی رضؓ ولادت بروز یک شنبہ یکم محرم سنہ ۳۵۷ھ وفات شب جمعہ ۴۔ شعبان۔	۴۴۰
۱۱۷	شیخ ابوعبداللہ ماکو مرید شیخ عبداللہ خفیف مزار ورشیر	۴۴۲
۱۱۸	شیخ اسمٰعیل لاہوری رضؓ مولد بخارا مدفن لاہور	۴۴۸

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۱۹	شیخ ابوالحسن علی رازی بن محمود بن ابراہیم مرید ابوالحسن خضری رض وفات ماہ رمضان۔	۴۴۸
۱۲۰	شیخ حماد دباس بن مسلم کنیت ابوعبداللہ قدس اللہ سرہ	۵۲۵ و ۵۳۱
۱۲۱	شیخ بقا بن بطو مرید تاج العارفین ابوالوفا رض مزار باب توسل ملک نہر	۵۵۳
۱۲۲	حضرت علی بن ہیتی مرید شیخ ابوالوفا عمر یکصد و دہ سال مزار زیران	۵۶۱
	بزرگان سلسلہ چشتیہ	
۱	شیخ احمد نہروانی خلیفہ قاضی حمید الدین ناگوری چشتی رض	۶۶۱
۲	شیخ فرید الدین ناگوری نبیرہ شیخ حمید الدین صوفی مولد و مدفن ناگور	۷۵۰
۳	شیخ شہاب الدین مشہور شاہ ولایت صاحب مرید شاہ جلال الدین کبیرالاولیا پانی پتی مولد و مسکن شہر بخارا وفات ۶۔ ربیع الاول مزار دیوبند	۷۸۰
۴	شیخ سراج الدین چشتی بن کمال الدین علامہ رض وفات یکم جمادی الاول مزار احمد آباد	۷۶۲
۵	سید تاج الدین شیر سوار مرید شیخ قطب الدین منور ہانسوی رض مزار نارنول	۷۸۴
۶	علاءالحق بن اسعد لاہوری بنگالی مرید شیخ سراج الدین اخی عثمان و سلطان المشائخ رض وفات یکم رجب مزار پنڈوہ	۸۰۰
۷	مخدوم حسام الدین فتحپوری خلیفہ قاضی عبدالمقتدر رض	۸۰۰
۸	میر سید اشرف جہانگیر سمنانی مرید شیخ علاءالحق بنگالی و ہر چہار خانوادہ رض وفات ۲۷ محرم۔ مزار کچھوچھہ	۸۰۸
۹	شیخ اختیار الدین عمر ایرجی مرید قاضی شادی رض مولد ایرج	۸۰۹
۱۰	شیخ عین الدین قتال پسر و خلیفہ شیخ سعد اللہ کیسہ دراز رض مزار کنتور	۸۲۲

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۱	شیخ یوسف بدھ ایرجی خلیفہ شیخ اختیار الدین عمر رضہ مزار ایرج	۸۳۴
۱۲	شیر خان بک اقربائی سلطان فیروز قدس اللہ سرہ	۸۳۶
۱۳	شیخ سارنگ چشتی وسہروردی مرید شیخ قوام الدین رحمتہ اللہ علیہ	۸۴۷
۱۴	قاضی شہاب الدین دولت آبادی خلیفہ مولانا خواجگی رحمتہ اللہ علیہ	۸۴۸
۱۵	شیخ نور الدین قطب العالم بنگالی فرزند علاؤالحق بنگالی رضہ مزار قصبہ پنڈادہ	۸۵۰
۱۶	شیخ کبیر اولاد حمید الدین صوفی رضہ مولد ناگور وفات ۵ ربیع الاول مزار گجرات	۸۵۹
۱۷	شیخ ابو الفتح جونپوری خلیفہ شیخ عبد المقتدر رضہ مولد دہلی - ۴ - محرم وفات ۳ ربیع الاول جونپور -	۸۵۸
۱۸	شیخ پیارا مرید شیخ بڈاللہ قدس اللہ سرہ	۸۵۶
۱۹	شیخ محمد المشہور شیخ مینا چشتی وسہروردی قدس اللہ سرہ	۸۷۰
۲۰	شیخ شمس الدین طاہر مرید شیخ نور الدین قطب العالم رضہ	۸۸۱
۲۱	شیخ جلال الدین گجراتی مرید شیخ پیارا رضہ مولد گجرات	۸۸۱
۲۲	شاہ کاکو خلیفہ نور الدین قطب العالم رضہ مزار لاہور	۸۸۲
۲۳	شیخ سعد الدین خیر آبادی مرید شیخ مینا قدس اللہ سرہ	۸۸۲
۲۴	شیخ محمد ملا مرید احمد بداؤنی و شیخ جلال گجراتی رضہ مزار ملار	۹۰۰
۲۵	شیخ جنید اولاد شیخ فرید الدین گنجشکر رضہ مزار حصار	۹۰۰
۲۶	راجی حامد شاہ مرید شیخ حسام الدین مانک پوری قدس اللہ سرہ مزار مانک پور	۹۰۱
۲۷	شیخ حسین ناگوری مرید شیخ کبیر گجراتی قدس اللہ سرہ	۹۰۱
۲۸	شیخ حسین طاہر مرید راجی حامد شاہ رضہ مولد ملک بہار وفات ۴ - ۲ - ربیع الاول	۹۰۹

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۲۹	شیخ عزیز اللہ متوکل پیر شیخ راجن و شیخ علی متقی قدس اللہ سرہ	۹۱۲
۳۰	مولانا الہداد جونپوری مرید راجی حامد شاہ قدس اللہ سرہ	۹۲۳
۳۱	شیخ احمد بن قاضی مجد والدین مرید خواجہ حسین ناگوری مولد نارنول۔ مدفن ناگور	۹۲۷
۳۲	شیخ محمد حسن بن شیخ حسن طاہر چشتی قادری مولد جونپور مدفن دہلی	۹۴۴
۳۳	شیخ بہاؤالدین جونپوری مرید شیخ محمد بخش قدس اللہ سرہ	۹۴۷
۳۴	شیخ خانون گوالیری مرید خواجہ حسین ناگوری رض	۹۴۷
۳۵	شیخ علاؤالدین بن شیخ نورالدین اجودہنی قدس اللہ سرہ ولادت سنہ ۸۶۲ھ مدفن دہلی۔	۹۴۸
۳۶	سلطان جلال الدین قریشی رض مزار قریات منڈو	۹۴۸
۳۷	سید سلطان بہرائچی مرید شیخ علاؤالدین اجودہنی رض	۹۴۹
۳۸	سید علی قوام قدس اللہ سرہ مزار جونپور	۹۵۰
۳۹	شیخ عبدالرزاق جھنجانہ خلیفہ شیخ محمد حسن طاہر رض مزار جھنجانہ	۹۵۰
۴۰	شیخ یوسف مشہور شاہ جوسی چشتی قدس اللہ سرہ۔	۹۵۰
۴۱	شیخ امان پانی پتی نام عبدالملک مرید شیخ محمد حسن دوی رض وفات ۱۲۔ ربیع الثانی۔	۹۵۷
۴۲	شیخ حمزہ دہرسو قریشی نظامی وفات ۲۵۔ ربیع الآخر مزار دہرسو قریب نارنول۔	۹۵۷
۴۳	شیخ حسام الدین ملتانی چشتی سہروردی رض مزار ملتان	۹۶۰
۴۴	شیخ سید عبدالاول بن کلائی رض مولد دکن مزار دہلی۔	۹۶۸

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۴۵	حضرت سلیم چشتی اولاد حضرت با اصاحب مزار فتحپور سیکری	۹۷۰
۴۶	شیخ عبد العزیز بن حسن طاہر خلیفہ قاضی خان رضہ مولد جونپور ۸۹۸ھ وفات دہلی ۶ جمادی الآخر۔	۹۷۵
۴۷	شیخ علی متقی بن حسام الدین چشتی قادری شاذلی رضہ مولد برہانپور ۸۸۱ھ وفات ۲ جمادی الاول مکہ معظمہ	۹۷۵
۴۸	شیخ ادہن جونپوری بن شیخ بہاؤالدین رضہ مزار جونپور	۹۷۶
۴۹	شیخ حسن محمد۔ بن میا بجیو مرید شیخ جمال الدین مشہور شیخ جمن رضہ وفات ۲۸ ذیقعدہ احمد آباد	۹۸۰
۵۰	شیخ نقی جالک مرید شیخ سلیم چشتی رضہ مزار کوہ مانک پور	۹۸۲
۵۱	شیخ محمد طاہر گجراتی مرید شیخ علی متقی قدس اللہ سرہ	۹۸۴
۵۲	شیخ نظام الدین پکھاری بن شاہ جوسی رضہ مزار برہانپور	۹۸۵
۵۳	شیخ پیارا مرید سلیم چشتی رحمتہ اللہ علیہ مزار دکن گجرات	۹۸۶
۵۴	شیخ رزق مرید محمد بلاوہ رضہ وفات ۲ ربیع الاول	۹۸۹
۵۵	شیخ اسحاق قدس اللہ سرہ مزار دہلی	۹۹۰
۵۶	شیخ عثمان زندہ پیر بن شیخ عبد الکبیر صابری رضہ مزار پانی پت	۹۹۰
۵۷	شیخ دانیال مرید سید راجی رضہ عمر ایکسو گیارہ سال کی ہوئی۔	۹۹۴
۵۸	شیخ فتح اللہ ترین سنبھلی خلیفہ خواجہ سلیم چشتی قدس اللہ سرہ	۹۹۹
۵۹	بندگی شاہ عمر دیوبندی خلیفہ شاہ عبد الرزاق جھجانوی وفات ۱۴۔ جمادی الاول سنہ ۱۰۰۰ مزار دیوبند۔	۱۰۰۰
۶۰	شیخ مٹھہ کاکروی قدس اللہ سرہ مزار کاکران	۱۰۰۳

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۶۱	شیخ کبیر جولاہہ خلیفہ شیخ تقی رحمۃ اللہ علیہ مدفن ضلع گورکھپور	۱۰۰۳
۶۲	شیخ ولی چشتی خلیفہ شیخ سلیم چشتی قدس اللہ سرہ	۱۰۰۴
۶۳	مولانا عبداللہ انصاری سلطانپوری قدس اللہ سرہ	۱۰۰۶
۶۴	شیخ عبدالاحد سرہندی صابری والد حضرت مجدد صاحب مرید شیخ	۱۰۰۷
	عبدالقدوس و شیخ رکن الدین گنگوہی ولادت سنہ ۹۰۸ ہجری وفات ۱۷ رجب مزار سرہند۔	۱۰۰۷
۶۵	شیخ اختیار الدین مردانی خلیفہ شیخ نظام الدین نارنولی رض مزار قریب کالپی	۱۰۱۱
۶۶	شیخ جلال الدین کاسی مرید شاہ محمد بکرپور رض مزار بدایون	۱۰۱۳
۶۷	سید مزمل بن عبدالوہاب چشتی قدس اللہ سرہ	۱۰۱۵
۶۸	شیخ حاجی اویس وتوزی اولاد پیر کبار رض مولد و مدفن قصور	۱۰۱۷
۶۹	اخوند سعید شوریانی قدس اللہ سرہ	۱۰۱۸
۷۰	شیخ نظام الدین بن شیخ عثمان زندہ پیر رض مزار پانی پت	۱۰۱۸
۷۱	شیخ رحمت اللہ شوریانی اولاد پیر کبار رض مزار قصبہ قصور	۱۰۲۵
۷۲	شیخ محمد بن فضل اللہ رض وفات شب دوشنبہ ماہ رمضان برہانپور	۱۰۲۵
۷۳	مولانا شیخ احمد شوریانی اولاد پیر کبار قدس اللہ سرہ	۱۰۳۰
۷۴	شیخ محمد سلیم صابری خلیفہ شیخ محمد صدیق وفات ۳- ذی الحجہ مزار لاہور	۱۰۳۰
۷۵	شیخ اعلی پانی پتی خلیفہ پدر خود و شیخ نظام نارنولی رض مولد پانی پت سنہ ۹۹۰ عمر ۴۰ سال کی ہوئی مزار پانی پت	۱۰۳۳
۷۶	حضرت بایزید بنگ زئی قدس اللہ سرہ	۱۰۳۵
۷۷	سید محمد مہدی بن یوسف رض صاحب طریقہ مہدیہ مولد جونپور مدفن دکن	۱۰۴۲

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۷۸	شیخ محمد مشہور شیخ محمد اعظم بن شیخ محمد چشتی رضہ وفات ۹ ربیع الاول احمد آباد	۱۰۴۲
۷۹	شیخ حاجی گنگن شوریانی قدس اللہ سرہ مزار قصبہ قصور	۱۰۴۳
۸۰	مولانا درویزہ پشاوری قدس اللہ سرہ مزار پشاور	۱۰۴۸
۸۱	شیخ الہ داد لوڑی اولا پیر کبار رضہ مزار قصبہ قصور	۱۰۴۹
۸۲	ملک محمد جائسی خلیفہ شیخ الہ داد و محمد مہدی قدس اللہ سرہ	۱۰۴۹
۸۳	مخدوم شیخ عبدالرشید جونپوری بن شیخ مصطفی عبدالمجید عثمان رضہ	۱۰۵۵
۸۴	شیخ عبدالخالق لاہوری خلیفہ شیخ جان اللہ لاہوری رضہ وفات ۱۲ رجب مزار لاہور۔	۱۰۵۹
۸۵	شیخ عارف لاہوری مرید شیخ اسحق لاہوری رضہ مزار لاہور	۱۰۶۴
۸۶	شیخ اسماعیل چشتی اکبرآبادی قدس اللہ سرہ مزار اکبرآباد	۱۰۶۶
۸۷	شیخ سعید خان میانہ خلیفہ شیخ نظام الدین نارنولی رضہ مزار برہانپور	۱۰۶۷
۸۸	شیخ بھوگی افغان قدس اللہ سرہ مزار قصور	۱۰۶۹
۸۹	شیخ محمد عارف صابری خلیفہ شیخ عبدالخالق رضہ وفات ۷ ذی الحجہ لاہور	۱۰۷۱
۹۰	مولانا عبدالکریم پشاوری خلیفہ سید علی غواص رضہ مزار ملک یوسف قربان	۱۰۷۲
۹۱	شیخ پچو پشاوری مرید مولانا درویزہ رضہ مزار پشاور	۱۰۷۳
۹۲	شیخ پیر محمد سلون مرید شیخ عبدالکریم قدس اللہ سرہ	۱۰۷۴
۹۳	شیخ یحییٰ گجراتی چشتی قدس اللہ سرہ مزار مدینہ منورہ	۱۰۷۵
۹۴	شیخ جنید موہانی چشتی قدس اللہ سرہ مزار سندیلہ	۱۰۷۸
۹۵	شیخ حبیب جنیدی خلیفہ شیخ محمد جالینہ رضہ مزار اورنگ آباد	۱۰۷۹
۹۶	شیخ پیر محمد لکھنوی مرید شاہ عبداللہ سیاح چشتی رضہ مزار لکھنؤ	۱۰۸۰

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۹۷	شیخ محمد صدیق صابری لاہوری مرید شیخ محمد عارف رضہ مزار لاہور وفات ۸ ر ذی الحجہ۔	۱۰۸۴
۹۸	شیخ شاہ ابوالمعانی خلیفہ شیخ داؤد رضہ مزار انبیٹھہ	۱۱۱۲
۹۹	شیخ سوندہا بن شیخ المومن صابری قدس اللہ سرہ وفات ۲۴۔ جمادی الاول سفیدون	۱۱۱۹
۱۰۰	شیخ محمد سعید مشہور شاہ میرا بھیکہ صابری خلیفہ شاہ ابوالمعانی رضہ ولادت روز دوشنبہ ۹۔ رجب سنہ ۸۶ ہجری وفات ۵ رمضان قصبہ کہڑام عمر شریف ۴۸ سال کی ہوئی۔	۱۱۳۱
۱۰۱	سید عتیق اللہ چشتی جالندھری مرید شاہ ابوالمعانی رضہ وفات ماہ شعبان	۱۱۳۱
۱۰۲	شیخ یحیی مدنی مرید محمد اعظم رضہ وفات ۲۷ صفر مدینہ منورہ عمر ۱۲۵ سال کی ہوئی	۱۱۴۱
۱۰۳	شیخ کلیم اللہ جہان آبادی مرید شیخ یحیی مدنی رضہ وفات ۲۴ ربیع الاول دہلی	۱۱۴۲
۱۰۴	شیخ نظام الدین ولی اورنگ آبادی مرید شیخ کلیم اللہ وفات ۱۲۔ ذیقعدہ	۱۱۴۲
۱۰۵	شیخ محمد سلیم لاہوری خلیفہ شیخ محمد صدیق رضہ وفات ۳۔ ذی الحجہ لاہور۔	۱۱۵۱
۱۰۶	شاہ بہلول برکی صابری مرید شاہ بھیکہ رضہ مزار جالندہر	۱۱۷۰
۱۰۷	شاہ لطف اللہ مرید شاہ بھیکہ رضہ وفات بروز شنبہ ۲ ذیقعدہ جالندہر	۱۱۸۶
۱۰۸	سید علیم اللہ بن عتیق اللہ جالندھری رضہ ولادت ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۱۰۹ وفات ۱۶۔ صفر جالندھر۔	۱۲۰۲
۱۰۹	میانجی نور علی دیوبندی قطب الوقت رضہ وفات ۳۔ شعبان دیوبند	۱۲۰۳
۱۱۰	شیخ نور محمد بھیل خلیفہ شاہ فخر الدین مولد و مدفن موضع مہاران	۱۲۰۵
۱۱۱	سید علی شاہ مرید سید علیم اللہ رضہ مزار جالندھر	۱۲۱۳

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۱۲	شیخ محمد سعید شرقپوری لاہوری رضہ مزار شرقپور	۱۲۱۴
۱۱۳	شیخ محمد سعید چشتی خلیفہ شیخ علیم اللہ رضہ وفات ۱۹ ذی الحجہ	۱۲۲۰
۱۱۴	شیخ خیر الدین مشہور خیر شاہ لاہوری رضہ وفات ۱۹ ذی الحجہ لاہور	۱۲۲۸
۱۱۵	سید اعظم روپڑی مرید سید سالم رضی اللہ مزار روپڑ	۱۲۳۷
۱۱۶	حافظ موسی مانکپوری خلیفہ سید اعظم روپڑی وفات ۱۶ رمضان قصبہ مانکپور	۱۲۴۷
۱۱۷	شاہ نیاز احمد ولادت سنہ ۱۱۴۳ھ وفات ۶ جمادی الآخر بریلی	۱۲۵۰
۱۱۸	مولانا خواجہ محمد سلیمان مرید خواجہ نور محمد رضہ وفات ۷ صفر تونسہ ملک پنجاب عمر ۱۰۰ سو سال۔	۱۲۶۷
۱۱۹	مولوی غلام مصطفےٰ وزیر آبادی رضہ مزار وزیر آباد	۱۲۶۷
۱۲۰	مولوی امانت علی خلیفہ حافظ موسی رضہ وفات ۱۹ ذیقعدہ امروہہ	۱۲۸۰
۱۲۱	شیخ حاجی رمضان مرید خواجہ سلیمان ولادت ماہ رمضان سنہ ۱۲۰۲ وفات ۳ رمضان مزار لاہور	۱۲۸۲
۱۲۲	شیخ فیض بخش لاہوری مرید سید حیدر علی شاہ وفات ۹ رجب مزار لاہور	۱۲۸۶
۱۲۳	مولانا محمد قاسم صاحب خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب ولادت قصبہ نانوتہ ماہ شعبان یا رمضان سنہ ۱۲۴۸ھ وفات ۴ جمادی الآخر دیوبند روز جمعرات بعد نماز ظہر	۱۲۹۷
۱۲۴	مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب ولادت ۱۳ صفر سنہ ۱۲۴۵ ہجری وفات روز دوشنبہ ۳۔ ربیع الاول مزار نانوتہ	۱۳۰۲
۱۲۵	حضرت پیرجی حاجی محمد انور صاحب خلیفہ اعظم حاجی محمد عابد صاحب ولادت سنہ ۱۲۵۰ھ وفات ۲۰ جمادی الثانی مولد و مدفن دیوبند۔ آپکا مفصل حال ملفوظات انوری میں درج ہے۔	۱۳۱۲
۱۲۶	منشی مولا بخش صاحب مرید حاجی محمد عابد صاحب وفات یکم محرم دیوبند۔	۱۳۱۴

بزرگانِ سلسلۂ نقشبندیہ

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	حکیم آتا مرید شیخ احمد یسوی مولد خوارزم مدفن آق فورغا۔	۵۸۲
۲	خواجہ عبد الملک خلیفہ شیخ احمد یسوی قدس اللہ سرہ	۵۹۳
۳	خواجہ منصور خلیفہ شیخ احمد یسوی قدس اللہ سرہ	۵۹۴
۴	خواجہ تاج آقا خلیفہ شیخ احمد یسوی قدس اللہ سرہ	۵۹۶
۵	خواجہ سعید آتا خلیفہ شیخ احمد یسوی قدس اللہ سرہ	۶۱۵
۶	خواجہ زنگی آتا خلیفہ خواجہ حکیم آتا رضؒ مزار ولایت شاش	۶۵۶
۷	خواجہ سید آتا خلیفہ خواجہ زنگی رحمتہ اللہ علیہ	۷۱۰
۸	بابا شیخ مبارک بخاری مرید میر حمزہ رضؒ مزار قریہ کرمینک	۷۱۷
۹	خواجہ حسام الدین شاشی و بخاری مرید میر حمزہ رضؒ مزار بخارا	۸۱۹
۱۰	مولانا کمال الدین مرید میر حمزہ رضؒ مزار موضع میدان قریب سمرقند	۸۳۰
۱۱	خواجہ درویش احمد سمرقندی کنیت ابو العباس خلیفہ زین الدین رضؒ	۸۰۴
۱۲	خواجہ سعد الدین کاشغری مرید خواجہ نظام الدین خاموش رضؒ وفات وقت ظہر روز چہار شنبہ ۷ جمادی الآخر	۸۶۲
۱۳	خواجہ نظام خاموش مرید خواجہ نظام الدین خاموش	۸۶۴
۱۴	خواجہ بونصر پارسا خلیفہ خواجہ محمد پارسا قدس اللہ سرہ	۸۶۵
۱۵	مولانا شہاب الدین احمد جنیدی مرید مولانا سعد الدین کاشغری رضؒ	۸۸۶
۱۶	خواجہ علاؤ الدین دہری مرید مولانا سعد الدین کاشغری رضؒ وفات روز شنبہ ۱۵ رجمادی الثانی مزار کاشغری۔	۸۵۲

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
١٧	خواجہ محمد اکبر مشہور خواجہ کلان فرزند خواجہ سعد الدین رضہ مزار کاشغر	٨٩٤
١٨	مولانا عبد الرحمن جامی خلیفہ مولانا سعد الدین کاشغری رضہ ولادت وقت عشار ٣ شعبان ۸۱۷ھ ہجری جرجرجام وفات ١٨ - محرم خیابان	٨٩٨
١٩	مولانا شمس الدین محمد روجی مرید مولانا سعد الدین رضہ ولادت ١٤ شعبان ۸۲۰ھ وفات بروز شنبہ ١٦ رمضان گازرگاہ	٩٠٤
٢٠	مولانا عبد الغفور لاری خلیفہ مولانا جامی قدس اللہ سرہ	٩١٢
٢١	شیخ حاجی محمد بن صدیق خبوشانی قدس اللہ سرہ	٩٣٧
٢٢	شیخ کمال الدین حسین خوارزمی قدس اللہ سرہ	٩٥٦
٢٣	خواجہ عبد الشہید بن خواجہ خواجگا قدس اللہ سرہ مزار سمرقند -	٩٨٠
٢٤	خواجہ ہاشم مرید خواجہ محمد کاشانی وفات بروز دوشنبہ ١٥ - ربیع الاول مزار ذہبد قریب سمرقند -	١٠٤٦
٢٥	خواجہ صالح مرید خواجہ محمد گانی رضہ وفات ماہ محرم بلخ -	١٠٤٨
٢٦	خواجہ خاوند مشہور بحضرت ایشان رضہ وفات ١٢ شعبان	١٠٥٢
٢٧	خواجہ معین الدین بن خواجہ خاوند رضہ وفات ماہ محرم کشمیر	١٠٨٥
٢٨	حضرت میران سید احمد نانوتوی وفات ٧ محرم مزار قصبہ نانوتا	١٠٩٨
٢٩	خواجہ داؤد مسکوئی کشمیری مرید خواجہ خاوند قدس اللہ سرہ	١٠٩٧
٣٠	شیخ محمد امین ڈار مرید خواجہ عبد الوہاب قدس اللہ سرہ	١٠٩٨
٣١	شاہ ابو الرضا محمد عم بزرگوار شاہ ولی اللہ وفات ١٧ - محرم دہلی	١١٠١
٣٢	شاہ عبد الرحیم راجپوری وفات ١٨ محرم مزار موضع راجپور	١١٠٢
٣٣	حضرت شاہ فرید محمد دیوبندی وفات ١٣ صفر مزار دیوبند	١١٠٢

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۳۴	مولانا حاجی محمد اسمٰعیل غوری خلیفہ شیخ سعدی لاہوری رض وفات ۵ اجمادی الآخر	۱۱۱۱
۳۵	مخدوم حافظ عبدالغفور پشاوری خلیفہ حاجی محمد اسماعیل رض وفات ۱۴- شعبان پشاور	۱۱۱۶
۳۶	خواجہ حافظ احمد لبسوئی رض وفات ۳ ذی الحجہ کشمیر	۱۱۱۶
۳۷	حضرت عبدالاحد بن خواجہ محمد سعید رض ولادت سنہ ۱۰۵۰ھ وفات ۲۷ ذی الحجہ سرہند	۱۱۲۷
۳۸	شیخ محمد مراد کشمیری مرید عبدالاحد رض وفات ۱۷- رجب کشمیر	۱۱۳۱
۳۹	سید نور محمد بداؤنی خلیفہ شیخ سیف الدین رض وفات ۱۱ ذیقعدہ	۱۱۳۵
۴۰	خواجہ عبداللہ بلخی مرید شیخ عبداللہ محمود رض مزار کشمیر	۱۱۳۹
۴۱	خواجہ عبداللہ بخاری فاروقی خلیفہ شیخ احمد مکی ولادت سنہ ۱۰۶۹ مزار کشمیر	۱۱۴۱
۴۲	شیخ محمد فرخ مجددی قدس اللہ سرہ	۱۱۴۴
۴۳	شیخ محمد فاضل بٹالوی مرید شیخ محمد فضل کلانوری رض وفات ۱۴- ذی الحجہ بٹالہ	۱۱۵۱
۴۴	خواجہ حافظ سعداللہ خلیفہ شیخ محمد صدیق رض وفات ۱۱- شوال دہلی-	۱۱۵۲
۴۵	خواجہ شاہ گلشن خلیفہ خواجہ عبدالاحد قدس اللہ سرہ	۱۱۵۳
۴۶	شیخ عبدالرشید بن شیخ محمد مراد رض وفات ۲۷ رجب دہلی-	۱۱۵۵
۴۷	خواجہ نورالدین محمد آفتاب مرید خواجہ احمد لبسوئی ولادت سنہ ۱۰۸۶ وفات ۶- شعبان کشمیر-	۱۱۵۶
۴۸	حافظ محمد عابد خلیفہ شیخ عبدالاحد رض وفات ۱۸- رمضان دہلی	۱۱۶۰
۴۹	شیخ حاجی محمد سعید لاہوری خلیفہ حافظ سعداللہ رض عمر ۱۰۱ سال کی ہوئی- مزار لاہور	۱۱۶۰
۵۰	خواجہ عبدالسلام کشمیری خلیفہ حافظ عبدالغفور پشاوری وفات ۱۸ شوال کشمیر	۱۱۷۱

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۵۱	شاہ محمد صادق قلندر مرید خواجہ بیرنگ مزار موضع لار	۱۱۷۱
۵۲	خواجہ محمد رضا الہامی قدس اللہ سرہ	۱۱۷۹
۵۳	خواجہ محمد اعظم ددمری کشمیری مرید خواجہ محمد مراد قدس اللہ سرہ	۱۱۸۵
۵۴	خواجہ کمال الدین بن خواجہ نور الدین رض وفات ۲۹ رجب کشمیر	۱۱۸۸
۵۵	حضرت مرزا جان جاناں مظہر شہید رض ولادت روز جمعہ ۱۱۔ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ وفات شب شنبہ ۱۰ محرم دہلی۔	۱۱۹۵
۵۶	مولوی احمد اللہ بن ثناء اللہ پانی پتی قدس اللہ سرہ مزار پانی پت	۱۱۹۸
۵۷	خواجہ میر درد دہلوی فرزند خواجہ محمد ناصر ولادت ۱۹ ذیقعدہ روز شنبہ سنہ ۱۱۳۳ ہجری وفات ۴ صفر روز جمعہ۔	۱۱۳۳
۵۸	حضرت محمد مرشد رض ولادت سنہ ۱۱۱۷ ہجری وفات ۹ رجب رامپور افغانان	۱۲۰۱
۵۹	شیخ محمد احسان خلیفہ حضرت مرزا صاحب قدس اللہ سرہ	۱۲۰۶
۶۰	حضرت حافظ جمال اللہ رض وفات ۳ صفر رامپور افغانان	۱۲۰۹
۶۱	مولوی علیم اللہ گنگوہی خلیفہ مرزا صاحب قدس اللہ سرہ	۱۲۱۱
۶۲	مولوی نعیم اللہ بہرائچی خلیفہ مرزا صاحب رض وفات ۵ صفر بہرائچ۔	۱۲۱۸
۶۳	حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی خلیفہ مرزا صاحب وفات یکم رجب پانی پت	۱۲۲۵
۶۴	حضرت شاہ درگاہی رض ولادت سنہ ۱۱۶۲ ہجری وفات ۴ جمادی الآخر رامپور	۱۲۲۶
۶۵	حضرت شاہ رؤف احمد ولادت سنہ ۱۲۰۱ ہجری وفات ۲۷ ذیقعدہ بندر لیس واقعہ ملک یمن۔	۱۲۲۵
۶۶	حضرت شاہ صفی الدین والد شاہ ابوسعید رض ولادت سنہ ۱۱۶۵ ہجری وفات ۲۵ شعبان لکھنؤ۔	۱۲۳۶

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۶۷	حضرت شاہ سراج احمد محدث فرزند محمد مرشد ولادت ۱۳ شعبان سنہ ۱۱۷۶ھ مزار رامپور افغانان۔	۱۲۴۰
۶۸	حضرت شاہ غلام علی دہلوی ولادت سنہ ۱۱۵۸ ہجری وفات ۲۲ صفر دہلی	۱۲۴۰
۶۹	مولانا خالد کردستانی قدس اللہ سرہ	۱۲۴۲
۷۰	شاہ محمد اصغر مرید شاہ غلام علی رضہ مزار دہلی	۱۲۵۵
۷۱	حضرت ابو سعید رضہ ولادت ۲ ذیقعدہ سنہ ۱۱۹۶ ہجری وفات یکم شوال دہلی	۱۲۵۵
۷۲	شاہ عبد الرحمن جالندھری مرید شاہ غلام علی رضہ مزار سندھ	۱۲۵۸
۷۳	مولوی کرم اللہ محدث مرید شاہ غلام علی قدس اللہ سرہ	۱۲۵۸
۷۴	ملا عبد الغفور جرجوئی مرید شاہ غلام علی رضہ مزار جرجہ وفات ماہ شوال	۱۲۵۹
۷۵	میرزا رحیم اللہ مرید شاہ غلام علی رضہ وفات و مزار سبزہ وار	۱۲۶۰
۷۶	سید منور شاہ لاہوری قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۱۲۶۴
۷۷	مولوی خطیب احمد بن شاہ رؤف احمد قدس اللہ سرہ	۱۲۶۶
۷۸	مولانا محمد جان شیخ الحرم مرید شاہ غلام علی رضہ مدفن مکہ معظمہ	۱۲۶۸
۷۹	حضرت شاہ احمد سعید ولادت یکم ربیع الآخر سنہ ۱۲۱۷ ہجری وفات روز سہ شنبہ ۲۰ ربیع الاول مدینہ منورہ	۱۲۷۷
۸۰	سید امام علی شاہ رضہ ولادت سنہ ۱۲۱۷ ہجری وفات	۱۲۷۷
۸۱	مولوی رحیم بخش خلیفہ حاجی دوست محمد قندہاری وفات ۱۰ جمادی الآخر دہلی	۱۲۸۳
۸۲	شاہ عبد الرشید رضہ ولادت ۲ جمادی الاول سنہ ۱۲۳۷ ہجری وفات روز شنبہ ۱۶ ذی الحجہ مکہ معظمہ	۱۲۸۷
۸۳	شاہ منصور احمد خلیفہ شاہ عبد الرشید ولادت سنہ ۱۲۵۰ ہجری	۱۲۸۸

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۸۴	حضرت شاہ عبدالمغنی رضہ ولادت بماہ ربیع الآخر سنہ ۱۲۳۹ ہجری وفات ۱۸ ربیع الاول مزار مدینہ منورہ	۱۲۹۱
۸۵	حضرت شاہ عبدالغنی رضہ ولادت ۲۵ - شعبان سنہ ۱۲۳۵ ہجری وفات ۷ - محرم مدینہ منورہ	۱۲۹۶
۸۶	شاہ محمد عمر رضہ ولادت بماہ شوال سنہ ۱۲۴۴ ہجری وفات ۲ محرم رامپور	۱۲۹۸
۸۷	شاہ محمد مظہر مجددی رضہ ولادت ۳ جمادی الاول سنہ ۱۲۴۸ ہجری وفات ۱۱ - محرم مدینہ منورہ	۱۳۰۱
۸۸	مولوی رفیع الدین بن مولانا فرید الدین خلیفہ شاہ عبدالغنی ولادت ۹ - رمضان سنہ ۱۲۵۲ ہجری وفات ۱۲ جمادی الثانی عمر شریف ۵۶ یا ۵۷ برس کی ہوئی مدفن جنت البقیع نزدیک قبہ حضرت امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ برابر روضہ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمتہ اللہ علیہ -	۱۳۰۸

بزرگان سلسلہ سہروردیہ

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	شیخ ابو العباس نہاوندی نام احمد بن محمد مرید شیخ عبداللہ خفیف و ممشاد علو ؒ	۳۷۰
۲	شیخ فرخ رنجانی اخی خلیفہ شیخ ابو العباس نہاوندی قدس اللہ سرہ	۴۵۷
۳	شیخ ظہیر الدین عبدالرحمن بن علی شیرازی رضہ وفات ماہ رمضان	۷۱۶
۴	خواجہ کرک سہروردی مرید شیخ اسماعیل قریشی رضہ مزار کھڑہ	۷۱۶
۵	شاہ علاوالدین مرید شیخ شہاب الدین سہروردی مشہور شاہ جنگل پاس دیوبندی وفات ۱۵ - شعبان مزار دیوبند	۷۴۲

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۶	سید میر ماہ بن سید نظام خلیفہ میر سید علاؤالدین جاوری رضہ مزار بہرائچ	۷۷۲
۷	سید صدرالدین مشہور راجو قتال بن سید احمد کبیر رضہ وفات ۱۶ جمادی الآخر۔	۸۲۷
۸	سید برہان الدین قطب العالم بن سید ناصرالدین ولادت ۷۹۰ سنہ ہجری مدفن موضع بنوہ قریب احمد آباد	۸۵۷
۹	سید شاہ عالم کنیت ابوالبرکات بن برہان الدین ولادت ۸۱۷ سنہ ہجری۔ وفات بروز شنبہ ۲۰ جمادی الاول احمد آباد	۸۸۰
۱۰	شیخ عبداللطیف داورالملک بن محمود قریشی مرید شاہ عالم وفات ماہ ذیقعدہ۔ قصبہ مورنی۔	۸۸۵
۱۱	سید کبیرالدین حسن بخاری قدس اللہ سرہ مزار اوچ	۸۹۶
۱۲	شاہ عبداللہ قریشی ملتانی قدس اللہ سرہ	۹۰۰
۱۳	شیخ سماءالدین خلیفہ سید کبیرالدین اسماعیل رضہ وفات ۱۷ جمادی الاول مزار دہلی	۹۰۱
۱۴	شیخ عبدالجلیل مشہور قطب العالم چوہر قریشی حارثی مزار لاہور	۹۱۰
۱۵	قاضی نجم الدین گجراتی مرید شاہ عالم گجراتی قدس اللہ سرہ	۹۱۱
۱۶	سید عثمان مشہور شاہ جھولہ بخاری رضہ وفات ۱۸۔ ربیع الاول مزار لاہور	۹۱۲
۱۷	شیخ علیم الدین جونی وال خلیفہ شیخ عبدالجلیل چوہر رضہ مزار قصبہ چونلی	۹۱۶
۱۸	قاضی محمود گجراتی خلیفہ شاہ عالم گجراتی قدس اللہ سرہ۔	۹۲۰
۱۹	شیخ عبداللہ بیابانی بن مولانا سماءالدین رضہ مزار بیابان	۹۳۶
۲۰	شیخ جمالی خلیفہ مولانا سماءالدین رضہ وفات ۱۰ ذیقعدہ دہلی۔	۹۴۲
۲۱	شیخ ادھن زین العابدین دہلوی مرید مولانا سماءالدین رضہ	۹۴۴
۲۲	سید جمال الدین بخاری مرید سید عبدالوہاب بخاری رضہ مزار دہلی	۹۴۸

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۲۳	ملا فیروز مفتی مرید شیخ حمزہ کشمیری رض مزار کشمیر	۹۷۳
۲۴	مخدوم سلطان شیخ حمزہ کشمیری مرید سید جمال الدین بخاری مزار کشمیر	۹۸۴
۲۵	شیخ نوروز ریشی کشمیری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر۔	۹۸۸
۲۶	بابا داؤد خاکی مرید شیخ مخدوم حمزہ کشمیری رض مزار سلام آباد	۹۹۴
۲۷	گھوڑی شاہ بخاری عرف سید جھولن شاہ وفات ۱۱۔ ربیع الاول مزار لاہور	۱۰۰۳
۲۸	سید شاہ محمد بن سید عثمان جھولہ رض وفات ۱۱۔ ربیع الثانی مزار موضع ہلکہ ضلع لاہور	۱۰۱۱
۲۹	سید سلطان جلال الدین حیدر بن سید صفی الدین بخاری مزار لاہور	۱۰۱۶
۳۰	خواجہ مسعود پانی پتی مرید بابا داؤد رض مزار پان پور قریب کشمیر	۱۰۲۱
۳۱	بابا روپی ریشی مرید خواجہ حمزہ کشمیری رض مزار کشمیر	۱۰۲۴
۳۲	سید عماد الملک بن سید شاہ محمد جھولہ رض مزار لاہور	۱۰۳۹
۳۳	شاہ ارزنی قادری وسہروردی پٹودی مزار شہر پٹنہ	۱۰۴۰
۳۴	بابا نصیب الدین خلیفہ بابا داؤد رض وفات ۱۳۔ محرم قصبہ بجارہ کشمیر	۱۰۴۷
۳۵	سید شہاب الدین بہرام بن میران محمد شاہ موج دریائی ولادت ۹۶۵ھ ہجری	۱۰۴۷
۳۶	سید شاہ جمال قادری وسہروردی مرید گکڑ بیگ رض وفات ۴۔ ربیع الثانی لاہور	۱۰۴۹
۳۷	سید محمود مشہور شاہ نورنگ جھولہ بن شاہ محمد رض مزار لاہور	۱۰۵۳
۳۸	مولانا حیدر نقشبندی وسہروردی رض مزار کشمیر۔	۱۰۵۷
۳۹	شیخ جان مرید شیخ اسماعیل مشہور میاں وڈا مدرس رض مزار لاہور	۱۰۸۳
۴۰	شیخ حسن لالو مرید سید جمال الدین دہلوی رض مزار کشمیر	۱۰۹۹
۴۱	شیخ بہرام مرید بابا نصیب الدین رض مزار کشمیر	۱۱۰۱
۴۲	شیخ یعقوب کشمیری مرید بابا نصیب الدین رض مزار سلام آباد	۱۱۰۶

وفات سنہ ہجری	مختصر کیفیت	نمبر شمار
۱۱۱۱	سید زندہ علی بن سید عبدالرحیم رضہ مزار لاہور	۴۳
۱۱۱۵	شیخ عبدالرحیم قادری وسہروردی رضہ مزار لاہور	۴۴
۱۱۱۷	بابا عبداللہ مرید بابا نصیب الدین رضہ مزار کشمیر	۴۵
۱۱۲۰	شیخ جان محمد لاہوری مرید شیخ اسمٰعیل میاں کلاں رضہ مزار لاہور	۴۶
۱۱۶۶	شیخ حامد قادری مرید مولوی تیمور و عبدالکریم ولادت ۱۰۸۱ ہجری مزار لاہور	۴۷
۱۲۱۴	شیخ سکندر شاہ بن کرم شاہ قریشی رضہ مزار لاہور	۴۸
۱۲۱۵	شیخ شاہ مراد بن کرم شاہ رضہ مزار ملک مرواٹ	۴۹
۱۲۴۶	شیخ قلندر شاہ بن کرم شاہ ولادت ۱۱۵۸ ہجری وفات ۲۶ - رمضان مزار موضع بہی قریب لاہور -	۵۰
	بزرگان سلسلہ قادریہ	
۶۳۶	حضرت شیخ محمد محی الدین ابن العربی نام علی بن محمد عربی رضہ ولادت مرسیہ بلاد اندلس شب دوشنبہ ۱۷ - رمضان ۵۶۰ ہجری وفات شب جمعہ ۲۲ ربیع الآخر مزار جبل قاسون بصالحیہ قریب دمشق -	۱
۷۵۵ و ۷۶۸	حضرت امام عبداللہ یافعی رضہ وفات روز شنبہ ۲۰ جمادی الآخر مزار مکہ معظمہ	۲
۹۲۱	شیخ بہاوالدین جنیدی شطاری مرید احمد تقی مکی رضہ	۳
۹۲۳	سید محمد غوث گیلانی رحمی فرزند سید ابوالعباس ولادت حلب وفات ومزار قصبہ اوچ	۴
۹۳۳	میر سید شاہ فیروز رضہ مزار لاہور	۵
۹۴۲	سید عبدالقادر گیلانی رضہ وفات ۱۶ - ربیع الاول	۶
۹۴۲	سید عبدالرزاق بن سید عبدالقادر ثانی رضہ وفات ۱۵ - جمادی الآخر	۷

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۸	میراں سید مبارک حقانی اوچی فرزند سید محمد غوث رضؓ مزار اوچ	۹۵۶
۹	سید محمد غوث بالا پیر بن سید زین الدین رضؓ وفات ۵ شوال۔ مزار سنگڑھ ملک پنجاب	۹۵۹
۱۰	سید بہاؤالدین گیلانی بہادل شیر قلندر رضؓ ولادت بغداد وفات ۱۶ شوال مزار حجرہ شاہ مقیم	۹۷۳
۱۱	مخدوم جی قادری قدس اللہ سرہ	۹۷۳
۱۲	سید عبداللہ ربانی بن سید محمد غوث رضؓ مزار اوچ	۹۷۸
۱۳	سید اسمعیل بن سید عبداللہ ربانی رضؓ مزار لاہور	۹۷۸
۱۴	سید حامد مشہور حامد گنج بخش قدس اللہ سرہ	۹۷۸
۱۵	شیخ داؤد جونی وال رضؓ مزار شیر گڈھ	۹۸۲
۱۶	حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری وفات ۱۹ جمادی الآخر مزار کیتھل	۹۸۱
۱۷	شیخ ابواسحاق قادری خلیفہ شیخ داؤد کرمانی وفات ۵۔ محرم لاہور	۹۸۵
۱۸	سید میر میراں بن سید مبارک حقانی رضؓ مزار لاہور	۹۸۶
۱۹	سید نور محمد بن سید بہادل شیر رضؓ	۹۸۸
۲۰	سید اسمعیل بن سید ابدال رضؓ مزار قلعہ راٹھور	۹۹۴
۲۱	سید الٰہ بخش بن سید محمد قدس اللہ سرہ مزار بنگالہ	۹۹۴
۲۲	شیخ خضر سیوستانی قدس اللہ سرہ	۹۹۴
۲۳	سید شاہ نور حضوری بن سید محمود رسول نما رضؓ مزار لاہور	۹۹۷
۲۴	سید موسیٰ پاک شہید بن سید حامد گنج پیر حضرت عبدالحق محدث دہلوی۔ مزار ملتان۔	۱۰۰۱

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۲۵	شیخ عبدالوہاب متقی قادری شاذلی خلیفہ شیخ علی حسام الدین ولادت دیار مندو	۱۰۰۱
۲۶	سید صوفی بن سید بدرالدین قدس اللہ سرہ	۱۰۰۲
۲۷	شیخ یعقوب رضہ ولادت ۹۰۸ھ ہجری وفات شب پنجشنبہ ۱۲- ذیقعدہ مزار کشمیر	۱۰۰۲
۲۸	شیخ حسین قادری مرید شیخ عبدالوہاب متقی قدس اللہ سرہ	۱۰۱۳
۲۹	شیخ نعمت اللہ سرہندی خلیفہ میانمیر بالاپیر قدس اللہ سرہ	۱۰۱۷
۳۰	شاہ بدر گیلانی رضہ وفات ۱۲- ربیع الاول موضع سانیان علاقہ پٹیالہ	۱۰۱۸
۳۱	شاہ شمس الدین خلیفہ شیخ ابواسحاق وفات ۱۱ رجب مزار لاہور	۱۰۲۱
۳۲	سید جیون مشہور سید عبدالقادر ثالث رضی اللہ عنہ مزار لاہور	۱۰۲۲
۳۳	شاہ سکندر کیتھلی مزار کیتھل	۱۰۲۳
۳۴	سید خیرالدین ابوالمعانی ولادت روز دوشنبہ ۱۰ ذی الحجہ ۹۶۰ھ ہجری وفات	۱۰۲۴
	۱۶- ربیع الاول	
۳۵	میان تھا مرید میانمیر قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۱۰۲۷
۳۶	حاجی مصطفےٰ سرہندی مرید میانمیر رضہ وفات روز چہارشنبہ۔	۱۰۲۹
۳۷	بندگی شاہ محمد ابراہیم والد حضرت شاہ محمد اسمٰعیل وفات ۶ شوال مزار دیوبند	۱۰۳۳

قطعہ تاریخ

واحسرتا از جور چرخ بے مدار	گاہ راحت مید ہد گہ رنج آرد بے شمار
حاجی الحرمین ابراہیم نام۔	بود شیخ قطب دوران نامدار
در علوم شرع وارث انبیا	بر سریر فقر شاہی روزگار
داب پاکش مرشد راہ یقین	نور ذاتش شد بعالم آشکار
در مہ شوال بود تاریخ خمس	کوس رحلت او بعالم بردکار

شد جہان تاریک بس بے نور او	عالمے از ہجر او شد دلفگار
سال تاریخش بجستم از خرد	بود از شورش فراوان زار زار۔
خندہ او گفتہ ولی لاہوت ۱۰۳۳	از حساب ابجدش می کن شمار

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۳۸	سید عبد الوہاب مرید سید عبد القادر ثالث قدس اللہ سرہ	۱۰۳۷
۳۹	سید عبد اللہ بہتی رض عمر یکصد سال کی ہوئی مزار موضع بہت	۱۰۳۷
۴۰	ملا حامد قاری رض وفات ۱۷۔ رمضان مزار لاہور	۱۰۴۴
۴۱	سید غلام غوث قدس اللہ سرہ	۱۰۴۵
۴۲	شاہ حاکم قدس اللہ سرہ	۱۰۴۰
۴۳	سید شاہ بلاول بن عثمان رض وفات وقت عشار شب دوشنبہ ۲۶ شعبان لاہور۔ عمر ستر سال کی ہوئی۔	۱۰۴۶
۴۴	سید عبد القادر بخاری قدس اللہ سرہ مزار اکبر آباد	۱۰۵۰
۴۵	مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ مزار دہلی	۱۰۵۱
۴۶	میر عنایت اللہ مشہور مسکین شاہ امری رض مزار لاہور	۱۰۵۲
۴۷	شیخ مادھو لاہوری خلیفہ شیخ حسین لاہوری ولادت ۹۸۳ھ ہجری وفات ۲۲ ذی الحجہ عمر شریف ۷۳ سال کی ہوئی	۱۰۵۵
۴۸	خواجہ بہاری خلیفہ میاں میر رض مولد حاجی پور مزار لاہور	۱۰۶۰
۴۹	سید جان محمد حضوری بن شاہ نور رض مولد و مدفن لاہور	۱۰۶۵
۵۰	محمد صالح اکبر آبادی قدس اللہ سرہ مدفن اکبر آباد	۱۰۶۷
۵۱	سید عبد الرزاق مشہور شاہ چراغ لاہوری وفات ۲۳ ذیقعدہ لاہور	۱۰۶۸
۵۲	شیخ شاہ محمد مشہور ملا شاہ خلیفہ میاں میر مولد موضع ورکسان مدفن لاہور	۱۰۶۹

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۵۳	شاہ صفی اللہ مشہور سیف الرحمن رض وفات ۹ ربیع الاول مولد و مدفن۔ حجرہ شاہ مقیم	۱۰۸۰
۵۴	حاجی عبدالجمیل خلیفہ شیخ رنگ بلاول رض مزار لاہور	۱۰۸۲
۵۵	سید طاہا قطب الدین کوتانوی رض مزار کوتانہ	۱۰۸۴
۵۶	حاجی محمد ہاشم گیلانی رض وفات بروز جمعہ ۷ محرم لاہور	۱۰۸۷
۵۷	سید سرور دین بن سید جان محمد حضوری رض مولد و مدفن لاہور وفات بروز جمعہ ۱۲ شوال	۱۱۰۰
۵۸	سید محمد امیر خلیفہ سید سیف الرحمن رض وفات ۲۷ جمادی الثانی حجرہ شاہ مقیم۔	۱۱۰۲
۵۹	سید جعفر بن حاجی محمد ہاشم رض ولادت بروز پنجشنبہ ۹ اجمادی الثانی سنہ ۱۰۴۱ھ لاہور وفات بروز شنبہ ۹۔ رجب لاہور	۱۱۰۷
۶۰	سید عبدالحکیم گیلانی رض ولادت سنہ ۱۰۳۱ھ عمر ۷۷ سال کی ہوئی مدفن لاہور	۱۱۰۸
۶۱	سید محمد فاضل متوکل بن سید محمد ہاشم رض وفات ۲ ذی الحجہ مزار لاہور	۱۱۱۲
۶۲	خواجہ فضیل نوشاہی خلیفہ حاجی محمد نوشاہ رض مولد و مدفن کابل	۱۱۱۲
۶۳	شیخ رحیم داد بن شاہ سلیمان رض مزار موضع بھلیوال	۱۱۱۵
۶۴	سید عمر گیلانی بن سید محمد ہاشم ولادت سنہ ۱۰۳۲ھ وفات بروز یکشنبہ۔ ۱۶۔ شعبان لاہور	۱۱۱۵
۶۵	سید حسن بن سید عبداللہ قدس اللہ سرہ مزار پشاور	۱۱۱۵
۶۶	شاہ رضا قادری شطاری رض وفات ۱۲ جمادی الاول لاہور	۱۱۱۸
۶۷	سید محمد صالح نوشاہی خلیفہ حاجی محمد نوشاہ رض مزار چک سادہ	۱۱۱۸

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۶۸	شیخ صدرالدین خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۲۰
۶۹	شاہ درگاہی خلیفہ شاہ عبدالرزاق چراغ رضہ مزار لاہور	۱۱۲۲
۷۰	حضرت شاہ رمزالدین صاحب قدس اللہ سرہ مولد بغداد- وفات ۲۶ رجب مزار دیوبند	۱۱۲۲
۷۱	شیخ تاج محمود بن شاہ سلیمان قدس اللہ سرہ	۱۱۲۳
۷۲	شیخ عبدالمجید خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۲۵
۷۳	سید نور محمد بن سید امیر گیلانی وفات ۱۹- ذی الحجہ حجرہ مقیم شاہ	۱۱۲۶
۷۴	شیخ خوش محمد خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۲۷
۷۵	شیخ محمد غیاث فتح محمد رضہ وفات شب چہارشنبہ ۲ ربیع الاول کیرانہ	۱۱۲۹
۷۶	حافظ برخوردار بن حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۳۰
۷۷	سید عبدالوہاب بن سید سرورالدین وفات یکم شوال لاہور	۱۱۳۱
۷۸	شیخ محمد تقی خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۳۳
۷۹	خواجہ محمد ہاشم دریاول خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۳۵
۸۰	سید احمد شیخ الہند گیلانی قدس اللہ سرہ	۱۱۳۶
۸۱	سید بدرالدین بن سید علی گیلانی رضہ مزار لاہور	۱۱۳۶
۸۲	شاہ شرف لاہوری مولد بٹالہ مزار لاہور	۱۱۳۷
۸۳	شیخ عصمت اللہ بن حافظ برخوردار وفات ۱۲ رجب	۱۱۳۷
۸۴	شیخ احمد بیگ خطاب نور محمد نوری خلیفہ حاجی محمد نوشاہ مزار سیالکوٹ	۱۱۴۰
۸۵	شاہ عنایت قادری شطاری خلیفہ شاہ رضا مزار لاہور	۱۱۴۱
۸۶	سید حاجی عبداللہ بن سید اسمعیل وفات ۱۱ ربیع الثانی مزار لاہور	۱۱۴۱

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۸۷	شیخ جمال اللہ بن حافظ برخوردار وفات ۱۲- ربیع الثانی	۱۱۴۲
۸۸	حافظ معموری نوشاہی قدس اللہ سرہ	۱۱۴۵
۸۹	شاہ محمد غوث لاہوری بن سید حسن پشاوری رح مزار لاہور	۱۱۵۲
۹۰	شیخ پیر محمد مشہور سچیار خلیفہ حاجی محمد نوشاہ رح مزار نوشہرہ مغلان	۱۱۵۲
۹۱	قاضی رکن الدین خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۵۲
۹۲	شیخ عبدالرحمن مشہور پاک رحمن خلیفہ حاجی محمد نوشاہ مزار ٹھیری عبدالرحمن	۱۱۵۳
۹۳	سید عبدالقادر مشہور گدا گیلانی بن سید عمر بروز جمعہ ۲ ذی الحجہ ۶۳ سنہ ہجری ولادت وفات شب شنبہ	۱۱۵۴
۹۴	شاہ فرید خلیفہ پیر محمد سچیار رح مزار لاہور	۱۱۵۸
۹۵	شیخ فتح محمد نوشاہی رح ملک پوٹھوہار	۱۱۵۸
۹۶	شیخ عنایت اللہ بن حافظ برخوردار قدس اللہ سرہ	۱۱۵۸
۹۷	شیخ محمد سلطان مشہور میرگ غنی مرید سیدی شاہ وفات ۹ شوال لاہور	۱۱۵۸
۹۸	حضرت محمد اسماعیل شاہ رئیس بلگرام ضلع ہردوئی خلیفہ شاہ عبدالرزاق بانسویؒ وفات ۱۳- ذی الحجہ مزار مشوبی ضلع بارہ بنکی-	۱۱۶۰
۹۹	سید شاہ حسین بن سید نور محمد رح ۲۱ جمادی الثانی بمقام حجرہ شاہ مقیم	۱۱۶۲
۱۰۰	میاں رحمت اللہ بن حافظ برخوردار قدس اللہ سرہ	۱۱۶۷
۱۰۱	شیخ نصرت الدین بن حافظ برخوردار قدس اللہ سرہ	۱۱۷۰
۱۰۲	میر بہیلی شاہ خلیفہ شاہ عنایت اللہ لاہوری رح مزار قصور	۱۱۷۱
۱۰۳	شیخ سعد اللہ بن حافظ برخوردار قدس اللہ سرہ	۱۱۷۵
۱۰۴	شیخ محمد عظیم قدس اللہ سرہ موضع کوٹ بیگم	۱۱۸۱

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۰۵	شاہ سردار قادری قدس اللہ سرہ مزار بابک وال	۱۱۸۴
۱۰۶	سید محمد شاہ رزاق گیلانی بن شاہ محمد ہاشم رضہ مزار حجرہ مقیم شاہ	۱۱۸۴
۱۰۷	سید شاکر اللہ رئیس موضع جوراس ضلع لکھنؤ رضہ وفات ۸ ذیقعدہ - سندولی ضلع بارہ بنکی	۱۱۸۸
۱۰۸	شیخ مصاحب خان خورد خلیفہ سید سردار شاہ رضہ مزار بابک وال	۱۱۹۰
۱۰۹	شاہ صدرالدین بن شاہ عبدالرزاق ولادت سنہ ۱۱۲۹ھ	۱۱۹۰
۱۱۰	سید سعدالدین بن سید عبدالرزاق قدس اللہ سرہ	۱۱۹۵
۱۱۱	شیخ جان محمد خلیفہ مصاحب خان خورد رضہ مزار بابک وال	۱۲۰۶
۱۱۲	شیخ عبداللہ شاہ بلوچ رضہ وفات ۸ جمادی الاول لاہور	۱۲۱۲
۱۱۳	شیخ محمود بن عظیم مرید سید صدرالدین قدس اللہ سرہ	۱۲۱۶
۱۱۴	سید عادل شاہ مشہور سید تھہو گیلانی ولادت سنہ ۱۱۱۰ھ	۱۲۲۰
۱۱۵	سید شادی شاہ رضہ مولد لکھو وال مزار لاہور	۱۲۲۱
۱۱۶	شاہ سردار قادری خلیفہ جان محمد مولد کابل مزار بابک وال	۱۲۲۵
۱۱۷	سید علی شاہ قادری رضہ مولد احمد آباد مزار لاہور	۱۲۲۷
۱۱۸	سید سردار علی شہید رضہ ولادت سنہ ۱۱۹۳ھ وفات ۱۱ ربیع الاول حجرہ	۱۲۲۸
۱۱۹	شاہ نجات اللہ دیولی رضہ وفات ۵- شعبان قصبہ کرسی ضلع بارہ بنکی	۱۲۳۵
۱۲۰	مولانا عماد الدین میر محمدی دہلوی رضہ مزار دہلی	۱۲۴۲
۱۲۱	شاہ غلام نبی بن محمود رضہ وفات ۱۹- محرم	۱۲۴۷
۱۲۲	سید قطب الدین مشہور قطب الامام بن سید صدرالدین رضہ ولادت سنہ ۱۱۸۲ھ وفات ۶- جمادی الثانی حجرہ شاہ مقیم	۱۲۵۰

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۲۳	حضرت حاجی سید خادم علی شاہ وفات ۱۳ یا ۱۴ صفر لکھنور	۱۲۵۳
۱۲۴	شیخ مسلم خان خلیفہ شاہ سردار قدس اللہ سرہ	۱۲۵۴
۱۲۵	مرزا روشن بخت خلیفہ مولانا عمادالدین میر محمدی رحمہ مزار فریدآباد	۱۲۵۷
۱۲۶	مولوی ظہیر الدین فیروز مرید میر عیوض علی مزار قصبہ بنت	۱۲۸۷
۱۲۷	حافظ عبدالعزیز دہلوی عرف اخون صاحب رحمہ مزار دہلی	۱۲۹۶
۱۲۸	مولانا سید غوث علی رحمہ وفات ۲۶ ربیع الاول شب دوشنبہ پانی پت	۱۲۹۷
	دیگر بزرگان متفرق	
۱	شیخ ابوالفضل محمد بن حسن ختلی مرید شیخ خضری رحمہ مزار دمشق	۴۵۴
۲	شیخ علی مخدوم الجلالی غزنوی مرید شیخ ابوالفضل رحمہ مزار لاہور	۴۶۶
۳	شیخ الاسلام عبداللہ انصاری کنیت ابواسمعیل بن ابومنصور ولادت بروز جمعہ ۱۳ شعبان سنہ ۳۹۶ھ وفات ۵ ربیع الآخر مقام ہرات	۴۸۱
۴	شیخ ابوعبداللہ حمیدی فقیہہ قدس اللہ سرہ	۴۸۸
۵	شیخ ابوالحسن بخار رضا بروز جمعہ ۲ ذی الحجہ مکہ معظمہ	۴۸۱
۶	شیخ ابونصر ہروی خانجہ آبادی مولد کرمان مدفن خواجہ آباد عمر ۱۲۴ سال کی ہوئی	۵۰۰
۷	حجۃ الاسلام حضرت امام محمد بن محمد الغزالی رحمہ ولادت سنہ ۴۵۰ھ مقام طوس۔ وفات ۱۴ جمادی الآخر بغداد	۵۵۰
۸	حکیم سنائی غزنوی مرید خواجہ یوسف ہمدانی رحمہ مزار غزنی	۵۲۵
۹	تاج العارفین ابوالوفا مرید شیخ محمد شنبکی رحمہ عمر شریف ۸۰ سال کی ہوئی۔ مزار موضع بلمات قریب بغداد۔	۵۳۰

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۰	خواجہ ابو عبداللہ جونی نام محمد بن حمویہ مرید شیخ عبداللہ ستی رضہ عمر شریف ۹۰ سال کی ہوئی۔	۵۳۰
۱۱	شیخ ابو نصر احمد جام زندہ فیل ولادت سنہ ۴۴۱ ہجری موضع ناحق قریب جام۔ عمر شریف ۹۵ سال کی ہوئی مزار جام	۵۳۶
۱۲	شیخ عبدالاول بن شعیب سنجری ہروی ولادت ماہ ذیقعدہ سنہ ۴۵۸ھ وفات بماہ ذیقعدہ بغداد	۵۵۳
۱۳	شیخ ماجد کردی مرید شیخ ابوالوفا رضہ مزار جبل حمرین	۵۶۱
۱۴	شیخ عبدی بن مسافر الشامی رضہ مزار جبل ہنکاری	۵۵۸
۱۵	سید احمد مشہور سخی سرور سلطان قادریہ وسہروردیہ وچشتیہ رضہ مزار نگاہہ	۵۷۷
۱۶	شیخ شہاب الدین مقتول نام یحیی بن حبش رضہ مزار حلب	۵۵۸
۱۷	شیخ عبدالرحیم مغربی کنیت ابو محمد رضہ مزار موضع قینی قریب مصر	۵۹۲
۱۸	شیخ نظام الدین گنجوری مرید اخی زنجانی رضہ مزار گنجہ	۵۹۶
۱۹	شیخ عبداللہ قریشی ہنکاری نام محمد بن ابراہیم رضہ	۵۹۹
۲۰	سید حسن زنجانی لاہوری قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۶۰۰
۲۱	سید احمد توختہ ترمذی قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۶۰۲
۲۲	سید یعقوب صدر دیوان زنجانی وفات ۱۶۔ رجب لاہور	۶۰۴
۲۳	شیخ روزبہان صغیر تقی الشیرازی مرید شیخ سراج الدین رضہ وفات ماہ محرم	۶۰۶
۲۴	شیخ ابو اسحاق اغرب نام ابراہیم بن علی رضہ	۶۰۹
۲۵	میر سید حسین خنگ سوار رضہ مزار تاہیلی قریب اجمیر	۶۱۰
۲۶	شیخ عزیز الدین مکی لاہوری رضہ مزار لاہور	۶۱۲

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۲۷	شیخ ابوالحسن کردویہ نام علی بن حمید السعدی رضہ وفات ۱۱ شعبان مزار قریب مصر	۶۱۲
۲۸	شیخ یونس بن یوسف شبانی مرید شیخ علی ہیتی رضہ وفات ماہ ذیقعدہ مزار بغداد	۶۱۹
۲۹	شیخ علی ادریس یعقوبی کنیت ابوالحسن قدس اللہ سرہ	۶۲۱
۳۰	شیخ فریدالدین عطار مرید شیخ مجدالدین بغدادی رضہ وفات ماہ شعبان سنہ ۵۱۳ھ عمر شریف ۱۱۴ مزار نیشاپور	۶۲۸
۳۱	شیخ ابن الفارض الحموی المصری کنیت ابوجعفص مولد مصر وفات ۲ جمادی الاول	۶۳۲
۳۲	شیخ صوفی بدہنی قدس اللہ سرہ	۶۳۸
۳۳	شیخ قطب الدین ابوالغیث جمیل یمنی مرید شیخ ابن الافلح رضہ	۶۵۱
۳۴	شیخ زاہدی محدث قدس اللہ سرہ	۶۵۸
۳۵	حضرت سید مشہد لاہوری نام سید ابی غفار رضہ مزار لاہور	۶۶۱
۳۶	خواجہ عزیز کرکی رضہ مزار کرک قریب بدایون	۶۶۶
۳۷	شیخ جمال الدین احمد جورفانی مرید شیخ علی لالا قدس اللہ سرہ	۶۶۹
۳۸	شیخ حسام الدین چلپی نام حسن بن محمد مرید مولا رومی رضہ	۶۷۳
۳۹	قاضی بیضاوی نام عبداللہ و لقب ناصرالدین رضہ مزار بیضا ملک فارس	۶۸۵
۴۰	شیخ عبداللہ بلیانی لقب وحدالدین مرید شیخ ابوبکر ہمدانی رضہ وفات ۱۰ ماہ محرم	۶۸۶
۴۱	شیخ یسین مغربی رسو وحجام خادم حضرت امام محی الدین لوادی رضہ	۶۸۷
۴۲	شیخ عفیف الدین تامسانی نام سلیمان بن علی ۔ رضہ	۶۹۰
۴۳	شیخ نورالدین عبدالرحمن رسغرای کسرقی کشمیری مرید شیخ احمد جورفانی رضہ ولادت ماہ شوال سنہ ۶۳۳ ہجری کسرق قریب رسغران وفات شب یکشنبہ ۱۴ جمادی الاول مزار بغداد	۶۹۵

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۴۴	شیخ نورالدین بک یار پران مرید شیخ عزیز الدین دانیال مزار دہلی	۶۹۵
۴۵	شیخ ابو محمد مرجانی نام عبداللہ بن محمد قدس اللہ سرہ	۶۹۹
۴۶	شیخ ابو عبداللہ مشہور بابن مطرف اندلسی رضہ وفات ماہ رمضان مصر	۷۰۷
۴۷	قطب الدین علامہ و شیخ حافظ الدین ہمعصر رضہ ہر دو وفات	۷۱۰
۴۸	شیخ سلطان بن مولوی جلال الدین رومی رضہ ولادت ۶۲۳ھ لارندہ - وفات شب شنبہ ۱۰ رجب۔	۷۱۲
۴۹	شیخ سلیمان ترکمان رضہ مزار دمشق	۷۱۴
۵۰	شیخ نجم الدین اصفہانی نام عبداللہ بن احمد مرید ابو العباس مرسی شاذلی رضہ وفات ماہ جمادی الاول مکہ معظمہ۔	۷۲۱
۵۱	شیخ رکن الدین فردوسی خلیفہ شیخ بدرالدین سمرقندی رضہ مزار دہلی	۷۲۴
۵۲	حضرت موید الدین بلبل شاہ کشمیری در نجو شاہ ہر دو مزار کشمیر	۷۲۷
۵۳	شیخ حسین طینے قدس اللہ سرہ	۷۳۳
۵۴	شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی کنیت شمس الدین ابو المکارم مرید شیخ نورالدین عبدالرحمن کسرقی رضہ ولادت ۶۵۹ھ وفات شب جمعہ ۲۲ رجب	۷۳۶
۵۵	شیخ اوحد الدین اصفہانی خلیفہ شیخ اوحد الدین کرمانی رضہ مزار تبریز	۷۳۷
۵۶	شیخ ہبت اللہ بازری فقیہہ قدس اللہ سرہ	۷۳۷
۵۷	شیخ اسحاق مغربی خلیفہ محمد مغربی رضہ وفات ۱۷ شعبان قصبہ کھٹو قریب ناگور	۷۷۶
۵۸	شیخ نجم الدین محمد ادکانی مرید شیخ علاء الدولہ سمنانی رضہ مزار حصاری قریب اسفرائن	۷۷۸
۵۹	شیخ محمود زاہد مرغابی لقب جلال الدین رضہ وفات ماہ ذی الحجہ	۷۷۸
۶۰	شیخ شرف الدین بن یحیی منیری مرید شیخ نجیب الدین فردوسی رضہ	۷۸۲

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۶۱	سید اسحاق گازرونی مشہور میران بادشاہ رحمہ مزار لاہور	۷۸۶
۶۲	شیخ مظفر بلخی خلیفہ شیخ شرف الدین یحییٰ رحمہ مزار مکہ معظمہ	۷۸۶
۶۳	مولانا زاہد مرغابی بن شیخ علی نسبت اویسی شیخ احمد جام وفات بروز پنجشنبہ ماہ محرم موضع تاباد قریب جام	۷۹۱
۶۴	خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی قدس اللہ سرہ	۷۹۲
۶۵	مولانا ظہیر الدین خلوتی مرید شیخ سیف الدین خلوتی رحمہ مزار خلوتیان	۸۰۰
۶۶	شیخ کمال خجندی قدس اللہ سرہ مزار تبریز	۸۰۲
۶۷	مولانا سعد الدین تفتازانی قدس اللہ سرہ	۸۰۸
۶۸	مولانا محمد شیرین متخلص مغربی مرید شیخ اسمٰعیل سیلی قدس سرہ	۸۰۹
۶۹	حضرت میر محمد ہمدانی بن امیر کبیر علی ہمدانی رحمہ مزار کشمیری	۸۰۹
۷۰	میر سید شریف علامہ جرجانی رحمہ ولادت سنہ ۷۴۰ھ	۸۱۸
۷۱	قالو قلندر دیوبندی وفات ۶ ربیع الثانی مزار دیوبند	۸۲۵
۷۲	شیخ علی پیر گجراتی قدس اللہ سرہ	۸۳۵
۷۳	شیخ علی بن احمد مہائمی قدس اللہ سرہ	۸۳۵
۷۴	شاہ قاسم انوار مرید شیخ صدر الدین بختی رحمہ مزار خرجام	۸۳۷
۷۵	شیخ زین الدین خوافی مرید شیخ نور الدین عبد الرحمن رحمہ وفات شب یکشنبہ بمقام ہرات	۸۳۸
۷۶	حضرت شیخ نور الدین ولی کشمیری مرید میر محمد کشمیری رحمہ ولادت سنہ ۷۵۷ھ مزار کشمیر۔	۸۴۲
۷۷	شیخ بہاؤ الدین گنج بخش خلیفہ شاہ اسحاق ختلانی رحمہ مزار کشمیر	۸۴۹
۷۸	شیخ احمد کھتو گجراتی مرید بابا اسحاق مغربی رحمہ ولادت سنہ ۷۳۸ ہجری وفات بروز پنجشنبہ ۱۰ شوال بمقام احمد آباد۔	

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۷۹	مولانا جلال الدین بورانی اویسی رضہ وفات شب دوشنبہ ۱۰ ذیقعدہ	۸۶۲
۸۰	شیخ ہلال الدین کشمیری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	۸۶۲
۸۱	خواجہ شمس الدین محمد کونسوی رضہ وفات بروز شنبہ ۲۶ جمادی الاول مزار ہرات	۸۶۳
۸۲	مولانا جلال الدین محلی قدس اللہ سرہ	۸۶۴
۸۳	مولانا علی قوشنجی قدس اللہ سرہ	۸۷۰
۸۴	سید محمد امین مشہور بابا امیر ریشی اویسی رضہ مزار کشمیر	۸۸۹
۸۵	شیخ محمد متبرک نام شیخ عبدالحی قدس اللہ سرہ	۸۸۹
۸۶	شیخ علی صوفی مرید شیخ زین خوانی رضہ	۹۰۸
۸۷	شیخ مولانا حسین واعظ کاشفی قدس اللہ سرہ	۹۱۰
۸۸	شیخ جلال الدین بن عبدالرحمن سیوطی رضہ	۹۱۱
۸۹	شاہ احمد شرعی قدس اللہ سرہ	۹۲۸
۹۰	ملک زین الدین وزیر الدین ہردو مزار دہلی	۹۲۷
۹۱	شیخ یوسف قتال مرید قاضی جلال الدین رضہ مزار لاہور	۹۳۳
۹۲	مولانا شعیب مرید شیخ یوسف قتال رضہ مزار دہلی	۹۳۶
۹۳	شاہ جلال الدین شیرازی مرید شیخ محمد نوربخش رضہ	۹۴۴
۹۴	شیخ سلیمان بن عفان منڈوی رضہ مزار دہلی وفات ۱۴ محرم	۹۴۴
۹۵	شیخ حسین خوارزمی مرید شیخ علی و مرید شیخ رشید الدین رسغرائی رضہ مزار ملک شام۔	۹۳۷
۹۶	سید رفیع الدین صفوی قدس اللہ سرہ	۹۵۴
۹۷	سید عبدالوہاب بن سید الحمید سلوی	۹۶۵

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۹۸	سید محمد غوث گوالیاری مرید شیخ حاجی حمید رح وفات ۱۵ رمضان	۹۷۰
۹۹	بابا قدس کشمیری مشہور بہروی ریشی اویسی وفات یکم ذیقعدہ	۹۸۶
۱۰۰	سید غیاث الدین لاہوری بن سید عبد القادر گیلانی وفات ۱۲ رمضان مزار لاہور	۹۹۰
۱۰۱	مولانا درویش وغط قدس اللہ سرہ	۹۹۷
۱۰۲	شیخ وجیہہ الدین گجراتی مرید سید محمد غوث رح مزار احمد آباد	۹۹۸
۱۰۳	بابا دالی کشمیری مرید شیخ حسین خوارزمی و شیخ محمد شریف کبیر رح مزار کشمیر	۱۰۰۱
۱۰۴	شیخ یعقوب صوفی بن خواجہ عاصمی مرید شیخ حسین خوارزمی ولادت ۹۰۸ھ وفات شب پنجشنبہ ۱۲ ذیقعدہ مزار کشمیر۔	۱۰۰۳
۱۰۵	سید محمد غوث بن سید فتح محمد بن سید ابوبکر بن سید عبد القادر ثانی مزار لاہور	۱۰۰۴
۱۰۶	شیخ عبد الحق جامی قدس اللہ سرہ مزار زندجان قریب ہرات	۱۰۰۵
۱۰۷	میر محمد بن احمد کشمیری خلیفہ شیخ محمد یعقوب رح وفات ۴ محرم پکھلی۔	۱۰۱۱
۱۰۸	سید یوسف محمد بارنجی کشمیری مرید شیخ یعقوب رح مزار قصبہ بارہ	۱۰۱۱
۱۰۹	مولانا محمد کمال کشمیری مرید بابا فتح اللہ رح مزار لاہور	۱۰۱۷
۱۱۰	مولانا شاہ گدائی کشمیری خلیفہ شیخ موسی قادری مزار کشمیر۔	۱۰۲۴
۱۱۱	شیخ حبیب اللہ نوشہری مرید شیخ یعقوب علی رح مزار کشمیر	۱۰۲۶
۱۱۲	شیخ موسی ملانیری کبروی کشمیری مرید شیخ بابا ولی و شیخ خلیل اللہ رح مزار کشمیر	۱۰۲۶
۱۱۳	شیخ محمد شریف کشمیری مشہور شوک بابا مرید خواجہ مسعود رح وفات یکم محرم مزار کشمیر	۱۰۲۷
۱۱۴	شاہ نعمت اللہ حصاری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	۱۰۲۸
۱۱۵	شاہ قاسم حقانی کشمیری مرید شیخ محمد خلیفہ کشمیری مزار کشمیر	۱۰۳۳
۱۱۶	خواجہ زین الدین ڈار کشمیری مرید خواجہ حبیب اللہ کشمیری مزار کشمیر	۱۰۴۳

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۱۷	خواجہ میر محمد میرٹھی شطاری رضہ مزار قریب میرٹھ	۱۰۴۲
۱۱۸	حضرت شاہ ماہ روئی دیوبندی وفات ۱۱ ذیقعدہ مزار دیوبند	۱۰۴۳
۱۱۹	شیخ ناظر اکبرآبادی چشتی قادری نقشبندی شطاری رضہ وفات ۱۳ جمادی الاول مزار اکبرآباد	۱۰۵۷
۱۲۰	شیخ بابا علی بن خواجہ مسعود پان پوری رضہ مزار کشمیر	۱۰۵۹
۱۲۱	میر صلح المتخلص بہ کشفی بن عبداللہ اکبرآبادی مرید شاہ نعمت اللہ رضہ عمر شریف ۱۳۵ سال کی ہوئی	۱۰۶۰
۱۲۲	مولانا محمد بن محمد فاروقی جونپوری رضہ مزار جونپور	۱۰۶۲
۱۲۳	شیخ مجتبیٰ شطاری قدس اللہ سرہ وفات ماہ ذی الحجہ	۱۰۶۳
۱۲۴	شیخ باقی اکبرآبادی قدس اللہ سرہ وفات ۵ شوال مزار اکبرآباد	۱۰۶۵
۱۲۵	مولانا خواجہ محمد نیازی کشمیری مرید شیخ موسیٰ کشمیری قدس اللہ سرہ	۱۰۶۸
۱۲۶	حکیم سرمد دہلوی مجذوب قدس اللہ سرہ مزار دہلی	۱۰۷۰
۱۲۷	شیخ داؤد مشہور رنبہ مالو کشمیری خلیفہ بابا ہروی ریشی مزار کشمیر	۱۰۷۰
۱۲۸	سید ابوتراب معروف شاہ چشتی قادری شطاری مرید شیخ وجیہہ الدین گوجراتی وفات ۴ شوال مزار لاہور	۱۰۷۱
۱۲۹	شیخ نجم الدین مشہور بابا سخی ریشی مرید خواجہ مسعود پانپوری رضہ مزار کشمیر	۱۰۷۲
۱۳۰	میر محمد علی کشمیری بن محمد نازک قادری رضہ مزار کشمیر	۱۰۷۲
۱۳۱	شاہ نور الحق دہلوی کشمیری بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضہ مزار کشمیر	۱۰۷۳
۱۳۲	بابا زاہد ناکامو کشمیری خلیفہ شاہ قاسم حقانی رضہ	۱۰۸۲
۱۳۳	سید جمید بن سید سعید بن فتح محمد رضہ وفات ۴ محرم مزار لاہور	۱۰۹۰

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
١٣٤	میر ہاشم منور آبادی خلیفہ سید محمد منور کشمیری قدس اللہ سرہ	١٠٩٧
١٣٥	خواجہ ابو الفتح کشمیری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	١١٠٠
١٣٦	بابا حبیب کنو کشمیری خلیفہ میر محمد علی رضہ مزار کشمیر	١١٠٥
١٣٧	مولانا محمد امین کانی ملانیری کشمیری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	١١٠٩
١٣٨	میرنا جو کشمیری مرید خواجہ حیدر چرخی رضہ مزار کشمیر۔	١١١١
١٣٩	حضرت شاہ محمد قادری سہروردی کبروی مزار کشمیر ہر دو و بابا عثمان قادری سہروردی۔	١١١٧
١٤٠	شیخ محمد ہاشم چشتی سہروردی مرید شیخ یحییٰ چشتی رضہ مزار کشمیر۔	١١١٨
١٤١	شیخ عبد الرحیم کشمیری مرید شیخ نجم الدین بابا تخی رضہ وفات ماہ شوال مزار کشمیر	١١٢٠
١٤٢	مرزا حیات بیگ کبروی کشمیری خلیفہ میر محمد کبروی رضہ وفات ١٠ ذی الحجہ۔ مزار حسن آباد	١١٢٠
١٤٣	شیخ حسین بکلی کبروی کشمیری خلیفہ میر محمد کبروی رضہ مزار کشمیر	١١٢٢
١٤٤	قاضی جنید مشہور قاضی خان کشمیری رضہ مزار کشمیر	١١٢٢
١٤٥	حکیم عنایت اللہ کشمیری کانی قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	١١٢٥
١٤٦	مولانا عنایت اللہ شال مرید شیخ صبغۃ اللہ فاروقی رضہ مزار کشمیر	١١٢٥
١٤٧	سلطان میر جو خلیفہ نور محمد پروانہ رضہ مزار کشمیر	١١٢٥
١٤٨	میر ابو الفتح قادری و سہروردی قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	١١٢٥
١٤٩	شیخ محمد چشتی کبروی مرید شیخ محمد علی صابری رضہ وفات ١٦ شوال کشمیر	١١٢٦
١٥٠	قاضی دولت شاہ چشتی بخاری مرید سید میر محمد شریف رضہ مزار دہلی وفات ١٥ شوال	١١٢٦
١٥١	شیخ احمد مشہور ملا جیون رضہ	١١٣٠

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۵۲	مرزا کامل کشمیری بدخشی رضہ وفات ۲۹ ذی الحجہ مزار کشمیر	۱۱۳۱
۱۵۳	شیخ عبد اللطیف قادری سہروردی مرید شیخ اسماعیل انیور ہلی رضہ وفات۔ ۱۵ر شعبان مزار کشمیر	۱۱۳۴
۱۵۴	میر شرف الدین بن میر ابوالفتح رضہ وفات ۱۱۔ شوال مزار کشمیر	۱۱۳۵
۱۵۵	میر محمد ہاشم قادری گیلانی رضہ وفات ۱۷ شوال مزار کشمیر	۱۱۳۵
۱۵۶	مولانا علی اصغر قنوجی قدس اللہ سرہ	۱۱۴۰
۱۵۷	بابا محمد مہدی سہروردی خلیفہ بابا عبد اللہ کشمیری وفات ماہ ذیقعدہ کشمیر	۱۱۵۰
۱۵۸	شیخ فتح شاہ شطاری خلیفہ شاہ لطیف برہانپوری مزار لاہور	۱۱۵۰
۱۵۹	حضرت پیر محمد اسمٰعیل کبروی مرید مولانا محمد شریف بخاری رضہ مزار کشمیر	۱۱۵۳
۱۶۰	خواجہ ایوب قریشی مرید حافظ محمد تقی لاہوری رضہ وفات بروز پنجشنبہ ۱۲ر جمادی الثانی مزار لاہور۔	۱۱۵۵
۱۶۱	بابا عبد الباقی کبروی بن بابا محمد صفی رضہ مزار کشمیر	۱۱۵۷
۱۶۲	مولانا رستم علی بن علی اصغر قنوجی قدس اللہ سرہ	۱۱۷۸
۱۶۳	میر محمد یعقوب گیلانی قدس اللہ سرہ ۲۹ محرم وفات مزار لاہور	۱۱۷۹
۱۶۴	خواجہ حافظ عبد الخالق اویسی رضہ وفات ۷ ذی الحجہ مبارکپور متصل بہاولپور	۱۱۸۵
۱۶۵	شیخ محکم الدین اویسی بن حافظ محمد عارف بن حافظ محمود رضہ وفات ۱۵ ربیع الثانی مزار کوٹ بخشا بہاولپور	۱۱۹۷
۱۶۶	سید شاہ حسین بن سید عبد القادر بن سید حمید گیلانی رضہ وفات ۱۱ ربیع الثانی مزار لاہور۔	۱۲۰۵
۱۶۷	سید عبد الکریم مشہور پیر پٹھان شاہ بن سید شاہ بلاق لاہوری رضہ مزار سیر پور چونگہ۔	۱۲۱۳

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۶۸	مولوی غلام فرید لاہوری قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۱۲۱۶
۱۶۹	مولانا عبد الباسط بن مولانا رستم علی	۱۲۲۳
۱۷۰	مفتی رحیم اللہ بن مفتی رحمت اللہ قریشی لاہوری سہروردی رض	۱۲۳۵
۱۷۱	شیخ نور احمد مشہور حسین نوا قادری مرید شیخ عبد الکریم بہاول شاہ رض	۱۲۳۶
۱۷۲	شیخ سلطان بالادین اویسی مرید خواجہ صالح محمد بن خواجہ عبد الخالق۔ وفات۔ ۴۔ جمادی الثانی	۱۲۴۱
۱۷۳	مولانا عبد القادر بن مولانا شاہ ولی اللہ رض مزار دہلی	۱۲۴۲
۱۷۴	شیخ لہری شاہ مونیہ ساز لاہوری قادری رض مزار لاہور	۱۲۵۳
۱۷۵	مولوی محمد ولی اللہ بن سید احمد علی رض مزار فرخ آباد	۱۲۴۹
۱۷۶	قاضی عبد السلام بن عطار الحق بداؤنی قدس اللہ سرہ	۱۲۵۷
۱۷۷	سید شاہ شمس الدین دیوبندی قدس اللہ سرہ مزار تکیہ جو کمان کا مشہور ہے وفات	۱۲۵۷
۱۷۸	شیخ مولانا محمد اسحاق دہلوی نواسہ شاہ عبد العزیز رض مزار مکہ معظمہ	۱۲۶۲
۱۷۹	مولوی غلام اللہ فاضل برادر مولوی غلام رسول لاہوریؒ مزار لاہور	۱۲۷۲
۱۸۰	مفتی غلام محمد قریشی بن مفتی رحیم اللہ سہروردی رض مزار لاہور	۱۲۷۶
۱۸۱	شیخ احمد شاہ کشمیری تارو بلی سہروردی رض مزار لاہور	۱۲۷۷
۱۸۲	شاہ قطب الدین صاحب دیوبندی قدس اللہ سرہ۔ وفات ۱۵ ذیقعدہ مزار دیوبند۔	۱۲۹۰
۱۸۳	سید شیخ محمد عبد اللہ شاہ صاحب عرف میاں جی منا شاہ خلیفہ و جانشین و بھانجے حقیقی سید شاہ شمس الدین قدس اللہ سرہ وفات ۱۵ صفر۔ مزار دیوبند۔	۱۳۱۰

بیان وفات بعض مجذوب

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	میاں سر ننگا ہانسوی قدس اللہ سرہ	۶۴۷
۲	موہن مجذوب اجودہنی قدس اللہ سرہ	۷۳۰
۳	شیخ حسن مجذوب قصبہ راپڑی قدس اللہ سرہ	۹۱۷
۴	شیخ الہ دین مجذوب نارنولی قدس اللہ سرہ	۹۴۶
۵	میاں معروف مجذوب دہلوی قدس اللہ سرہ	۹۴۷
۶	شاہ منصور مجذوب دیار منڈو قدس اللہ سرہ	۹۴۷
۷	شیخ علاؤالدین علاول بلدل اکبرآبادی قدس سرہ	۹۴۷
۸	شیخ حسن بودلہ مجذوب دہلوی قدس اللہ سرہ	۹۶۴
۹	سید شاہ ابوالغیب بخاری قدس اللہ سرہ	۹۶۷
۱۰	شیخ عبداللہ ابدال دہلوی قدس اللہ سرہ	۹۶۷
۱۱	شیخ بابن مجذوب اجمیری قدس اللہ سرہ	۹۶۷
۱۲	باباکپور مجذوب مداریہ نام عبدالغفور کالپوی قدس اللہ سرہ	۹۷۹
۱۳	میاں مونگر مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۹۸۰
۱۴	شیخ یوسف مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۹۸۸
۱۵	جیتی شاہ مجذوب کشمیری قدس اللہ سرہ	۹۸۹
۱۶	شاہ بدیع الدین مجذوب کشمیری قدس اللہ سرہ	۹۹۰
۱۷	خواجہ داؤد مجذوب کشمیری قدس اللہ سرہ	۱۰۲۶
۱۸	میر محمد یوسف قادری مجذوب کشمیری وفات ۹ محرم۔	۱۰۲۷

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۹	شاہ مرتضی بنگالی قدس اللہ سرہ مزار راج محل مقام بہوئی	۱۰۳۳
۲۰	شاہ وفا مجذوب پٹنی قدس اللہ سرہ	۱۰۴۰
۲۱	شاہ فیروز مجذوب الہ آبادی قدس اللہ سرہ	۱۰۴۴
۲۲	بابو خویشگی مجذوب قصوری قدس اللہ سرہ	۱۰۶۳
۲۳	درویش محمد مجذوب لاہوری نظام پوری قدس اللہ سرہ	۱۰۸۴
۲۴	شیخ مٹھا مجذوب نوشاہی قدس سرہ	۱۱۱۵
۲۵	سید شاہ عبد اللہ مجذوب نوشاہی مرید حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۳۱
۲۶	نانو مجذوب نوشاہی قدس اللہ سرہ	۱۱۳۲
۲۷	حافظ طاہر کشمیری مجذوب نوشاہی قدس اللہ سرہ	۱۱۳۶
۲۸	معصوم شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۲۱
۲۹	مستقیم شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۴۰
۳۰	حیدر شاہ مجذوب دیوبندی قدس اللہ سرہ	۱۲۵۰
۳۱	تاجے شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۶۱
۳۲	فقیر نظام شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۶۵
۳۳	حیدر شاہ مجذوب سہارنپوری قدس اللہ سرہ	۱۲۶۹
۳۴	مستان شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۷۳
۳۵	ملا شہاب الدین مجذوب کابلی در دیوبندی قدس اللہ سرہ	۱۳۰۰
۳۶	میاں گھسین شاہ مجذوب پوربی دیوبندی قدس اللہ سرہ	۱۳۰۲

بیان وفات بعض نساءت عالیمرتبہ

نمبر شمار	مختصر کیفیت ازواج مطہرات	وفات سنہ ہجری
۱	حضرت خدیجۃ الکبری رض وفات ۱۰ رمضان سال دہم بعثت حضرت شاہ رسالت پناہ عمر ۶۵ سال مزار پرانوار مکہ معظمہ۔	۱۰
۲	حضرت زینب بنت جزعہ رض وفات غرہ ربیع الاول مزار جنت البقیع	۴
۳	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا۔	۲۰
۴	حضرت سودا بنت زمعہ رضی اللہ عنہا مزار مدینہ منورہ	۲۲
۵	حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا مزار مدینہ منورہ	۳۶
۶	حضرت ام حبیبہ بنت اصیفیا رض مزار مدینہ منورہ	۴۲ و ۴۴
۷	حضرت حفظہ رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۴۵ و ۴۷
۸	حضرت جوریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۵۶
۹	حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا وفات بہ شب سہ شنبہ۔ ۱۷ رمضان عمر ۶۶ سال مدفن مدینہ منورہ	۵۸
۱۰	حضرت میمونہ بن حارث رضی اللہ عنہا۔	۶۰ و ۶۱
۱۱	حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا وفات ۳ ربیع الاول عمر شریف ۸۰ سال مدفن مدینہ منورہ۔	۶۳ و ۶۴

بیان دختران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نمبر شمار	کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۲
۲	حضرت زینب رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۸

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۳	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۹
۴	حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۱۱

مختصر کیفیت بعض عالیمرتبہ

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	حضرت زائدہ کنیزک حضرت فاروق رضی اللہ عنہا	۲۵
۲	حضرت بی بی شعوانہ عجمی مرید حضرت شیخ فضیل بن عباس رضی اللہ عنہا۔	۱۷۵
۳	بی بی غفیرۃ العابدہ فارغ از اہل بصرہ رضی اللہ عنہا و با معاذ و عدویہ صحبت داشت	۱۸۰
۴	حضرت بی بی رابعہ بصری رضی اللہ عنہا	۱۸۰
۵	حضرت بی بی نفسیہ مصری رضی اللہ عنہا	۲۰۹
۶	حضرت بی بی تحفہ رضی اللہ عنہا وفات	۲۲۵
۷	حضرت فاطمہ نیشاپوری رضی اللہ عنہا	۲۳۳
۸	حضرت بی بی ام محمد والدہ ماجدہ شیخ ابی عبد اللہ خفیف رضہ	۳۱۲
۹	حضرت بی بی امتہ الواحد بنت حسین رضہ وفات ماہ رمضان	۳۷۷
۱۰	حضرت بی بی امتہ السلام بنت قاضی ابوبکر بن کامل رضہ ولادت ۳۱۸ھ وفات ماہ رجب	۳۹۵
۱۱	بی بی میمونہ واعظ بن شاہ قول رضی اللہ عنہا	۳۹۵
۱۲	حضرت بی بی ام محمد بنت محمد بن علی رضہ ولادت ۳۷۳ھ وفات عمر ۸۷ سال	۴۶۰
۱۳	حضرت بی بی خدیجہ واعظ عمہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہا۔	۴۷۵
۱۴	حضرت بی بی مروزیہ بنت احمد بن محمد رضی اللہ عنہا۔	۴۷۵
۱۵	حضرت بی بی فاطمہ واعظ بنت حسین بن حسن رضہ	۵۲۱
۱۶	حضرت بی بی فاطمہ بنت نصیر بن عطار رضی اللہ عنہا۔	۵۷۳

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۷	حضرت بی بی سارہ والدہ شیخ نظام الدین ابوالمؤید رضی اللہ عنہا۔	۶۳۸
۱۸	حضرت بی فاطمہ سام رضی اللہ عنہا مزار حوالی دہلی	۶۴۳
۱۹	حضرت بی ذقرسم والدہ حضرت فرید الدین گنجشکر رض	۶۴۳
۲۰	حضرت بی بی زلیخا والدہ سلطان المشائخ نظام الدین رضی اللہ عنہا۔ مزار دہلی	۶۴۸
۲۱	حضرت بی بی اولیا رضی اللہ عنہا مزار دہلی	۶۵۵
۲۲	حضرت بی بی راستی والدہ شیخ رکن الدین ابوالفتح رضی اللہ عنہا مزار ملتان	۶۹۵
۲۳	حضرت بی بی عارفہ کاملہ للہ کشمیری مزار کشمیر	۷۵۲
۲۴	حضرت بی بی فاطمہ سیدہ گیلانی زوجہ محترمہ حضرت میران محمد شاہ موج دریا رضی اللہ تعالے عنہا مزار لاہور۔	۱۰۱۶
۲۵	حضرت بی بی جمال خاتون ہمشیرہ عزیزہ حضرت میاں میر رضی اللہ عنہا۔	۱۰۴۹
۲۶	حضرت بی بی ام فضل بنت سید محفوظ علی دیوبندی زوجہ محترمہ حضرت حاجی محمد عابد صاحب مدفن درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ	۱۲۸۷

دعا خاتمہ

الہی میں ہوں اک بندہ گنہگار۔ بداعمال و بدافعال و سیہ کار۔
مگر بے انتہا ہے فضل تیرا تو کیجیو خاتمہ بالخیر میرا۔
تصدق انبیاء و اتقیا کا تصدق اولیا و اصفیا کا
گناہوں کی سیاہی دور کردے نکوکاری سے دل پر نور کردے
نظر رحمت کی کر اپنے کرم سے چھوڑا دے دین اور دنیا کے غم سے
نہوے غیر کی دل میں محبت الہی دے بدل ذلت سے عزت
اغثنی یا غیاث المستغیثین۔ بحق مصطفے ختم النبیین

شجرہ طیبہ پیران ہر چہار خاندان رضوان اللہ علیہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ طیبہ پیران عظام چشتیہ صابریہ قدوسیہ عابدیہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا الٰہی از طفیل مصطفٰے ۔ وز طفیل حیدر خیبر کشا ۔
وز طفیل حضرت خواجہ حسن
آنکہ بصری گشت مشہور زمن
وز طفیل عبد واحد ابن زید
وز فضیل ابن عیاض با امید
وز طفیل ترک شاہی جہان
وز طفیل اختیار خشک نان
شیخ ابراہیم ادہم متقی ؛
وز طفیل بو حذیفہ المرعشی
وز طفیل بو ہبیرہ با رضا
وز طفیل شیخ ممشاد علا
وز ابو اسحاق شامی اہل جنت
وز ابو احمد جناب نیک کشت
وز طفیل بو محمد باکمال
وز طفیل ناصر الدین خوش خصال
وز طفیل شیخ مودود غنی
وز پے حاجی شریف زندنی
وز طفیل جہد آن عالیجناب
خواجہ عثمان ہارونی خطاب
وز طفیل حضرت سلطان ہند
ماحی کفر و ضلال اہل ثرند
وز طفیل جہد آن عالی ہمم
کو نمودہ مذہب باطل بہم

حضرت خواجہ معین الدین حسن　　سنجری مشہور و معروف زمن
وز طفیل آن جناب اہل کاک　　کان رسید از جانب سبحان پاک
قطب الدین آن قطب دین احمدی　　محو و مستغرق بذات سرمدی
وز طفیل آن فرید دو جہاں　　فیض بخش عام و فیاض زمان
آن فرید الدین شکر بار نام　　شہرۂ آفاق مثل طشت بام
وز پے مخدوم زیب خاندان　　حضرت مخدوم نور دو جہان
آنکہ نامش حرز جان بیدلان　　قوت و لہائے ہر پیر و جوان
الفت او حب حق افزون کند　　چہرۂ ایمان و جان گلگون کند
آنکہ چرخ معرفت را آفتاب　　آفتاب از درگہ او نوریاب
گلشن و باغ شریعت را بہار　　بزم عرفان را از و صد افتخار
آن علاج درد مند لا دوا　　مرہم تسکین زخم سینہ ہا
راحت و آرام خاطر تفتگان　　باعث تسکین ما دل رفتگان
حضرت مخدوم صابر پاک ذات　　وز ترک پانی پتی والا صفات
آن ضیائے روشنی کون و مکان　　آنکہ شمس الدین ست آن عالیمکان
وز جلال الدین کبیر الاولیا　　وز طفیل عبد حق اہل رضا
وز پے مخدوم عارف عبد الحق　　وز محمد عارف احمد عبد حق
وز پے عبد القدوس نیک فن　　وز جلال الدین تھانیسر وطن
وز پے فیضان ہر یک راز دار　　وز طفیل درد ہر یک کامگار
وز نظام الدین بلخی خوش یقین　　وز طفیل بو سعید مرد دین
وز طفیل جہد آن عالی مقام　　وز طفیل رفتن آن خوش خرام
از سوئے بلخ آمدن با سر یار　　آنکہ نقش پاش را صد جان نثار

وز محمد صادق محبوب خود
وزپے فرزند دلبندش کہ شد

حضرت شیخ محمد باخدا
باخدا و بارضا و باضیا

وز طفیل شاہی شاہ غریب
وز محمد اعظم عالی نصیب

وز طفیل حضرت شیخ جمال
آنکہ قطبش ساخت فضل لایزال

وزپے شاہ محمد باحیات
وز غلام باعالی عالی صفات

وز طفیل پیشوائے عاشقین۔
باعث تزئین زیب فخر دین

آن امیر الدین امیر دین پناہ
آنکہ فردوس برینش خیمہ گاہ

وزپے شیخ امام واصلان
وزپے آل مقتدائے عارفان

آن امام نیک سیرت شیر دل
آن نہفتہ کیمیا در زیر گل۔

آن امام پیشوائے سالکان
آن امام واقف سر نہان

وز حسن آن راحت جان جہان
آن محمد بخش معروف زمان

آن حسن آن مرکز اقطاب دور
آن حسن غوث زمان بازور وشور

آن حسن آن عین سرباب علم
آن حسن آن آفتاب علم و حلم

آن حسن آن مصدر فیض خدا
آن حسن آن مرجع شاہ و گدا

وز طفیل اتباع ہر یکے را
اتباع و اتقائے بے شکے

وز طفیل حضرت شیخ کریم۔
آنکہ بخشش ساختش بخش عظیم

وز کمال و فضل صبر و اتقار
علم و حلم و زہد در جود و عطا

کان کریم بخش نامی نام اوست
آنکہ در روش ہر زمان شد نام دوست

وز طفیل حضرت عابد حسین
عاشقان را عارفان را نور عین

آنکہ نور معرفت را آفتاب
از درش خورشید ہا شد فیضیاب

آنکہ فیض باطنش جان دہد
بیدلان را ذوق عرفانی دہد

شمع بزم عابداں انوار از وجہ
متقیان جہان سرور از و

از جمال روئے او یاد خدا
ہر دے دارد باخلاص وصفا

مظہر اسرار حق در ذات او
مطلع انوار حق آیات او بہ

ہر دل از لطف فیضش باغ باغ
بزم عرفان را ازو روشن چراغ

ہر کہ دارد با صفاتش اعتقاد
در جہان او ہست با عیش و مراد

از شراب عشق خود سرشار کن
قلب ما را واقف اسرار کن

وز طفیل وصف اہل صابرے
کن عطایم ذوق وصف قادری

شجرہ پیران عظام قادریہ قدوسیہ عابدیہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا الٰہی از طفیل مصطفیٰ
وز طفیل حضرت مشکل کشا

وز طفیل حضرت خواجہ حسن
آنکہ بصری گشت مشہور زمن

وز حبیب اعجمی شیخ نجیب
کن مرا جام مے وحدت نصیب

وز پے داؤد طائی نیک رو
نیک خصلت نیک سیرت نیک خو

وز پے معروف کرخی خوش لقب
وز سری سقطی شہ عالی نصب

وز پے شیخ جنید مرد دین
وز پے بوبکر شبلی خوش یقین

وز طفیل عبد واحد بن عزیز
حضرت والا لقب عالی تمیز

وز پے بوالفرح سلطان جہان
آنکہ طرطوسی است مشہور زمان

وز طفیل بوالحسن قرشی علی
آنکہ ہنکاری است دلکش منجلی

وز طفیل بوسعید خوش لقا
آنکہ مخزومی است با نور و ضیا

وز پے شیخ امام اولیاء
وز پے آن مقتدائے اتقیا

وز پے آن زبدہ انوار حق ۔
وز پے آن قدوہ اسرار حق

وز طفیل رہنمائے روزگار ۔ وز پے محبوب رب کردگار

وز طفیل حضرت پیران پیر ۔ بیکسان و عاجزان را دستگیر

ظلمت و عصیان ز قلبم دور کن از ولا و رمہر خود معمور کن

وز پے حداد شمس الدین نام ہست کان مشہور مثل طشت بام

شمس دین ثانی عالی نصب نام شمس الدین علی ارفلح لقب

سینہ ام را مطلع انوار کن ۔ سینہ ام را مجمع اسرار کن

سینہ ام را غیرت خورشید ساز سینہ ام را مصدر امید ساز

وز برائے شیخ قطب الدین ولی واقف سر جلی و ہم خفی ۔

از طفیل بوالمکارم فاضلے وز طفیل شیخ عبید کاملے

وز عبید ابن عیسیٰ شاہ دین خوش مزاج و خوش خیال و خوش یقین

وز جلال الدین بخاری باخدا کن مرا جام مے وحدت عطا

وز مخدوم جہانیان جہان واقفم گردان ز سر کن فکان

وز سید اجمل فرخ لقا ہا وز سید بڈھن صاحب غیا

وز بہ درویش محمد نیک فہ اد آن شہ ملک بقا پاکی نہاد

وز برائے عبد قدوس زمن وز جلال الدین تھانیسر وطن

از جلال الدین رب ذو الجلال تا محمد عابد والا کمال ۔

از طفیل وز برائے اہل درد دہ مرا توفیق حب سہرورد

وز پے سید تقی الدین نام بو محمد قادر خوش کلام ۔

شجرہ پیران عظام سہروردیہ قدوسیہ عابدیہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا الٰہی از طفیل مصطفےٰ ۔ وز علی مرتضےٰ خیبر کشا

و ز طفیل حضرت خواجہ حسن آنکہ بصری گشت مشہور زمن

وز حبیب اعجمی شیخ نجیب
کن مرا جام مے وحدت نصیب

وز پے داود طائی نیک رو۔
نیک سیرت نیک خصلت نیک خو

وز پے معروف کرخی خوش لقب
وز سری سقطی شہ عالی نسب

وز پے شیخ جنید مرد دین
وز بہ ممشاد علوی خوش یقین

وز پے شیخ احمد بلحان نور
وز محمد محترم شمعان نور

وز پے شیخ وجیہ الدین نام
وز ضیاء الدین ضیاء دین تمام

وز شہاب الدین شیخ سہرورد
رہنما و پیشوائے اہل درد

وز بہاؤ الدین ذکریا حسن
آنکہ ملتانی است معروف زمن

وز برائے شیخ صدر الدین ولے
وز برائے شیخ رکن الدین علے

وز جلال الدین باشان وجلال
داشت با اخلاق عالم اتصال

بود مخدوم جہانیان جہان
راز دار کنت کنزاً بے گمان

وز بسید اجمل سلطان دین
وز بہ سید بڈھن صاحب یقین

وز بہ درویش محمد نیک زاد
آن شہ ہر دو جہان پاکی نژاد

وز برائے عبد قدوس زمن
وز جلال الدین تھانیسر وطن

از جلال الدین رب ذو الجلال
تا محمد عابد والا کمال

از برائے آن جلیل ارجمند
دہ مرا توفیق وصف نقشبند۔

شجرۂ پیران عظام نقشبندیہ قدوسیہ عابدیہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا الٰہی از برائے مصطفےٰ
وز پے بوبکر با صدق وصفا

از برائے قدوۂ ارباب دین
حضرت سلمان اعلیٰ خوش یقین

وز محمد قاسم عالی ہمام
وز طفیل جعفر صادق امام ؏

وز بحق شیخ سلطان بایزید ... وز برائے بوالحسن مرد سعید
وز طفیل بو علی فارمد ... مرجع شاہ و گدا و نیک و بد
وز برائے شیخ یوسف مرد دین ... وز بعبد الخالق مرد متین
آنکہ ہمدانی است مشہور زمان ... غجدوانی اینکہ مذکور جہان
وز محمد عارف صاحب کمال ... محو ہر لحظہ بذات ذوالجلال
وز پے محمود زیب خاندان ... آن ابوالخیر است مشہور جہان
وز برائے شیخ عزیزان علی ... راز دار سر اخفا و جلی
وز محمد بابا شمع عرش حق ... وز پے سید امیر نور حق
وز بہاؤ الدین شیخ نقشبند ... دستگیر بیکسان و دردمند
زنگ عصیان از درونم دور کن ... قلب را از حب خود معمور کن
وز علاؤ الدین شاہ افتخار ... کانکہ عطار است مشہور دیار
وز پے یعقوب چرخی خوش یقین ... وز عبید اللہ چراغ راہ دین
وز برائے عبد حق والاکمال ... مظہر انوار رب ذوالجلال
وز بہ سید اجل سردار ما ... وز بہ سید بڈھن سرکار ما
وز بہ درویش محمد نیک زاد ... آن شہ ہر دو جہان پاکی نہاد
وز پے عبد القدوس نیک فن ... وز جلال الدین تھانیسر وطن
از جلال الدین رب ذوالجلال ... تا محمد عابد والاکمال
از طفیل جہد و زہد این ہمام ... وز طفیل درد و لہائے تمام
ذرہ درد محبت خویشتن ... درد و لم در زیر رب ذوالمنن
بخش آزادی ز کار دو جہان ... بے خبر گردان ز فکر این و آن
قلب را از لوث غیر کے پاک کن ... سینہ ام را چاک بل صد چاک کن

وز ابو القاسم نصیرآبادی است * شمع دین راچون ازو آبادی است * وز طفیل بو علی مرد خدا * وز ابو القاسم رشک ملک و لا *

از تگاپوی زہد و جہد دست و پا — در دویدن در رسیدن تا کجا
قطع بودن این منازل کے زمن — تا بجنبانی ز فضل خویشتن۔
این دعائے کمترین بندگان — استجب مولائے یارب جہان

شجرہ مبارکہ طیبہ چشتیہ صابریہ نظم کردہ غریق لجہ جہل ونادانی حریق شعلہ حیرانی وپریشانی فضل الرحمن ابن الشیخ مراد بخش دیوبندی عثمانی کہ ثمرہ ایست فاسد برین نخل پربار آویختہ و درہمی است کاسد خود را درین انبار گہربار آمیختہ مگر امید دار است کہ بطفیل این نسبت عالیہ کارش تمامی گیرد و حالش حسن اختتامی پذیرد کہ خود را وابستۂ این سلسلہ عالیہ میداند بکمال شرمساری وامیدداری مے گوید۔ و مے خواند کہ

یا الٰہی بحق احمد پاک — شافع مذنبین شہ لولاک
یا الٰہی بشیر لم یزلی ۔ — شاہ مردان بحق علی ولی
یا الٰہی بحق شیخ زمن — لولوی بصری بوسعید حسن
یا الٰہی بحق دو راز کید — شیخ ابو الفضل عبد واحد زید
یا الٰہی بحق ابن عیاض — آن فضیل گزیدہ مرتاض
یا الٰہی بشاہ ابراہیم — ابن ادہم کریم ابن کریم
یا الٰہی بحق شیخ اجل — بو حذیفہ کلید باب عمل
یا الٰہی بشمع راہبری — شیخ کل کامل ہبیرہ بصری
یا الٰہی بشاہ انس وپری — شیخ ممشاد علو دینوری
یا الٰہی بہ زبدہ آفاق — مرشد چشتیان ابو اسحاق
یا الٰہی بحق بو احمد ۔ — منظہر خارقات بجد وعد
یا الٰہی بخواجہ ابدال ۔ — بو محمد سپہر جاہ وجلال
یا الٰہی بہ جاگزین جنان — ناصر الدین یوسف سمعان

یا الٰہی بخواجہ مودود
آنکہ زنگ شک از قلوب زدود

یا الٰہی بحق پاک و لطیف
حاجی و شیخ زندنی شریف

یا الٰہی بحق شاہ غنی
شیخ عثمان قطب ہارونی

یا الٰہی بباز سدرہ نشین
سیدی خواجہ معین الدین

یا الٰہی بعاشق غمگین
خواجہ بختیار قطب الدین

یا الٰہی بہ گنج علم و خبر
شیخ بابا فرید گنج شکر

یا الٰہی بہ محو نور یقین
شیخ صابر علی علاؤالدین

یا الٰہی بہ ترک لشکر دین
شاہ تجرید و ترک شمس الدین

یا الٰہی بہ جان و فضل و کمال
قبلۂ اہل فقر شیخ جلال

یا الٰہی بعاشق مطلق
شیخ مخدوم توشہ عبدالحق

یا الٰہی بحق شاہ زمن
عارف احمد رودلوی مسکن

یا الٰہی بہ کامل واقف
شیخ عالم محمد عارف

یا الٰہی بہ قطب کوہ شکوہ
عبد قدوس عارف گنگوہ

یا الٰہی بہ شاہ تھانیسر
شیخ عالم جلال دین برتر

یا الٰہی بہ شیخ بلخ زمین
زبدۃ الکاملین نظام الدین

یا الٰہی بطالب حق و بس
حضرت بوسعید پاک نفس

یا الٰہی بطالب مطلوب
شیخ صادق خدارا محبوب

یا الٰہی بحق شیخ انام
ابن محبوب حق محمد نام

یا الٰہی بحق شاہ غریب
بہر جان حزین طبیب لبیب

یا الٰہی بتاج اہل کرم
شیخ عالم محمد اعظم

یا الٰہی بہ پیر اہل کمال
زاہد عصر شیخ قطب جمال

یاالٰہی بحق کامل راہ ٭ آن محمد حیات صاحب جاہ

یاالٰہی بحق قطب جلی شاہ ملک رضا غلام علی

یاالٰہی بحق شیخ برگزیدہ گزین مرشد طالبان امیرالدین

یاالٰہی بہ شاہ شیر دلی سیف مسلول حق امام علی ٭

یاالٰہی بہ عالم عامل آن محمد حسن شہ کامل

یاالٰہی بحق شیخ زمان ٭ آنکہ قدرش ز دیدہ بود نہان

یافت حصہ بخشش ز خلقہاے کریم آنکہ با طبع پاک و قلب سلیم

بسکہ بخشید بر کرام انام ٭ شد ازین رو کریم بخشش نام

مظہر دل بیاورد ست بکار شد میان جی کریم بخش اے یار

رحمت حق بجان پاکش باد لطف ایزد اینش خاکش باد

حیف قدر چنین مہ کامل ہیچ نشناختم ز کوری دل

زانکہ غافل شدم ز خدمتہا میزنم سر بسنگ حسرت ہا

رفتہ از ما چو این مہ و فریاد حق نگہدار جانشینش باد

گویمت کیست آن شہ ماجد سید ما محمد عابد ٭

بسکہ در راہ حق فشردہ قدم شد بزہد و صلاح و فقر و علم

تا قدم در راہ خدا برداشت پائے بر نقش پائے شیخ گذاشت

عقل دنیاش و عقل دین دادند کم باہل صفا چنین دادند

نیست حسن معاملہ آسان بہ معرف بالمعاملہ انسان

ایکہ داری جبین چو ماہ مبین بہر حق سوئے حال راز ببین

بو کہ از نور روئے انور تو ٭ جلوہ حق بما نماید رو

فضل بیچارہ را درین غم و بیم بہر این خاصگان بہ بخش کریم

شجرہ طیبہ حضرات پیران عظام خاندان چشت رضوان اللہ علیہم اجمعین

از برائے مصطفےٰ وہم علی مرتضےٰ ہم حسن ہم عبد واحد بو فضل با صفا
ابن ادہم بو حذیفہ ہم ہبیرہ پاک دل بہر ممشاد و ابو اسحاق و احمد با تقا
بو محمد ہم ابو یوسف مودود شریف بہر عثمان معین الدین قطب رہنما
ہم فرید الدین علی احمد وہم شمس و جلال بہر عبد الحق و احمد ہم محمد مقتدا
عبد قدوس و جلال و ہم نظام و بوسعید شاہ صادق ہم محمد ہم غریب بے ریا۔
سید اعظم ہم جمال و ہم حیات وہم غلام ہم امیر الدین وہم شیخ امام الاولیا
از برائے شہ محمد بخش وآں شاہ کریم بہر عابد پاک کن از لوث عزم یا خدا

شجرہ خاندان حضرت قادریہ عابدیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

از محمد عابد وہم راج خان و اسمٰعیل ہم غلام بدر دین فاخر محمد متقی
شاہ یحیی فضل وہم سید محمد ہم جمال ہم ضیا ر شیخ محمد ہم براہیم ولی
شہ بہاؤ الدین احمد حضرت سید حسن شاہ موسی ہم علی با تقا و مرشدی
بو محمد شاہ احمد حضرت عالیجناب عبد رزاق عبد قادر بوسعید مولوی
بو الحسن بو فرح عبد الواحد و بو بکر نیز ہم جنید و سری و سقطی و کرخی سرمدی
ہم رضا ہم کاظم وہم جعفر و باقر امام شاہ زین العابدین ہم شہ حسین ابن علی
وز علی مرتضےٰ وہم محمد مصطفےٰ پاک گردان سینہ ام از جملہ امراض دلی

شجرہ خاندان سہروردیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

از برائے مصطفےٰ وہم علی فخر دین ہم حسن بصری حبیب و شیخ داؤد متین

از پے معروف سری سقطی و حضرت جنید
ہم پے ممشاد و احمد صاحب علم الیقین۔

بو محمد ہم وجیہ الدین ضیا و ہم شہاب
ہم بہاؤ الدین و صدر الدین شاہ رکن دین

ہم جلال الدین مخدوم جہان گشت و لی
شاہ اجمل نیز بدھن واقف اسرار دین

بہر درویش محمد عبد قدوس جلال
وز جلال الدین تا عابد کہ شد خلوت نشین

کن منور سینہ ام او نور ایمان باخدا
وز تلطف کن عطا توفیق کار راہ دین

شجرہ خاندان نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

از برائے مصطفےٰ و بہر بوبکر عتیق
بہر سلمان بہر قاسم وز پے جعفر امام

بایزید بو الحسن باسلسلہ فیضان روح
جانشین بو علی شد بہر دو طریقت شاہ کام

یوسف و عبد خالق عارف محمود شاہ
ہم عزیز و شاہ بابا ہم امیر خوش کلام

ہم بہاؤ الدین و ہم عطار و یعقوب و عبید
عبد حق ہم شاہ اجمل بدھن جنت خرام

بہر درویش محمد عبد قدوس جلال
وز جلال الدین ہمہ تا عابد عالی مقام

اینہمہ اسمار عبّادست و ہم زہاد پاک
ہر کہ خواہد فیض گیرد ورد سازد صبح و شام

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات حاجی حسین صاحب مرحوم عابد نتیجہ فکر منشی محمد ابراہیم یادگار دبیر حضرت ظہیر ساکن رڑکی

سنکر وفات عابد پرہیزگار کی
لاکھوں نے نبضیں چھوڑ دیں لاکھوں میں دم نہیں

دیکھو نہ دیکھو چار طرف اب جہان میں
ایسا بشر نہیں کہ جسے اُن کا غم نہیں

وہ دل نہیں کوئی کہ جو محو الم نہو
آج ایسی ایک آنکھ نہیں جسمیں نم نہیں

ہے ہے دم سفر نکہا اُن سے ایک نے
خالی بزرگ لوگوں سے ملک عدم نہیں۔

اپنا یہ قصبہ چھوڑ کے جاتے ہیں کس لئے
کیا دیو بند غیرت باغ ارم نہیں۔

اخبار ہائے ہند کے کالم سیاہ ہیں
افسوس اُنکی موت کا کیا کچھ رقم نہیں۔